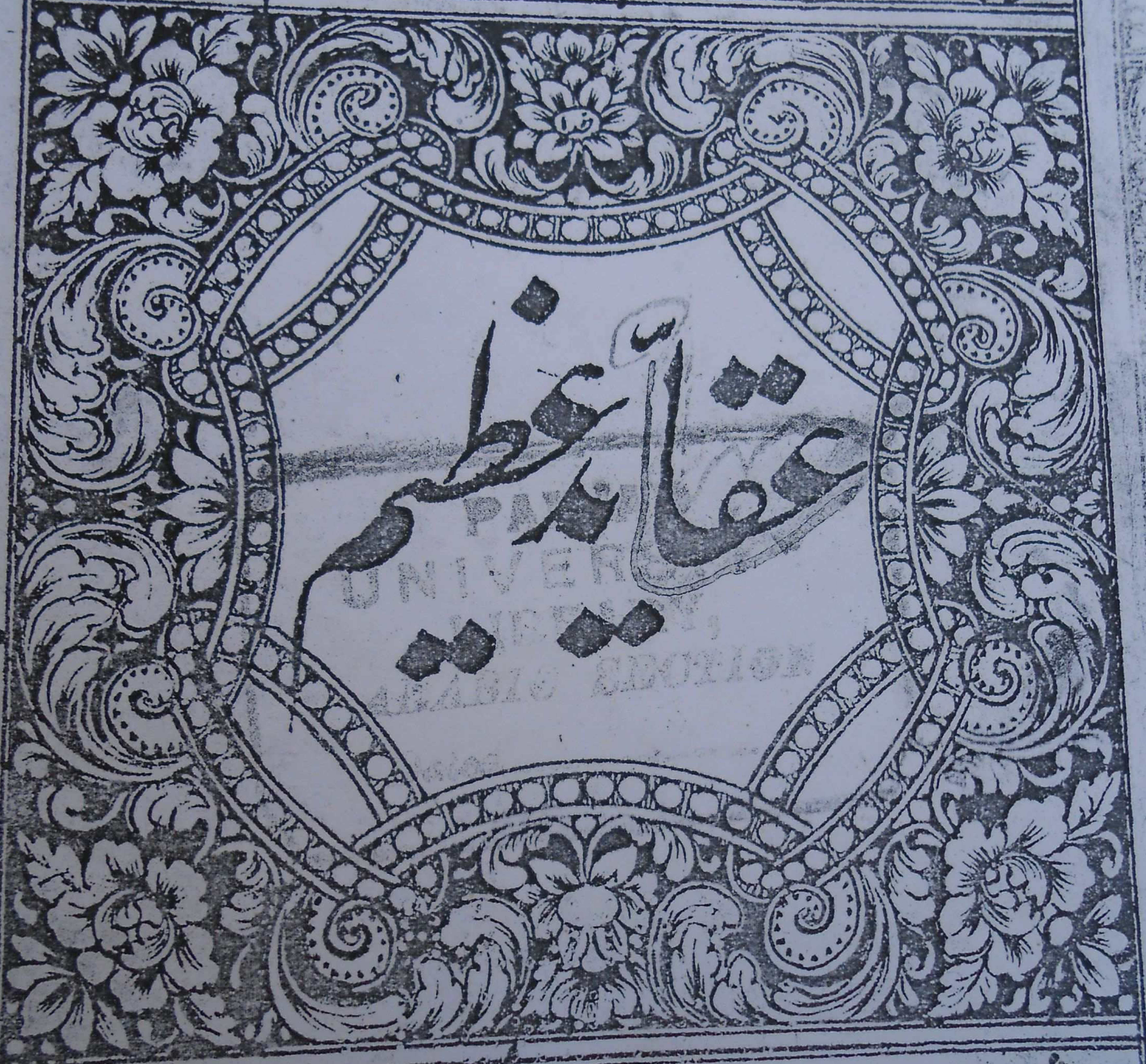
ان اللہ علی کل شئی قدیر

الحمد للہ والمنت کہ یہ رسالہ جامع مسایل اعتقادیہ تصنیف شیخ المشایخ مشہور الآفاق
مویدبتایید الرحمان محمد رمضان مہیی غفرہ ایزد المنان در علم عقاید المسمیٰ بہ



بتصحیح وتنقیح تمام حاجی حرمین شریفین مولانا مولوی محمد حسین آرامپوری صانہ اللہ عن شر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اس پیچھے
سُن کہ یہہ رسالہ ہی عقاید کی مذکور مین الہی اسمین جو حق ہو سو بلوائیو اور تو قبول کریو اور اپنے
مقبولونکی دلونمین قبول کروائیو اور جسم چیز سی تو ادر تیرا دوست بیزار ہو اپنی فضل وکرم سی
بچوائیو مسلمانونسی غرض سے ہے کہ جو اسمین کچہہ نقصان پاوین بنادین اور بولی کی تکرار نکرین
کیونکہ یہہ باہر کی لوگ جو عربی وفارسی سی بہرہ نہین رکہتی اونکی سمجہانیکو اونہین کی زبانمین لکہی
گئی ہے تو کہ آسانی سی سمجہہ لین اور نام اس رسالہ کا عقاید عظیم رکہا گیا اور اگر کسیکو شبہہ
کسی مسئلہ مین رہی تو توریشی اور تکمیل الایمان اور شرح قصیدہ امالی اور عقیدہ المسلمین اور
عقاید سنیہ سی یہہ کتاب لکہی ہی انہین دیکہہ لی اور اسکی اکہٹی کرنیوالی کا نام محمد رمضان مہہی ہے
برای خدا عاقبت بخیر اور ایمانکی سلامتی کی دعا اسکی حقمین بہی کریو یا الہی اسی جو کوئی پڑہے
اور سنی اوسکی سنہے عاقبت بخیر اور ایمانکی سلامتی کریو والسلام **اغاز کتاب** سن کہ
علم عقاید کا اوسی کہتی ہین کہ جسمین ہو ہر چیز کہ جن پر ایمان لانا فرض ہی اونکی جڑ ونکا بیان ہو
پس یہہ علم جڑ ہوا تو سب بندگی سی پہلی یہی فرض ہوا کیونکہ اللہ تعالی کی بندگی بندہ پر بلوغت
کی پیچہی عاقل پر جب تک ہی کہ مر جاوی اور بندگی جب قبول ہوتی ہی کہ جب ایمان درست ہو
ایمان یہہ ہی کہ جو کچہہ رسول اللہ کیطرف سے لائی اوسکی حقیقت کو دلمین برحق سمجہی اور جو اوسی
برحق نہ سمجہا تو اوسکا حکم ماننا یعنی نماز وروزہ یا زکوۃ یا خیرات یا حج کچہہ قبول نہین جیسی بیوضو
آدمی کیسی نماز پڑہی محنت برباد لگتی ہے دگنہ لازم ہو ویگا اور وہ سمجہہ موقوف ہے اوپر علم عقاید کی

علم عقائد ضرور پڑہنا ہوا اسکی کے دلیل ہین اول تو یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی آدمی کی چار چیز پر
فرمایا ہی پہلی دل پر جیسی یقین دوسری زبان پر جیسی اقرار کلمہ وغیرہ کا اور تیسری
...ا پر جیسی نماز اور روزہ اور چوتھی مال پر جیسی حج و زکوۃ اور بدنہین سب سے سردار دل سے
...حکم قبولیت احکام کا ہی اہنین قبولیت احکام کی ہو تو اوپر کی ہشدہ گی قبول ہو اور دلین قبولیت
...تو منافق ہوا اللہ کی نزدیک کافر اللہ تعالی فرماتا ہی اولئک کتب فی قلوبھم الایمان یعنی
...وہی ہین کہ لکہا گیا بیچ دلون اونکی کی ایمان اور پیغمبر خدا کی یہہ فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نگاہ
...نگاہ نہین کرتا بلکہ تمہاری دلونکی نیتونکو دیکہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عقاید کا علم بڑا ہی کیونکہ بدنہین
...س چیز کی عملکو خدا کی یہان قبولیت ہی اوسکا یہہ عمل ہے اور دوسری ایکہ دلیل ہی کہ
...یہہ معلوم ہو کہ مجہی خدا کو اور خدا کی رسول کو اور کتابونکو اور اصحابونکو اور دلیلونکو اور حکمونکو
...کسطرح سمجہنا چاہی اور اوسکی حدین معلوم نہون تو سرگردان رہتا ہی جسطرح کوئی دیندا کہہ
...ن کہی بہکتا ہے اوسکو فرق معلوم نہین تو ایمان اوسکا تقلیدی ہوتا ہی اور جو اوسی
...ل دلیلونسی معلوم ہون تو ایمان اوسکا قوی ہوتا ہی اسیواسطی بعض علما کی نزدیک
تقلیدی روا نہین جو عقلمند ہو سو سمجہی کہ جس ایمان کی سب کے نزدیک سند ہو وہ قوی ہوتا ہی
...ی کہ جسکو کوئی کہی روا ہی اور کوئی کہی ناروا ہی تو وہ قوی ہوتا ہی اس علم کی پڑہنی
...جس سی ایمان قوی ہو وہ علم بہی سب سی فاضل ہی اور ضروری ہی اور تیسری یہہ
...نہین ذکر اور چیز دلتا ہی اور اس علم مین دلایل اللہ کی ذات اور صفات کی پہچان کی
...یسا کہ اوسکا مذکور بڑا ہی ویسا عقلمندونکی نزدیک اوسکا پڑہنا بڑا ہی اور چوتھی یہہ کہ آدمی پر
...ن مسلط ہی جیسی رگونمین لوہو اور ہر وقت علما کی صحبت کا اتفاق نہین پڑتا معاذ اللہ
...اس دلونمین کیسے عقیدہ بد کا جو لایق اوسکی ذات یا صفات کے نہو یا بیدین آدمی جیسی
...یا خارجی یا دہریہ اگر بہکانی لگی اور اس شخصکو معلوم نہو کہ یہہ کیونکر ہی تو دغا کہا جاویگا یا
...ندہ ہو جاویگا خدا نخواستہ وہ دہوا اس خناس جن یا انسان سی دلمین بیٹہ جاوی
...ت آخر ہو جاوی تو بی ایمان اوٹہا تو جس سے ایمان رہی وہ پڑہنا فاضلتر ہوا اور
...یہہ دلیل ہی کہ آدمی سب مین شناخت رکہتا ہی جو کوئی بیش قیمت چیز کی شناخت
...وہ بڑا ذیعزت ہوتا ہی جیسی جوہری اور صراف اونہونکو بہی جواہر اور نقد کی پہچان
...بعضونکو پہچان کم قیمت چیز کی سے جیسی کہٹیک یا چار یا پنواز یا کہیال تو انہین چیزکی

بہری یا باج کی پہچان ہی اسکی عزت ہی موافق اوس مرتبہ کی ہی اعتقاد والیکو الله کی ذات
کی اور صفات کی پہچان ہی اور اور علمون والونکو جنہین عقاید سی غرض نہین مخلوق کی
رضا کی پہچان ہی دانا اس فرق کو دریافت کری ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ہر چیز خصوصاً علم کا مدار عقل پر اور عقل کیا چیز ہی اسمین بڑا اختلاف ہی بعضونکی نزدیک
ایک جلی ہی چیز ہی عقل شی نورانی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ کسی چیز سی ملی ہی جسے نہین جیسی
شیشہ مین صفائی ہی اور بعضی کہتی ہین بنا کچھ جیسا بدن ہی اور بعضی کہتی ہین دلکی بینائی ہے
اور بعضی کہتی ہین کہ دلکا نور ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ایک قوت ہی کہ جس سے نیک اور بد
دریافت ہوجاتا ہی اور نزدیک اہلسنت وجماعت کی عقل ایک چیز جدی ہی کہ جس سی جو چیز دیکھی
نجائی یا سنی نجائی یا چکھی نجائی اور ٹٹولی نجائی اس سے دریافت ہوتی ہی **سوال** عقل کا
بدن مین ٹھکانا کہان ہی بعضی کہتی ہین کہ دلمین ہی اور اثر اوسکا دماغ مین پہونچتا ہی جیسی درخت
جڑ کی راہ پانی پہونچتا ہی اور بعضی کہتی ہین ٹھکانا دماغ ہی اور دلمین اوس کا اثر پہونچتا ہی اور
فقہا کا مذہب بھی یہی ہی اور فلاسفہ کہتی ہین عقل کا ٹھکانا روح ہی اور مذہب اہلسنت وجماعت کا
ہی کہ آدمیون کی عقل مین تفاوت ہی اور معتزلہ فرقہ بدین وہ کہتا ہی کہ عقل سب کی برابر ہوتی ہے
اور بعضی فقہا اہلسنت وجماعت کی نزدیک ہی جو عقل کہ جسمین بندہ شرع کی تکلیف کا مکلف ہوتا ہے
برابر ہی اگر اسمین کچھ فرق ہوتا تو تکلیف شرع مین اور وجوب احکام مین ہی کچھ فرق ہوتا تو
اجماع کی نزدیک کچھ تفاوت نہین عقل ایک الله تعالی کی ایک حجت ہی بندہ پر کہ جس سی
بندہ پر حکم ماننا واجب ہوتا ہی کیونکہ عقل بندہ کو الله کی طرف بلاتی ہی اور جو واجب ہوتا ہی
ہی تو پس ایمان اور احکام بسبب عقل کی بندہ پر واجب ہوئی واجب الله تعالی نے
کئی ہین کچھ عقل نی نہین کئی اہل سنت وجماعت کی نزدیک علم جیسی جاننا کہتی ہین اور ہی
اور جہل جیسی نجاننا کہتی ہین اور ہی وہ جو علم ہی یعنی جاننا دو طرح کا ہی ایک پرانا قدیم
دوسرا نیا بنا پرانا قدیم تو جاننا الله تعالی کا ہی اور نیا بنا علم بندونکا ہی وہ جو نیا بنا ہی ہے
اوسکی دو وضع ہین ایک تو کا نام ضروری اور دوسری کسبی ضروری وہ ہوتا ہی کہ بنا بتائی جانا
جاوی جیسی بدن کا درد یا لذت بنا بتائی معلوم ہوجاوی اور وہ جو کسبی ہے اوسکی دو طرح ہین ایک
کسبی عقلی تو وہ ہی کہ بن سنی عقل کی دور سی ایک بات دریافت کری جیسی دلیلین عقلی
خدا کی وحدانیت کی اور دوسری سمعی وہ ہوتا ہی کہ جو عقل سی نہین بلکہ سنکر معلوم

ری تو قرآن اور حدیث سب علم سمعی ہی کہ اسی مشکر خدا اور رسول پر ایمان لائی ہین اور
ہی عقل سی نہین بنائی **فائدہ** نزدیک بعضونکی عقل افضل ہی علم سی اور نزدیک بعضونکی
علم عقل سی بہت صحیح یون ہے کہ علم عقل سی افضل ہی کیونکہ اللہ تعالے نے اپنی
ئین علیم کیا ہے عاقل نہین کہا **بیت** ایک اللہ سب خلق کا اوپجاونہار + سب ہے
لنون پور امداد ہین وہ سرجن ہار + اس بیت سی یہہ مسئلہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالے نے
وجود ہی اور دوسرے ایک ہی اور تیسری قدیم ہی اور جو نہی وہ ہی پوجنی کی لائق ہی اور
بچون سے جتنے اوسکے صفتین ہین جیسی اوس کی ذات قدیم ہی ویسی ہی وہ صفتین
ی اوسکی قدیم ہین انکی دلیل اہل سنت وجماعت کی سمجہ لیتن کہ اہل سنت وجماعت کی
لوگ ہین کہ جو خدا کی اور رسول کے اور اصحابونکی راہ پر ہین اور انکی حق مین خدا کی +

سول نی فرمایا ہے ستفترق امتی علی ثلثہ وسبعین فرقۃ فالناجیۃ واحدۃ والباقون
النار کہ تہتر فرقہ ہماری امت کی کہلانیوالی دوزخ مین جاوین گے مگر ایک جو سواد اعظم
ہی بہشت مین جاوین گے لوگون نی پوچہا یا رسول اللہ سواد اعظم کون ہین حضرت نے
یا کہ جو لوگ میری راہ پر کہ سنت ہی اور میری اصحابونکی راہ پر کہ جماعت ہی قایم
ی کہ انکا نام اہلسنت وجماعت ہی انکی نزدیک اور اکثر فلاسفہ کی نزدیک پیدا کرنیوالا
ا نہین ہوسکتا کہ وہ نہین ہو دلیل اسکی یہہ ہی جو چیز کہ ظاہر ہوتی ہی جیسی زید کہ موجود
ہلی نہ تہا اب ہوگیا تو ہونا اوسکا یا تو آپ ہی پیدا ہوا یا کسینی پیدا کیا اور یا نہ آپ
ا ہوا اور نہ کسینی پیدا کیا اور یا آپ ہی پیدا ہوا اور کسینی ہے کیا جو یہہ سمجہی
پ ہی بنانیوالی کی پیدا ہوگیا تو یہہ محال ہی یعنی ہو نہین سکتا کیونکہ جو شخص آپ
یدا ہوتا جبتک چاہتا رہتا اور ہمیشہ رہتا اور ہم دیکہتی ہین کہ پیدا ہوتی ہین اور
ت زندگی کی اور مرنیکی انکا اختیار نہین ہوتا مرجاتی ہین جو پیدا ہوا ہوا یا نرہ سکا
ا پیدا ہوا اب کب ہوسکتا ہی یعنی آپ ہی آپ پیدا ہونا یہہ مذہب دہریون کی دینونکا
نیوا اور دوسرے قسم بہی جہوٹی ہی کہ نہ اب پیدا ہوا اور نہ کسینی پیدا کیا تو وہ چیز
سی ہو نہین اور کوئی گہری نہین ہو نہین سکتی اور تیسرے کہ آپ سے بہی ہوا اور
ی گہری یہہ جہوٹ ہی کیونکہ جو آپ سی پیدا ہو جاوی اوسی اور کی پیدا کرنیکی کیا
ی یہہ تینون جہوٹی ہین مگر قسم چوتہی کہ زید موجود نہ تہا اوسی کسی اور نے

پیدا کیا وہ پیدا کرنیوالا اللہ تعالی ہے دلیل قطعی سے ثابت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اللہ خلق
یعنی اللہ تعالی نی پیدا کیا تمہین جو کوئی اسطرح سمجھی تو تقلیدی سمجھی **مسئلہ** مذہب اہل سن
وجماعت کا ہی کہ اللہ تعالی موجود ہی یعنے ہیگا اور معدوم نہین ہی کیونکہ موجود اور معد
کوئی چیز نہین تو معلوم ہوا کہ جو معدوم ہوتا تو موجود نہوتا اور ایک مذہب یہہ ہی کہ اللہ تعا
نہ موجود ہی نہ معدوم یہہ بالکل باطل ہے کیونکہ ان دونون کو اللہ تعالی نی اپنی تئین یاد نہین ک
ہماری تئین بہی یہی دلیل کفایت ہی قال اللہ تعالی وکان اللہ سمیعا بصیرا اللہ تعالی س
سننے والا اور دیکھنے والا **عقیدہ** مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی اللہ تعالی ایک ہے
دلیل اوسکی یہہ ہی کہ اگر دو ہوتی تو دو قدرت والی ہوتی یا ایک عاجز ہوتا وہ خدائی کی لای
نہوتا اور دو خدائی کی لایق تو ہو نہین سکتے مثلا ایک شخصکو ایک کہتا کہ مرجا اور دوسرا کہتا ک
جیتا رہ اگر دونو نکا کہنا نہوتا تو دونو خدائی کی لایق نہوتی اور جو ایک کا کہنا ہوتا تو دوسرا عاج
ہوتا خدائی کی لایق نہوتا اور جو دونو قدرت والی ہوتی تو ایکوقت مین اسکا مرنا بہی ہو سکتا اور
جینا بہی اور حالانکہ یہہ نہین ہو سکتا اب دلیل قطعی سی ثابت ہوا کہ ایک ہی کا ہونا چاہے
اور ساجہی کا ٹہیک نہین لگتا **سوال** کوئی کہی کہ اگر دونو ساجہی قدرت رکہتی ہون اور آپسمین
دوستی ایسی ہو کہ ایک دوسریکا خلاف نکری تو کیون ساجہی ہو نہین سکتا ہی **جواب**
دو حالسی خالی نہین یا تو اختیاری ہو یا ضروری ہو یہہ دونو نبی پیغمبر مین ہوتی ہین کیونکہ دوئی
مین یکرنگی ہو نہین سکتے اور دوئی کا اثر یہی ہے کہ ایک دوسریکا مخالف ہو تاو دلیل پوری
ہوئی اور جو واسطی ضرورت کی ایک ہوئی تو عجز ثابت ہوا قل ہو اللہ احد کہ اللہ ایک ہی
اور دونو مخالف ہوتی تو ہو ہی نہین سکتی جیسی ہندو کہتی ہین کہ ہم بندہ رام کی ہین ہمین رام نی کہا
ہی کہ ہندو رہو اور مسلمان بندہ خدا کی ہین او نہین اللہ تعالی نی کہا کہ مسلمان رہو دلیل اسکی
یہہ ہی کہ اگر دونو کی مالک دو ہوتی تو جو کوئی گائی کہاتا اوسی رام کہتا کہ دوزخ مین ڈالون اور
جو کوئی بت پوجتا اوسی رام کہتا کہ بخشون اور اللہ تعالی کہتا کہ دوزخ مین ڈالون اور بہشت
دوزخ دہی ایکنے سے تو آخر جہگڑا پڑتا جو کوئی مارتا وہ خدا ہوتا اور جو ایک سے ایک زبردست
ہوتا تو دونو مارتی تو مارا خدا نہین ہوتا اور دونو نکا کہا سچا نہوتا کیونکہ جب گائی کا بہی کہانیوالا
بہشت مین جاتا تو رام کی کیا رہی اور جو بت کا پوجنی والا بہشتی ہوتا تو اللہ تعالی کی کیا بات
سچی ہوتی تو معلوم ہوا کہ پیدا کرنیوالا ایک اللہ ہی اللہ تعالی فرماتا ہی لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا

اگر ہوتی زمین و آسمان دونون نہین کئی خدا تو مقرر بگڑ جاتی **مسئلہ** اور وہ قدیم ہی اور کبھی
ایسا نہین ہوا کہ وہ نہوا اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی کہ پیدا کرنیوالا جہان کا قدیم ہی اور
نیا بنا نہین جو کوئی یون کہی کہ پہلی اللہ نبا اور پیچھی خلق نبائی تو کافر ہو دلیل اوسکی یہہ ہے
کہ جیسی خلق نبائی ہوئی ہے ایسا ہی اللہ بہی ہوتا ہی دونو اللہ تعالی اور خلق پیدایش مین
ایک سے ہوتی اور جو اللہ تعالی مین اور خلق کے صفات مین فرق ہوتا تو یہہ لازم آتا کہ اسمین
دو چیزین ہوئین ایک تو پیدا ہونا اور دوسری سب صفات پورا ہونا ایکبات مین خلق کے
برابر ہوتا اور دوسری اسمین جدی ہوتی تو ان دو چیز کا ایک جوڑنی والا چاہتا کیونکہ جسکی
ٹکڑی ہون بغیر جوڑنیوالی کی ملکر ایک نہین ہوتا اور جو اللہ تعالی اور خلق مین کچھہ فرق نہوتا
تو ہر ایک مین خدا کیسی صفتین ہوتین اور یہہ نہین ہے کیونکہ جن جن چیز پر اللہ تعالی قدرت
رکہتا ہی اور کوئی ملک کب رکہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عالم سب نیا پیدا ہوا ہی اور اللہ تعالی قدیم ہی کہ
جسکی حد نہین **مسئلہ** کوئی کہی کہ جیسی بعضی چیزین کوئی آدمی کہ حادث اور ناقص بنا
تا ہی وہی باتین کہ بنانی والی مین ہین ویسا فرق ہوگا جواب اسکا پورا ہوا **جواب** اسمین
بڑا فرق ہی کیونکہ جیسی آدمی مین بعضے پیغمبر ہین اور بعضے اولیا اور بعضی دنیادار ہین جو
ایک مین وصف ہی دوسرے مین نہین ہوتا ولیکن آدمیت مین برابر ہین کاریگر کمہار جو برتن
ہانڈی یا بدہنیان کوری اسیطرح کی بناتا ہی بعضہ جا ضرور مین جانی کی لائق اور بعضہ ایسا
ہین کہانی پینی ہین ولیکن اسکی ذات مین کچھہ فرق نہین جو کوئی بندہ کو خدا سا کہی
وہ کافر ہوگا **مسئلہ** مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی کہ اوسکی سب صفتین پوری ہین
جیسی حیات یعنی زندگی اور علم یعنے جاننا اور قدرت یعنی سکت اور سمع یعنی سننا اور
بصر یعنے دیکہنا اور کلام یعنی بولنا اور ارادت یعنی ارادہ اور مشیت یعنی چاہت اور رضا
یعنی خوشی اسکی دو دلیلین ہین ایک عقلی اور دوسری نقلی عقلی یہہ ہی کہ جو اللہ تعالے
مین یہہ باتین نہوین تو بی انکی کیا ہو جیسی زندگی نہو تو مردہ ہو اور علم نہو تو جاہل ہوتا اور
سننا نہوتا تو بہرا ہوتا اور دیکہتا نہوتا تو اندہا ہوتا اور قدرت نہوتی تو عاجز ہوتا اور بولتا
نہوتا تو گونگا ہوتا اور جو ارادہ نہوتا تو اپنی چاہت سی نکرتا تو بی بس ہوتا اسطرح کہ جسمین ایک
بہی ایسی کبھی صفت نہوتی ہو وہ اللہ نہین اور جسمین یہہ سب نہون نہ جیتا نہ لایق اور نہ جاننی
والا ہو تو وہ مانند بہنر لکڑی کی ہوا وہ خدا نہین خدا وہ ہی کہ جسمین یہہ سب صفتین پورے

ہون اور دلیل نقلی یہہ ہی کہ اللہ تعالےٰ نی کلام اللہ مین فرمایا ہی ہو الحی القیوم اور علم کی
دلیل یعلم ما بین ایدیہم یعنی جانتا ہی جو تمہاری آگی ہی اور قدرت پر وہ علی کل شئی قدیر
یعنی وہ اوپر ہر چیز کی قدرت رکہتا ہی اور ارادہ اور چاہت پر دلیل یہہ ہی یفعل اللہ ما یشاء
و یحکم ما یرید یعنی کرتا ہی جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ رکہتا ہی اور دلیل رضا پر یہہ ہے
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ یعنی کہ اللہ تعالی اون سی راضی ہی اور وہ راضی اللہ سی اب یہہ معلوم
ہوا کہ جو کوئی کہی ایکوقت ایسا تہا کہ خدا ہی نہ تہا تو کافر ہوا اور جو یون کہی کہ فلانی چیز خدا سی پہلی کی ہی
تو کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ خدا کو جیتا نکہو تو کافر ہوا اور سب چیز کا تہا بننی والا اوسی نسمجہی تو
کافر ہوا جو کوئی کہی کہ مجہی یا کسیکو خدا بہول گیا یا کہی بہول ہی جاتا ہی تو کافر ہوا کیونکہ خدا
کی صفت کمال نسمجہی یا یون کہی کہ خدا کبہی سنتا ہی اور کبہی نہین سنتا اور کبہی دیکہتا ہی اور
کبہی نہین دیکہتا جیسی اندہیری رات مین ساتوین زمین کی تلی چیونٹی چلی تو اللہ تعالی اوسکو
پانو کا نشان دیکہتا ہی اور اوسکی آواز سنتا ہی اور دل اوس کی کی ہی جانتا ہی اور
حالت اوسکیکو ہی دیکہتا ہی جو یون سمجہی کہ کبہی بی اوسکی ہی ہوتا ہی تو کافر ہی اور جو یون کہی
کہ اللہ تعالی نی فلانی کام کی ارادہ پر نہ تہا اور وہ ہو گیا یا کہی کہ ارادہ تو تہا کہ کرونگا ولیکن
اوسکی بی چاہت خواہ مخواہ ہو گیا تو بہی کافر ہوگا اور یون جانی کہ بری کام کو آپ کری یا
کوئی اور کری اور یون سمجہی کہ اسباب سی فلانون سی خدا راضی ہی تو کافر ہوگیا اور جو بہلی کام کوئی
کری جیسے نماز اور روزہ اور کہی یا سمجہی کہ خدا اس کام سی بیزار ہی تو بہی کافر ہوگیا اور یون
جو سمجہی کہ کیا جانی کہ خدا ان بی شرع باتون سی راضی ہی یا شرع کی بات سی تو بہی کافر
ہوگیا یا جو کوئی کہی کہ خدا کو سب قدرت ہی جو چاہی سو کری اور دوسرا کہی کہ جو کیا وہی نہین
تو خدا کہانسی دیدی یا کہی کہ جو دوا کرتا تو کہان سی جیتا یا کسی بی دین یا شرابی و یا قضا کی یاد ہارے
یا جو بری شرع کرنیوالی کو منع کری اور دوسرا کہی اللہ تعالی ایسا نہین یا تونسی
مہربان ہی تو کافر ہوا اور یا کہی جب سے یہہ دینداری انہون نی شروع کری ہی اللہ تعالی
انسی بیزار ہو گیا یا کہی خدا کو جیتا نکہو یعنی پیر یا طرفسی مرگیا تو کافر ہوا یا کہی خدا دو ہین تو کافر
ہوا یا کہی اللہ تعالی بہی مریگا تو کافر ہوا یا کہی اللہ جیسی ہی قدیم ہی اور اور بی
کوئی قدیم ہی جیسی ہیولا کو حکما قدیم کہتی ہین کافر ہوا اور یا کہی کہ توریت اور انجیل اور
زبور اور فرقان کو اللہ کی کلام نکہو تو بہی کافر ہوا بلیت آوا نت جیوی سداگری سہو تدبیر

سچی تو لی تو لدی جو کچھہ ہے تقدیر اور ہند دی مین اوسی کہتی کہ جسکی اول کی ابتدا نہو اور
انت اوسی کہتی ہین کہ جسکی آخر کی انتہا یعنی صفات ذاتی اللہ تعالی کی نہین اول آخر
کا انتہا نہین یعنی کبھی ایسا نہین ہوا کہ اللہ تعالی نہتا اور کبھی ایسا نہوگا کہ اللہ تعالی نہوگا
اور اللہ موجود ہے اور زندہ ہی جو زندہ نہو تو مردہ ہو مردہ خدا نہو وی اور تدبیر سب
چیزون کی کہ جو ہوئی ہین اور ہوگی اور کی ہین اور کریگی عالم مین جیسی ٹہیرا رکہی ہین
کہ جب کچھہ نہتا سوای اوسکی کہ فلانی چیز فلانی وقت فلانی مکان یون ہوگی اور اس سے
یہہ چیز کرینگے ایک ذرہ اس سے کم اور سوا نہین ہوتا اور زندگی اوس کی خلق کی سی زندگی
نہین کیونکہ ہماری زندگی سبب سے ہی اور سبب سبہونکا اللہ تعالی پیدا کرنیوالا ہی اور ہماری
سب خلق کی زندگی کی حد ہی اول کی سے ہے اور آخر بہی جیسی بدن اور بعضی ایسی ہی کہ جسکی
اول کی حد ہی یعنی ابتدا اور آخر کی انتہا نہین جیسی روح اور اللہ تعالی کی زندگی کی نہین
اول کی نہ آخر کی ہمارا وجود جدا ہی اور زندگی جدی ہی کہ کبہی مرگر زندگی جاتی رہتی ہی اللہ تعالی
ہے اوسی سی اوسکی ذات کی صفت زندگی سے ہے یہہ صفت اور سب صفات اوسکی ذات
سی جدا نہین ہوتین اور قدرت اوسکی جیسی سکت کہتی ہین پوری ہی کہ اوس پر کچھہ چیز کرنی مشکل
نہین اور کسی چیز کا محتاج نہین سب کا ہونا نہونا ایک سے ہی چاہی پانی سی جلادی خلقی جیسی چیز
اور چاہی آگ سی غذا دی جیسی سمندر کیڑے کو اسیطرح سب صفات اللہ کی بی سبب ہین
ایک قوم ہین فلاسفہ وی منکر ہین اللہ کی صفات سی اور کہتی ہین اللہ تعالی ایک ہی اور صفتونسی
بہتایت ہو جاتی ہے اور ایک قوم ہی مسلمانونمین اونہین معتزلہ کہتی ہین وی بہی یہی
سمجھہ گئی ہین اور حالانکہ اللہ تعالی کی قایل ہین کہ ہی اور یون نہین سمجہتے کہ جو ہی اور وہ زندہ
نہو تو کیا ہو اور دیکہتا ہے اگر بینائی نہو تو کیونکر دیکہی اور شنوائی نہو تو کیونکر سنے اور جو
دانست نہو تو کیونکر جانی اور قدرت نہو تو کیونکر کری اور جو بی ان سب کے ہو تو اپنی بندونکی
ساتہہ ان صفتونکا معاملہ کیونکر کری **بیت** بہلی بری سب پر کہتی ٹہانی آپ خدای بر یونہر
راضی نہین نیکی ساتہہ رضای ہو یعنی جو چیز خلق کرتی ہی خواہ نیکی یا بدی یا نفع یا ٹوٹا ایمان
یا کفر بندگی یا گناہ اور ہلنا یا تہمنا بولنا یا چپ رہنا سب موافق تقدیر اور تدبیر اوسکیکی ہے
سی جب کچھہ نہتا اور اللہ تعالی نی اپنی علم قدیم مین ٹہیرا رکہا تہا کہ فلانی وقت مین اور فلانی
جا نہین فلانا ہوگا اور یہہ کام اتنا کریگا جب ظہور مین آیا تو اوسیطرح ارادہ اوسکی سی اور قدرت

اوسکی سی اور چاہت اوسکی سی ظہور مین آیا لیکن رضامندی اللہ کی نیکی مین ہے اور گناہون سی اللہ تعالی بیزار ہی اللہ تعالی ازل سے جانتا تھا سب چیزونکو کہ جب سوائے رب کے کچھہ خبر نہ تھی اور جہی سی ہر شی کا اندازہ کر لیا تہا موافق ارادہ اور علم اپنے کی ہر شئے پر حکم کیا کہ یون کریگا اللہ تعالی کا علم قدیم ہے اور بعضی چیزین حادث اوسکی متعلق ہے لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموات و ما فی الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین ارادہ سی نہوتا تو اتفاق سے آپ ہوتا اور قدرت سی نہوتا تو خدا سی باہر ہوتا اور اگر چاہت سی نہوتا تو خدا کی بی چاہت ہوتا یعنے اللہ تعالی کا بس نچلتا اور خدا تعالی ان باتون سی پاک ہے اور موافق علم اوسکی کی اور قبول اوسکی اور نقول اوسکی ظہور مین آیا یعنی علم کی موافق نہ آتا تو خدا اوسکا انجان تہا اور قبول سے مراد حکم ہی کہ قلم کو ہوا تھا کہ لوح محفوظ پر لکھہ کہ یون ہوگا اور قول سی مراد یہہ ہی کہ اتنا ہوگا اور فلانی وقت اور فلانی جگہہ **مسئلہ** اللہ تعالی جانتا ہی ناپیدا چیزکو کہ ابہی اوسکا نام و نشان بہی نہین اور اوسحالت مین جانتا ہی کہ اسطرح یہہ چیز موجود اور ظاہر ہوگی **مسئلہ** اور اللہ تعالی سب موجودات کو جانتا ہی کہ اس ڈہب سے اونکی فنا ہوگی اللہ تعالی کہڑیکو جانتا ہے جیسی کہڑا ہی اور جب کہڑا بیٹھا ہی اوسی جانتا ہے کہ اسطرح بیٹھا ہی اور فرق کچھہ نہین پڑتا اس سے کہ جو پہلی روز ازل سی جانتا تہا اور اوٹھنا بیٹھنا نماز روزہ اور جینا اور مرنا اور بہلائی اور برائی سب خلق کی کوئی ذرہ سی بہی ایسی بات نہین کہ ازل مین خدا کی علم مین نہ تہی اور نئی ہوگئی یا ایکحالت سے دوسری حالت پردہ ہو جاوے جیسی مخلوقات مین ہوتا ہی کہ وقت بیٹھنی اوسکی کہڑا ہونا نہین معلوم تہا اور وقت کہڑی ہونیکی بیٹھنا نہین دریافت ہوتا جبتک کہ وہ حالت ظاہر نہین ہوتی اس آدمیکو پیدا کیا صحیح سلامت سادہ اونمین اثر کفر کا نہ نور ایمانکا اور اوسکو استقابل کیا کہ چاہی گناہ کری تو ہو جاوی اور چاہی نیکی کرے تو بہی ہو جاوی پہر حکم کیا وقت تکلیف دینی کی یعنے عاقل و بالغ کو کہ ایمان لا اور بندگی کر اور منع کیا کہ کفر اور شرک اور گناہ مت کر اب جو کوئی کہ کافر ہوا تو عقل سے اور حکم کو سمجھکر اور اپنی اختیار سی اور حکم کا انکار کر کر اور بہلائی اور برائی پر مضبوط ہو کر اپنے جہل اور عنادسے اور اللہ تعالی کی مدد ہوا تو ہوا یعنی حضور کی مدد نہوئی اور جو کوئی ایمان لایا تو اپنی عقل سی سمجھہ کر اور فرمان برداری اور اعتقاد سی زبانسی اقرار کیا اور اوسی سچا جانا موافق حکم اللہ تعالی کی اور توفیق اوسکی اور یاری اوسکی سی کہ فضل

اپنی سی اوسپر کی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہہ ہی فضل اللہ تعالی کا دیتا ہی اللہ تعالی
جسی چاہتا ہی اللہ تعالی نی اولاد حضرت آدم علیہ السلام کو انکی پیٹہ سی نکالا اور اونکی اولاد مین
سی اونکو نکالا کہ جو قیامت تک باپ کی پیٹہ اور ماکی چھاتی کی پانی سی یہان پیدا کرتا ہے
وہ سب اسطرح اوسدن نکالکر کوئی داہنی اور کوئی بائین طرف حضرت آدم کی صف باندہ کر کہڑی
کی جب ان پر خطاب ہوا الست بربکم کیا نہین ہون مین رب تمہارا تو انکو حکم اسباب سی ایمان
لانیکا ہوا اور کفر اور گناہ سی بچنی کا سب نے کہا بلی کہ البتہ تو ہی رب ہمارا تو گویا کہ خدا کی خدائی
پر اقرار کیا اور اپنی بندگی پر اقرار کیا از روی ایمانکی تو یہہ سب مومن اور کافر جو پیدا ہوئے
ہین اور ہونگی اوسی سادہ فطرت پر ہوتی ہین اور جسدن اقرار ہوا اوسدنکا نام روز میثاق
ہے اب جو کوئی دنیا مین کافر ہو جاتا ہی مثلاً تو اس نی ایمان فطرے کو جو خدا سی عہد کر کر
آیا تہا اس کفر سی جو یہان دنیا مین کمایا پلٹ دیا اور جو کوئی یہان ایمان لایا دلسی اور زبانکو
موافق دلکی ملاکر ظاہر کیا ثابت رہا اپنی اصل اقرار پر کہ خدا سی لفظ بلی کا کہہ کر ٹہرا آیا تہا جو دلمین
شبہہ ہو تو دیکہہ لو کہ جو مومن مسلمان ہی وہ پہلی دن دکہہ سکہہ مین یون سمجہیگا کہ اللہ
ہو گا اگرچہ دار و درمن کرد اور کافر جب سبکو پوچہہ کر پورا نہ پڑی لاچار یکو کہیگا کہ پیدا
کری سو ہو تو یہہ بی فطرت کی نشانی کہ روح معتقد ہی خدا کی **مسئلہ** اللہ تعالی
پیدا کئی ہین نہ زبردستی سے کسیکو مسلمان کیا ہے اور نہ کافر کیا ہی بلکہ سادہ پیدا کیا ہی
اور اختیار دیا ہی دیکہہ لو یہان تک ہے کہ جیسی کسیکو مال پایا کسیکا تو دیکہو کیا مختار ہے
کہ قوت اوٹہانیکی دی اور منع کیا کہ پرایا مال نہ لی دیکہہ کہ اگر لیلیوی تو اسکی قوت نہین جاتی
اور جو نہ لی تو کچہہ اسکو خلل نہین ہوتا اب جان بوجہہ کر جو منع کرتی لیا سمجہہ لے کہ یہہ ایمان اور
کفر بندیکا کام ہی اختیار سی اور کچہہ زبردستی اور کچہہ مار کر نہین اور جہان لاچار ہے
اوسی کچہہ پکڑ نہین جیسی لڑکا اور مجبور **مسئلہ** اور اللہ تعالی جانتا ہے بندیکو جبکہ کفر
کرتا ہے اور جبکہ کفر سی ایمان لاتا ہے حالانکہ اوسکی دانست مین فرق نہین پڑتا جبکہ کفر مین تہا
اوسکی کفر اور ایمانکو ایسا جانتا تہا کہ جیسی جب تہا بلکہ روز ازل سے جیسا جانتا تہا کچہہ ذرہ
برابر فرق نہین پڑتا **مسئلہ** سب کام بندونکی کیا ایمان کیا کفر کیا گناہ اور کیا بندگی سب
یہہ کسب بندونکا ہی حقیقتاً نہ زبردستی نہ مجازاً بلکہ انکی چاہت کی موافق اختیار کرنی نکرنی کا
دیا جیسا کہ خدا نی فرمایا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت یعنی آدمی ثواب ہی جو نیکی کری اور آدمی پر

ہاتھہ پانون بہی اوسنی پیدا کئی اور دلمین رحمانی اور شیطانی فطرۃ آئی یہہ بہی اوسینی پیدا
کئے اور قوت اصفعل کی ہاتھہ اور پانون مین یہہ بہی اوسنی پیدا کی اور بہلی بری کی یاد اوسنی
یہہ بہی خدا نی کر دی لیکن یہہ جو قوت دی تہی کہ چاہتا تو نیچ رہتا اوسکا نام اختیار ہی اسیوسطی
نیک کام کرنیکا ثواب ہے اور بد کام کرنیکا عذاب ہے لیکن یہان شیطان نے پر مارا تو دو ٹول
گمراہ ہو گئی ایک جبریہ دوسری قدریہ جبریہ کہتی ہین ہم مثال گہاس کے ہین کہ ہوا ہلائی تو
ہلین اور قدریہ کہتی ہین کہ خدا کی ارادہ کا کچہہ دخل نہین بہلا تو اور برا تو ہمنی ہی پیدا کیا دونو
مذہب جہوٹی ہین کیونکہ جو ہمین اللہ تعالی کچہہ اختیار نہ دیتا تو نکہتا وما کان اللہ لیظلمہم
ولکن کانوا انفسہم یظلمون یعنے یہہ شان خدا کی نہین کہ اپنی بندونپر ظلم کری ولیکن اپنی
نفس پر یہہ ہی ظلم کرتے ہین نفرماتا معاذ اللہ یہہ سمجہنا کفر ہے اور جو خدا کا داعیہ ہماری
کام مین نہوتا تو اللہ نفرماتا واللہ خلقکم وما تعملون یعنے اللہ نی پیدا کیا تمہین اور اوسی
کو جو عمل کرتی ہو تم تو معلوم ہوا کہ جو عمل کیا اپنی اختیار سی کیا اور ہماری اختیار سی وہ ظاہر
ہوا کہ جو ارادہ خدا کی مین روز ازل سے تہا اور اللہ تعالی جانتا تہا اور اوسنی ٹہرا
رکہا تہا کہ جو فرمان برداری حق سبحانہ تعالی کی کرتا ہی تہوڑی یا بہت وہ سب ثابت
ہی موافق اللہ کی امر کی و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اور خدا کی دوستی کی ان اللہ
یحب المتقین اللہ تعالی پیار کرتا ہے پرہیزگارونکو اور موافق رضامندی اوسکی
رضی اللہ عنہم اور موافق دانست خدا کی اور موافق ارادہ خدا کی اور موافق قضا حکم خدا
کی اور موافق قول خدا کی کہ اسنے کار کریگا اور جو کفر یا گناہ کیا اللہ تعالی کی دانست
مین کیا اور موافق ارادہ ازل خدا کی کیا اور قول اوسکی کیا لیکن خدا کی محبت اسمین
نہین فان اللہ لا یحب الکافرین یعنی خدا نہین پیار کرتا کافرونکو خدا کا امر نہین ان اللہ لا یامر
بالفحشاء یعنی اللہ تعالی فرمان نہین دیتا گناہ کرنی پر اور دوست نہین ہوتا گنہگارونکا اور
کافرونکا ان اولیاؤہ الا المتقون یعنے نہین دوست اللہ کی مگر پرہیزگار لوگ جب اللہ تعالی نی
مسئلہ تقدیر کو بیان فرمایا اور اوسمین اختیار دونون ثابت کیا اور اوسی نی ہدایت کے
بعض … کیطرف نسبت کری اور اوسینی گمراہی شیطان اور بتونکی طرف ثابت
… ہماری قرآن پر ایمان لانا ہی ہدایت کے دو معنی ہین ایک راہ دکھانا تو یہہ قرآن

پیغمبر سے ہوتا ہی اور دو میری راہ پر چلانا یہ خدا کی ہاتھہ ہی جیسی ہوگا ترجمہ ہی
ن فرو نقمہ بخشی آید از ہر کس بکس ❊ خلق بخشی کار یزدانست و بس ❊ ہمین اسقدر مہ
ن بہت جھگڑنا اچھا ہی وہی جو پیغمبر نے فرمادیا ہی اعملوا فکل میسر لما خلق لہ یعنی پیغمبر
ماتی ہین کہ عمل کرو بس ہر ایک کو وہی چیز آسان ہوگی کہ جسکو اسطی پیدا کیا گیا ہے
یعنے توفیق اور تاثیر خدا کی ہاتھہ ہے ہمارا کام کہنا ہی کہ عمل کرو اب معلوم ہوا جو کوئی کہی
ہی اور کہی کہ خدا اوسی پہلی دنسی نہین جانتے تہا یا اوہمین زور آوری کر کر کی ہے تو کافر
ہوا یا کہی کہ خدا کیا دیکھتا ہے یا کیا سنتا ہے یا نہین جانتا تو کافر ہوا اور جو نیکی کی کام کو کہے
خدا اس سے بیزار ہی تو کافر ہوا اور جو کہی ارادہ خدا کا نہ تہا اور مینے کیا تو کافر ہوا اور جو
نماز روزہ کو کہ خدا کو اچھی نہین لگتی تو کافر ہوا اور جو کہی کہ خدا ان نیک باتون سی
خوش نہین تو کافر ہوا اور جو کوئی کہ بدی کا کام کرے اور کہی کہ خدا نی ہمین یون ہی کرنا فرمادیا ہے
کافر ہوا اور جو کہی خدا کا ارادہ اسی برائی کرنیکا نہتا اور ہمنی اٹکر کیا تو کافر ہوا اور جو
کرے سے کہے کہ خدا ہمین نہین جانتا تو کافر ہوا اور جو کچھہ گناہ کرے اور کہی کہ خدا ہمین نہین
دیکھتا تو کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کرتی سے کہے کہ خدا ہماری باتین نہین سنتا تو کافر ہوا اور یا
ہی کہ بدی ہماری پر خدا پہلی سے واقف تہا کہ فلانا پیدا کرونگا اور وہ ایسی بدی کریگا
کافر ہوا اور جو کوئی وقت گناہ کرنیکے کہی کہ خدا ہمین سے نہین توڑ سکتا تو کافر ہوا اور
گناہ کیوقت کہی کہ خدا ہمسی زبردستی ہی گناہ کروادی ہی تو اسنی خدا کا مقابلہ کیا
ونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ نماز پڑہو تم یا روزہ رکہو تم اور ایمان لاؤ تم اور جو
مان لاؤگی بہشت مین جاؤگی اور ہمیشہ رہوگی اور نہ لاؤگی تو دوزخ مین جاؤگی اور
ہمیشہ رہوگی ان سب باتونکا الزام خدا کو دیا دہ کہو جو دادا آدم علیہ السلام نی کہا ❊
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ❊ ای رب ہمنے ری ظلم کیا ہمنی نفسون
ن پر اور اگر تو نہ بخشیگا ہمین اور نہ رحم کریگا ہمپر تو مقرر ہوجائین گی ٹوٹی والونسی تو اللہ تعالی نے
تقصیر بخشکر نعمت پیغمبری کی بخشدی اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ آدمی سی تقصیر ہو تو
دیر کو نہ بولی کہ خدا نی لکہا تہا بلکہ توبہ کرے ایکروز آدم علیہ السلام پر حکم آیا کہ تونی منع کی
ہی چیز کیون کہائی حضرت آدم بولی کہ مینے خطا کی میری دلمین تو چاہت ہوئی اور شیطان
دلمین وسواس ڈالا اور جب درخت بن بن میری سامنی آئی جا بتا تہا جب حکم آیا کہ یہہ

سبب تہا اور ہماری قضا بہی ہے جب حضرت آدم بولی کہ مین تو یہہ کہہ نہین سکتا جب
حکم آیا کہ ہان جان سب اور بول مت اور شیطان سی تقصیر ہوئی تو اوسے لعنت اللہ علیہ نی بہی
بی ادب ہوکر کہا رب بما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم یعنی رب میری بسبب
اسکی کہ گمراہ کیا تو نی مجکو مقرر بیٹہونگا مین واسطی انکی راہ مستقیم پر ڈاکا مارنیکو اوسپر لعنت
خدا کی باقی رہی تو معلوم ہوا کہ جو تقصیر بندہ سی ہو تو خدا کیطرف نسبت نکری اور توبہ استغفار
کری تو اللہ تعالی کی پسند ہی جیسی آدم پر جو برابر یکہڑا ہو جاوی تو مارا جاوی جیسا شیطان

سوال قضا اور قدر کی جسپر بندہ ایمان رکہی کیا معنے ہین قضا کی معنی قرآن مین تین
آئی ہین ایک تو فرمان کی قضی ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ یعنے حکم دیا ہی رب تیری
نی نہ بندگی کرو تم مگر اوسیکو اور دوسرے معنی پیدا کرنیکی ہین جیسی فرمایا فقضہن سبع
سموات یعنی پیدا کئی اللہ تعالی نی سات آسمان اور تیسرے خبردار کی معنی ہین وقضینا الی
بنی اسرائیل یعنی خبرداری کی ہمنے طرف بنی اسرائیل کی تو سب بہلائی کری ہوئی اور
جتائی ہوئی اور حکم کی ہوئی اوسکی ہے اور برائی خلق کی ہر شئی کی اندازہ کو کی ہوئی
اور جتائی ہوئی اوسکی ہے اور حکم نہین کیا ہی بلکہ منع کیا ہی اور قدر کہتی ہین تول کو
کہ کیا ہوگا اور کیونکر ہوگا اور کب ہوگا اور یہہ دونو صفتین خدا کی علم کے ہین اور خدا کی
صفات بیچون اور بیچگون ہین کسیکے فہم اور قیاس مین نہین آتین اسمین بہت جہگڑا کرنا
نہین چاہئی نیکی ہو تو شکر خدا کا کری اور بدی ہووی تو توبہ کری اور مقابلہ نکری کہ ایسا لکہا
تہا **فرد** گن تو ناگنونت ہی اور گنیا جدا گن ✤ آدانت پورا گنون باندہ اوسیکو دہنا
گن صفت کو کہتی ہین اور گنونت اور گنیا صفت والا کو کہتی ہین یعنی صفات اللہ تعالے
کی جدا نہین ہوتین صفت والہ سی یعنی صفت اللہ سی جدی نہین ہوتی اول اور آخر صفتین
اللہ تعالی کی قدیم ہین اور عیب اور نقصان سے پاک ہین **مسئلہ** ذات خدا کی قدیم ہی
اپنی تمام صفتین پوری کوئی نہ تہا جب بہی اللہ تعالی ایسا ہے جانتا تہا جیسا اب جانتا ہے
اور ایسا ہی دیکہتا تہا جو اب دیکہتا ہے اور ایسا ہی بولتا تہا جیسا اب بولتا ہی اور ایسی ہے
قدرت رکہتا تہا جیسی اب رکہتا ہی اور ایسا ہی کاریگر تہا جیسا اب ہے کسیکی ہونی نہونی سے
کم زیادہ اوسکی صفات نہین ہوتی ایک قوم [illegible] ہی وہ کہتی ہی اللہ تعالی کی ذاتی صفتین
کہ علم ہی اور دیکہنا اور قدرت اور سننا اور بولنا اور [illegible] اور ارادہ قدیم ہین اور صفتین فعلی

نہین کیونکہ خدا خالق تو جب ہوا کہ جب ہمین پیدا کیا اگر ہمین پیدا نکرتا تو خالق کہانسی ہوتا
ور ہمین رزق ندیتا تو رزاق اوسکا نام کہانسی ہوتا **جواب** صفت اوسکی مثلاً خالق
تہا اور رزاق بنا قدیم ہی لیکن جب چاہا جب ظاہر کیا اپنا گن اور جو جب تہا تو اب اوسی
سے سکہا دیا جو کوئی یون کہی اللہ تعالی مین فلانی صفت فلانا کام کئی سے ہو گئی تو وہ
کافر ہوا جیسی کوئی اچہا خط لکہی تہا تو نام خوشنویس تہا اب تصویر کہینچی لگا تو نام اوسکا مصور
کہا گیا یعنی ایک چیز کو ایک چیز سی سیکہہ کر نام پایا اللہ تعالی اس سی پاک ہی اللہ تعالی
سب گنون پورا ہی قدیم ہی **مسئلہ** جو صفت اوسنی کہی اپنی اس سی نہ گہٹا کر کہی اور
بڑہا کر کہی کیونکہ اپنی صفتونکو اللہ تعالی آپ ہی جانتی ہی عقل اور قیاس کیسکا وہان نہین پہونچ
جہان تک حکم ہی خیال کرکی اور اوسی عاجز ہو کی اور تہک کی سمجہا کہ تو وہم اور قیاس
ریسی اونچا ہی یہی دریافت ہی کما نقل عن ابابکر الصدیق العجز عن درک الادراک ادراک یعنی
ک بنا پانی پانی سر پا ناہی **مسئلہ** جس عبارت کو اللہ تعالی نی قرآن مین یا پیغمبر نی حدیث صحیح مین صفت
ر نام اللہ تعالی کی بیان فرمائی ہون اوسی حرف کی ساتہہ رب کی صفت کری تو درست ہی اور جو
ر عبارت کو بولی تو روا نہین خواہ معنی ملتی ہی ہون اللہ کی صفت قدرت کی لفظ کی ساتہہ کر د
ر الکہہ اور نرنجن اور نرنکار کر نکرو یہہ کہو کر اللہ تعالی اپنی بندونپر محبت کرتا ہی اور اوسکو یہہ
و کہ عاشق ہی اللہ تعالی کو جوا دکہہ تجنی کہو کیونکہ یہہ حرف صفت کی قرآن اور حدیث مین نہین
این اگر کوئی دلیری کر کر کہی تو کافر تو نہوگا مگر بدعتی اور گمراہ تو مقرر ہو جاویگا **مسئلہ**
تین اللہ تعالی کی نہ عین ذات اور نہ ذات سی جدی ہین خلق مین ذات جدی ہی اور صفت
ی بعضی شخصونکی بینائی جاتی رہی اور آنکہین قایم ہین اور شنوائی جاتی رہی اور کان قایم
اور قوت جاتی رہی اور بدن قایم ہین اور زندگی جاتی رہی اور وجود قایم رہی اور کاریگر
رہی اور کاریگری بہول جاوی کیونکہ اللہ تعالی نی اسوجود مین چیزین بخشین تہین اب
اللہ تعالی پاک ہی عیب اور نقصان سی اللہ کو صفت نہین بولتی کیونکہ کہی کہ مین اللہ تعالی
جون ہون تو روا نہین اور جو کہی کہ ہمارا اللہ تو اوسکی زندگی سی ہی یا اوسکا علم یا قدرت سی
نچا ہی بلکہ یون کہی کہ میرا اللہ زندہ ہی اور زندگی اوسکی صفت ہی اور میرا اللہ علیم ہی او
سکی صفت ہی اور اللہ میرا قادر ہی اور قدرت اوسکی صفت ہی یا دعا مین کہی ای زندگی
علم تو برا کہا یون نچا ہئی اور صفت اوس سی جدی بہی نہین کیونکہ جدائی دو چیز مین ہوتی

ہوتی ہی کہ ایک جاتو دوسری رہ جاوی جیسی مخلوقمین یہہ اللہ تعالی مین ہرگز نہین کیونکہ صفت
اللہ تعالی کی بہت ہین اور ذات اللہ تعالی کی ایک ہے توگویا غیر ہین اور جو ایکطرح دیکہین
تو عین ذات کی ہین کیونکہ انکا دوسرا وجود نہین اس سببسے نہ اللہ کی صفت کو عین اللہ
کہا جاتا ہے اور نہ اللہ سی جدا کہا جاتا ہی **مسئلہ** اللہ تعالی کی ایک صفت دوسری سے جدے
ہی اور نہ عین اوسکی ہے جو بینائی جدی کہین اور علم جدا کہین تو اوسکی جدی جدی مکان جانئے
ہین جیسی بندونکی آنکہہ مین مکان بینائی کا ہی اور کانمین شنوائی کا ہی تو اللہ کی ذات ٹکرون
سی پاک ہے اور ایک صفت دوسریکا کام نہین کرتی جیسی سنا دیکہنی کا کام نہین اور دیکہنا جاننی کا
کام نہین اس سبب سی ایک نہین تو معلوم ہوا کہ ایک صفت مین کئی صفتین نہین اور اسسے دوسری
بہی نہین اب سمجہہ یون نکہا چاہی کہ دو صفتین خدا کی آپسمین برابر ہین یا ایکطرح کی ہین یا جدی
جدی ہین کیونکہ یہہ سب صفتین نوپیدا چیز کی ہین اللہ کی صفتین قدیم ہین قدیم کی صفت حادث
کیسی ہو غرضکہ صفات رب کے بی مانند ہین **مسئلہ** جان لی کہ اللہ تعالی کا نام رزاق تہا
ازل مین اور روزی کہانیوالی اوسوقت نہ تہی اللہ تعالی کا نام خالق تہا ازل مین خلق نہ تہی
آدمی کی طرح نسمجہی کہ جب باسن بنائے جب کمہار کہایا **مسئلہ** صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ
خدا کی قدیم ہونی مین برابر ہین کیونکہ جیسی اوسنی اپنی تئین صفات ذاتی کر سراہا ہی اللہ
لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی اللہ جو پوجا جاوے ہمارا سب کا ہی وہ زندہ ہی اور کارساز سب کا ہے
اللہ بصیر بالعباد اللہ دیکہتا ہی بندونکو ایسا ہی اپنی تئین فعلی صفتون سی سراہا ہے
ہو اللہ الخالق الباری المصور یعنی اللہ وہ ہی جسنی اپنی علم مین ڈول کر مادہ کو پیدا کرکے
صورت ہر چیز کی باندہ دی تو معلوم ہوا کہ صفت فعلی اللہ کی قدیم سراہت ہی جو سراہنے
والونپر موقوف ہوتی تو اللہ تعالی اسمیں صفت مین محتاج سراہنی والونکا ہوتا محتاجگی صفت
نوپیدا کی سے ہے اور جو کوئی کہی کہ پہلا یہہ صفت رکہی تو تہا لیکن لایق اس سراہت کے جب
ہوا کہ جب سراہا گیا یہہ بہی نقصان کہ سبب کسیکی لیاقت کسی چیز کی پاوی اللہ تعالی پاک
ہی عیب اور نقصان سے ☆ اوسکی صفاتمین تبدیل یا ابتدا اور انتہا نہین ☆
اسکی مثال یون سمجہئی کہ جیسی ایک شخص ہنرزادہ ظاہر تہا اب اوسنی کسب سونار کا لیا
تو اوسکا نام سونار پڑ گیا بلکہ یون سمجہئی کہ جیسی پہلی کوئی قدیم سے سونار تہا جو سونا
گہڑی تو اور نہ گہڑی تو تو سونار کہلاویگا اسطرح سب صفات پر قیاس کرلی **مسئلہ**

مسئلہ اللہ تعالی کی صفات مین ترتیب روا نہین کہ ایک سے دوسری پیدا
ہوا ہو جیسے بندون مین پہلے زندگی آتی پیچھے علم آتی اور پھر قدرت
ی اللہ تعالی اس سے پاک ہی کیونکہ جو ایسی ہوتی تو بعضے صفت حق سبحانہ تعالی
و پیدا ہوتی اور جبتک نہوتین تو ناقص رہتا حق تعالی کی ذات قدیم پاک ہے عیب
نقصان سے مسئلہ اللہ تعالی کی صفات کو اس خلق کی صفات پر قیاس
نا کیونکہ اللہ تعالی کی ذات یعنی علم ایسا ہی کہ جانتا ہی حقیقت سبھونکی اور کل تمام
ا اور ٹکڑی تمام چیز کی اور ظاہر سب چیز کا اور باطن سب چیز کا اپنی ذات اور
ہے کہ جسکی اول اور آخر نہین ہمارے ایسی دانست نہین کہ ہم لوگ اسباب دیکھکر اور
بعضے چیز کا سنکر اور بعضی چیز کا دلمین تصور باندہ کر جو چیز بلکہ خدا باندہ دی مسئلہ
ت اللہ تعالی کی قدیم ہے بی اسباب اور بی شریک کوئی ساجھی نہین چاہنا قدرت
نکی بعضے چیزونپر جو ہی وہ اسباب سی ہے یعنی بڑہی سی بیچ بسولہ ٹکڑا جای
اور لسنا ہ سی بی قلم نہ لکھا جای اور آنکہہ درست بن ندیکھا جاوی اور غیر کی بی مدد
خدا اول خدا کی مدد کہولی تو سب کچھہ ہو بندونکی ایک روٹی مین دیکھو کہ کیا کیا
اسباب کس کس کی ہاتھہ کی ہون تو ہاتھہ آوی مسئلہ اللہ تعالی دیکھنی اور سننی
کا محتاج نہین سے یعنے دیکھتا ہی رنگ اور شکل اور صورت نظر اصلی اپنی سے بی
ب آنکہہ کی اور سنتا ہی جُدی اور ملی باتین اپنی شنوائی سی کہ صفت قدیم
ہے بی اسباب کان کی اگرچہ یہہ سننی اور دیکھنی چیزین آپ پیدا ہونیکی
اور ہم لوگ دیکھنی مین رنگ مختلف اور صورتین آنکہہ سے کہ جسمین بینائی
رکھی ہے اور سنتی ہین کانسی کہ ہماری بدن مین خدا نی پیدا کیا ہے
ب صفات کہ بتائی ہین مسئلہ جدا ہوئی نہین نام سی نامی رکھہ دل بوجہہ ہے نام
سی آجڑ ہی نامی کی جہت سو جہہ ہے یعنی نام نام والہ سی جدا نہین وہی نام ہے
ی نام والہ ہی اسمین علماء اہلسنت وجماعت کی تین مذہب ہین حضرت ابو شکور
اتی ہین کہ نام مثال صفت کی ہی کہ نام والہ سی جدا نہین ہے اور اگر جدا کہین
کسیکا ایمان درست نہہتا کیونکہ جب کوئی کافر کہتا ہی کہ عین اللہ پر ایمان
مسلمان ہوجاتا ہے اگر نام عین اللہ کا نہوتا تو غیر

سی مسلمان نہین ہوتا اور جدا اِس دلیل سی ہی کہ اللہ جو زبان سی بولا یا کاغذ
پر لکہا تو یون نہین کہا جاتا کہ اللہ ایسا ہی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ اسم صفات
ذاتیہ کی نام والہ کی عین ہین اور نام صفات فعلیہ کی جیسا خالق اور رزاق نہ ذات ہین اور
نہ ذات سی جدی ہین اور مصنّف قصیدہ امالی کہ محمد اوشی قدس سرہ ہین وی یون
لکہتی ہین کہ نام عین نام والہ کا ہے جدا نہین ایک مذہب باطل والی کہتی ہین کہ اگر
نام عین ذات ہوتا تو اگ کا نام لینی سی موبہہ جل جاتا اسکا جواب دیتی ہین کہ نام وہ
چیز ہوتا ہی کہ جو اوسکی ذات ہی اور وہ جو زبان بولتی ہے الفاظ ہین ان الفاظ کو
کاغذ پر جو لکہتی ہین اونہین حرف کہتی ہین کہ اونسی وہ نام معلوم ہو جاتا ہی یعنے اس
آواز اور اس حروف سی یہہ نام والہ جسکا نام ہی دریافت ہوتا ہی اور وہ شخص سمجہہ
مین آجاتا ہی و الّا نہ حرف کچہہ اور ہین اور آواز کچہہ اور ہی اور شعلہ مین اگ بنا کچہہ اور
ہی سمجہہ لی اور ایک اور یہی بات ہے کہ مسلمانون سُنّی کی نزدیک یہہ ہی کہ نام صاحب
نام سی جدا نہین ہوتا یعنے اللہ جسکا نام ہی وہی ہی اور یہہ اللہ کا نام کسیکی رکہنی سی
نہین ہوتا خلاف کفار کی وہ کہتی ہین کہ جیسی کنہیّا کو بہی کنہیّا کہین اور جس پتہر کا نام
ہم کنہیا رکہین تو وہ کنہیّا ہو جاتا ہے کیونکہ اسپر نام کنہیا کا آگیا **بیت** نہین کہو کے
پیچ جڑ اٹکا نکہو نال + کمی نہ سارا نسکل دہڑ دہمون پاک خیال + پیچ جڑ سے مراد جوہر ہی اور
جو کسی پر اٹک رہا ہو اوسی عرض کہتی ہین کمی اوسی کہتی ہین جو آدہا بر دہا ہو اور سارا
وہ کہ جسکی سب گڑتی ہون نسکل صورت مشہور دہڑ رتن کو کہتی ہین یعنے اللہ اس
سب سی پاک ہے یعنی اللہ کی نسبت کسیسی ایسی نہین کہ جیسی درخت پہوٹ کر بڑہ جاتا ہے
اسیطرح خدا بہی بڑہ گیا ہو اور اللہ کی ذات برابنی تہئین اور کسیکی تہئین اوگا جانی تو
کافر ہوا اور اللہ کی ذات کسی پر اٹک کر ظاہر نہین ہوئی جیسی رنگ و بو اور مزا کپڑی
پر سپیدی یا بال پر سیاہی کہ اوس سفیدی اور سیاہی کو جدا بدن نہین لیکن کپڑے
بال کی ساتہہ رنگ ہی اسطرح ساتہہ کسی چیز کی خدا کو سمجہنا کفر ہے **مسئلہ** اور اپنی
ہونی اور رہنی مین محتاج کسیکا نہین بلکہ اللہ تعالی آپ سے آپ ہی اور سب اوسکی کی
ہوئی ہین **مسئلہ** اور جو کوئی خدا کو تہوڑا سمجہی یا تہوڑے سی چیز کو خدا سمجہی اور کہی
ہم مین بہی ذرہ خدا ہی تو کافر ہو کیونکہ معلوم ہوا کہ خدا کی ٹکڑے سمجہی اللہ پاک ہی

سی اور بعضی بیدین کہتے ہین کہ یہہ بولنا خدا ہی تو یہہ بہی کفر ہے اگر یہہ روح ہے
ہی تو جتنے قالب ہوں تو اوتنے ہی خدا ہوتی یہہ کفر ہے یا کہی کہ نور حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کی نور سے جدا ہوا ہی یہہ بہی منع ہی کہ جو چیز جدا ہو جاتی
جیسی دریا سی بوند اگر جدا ہو جاوی تو وتنا دریا سی نقصان ہو وی اور جسمین نقصان
ہی وہ خدا نہین ہوتا بلکہ نور محمد سے حضرت کا پیدا ہوا حق کی نور سی اور سب جہان
پیدا ہوا حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نور سی اور بعضی گمراہ کہتی ہین کہ
عالم ذرونسی پیدا ہوا ہی تو وہ ذرّی خدا ہین اس یقین سی کافر ہو وی یہہ نہ سمجھ
ذرہ کنسنی بنائی اور کسنی او نہین اکہٹا کیا اور کر بدن بنایا کہ آپ ہی اکہٹی ہو گئے
ئی دوسرا جمع کرنیوالا ہو تو وہ خدا ٹہری گا اور جو کہی کہ آپ ہی جمع ہو گئے
تو یہہ بات عقل مین نہین آتی کہ بغیر بنانیوالی کی بنے اگرچہ مادہ چیز کا حاضر ہو بغیر
بنانیوالی کی چیز نہین بنتی اور سمجھی کہ جسنی ذرونکو پلٹ کر بدن بنایا اور بدن پر
ل ہے تو ذرہ خدا نہوا خدا وہ ہی کہ جسنی ذرہ پلٹ کر بدن بنایا اور بدنکو پہر
ن ملایا **مسئلہ** اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ تمام عالم ذات خدا کی ہے یا فقیر ذات
سے ہے تو کافر ہوا کیونکہ خدا کی ذات بی عیب اور بی نقصان اور بی زوال ہوتی
ور وہ چیزین آدمی اور سب خلق ہین موجود ہین اور خدا کو سب کا علم ہی اگر یہہ
خدا ہین تو انکو اپنا علم کیون نہین اور اگر ہے اور معلوم نہین ہوتا تو عاجز ہوئے
مسئلہ اور بعضی کچہہ نہوڑ بیسی چیز کو خدا کہتی ہین ایسی کہ جیسی درختو نمین ترأوت
ہی اس یقین سی بہی کافر ہوتا ہی کیونکہ خدا کو عالم کہنا یا عالم کی بیچمین خدا کو کہنا
باتین کفر ہین کیونکہ خدا کو ایک جگہہ اشارہ کر کرتا یا کہ خدا یہان ہے کفر ہی بلکہ
ہی کہ جب زمین اور آسمان اور عرش وکرسی اور آدمی اور جنات نہ تہی تب
تہا نہ کسی مکانمین تہا اور نہ کسی زمانمین اب بہی ویسی ہی ہی نہ کسی زمانہین ہے
سی مکانمین کیونکہ محتاج جگہہ کا ہو تو لایق خدائی کی نہوا اور خدا کو کسیکی شکل کہنا
ہے کیونکہ او سصورت کا صورت باندہنی والا چاہیئے اور صورت کو حد چاہیئے
کو حد کا باندہنی والا چاہیئے خدا کا حد باندہنی والا غیر کو سمجھنا کفر ہی جیسی بعضی
ا ہین کہ خدا ہماری پیر کی سی شکل ہی یا ہماری معشوق کی سی ہی تو کافر ہوتا ہی

کیونکہ اللہ تعالی کی ذات وہم اور قیاس سی برتر ہی اور جو چیز کہ وہم اور قیاس
بحث ہمارے مین آوی وہ پیدا کی ہوئی خدا کی ہے اور خدا کا پیدا کیا ہوا خدا نہین ہوتا
رب کا نہ پیدا کیا اوسکا کہنا قرآن ہے سب علمونکا لکھہ دیا اوسکی ہیچ بیان + حضرت قران شریف
اور کتابین اور اور صحیفہ بول یعنی باتین اللہ تعالی کی ہین اللہ تعالی نی پیدا نہین کیا جو کوئی
کہے کلام اللہ تعالی کا پیدا کیا ہوا ہی تو کافر ہوا کیونکہ کلام صفت ہی بولنی والی کی
اور اپنی صفت پیدا کری نہین ہوتی یہہ مذہب تمام اہلسنت وجماعت کا ہی کہ اللہ تعالی
بولنی والا ہی اور بولنا اوسکا قدیم ہے کبھی ایسا نہین ہوا اور نہوگا کہ اللہ تعالی بولنے
والا نہو سب خلق اگر ایک مرتبہ اکٹھی ہوکر پکاری تو سب کا جواب دی اور سب کی
سنے اور سب کو دیکھی اور ایک کام سی دوسری کیطرف مشغول نہو اور جو کلام نہو
تو گونگا ہو یہہ نقصان ہی اللہ تعالی کی سب صفتین کمال ہین اور نقصان سی پاک ہین
تو معلوم ہوا کہ کلام صفت خدا کی ہی اور نو پیدا صفت قدیم کی نہین ہوتی اور بعضی
بدمذہب کہتی ہین کہ اللہ تعالی بولتا ہے اسطرح کہ کلام کو پیدا کرنیوالا ہی یا بنانی والا ہی
جواب سُن کہ اللہ تعالی اپنی ذات اور صفات پیدا نہین کرتا اگر خدا بنانیوالا ہو تو
وہ شخص کوئی اور ہو کہ جسمین بنا دی اور اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ
اَنْ نَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنی نہین سے کہنا ہمارا اگر واسطی جس چیز کی جسوقت ارادہ کرین ہم
تو یہہ کہین کہ ہو جاوی پہر جبہی ہو جاوی تو ہر چیز کہ جو پیدا ہوتی ہی تو حکم خدا کی سے
ہوتی ہی اور اگر خدا کا کہنا ہی پیدا کیا ہو تو کونسی اور خدا چاہی کہ خدا کی بولکو پیدا
کری اللہ تعالی کی پناہ ایسی اعتقاد سی اور جو کوئی کہی کہ خدا نی اپنا بول آپ ہی پیدا کیا
ہوگا تو جواب یہہ ہی کہ معلوم ہوا کہ پہلی بول نہ جانی تہا مگر اسمین یہہ بات نسمجھی جاتی ہے
کہ کن حرف کو مخاطب چاہتا ہی کہ جسسی کہی اور سب خلق نی کُن سی ظہور پایا تو مخاطب
اسکا کون ہی **جواب** شاید کہ لفظ اردنا لفظ کن سی پہلی فرمایا ہی یعنی جو شئی کہ ارادہ
قدیم اپنی سے ہمنی چاہ رکہی ہے کہ ہم عدم سی اوسی پیدا کرینگی وہ ارادہ کی ہوئی چیز
مخاطب ہوگی **مسئلہ** اب معلوم ہوا کہ کلام صفت خدا کی ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا یعنی کلام کیا اللہ تعالی نی موسی سی کلام کرنا دوسری وہ حَتّٰی
یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ تاکہ سنی کلام اللہ کا اور پیغمبر خدا حضرت امیر المومنین امام حسن اور

امام حسین رضی اللہ عنہما کو فرماتی ہے اعیذکما بکلمات اللہ التامات یعنی پناہ دیتا
مین تم دونکو ساتھہ کلامون اللہ کی جو پوری ہین تو معلوم ہوا کہ خدا کا کلام پورا ہے
سب کی کلام ناقص ہین اگر خدا کا کلام بہی ناقص ہوتا تو پیغمبر خدا ناقص کی پناہ
چاہتی **مسئلہ** قران مجید کی شان اوسکی بلند ہی اور مصحفون مین ہماری ہاتون
ہیکل کلمون اوسکی کر کر لکہا ہی اوسکو قرآن کہتی ہین اور تصور منونکی سے اور
ل لفظون کی سے جو دلمین ہی اوسی حفظ کہتی ہین اور ہماری زبانون بلباس حروف
کی پڑہی اوسی پڑہنا کہتی ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ حرفون
ردات اور مرکبات کی کئی حالتون سی اوترا ہی **مسئلہ** بول جو قرآنکو ہم بولتی
بول تمارا مخلوق ہی اور یہہ لکہت کہ قران کر لکہی ہے یہہ لکہت مخلوق ہی اور جو دل
لفظ اور حروف کی تصور ہین یہہ سب نوپیدا ہین **مسئلہ** اللہ تعالی کا کلام جو حضرت
رنی پڑہا ہی قران مجید قدیم ہی نوپیدا نہین ہی نہ وہ مصحفون مین گہل رہا ہی نہ بولون
کہلا نہ اشارہ مین آوی اور نہ لکہت مین آوتی ہی تو یہہ سب پڑہنا اور لکہنا لباس
اوسکی ظہور کی جگہہ ہے کیونکہ اللہ تعالی کی بول کی آواز اور حرف نہین کیونکہ آواز
نہہ اور زبان سی ہوتی ہی اللہ تعالی پاک ہے مونہہ اور زبان سی ایک تشبیہہ بلا تشبیہ
تو کوئی آدمی غزل باالحان پڑہی مخارج حروف اور ارادہ معنی اور سوز دل اور
جوشش جو حاصل ہے اب جو چاہی کہ کسی سازسی مثل نفیری یا مونہہ چنگ یا سارنگی
ر یا قانون کہ ساخت اوسکی ہی اس ہی نغز لکو اداکر دائی تو کوئی مناسبت اسم
ی آواز کو نغزمخوان کی آواز سی نہین مگر تشبیہہ الحاکی سازسی ہی خداکی پیدایش
ہوتا ہی اگر وہان ہو تو کیا عجب ہے **مسئلہ** اللہ تعالی نی قران مجید مین جو
ضرت موسی کا اور فرعون کا اور پیغمبرونکا اور شیطانکا کہا ہی اگرچہ پیدایش کا ہے
کلام خدا کا قدیم ہی نوپیدا نہین **مسئلہ** اور کلام پیغمبرونکی اگرچہ خدا سے
اور کلام سب فرشتونکی نوپیدا ہین اور پیدا کری ہلو ہی **مسئلہ** قران مجید
عالی کا کلام حقیقتا ہی مجازا مت سمجہو اور جیسی اللہ کی ذات قدیم ہے ویساہی وہ کلام بہی
ہے **مسئلہ** حضرت موسی نی مقررہ کلام اللہ تعالی کا سنا وکلم اللہ موسی
سوال کوئی کہی آواز کی ہی بول یعنی کلام ہوتا ہی **جواب** اللہ تعالی کی

پیدائش مین بہی ہوتا ہی جیسی کوئی چیز رکہکر بہول جاوی بہر جانیکے او سکی وہ چیز
یاد آوی کہ فلانی جگہہ دہری ہی دیکہہ تو اس بہول مین آواز بہی نہین آئی اور کسی
طرف بہی معلوم نہین ہوئی اور حالانکہ خدا کی پیدا کری ہوئی ہے تو کیا عجب ہے
کہ خدا اسکا پیدا کرنیوالا ہی اسکا بہول بی آواز اور بیجہت ہی **مسئلہ** قرآن بہت تفصیل
بہی ہی کہ مشہور رہی اوترا ہی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت آیت
کرکر خواہ آیت رحمت الہی کی خواہ آیت عذاب کی سب کلام خدا کا ہی خواہ شرایت
دلیون کی خواہ سرایت بروکی ساری فضیلت مین برابر ہین فضیلت لفظی او رمعنوی مین
کچہہ فرق نہین لیکن بعضے آیتو نمین دوہری فضیلت ہی ذکر کی بہی اور مذکور کی بہی ہے
جیسی آیۃ الکرسی ہے کہ ذکر تو کلام خدا کا اور مذکور ہین اپنی عظمت اور جلال اور اپنی صفات
کا کہ مخصوص اوسکی ذات کو ہین اور بعضی آیۃ مین ذکر ہے کی فضیلت ہی یعنی کلام خدا ہی
کا ہی جیسی تبت یدا کہ مذکور کفار و نکا ہی یا بیدینو نکا ہو ایسی ہی اللہ تعالی کی صفات
خواہ ذاتی ہون یا صفاتی جیسا اللہ واحد الاحد او رلہ الملک ولہ الحمد اور یا رزاق یا واسع الملک
کو دوسری پر فضیلت نہین برابر ہین کیونکہ کلام ایک ہے، اور اسکی کمی زیادتی کا کام نہین ہے
مسئلہ تمام علم اللہ تعالی نی قران شریف مین بہر دئی ہین اول معنی کلام اللہ کی
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خوب سمجہی تو اونہون نی حکم بیان فرمایا فرمان
کا اور حدیث کرہین بعضی حدیثو نکی معنے قران سی پاوین اور بعضی نپاوین تو وما اتکم
الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا یعنی جو لاوی تمہاری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا سو دہی
لو اور جو منع کری تمہین تو اوس سے بچو اسپر اکتفا کرین اور بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی اصحابون نی قران خوب سمجہا انکی بعد دیکہئے اماموں نی خوب سمجہا اسیواسطی کہتے
ہین کہ شریعت ہماری چار چیزین ہی قران اور حدیث اور اجماع اور قیاس جو
کوئی انسی منکر ہو بیشک جانو کافر ہوا کیونکہ جو کچہہ انہون نی کہا ہی موافق قران کی کہا
ہے اور جو کوئی خلاف اور غیر طرح معنی قران کی بیان کری تو کفر مین پڑے
پیغمبر خدا فرماتی ہین من فسر القران برایہ فقد کفر جو کوئی تفسیر کری قران کی اپنی
عقل سے کبس کفر ہین بڑا اماموں دین کی سے کوئی معنی قران کی چہوڑے
نہین کہ جو کسیکو خلافت کی امید رہی **بیت** اللہ صاحب چیز ہی وبسی چیز ونکو ہے

تعالی اوسکی ذات سی دسون وسواسون ہوون ✻ اللہ چیز ہی اور بعضی کہتی ہین چیز نکہو اللہ
تعالی کو کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی تئین شی کر کر نام نہین لیا بلکہ کہا سب سی پہلی اللہ تعالے
تہا اور کچہہ شے نہتی **جواب** معلوم ہوا یہہ جو اللہ تعالی نی کہا تہا کہ اللہ تعالی
تو چیز تہا اور جو چیز نہو تا تو نا چیز ہو یہہ بی ادبی ہے اور اوسکی سوای کوئی ویسا نہین
جو کسیکو خدا کی پیدایش مین اللہ تعالی سی تشبیہ دین کہ اللہ تعالی اسطرح کا ہی تو کافر
ہوا اور دسون دسان سی یعنے داہنی یا بائین آگی پیچہے نیچی اوپر چارون کونی ان سب
سی پاک ہے یون نہ کہی کہ اللہ تعالی کوئی چیز سا ہی یا کیسی وسا کی طرف ہے اگر
کہی تو کافر ہوا **بیت** عرش فرش بریچ مین کری جو چاہی حال ✻ مکین مین
اور کہیں رہن پاکی کا کر خیال ✻ یعنی عرش پر اور جیسا فرش پر یعنی زمین یا تحت
الثری یا بیچ مین چاہی سو کری حاضر ناظر قایم دایم ہی کسی چیز ہم مکنی سی جیسی اوسے
زمین پر مکٹ رہی ہین اور بلنی سی جیسی گوشت میڈ یونسی چپک رہا ہی اور گہلنی سے
جیسی بو اور مزا اور پانی مین بتاسہ گہل جاتا ہے اس سبتے پاک ہی یہہ مذکور تہا صفات
واضحات کا کہ جنکی معنے واضح ہین کچہہ حاجت کیسکی شبہہ ہونی کی نہین جیسی اللہ تعالی
کی صفات ہین قدرت اور کلام اور علم بی سمجہائی سمجہہ مین آئی جاتی ہین اور بعضی صفات
ایسی ہین کہ قران وحدیث مین پائی گئی اگر ظاہر پر سمجہین تو کسی سے تشبیہ اللہ کی
صفت کی سمجہی جاتی ہی یہہ کفر ہی اور تاویل کرین یعنے اسکی مرادی معنی لین تو بہی
نہین بنتی جیسی خلق السموات والارض ثم استوی علی العرش یعنی پیدا کیا آسمان
اور زمین پہر جا لگا عرش پر اور ید اللہ فوق ایدیہم یعنی اللہ کا ہاتہہ اوپر ہاتہہ اونہون
کی اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدہر موہنہ پہیرو اودہر کو چہرہ اللہ کا ہی نحن اقرب
الیہ من حبل الورید یعنی بہت نزدیک ہون اسکی طرف جانکی رگ سی ہے وہو معکم اینما
کنتم ✻ اللہ تمہارے ساتہہ ہی جہان ہو تم ایسی آیتین اور حدیثین جو ہین انکی معنے اگر ظاہر
دیکہین تو آدمی سی تشبیہ ہو جاتی ہی اور یہہ کفر ہی کیونکہ ہاتہہ اور چہرا اور لگنا اور ساتہہ
ہونا اور نزدیک ہونا یہہ سب جسم سی تعلق رکہتی ہین اور اللہ تعالی جسم سی پاک ہے
انکو ظاہر دیکہین تو کفر کا ڈر ہی اور جو مرادی معنی لین تو بہی نہین بنتی کیونکہ اگر ہاتہہ کو
قدرت کو کہین تو اللہ تعالی فرماتا ہے بل یداہ مبسوطتان بلکہ دونو ہاتہہ اسکے کہلی

ین کو قدرت نہین ہوتی اور جو قوت اور قدرت ہین تو اللہ تعالی نی شیطان
لعین کو فرمایا کہ تو نی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیون نکیا لِمَا خَلَقتُ بِیَدَیَّ کہ جسی
ہمنی پیدا کیا اپنی دونو ہاتہون سی اگر یہان سے معنے قوت اور قدرت کی لین تو حضرت
آدم کو کیا فضیلت ہوئی شیطانکو بہی اللہ تعالی نی اپنی قوت اور قدرت سی ہی پیدا کیا
تہا تو دونو نہی اسیطرح ٹہنا ہی اگر عرش پر خداکو ٹہنا جسم کا سا کہین تو کفر ہے
اور جو ٹہنی سے مراد قوت و غلبہ ہو تو ثُمَّ اِستویٰ مین حرف ثُم کا ہی اور ثُم چاہتا ہی
ترتیب کو اور ترتیب خدا کی صفات مین نہین کیونکہ جب زمین و آسمان پیدا
کئے تہی تو کیا غلبہ اسکا عرش پر نہتا اب جو فراغت پائی تو کیا اب آسمان و
زمین پر غلبہ ہے تو خصوصیت عرش کی نہی اور استوا کی تجلی جو مخصوص عرش پر
ہی اوسکی کُنہ کا خداکو علم ہے اور جو یون سمجہین کہ عرش تک مکان ہی کسیکو مطلقہ
ٹہنی لینی کہلنی کا ہو تو عرش تک ہی اور عرش کی اوپر لامکان ہی ذات
خدا کی اَلْآنَ کَمَا کَانَ ہی یعنی ان سبکو زمین و آسمان عرش کرسی کو پیدا کیا پہر جیسی
قایم تہا ویسی ہی دایم ہی الشی کچہہ احتیاج نہین تو ہو سکتا ہی اور نزدیک ہونا اور
ساتہہ ہونا ساری صفات این اللہ تعالی کی اسکی ظاہر معنو پر ایمان رکہی اور کسطرحکی
ہون گی اور کیونکر ہونگی اِسخیال سی تو بہ کرے کیونکہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات
بیچون اور بیچگون اور بی شبہہ اور بی نمون ہی کیونکہ کوئی خدا سا نہین اور کسی سا
خدا نہین اور عقل اور قیاس ہماری اوسکی پیدا کی ہوئی ہین انمین وہ سماتا نہین ہے جو خطرہ
ہماری دلمین گذرتا ہی وہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی وہ خدا کیونکر ہو ان آیتون اور حدیثون
کو متشابہات کہتی ہین کیونکہ یہان دہوکا پڑتا ہی **نکتہ** قریب کہتی ہین نزدیک کو
اور اقرب کہتی ہین نزدیک ترکو تو آدمی بعض قریب کو دیکہہ سکتا ہی جیسی اپنی ہاتہہ
پانو نکو اور بعض ایسی ایسی چیز نزدیک ہوتی ہی کہ جو سامنی آنکہہ کی ہو اور بینائی کو
دکہائی نہ دی جیسی آنکہہ کو آنکہہ کی بینائی نہین دیکہتی مگر قیاس سی کہ اور کی دیکہہ کر اپنی
او پر قیاس کرلیا کہ ہماری بہی ایسی ہے ہین اور جان اپنی قریب ہی اور
دریافت نہین ہوتی پہر آپ فرماتی ہین کہ ہم اس سی بہی نزدیک ہین تو دریافت
کیونکر ہون مگر جان کہ تن سی نزدیک ہی دیکہو تن سی کیسی مشغول ہو رہی ہی پہر اما لکھو

تو اس سے بھی نزدیک تر ہی تو اوس سی مشغول کیون نہین ہوتا جیسی بدنکو
جان پیاری ہے ایسا پیارا اللہ سی جانکو چاہی اور بعضی حدیثین اور آیتین ایسی
ہین کہ جو صفتین خدا کی نہین لیکن باعتبار معنونکی ساتھہ معنون صفات ...... متشابہات
کی مشابہت رکھتی ہین اور عرف مین استعمال اسطرحکی باتونکا پایا جاتا ہی تو اوسکی
معنے ظاہر پر سمجھی سے قباحت تشابہت کی آتی ہی اسواسطی انکی مرادہی معنو نپر
یقین ہو رہا ہے جیسی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین مَنْ اَتَانِیْ یمشی
اتیتہ ہرولۃ یعنی جو کوئی آتا ہی میریطرف قدمو نمین آتا ہون دوڑتا ہوا یعنی جو کوئی
ہماری رضا کی لئی کچھہ عمل کرتا ہی تاکہ ہمارا مقرب ہو تو جتنا کہ وہ اپنی کوشش اور عمل
سے نزدیک ہوتا ہی اوسی کئی صفتین اپنی فضل وکرم سی اوسکو قریب یعنی نزدیکی بخشتا
ہون واللہ اعلم بالصواب **بیت** صورت کس ہی ہی نہین وہی کسی نجان +
جو کچھہ اوسکی پہوٹ ہی اوسکا کیا پہچان + یعنی اللہ تعالی کو کسی سا نسمجھ جیسی کوئی
کہے کہ اللہ تعالی میری پیر کی طرحکا ہی یا آدمی کیسی صورت ہی یا اور کی صورت
بنادی تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی کی مانند نہین کوئی لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ فرمایا ہی کیونکہ اوسکی
صورت نہین جو خدا کو کسیکی صورت جانی سو کافر ہوچکا **بیت** کسی سا وہ ہی نہین ویسا
کوئی نہہ + مددگار کسی کام مین اوسی نچاہی کو + یعنی ویسا کوئی نہین جیسا اللہ ہے
یہان تک کہ کسی مین تشبیہ اور نمونہ کیقدر بہی کچھہ بات نہین پائی جاتی جو کوئی
اللہ تعالی کو سوتا یا اونگھتا یا جای ضرور یا پیشاب یا پیٹ یا سر یا بال یا کلیجہ یا پھیپڑا
یا گردہ یا انتڑی یا لوہو یا ہڈی یا آنکھہ یا ناک یا سینگ یا پیر یا ناخن یا پھولنا یا ہونٹہا
یا ٹھوس یا زبان یا دانت یا ڈاڑہ یا حلق یا چونچ یا پنجہ یا جو جو مخلوقات کی ہین یا دیگر
ہین مخلوقات کی ہین بنادی یا سمجھے تو کافر ہوا **مسئلہ** اور اوسکی کام بہی ایسے نہین
ہین کہ کسی پر ازروی احتیاج کی حاجت پڑی اور جو کسی پر انکا وہ ہوتا تو نقصان ہوتا
یہہ بات لایق خدائی کی نہین تو معلوم ہوا جو کوئی کہی کہ خدا کا کام فلانی فلانی شخص کے
اٹک رہا ہی تو کفر مین پڑا یا کیسے جو کام خدا کی ہین وہی اللہ تعالی نی بانٹ دی ہین
اللہ تعالی نکما بیٹھا تماشا دیکھتا ہے جیسی کفر کے کہتے ہین کہ منہہ راجا اندر برسادی ہی
اور دودہ کیواسطی گودہن کو پوجتے ہین اور لڑکے بالون کی واسطی بی بی پر تو نکو منا

اور چیچک کی واسطی سیڈہ مثانی چانڈنکو پوجتی ہین اور آنکہہ دکہنی کی واسطی اونونکو پوجتین اور جو خدا تعالے
کچہہ کام بندکردی تو بی بی مشکل کو اور بی بی کہلی کو منادین اور تیسری تاریخ کو جو چاند دیکہہ لین تو سوا ہہ
کا روزہ رکہا کرتی ہین گڑ اور بہونی کہجڑی سی افطار کرتی ہین لال پری اور سیاہ پری اور سفید
پری اور زین خان اور شیخ سدّو کو مناتی ہین اور واسطی تکلیف کی بی بی دستی کو اور بی بی
سنگڑی صلاح کو منادین اور دوستونکی جدائی کی واسطی بی بی صدق مراد کو منادین اور بر واسطے
جلد حاجت برانیکی بی بی ترت اور پہرت کو اور بی بی بالی کو مناتی ہین یہہ سب شرک
ہے خدا کسی آزار کو اور کسی مشکل کو جب چاہیگا جب آسان کریگا نیک اور بد اور مومن اور کافر
اور آدمی اور فرشتی اور پیغمبر اور پیر اور فقیر اور جو کوئی اپنی کام مین اور کسیکی مدد چاہی تو وہ محتاج
ہی لایق خدائی کی نہین جیسی ہندو رام کی قصہ مین لکہتے ہین **بیت** مددگار سب کا
وہے جسکی باپ نہ ما ٭ جورو اور اولاد سی بی پرواہ خدا ٭ نیک اور بد اور مومن اور
کافر اور آدمی اور فرشتا اور پیغمبر اور پیر اور فقیر اور حیوان اور پکہیرو اور جنات سب کا ٭
مددگار خدا ہی کسیکو قدرت نہین کہ جیسی وہ ندی اور کوئی دیوی اور جسکو خدا دیوے
کیا طاقت ہی کسیکو کہ اوسی وہ ندیوی بعضی بیدین کہتے ہین کہ خدا تعالے
ہمین دکہائی نہین دیتا تو جنکو ہم پوجتی ہین یہہ خدا کی آگی کی ایسی ہین کہ جیسی چوبدار اور
متصدی بادشاہ کی جو متصدیون سی ملا رہی تو اوسی دربار کا ڈر نہین **جواب**
انکا یہہ ہی کہ چوبدار اور متصدی ناقص بادشاہونکی ہوتی ہین کہ جنکو خبر نہین ہوتی کہ باہر کون
کہڑا ہے اللہ وہ مالک ہی کہ تیری دلکی بات جانی اور جو توکری سو وہ دیکہے اور جو
توبولی سو وہ سُنی اوسکی دیکہتی جو اوسکی بندونکو کہ وہی ہی اوسکی محتاج ہین پوجیگا تو ڈوبا
اور خدا سی چہپکر چوبدار اور متصدیسی کیا مصلحت کریگا اور کوئی تجہسی بنا خدا کیونکر جلاویگا
جو یہہ شرک و کفر کریگا اپنا ایمان کہوکر بیٹہہ رہیگا اور اللہ تعالی پاک ہی کہ وہ کسیکا بیٹا
نہین کیونکہ بیٹا وہ ہوتا ہی کہ باپ کا ست ہو اور اللہ تعالی سب کا پیدا کرنیوالا ہے
اگر خدا تعالی بیٹا ہو تو باپ اوسکی کون ہو اور اوسکو پیدا کرنیوالا تیسرا چاہئی یون ہین ٭
کہان تک چلا جاتا اور اللہ تعالی پاک ہی جورو ہونی سی کیونکہ جوروکو ستر چاہئیے
اللہ تعالی پاک ہی اور جورو کی سرانی چاہئیے اللہ ایک ہی اور جورو کو شہوت چاہئیے
اللہ تعالی ان سب باتون سی پاک ہے اور اوسکی اولاد نہین کیونکہ اولاد شہوت

شہوت کا نتیجہ ہی اور جورو چاہیئے اور بدن چاہیئے اللہ تعالی پاک ہی نصاری حضرت عیسی علیہ السلام
کو اور یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اور رافضی بعضی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا تعالے
کا بیٹا کہتی ہین بیٹا اللہ تعالی کی جو کہی سو کافر ہوا جو کوئی کسیکو خدا کا بیٹا کہی یا خدا کی جورو
بتاوی یا ماں بتاوی یا باپ بتاوی یا نانا یا بھائی یا چاچا کہی یا قبیلہ کنبا کہی یا شہوت بتاوی
یا ستر بتاوی اور بدن کیسیکا بتاوی یا کیسیکا ساہول بتاوی یا جال بتاوی تو کافر ہوا اور جو
خدا تعالی کو عورت یا مرد یا خنثی یا جوان یا لڑکا یا بڈہا یا ادہیڑ یا جن یا فرشتہ سمجھے
یا بتاوی تو کافر ہوا پناہ خدا سےکے ہی **بیت** وقت زمانہ کا نہین رب پر کچھہ تکرار +
ساری خلقت کی روبرو وہ ہے ہر نہار + یعنی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہہ ہے
کہ اللہ تعالے سے پر وقت کا خیال نکرنا کیونکہ وقت فجر سورج نکلنی کی وقت کو کہتی ہین
اور آدہی دن کو دوپہر کہتے ہین اور دن چھپی کو رات کہتی ہین اللہ تعالی ان چاند اور
سورج اور دن اور رات کا پیدا کرنیوالا ہی جہان دن اور رات نہون تو وہان :
مہینا اور برس کہان سے ہو کیونکہ مہینا اور برس دن رات کی ہوتی ہین
اور رات دن چاند سورج سی ہوتی ہین اور چاند اور سورج خدا نی کئے ہین اور وہان
وقت اور زمانی کا کیا تکرار ہی اور اللہ تعالی کا حال نہین پہرتا کبہی سخاوت اور کبہی بخیلی اور اللہ تعالی
پر حالت نہین پہرتی اور ساری خلقت پر حالت پہرنی سی اوسکی حالت نہین پہرتی **بیت**
ہارے ساری خلق کو پہیر چلاوے آپ + بدلا دے ہر ایک کو نکی ہو تا یا باپ +
ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے ساری خلقت کہ اللہ تعالے
نی زندہ کی ہی ایک روز سب پر ہے کہ اللہ تعالی ماریگا اور فنا کریگا اور پہر سب
کو زندہ کریگا قیامت کی دن **بیت** جنت کی نعمت ملی حکم لیا جن مان +
قید ہے ہو دوزخ پڑے جن شرک کیا کفران + یعنی بہشت کی نعمت
پاویگا جسنی دنیا مین حکم اللہ کا مانا اور ایمان لایا اور دوزخ کی قید مین وہ پڑا جسنی
شرک کیا اور اللہ کی باتین جہوٹہائین یہہ مذہب حق ہے کہ جو کوئی ایمان خدا اور
خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر لاوے اور کچھہ لوس سے
تقصیر گناہ کی ہو جاوے اور بی توبہ مر سے تو خدا معاملہ فضل کا کری تو سب عمل
نیک کی یا شفاعت کسی اہل اللہ کی اوسی بخشدی اور جو معاملہ عدل کا کری تو موافق اوسکی عمل کے

اور یہی سزا دوزخ کی یا قید کی دیوی لیکن ہمیشہ دوزخ مین نرہوی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنے اللہ تعالی شرک منافی دالکو نہ بخشیگا اور سوا اسکی جسی چاہیگا بخشتی گا اور ایک مذہب والی اور ہین وہ کہتی ہین کہ جو کوی گناہ کرتا ہی وہ کافر ہوجاتا ہی اور ہمیشہ دوزخ مین جلیگا انکا نام خارجی ہے اور ایک مذہب اور ہی وہ کہتی ہین کہ مومن گناہ کرنسی نہ مسلمان رہتی ہین اور نہ کافر ہوتی ہین سو بہشت اور دوزخ کی ایک اور مکان ہی وہان رہنگی انکا نام معتزلہ ہی یہہ دونو بدمذہب ہین یہہ جو کہین انکی نماہیو

بیت

دیکھین مولا آپنا جیسی اوسکی ذات ٭ جو دیساکوی ہو نہین مثل کہان سن بات ٭ جب دیکھین دیدار کو جائین بہشتیان بہول ٭ منکر جو دیدار کا سو بیدین جہول ٭ یعنی بندی جبکہ بہشت مین جاوینگی اللہ تعالی کا دیدار آنکہہ سی دیکھین گے مرد ہی اور عورت ہی اور غلام ہی اور آزاد ہی اوسکی جیسی ذات ہی بی مثل اور بی مانند اور بی شبیہ یعنی اتہاری کیگی نہ اوسکی نزدیکی کی صفت کی جائین کہ اتنا نزدیک ہے اور نہ اوسکی دوری کی صفت کیجاوی کہ اتنا دور ہی اور نہ کہلا نہ ملا نچہپا جیسا سنا تہا ویسا ہی دیکھین گے اور جو کوی خداکو کسی سا جانتے ہین اس یقین سے وی اسصورت کی ساتہہ دوزخ مین جاوینگی

مسئلہ

اور لذات دیدار کی اتنی پاوین گی کہ دنیا تو کیا جبہ ہے وہ جو بہشت ہی اوسکو ہی اوسکی آگی بہول جاوینگی لیکن بنے اپنی تئین نہ بہولین گے اور جانین گی اور کہین گی سبحان اللہ جیسا تجہکو بی مانند سنا تہا ویسا ہی دیکھا

مسئلہ

اور جو دیدار اللہ تعالی کی منکر ہین وہ کافر دنکی ساتہہ دوزخ مین جاوین گی ایک مذہب ہی معتزلہ اور تابعدار اونکی رافضی اور خارجی وی دیدار خداکی منکر ہین اور اللہ تعالے نی قرآن مین خبر دی ہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ موہنہ روز قیامت کی بہشتیونکی تازہ اور منہ کہہ ہونگی اور اپنے پروردگار کیطرف دیکہنی والی ہونگی اور حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ دیدار اللہ تعالی کو جب لوگ دیکہین گی ایسا اللہ تعالی اپنی تئین ظاہر کریگا کہ جیسی چودہوین رات کی چاندکو جسکی ذرہ سی بہی بینائی ہو وہ بہی دیکہی اور کسیکو شبہہ نہ پڑ جاوی کہ آج چاند ہی کہ نہین اسیطرح ہر ایک خداکی دیدار کو کہ بی مانند ہی بی شبیہ دیکہین گی کسیکو شبہہ نرہی گا بیدین لوگ خداکی بات کو جہٹلاتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ بات ہماری عقل مین نہین آتی ان

آیتون کی معنے کچھہ اور ڈہب سی کرتی ہین **سوال** شبہہ اونکی کیا ہین **جواب**
ایک یہہ ہی کہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی بی کیف ہی یعنے اللہ تعالی الکیہ ہے کہانکا
تو بی کیف چیز کیونکر دیکھی **جواب** دیتی ہین کہ بی کیفی کی شان نہین دیکھین گے تو وی
کہتی ہین کہ دیکھنی کو دو چیزین چاہین ایک بدن اور رنگ کہ جس چیز کی بدن اور
رنگ نہو تو کیونکر دیکھین تو اسبات کی اہلسنت دلیل پوچھتی ہین کہ یہہ بات خدانی کہان
فرمائی کہ بدن اور رنگ نہو تو جو مین نے یہہ کہون کہ دیکھو تو بہی نہ دیکھلائی دی تو وہ کہتی
ہین کہ خدانی تو نہین کہا لیکن عقل سے بہی دریافت کرو جسکی بدن اور رنگ نہو تو وہ چیز دکھلائی
نہین دیتی **جواب** اہل سنت کہتی ہین کہ اگر اسحکم کو عقل پر ہی سمجھو گی تو دیکھنی والا بہی
کوئی ایسا دیکھا ہی کہ جسکی بدن اور رنگ نہو اگر دیکھنی والی مین بہی یہہ شرط موجود ہو
تو سمجھو کہ اللہ تعالی کی رنگ بہی نہین اور بدن بہی نہین یہہ صفت سوای خدا کی اور
مین نہین اور سبکو دیکھی ہے اسیطرح سبحانہ شان بی رنگی اور بی بدن کی اپنی تئین دکھلا سکتا ہے
تو یہہ عقل کی دلیل حکم مین نچا ہی اور دوسرا شبہہ یہہ ہی کہ وی کہتی ہین اگر خدا کو دیکھین
تو مقابلہ ہوتا ہی اور مقابلہ بی حد بندی ہوتا نہین اور اللہ تعالی کی ذات حد سی پاک ہے۔
جواب اللہ تعالی اپنے بندونکو دیکھتا ہے تو کیا مقابلہ ہوتا ہی اگر آپ بی مقابلہ
دیکھہ سکی ہے تو یقین ہے کہ قدرت رکھتا ہی چاہی تو بی مقابلہ دکھائی نے بہی دی سکی
اور تیسرا شبہہ یہہ ہی کہ جو چیز دکھائی بہی دی ہے تو روا ہی کہ ٹٹولی تو ٹٹولی نے بہی
جاوی اور چہوئی تو چہوئی نے بہی جاوی **جواب** یہہ بات بندونمین ہے لیکن
اللہ تعالی کی ذات پر قیاس نکیجیی وہان جو کچھہ کہ آپ کہدی سوہی کہنا چاہی خواہ عقل
مین آوی اور خواہ نہ آوی اسپر ایمان رکہی اور جو عقل مین اپنی آئی بات خدا پر بہی مانو گی
تو نظارہ پر بہی کیا تکرار ہی بلکہ جو دیکھنی والا ہی اوسپر بہی یہی قیاس ہے کہ جو دیکھی سو
ٹٹولا بہی جاوی اور جو دیکھی اوسی جنس سے مشترک ہو اور حالانکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی اور تم قابل
ہو کہ دیکھی ہے اور ٹٹولا نہین جاتا اور جنس مشترک نہین رکھتا ایک اور بات ہم پوچھتی
ہین کہ کہو کہ اللہ تعالی جو دیکھتا ہے اپنی تئین بہی دیکھہ سکی ہے یا نہین جو وہ اپنی
تئین دیکھتا ہی تو معلوم ہوا کہ وہ موجود ہے اور دیکھنا اوسکا ممکن ہی لیکن ہمین یہہ طاقت
نہین کہ دیکھین اور جب کہ اکہین ہماری ماں اور باپ کے منی مین ہتی تو ہمین طاقت دنیا

کی دیکھنی کی بہی نہ تہی پر جب اللہ تعالی نی چاہا اس منی مین قوت بینائی کی رکھہ دی تو دیکھو تو وہ منی کیونکر دنیا کو دیکھتی ہی اللہ تعالی کی وعدی سچی ہین اور اوسکی پیغمبر سچے ہین کیا اچنبہا ہی کہ اوس دن اس بینائی کو ایسی قدرت دی کہ اوسی دیکھنی لگی قولہ تعالی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون اور دلیل یہہ ہے کہ جنکو وہ بینائی نہ ملی گی وہ محجوب رہین گے وہ یون نہ سمجہین کہ اللہ تعالے نی کافرون کو سرزنش محجوب رہنی کی کیونکہ اگر دلیل سے سمجہنے کی سبکو ہی دیدار ہونا تو کافرون کو جدے ہی محجوب کی کیا سرزنش تہی سب برابر ہوتی اور دلیل یہہ ہے جو کوئی دیدار خدا کو خواب مین دیکھی تو روا ہی اگر دیکہنا حق کا روا نہوتا تو خواب مین کب روا ہوتا ۞ لیکن معلوم ہوا کہ بدن جسمانی نفسانی کو لیاقت نہین کہ دیدار دنیا مین دیکھے ان عقلی باتون کی تکرار عقاید مین کج فہمون کی واسطی ہی ولیکن ہمین کہا خدا اور خدا کی رسول کا کفایت ہے اور جو محجوب کی معنی وہان پہچان کی رکہین تو روا نہین کیونکہ اوس دن تو خدا کو خواہ مخواہ پہچانینگی تو معلوم ہوا کہ دیدار ہی سی محجوب ہووین گی اور اللہ تعالی نی کہا ہی جو کوئی یہان اندہا ہے خدا کی پہچان سے وہ وہان بہی اندہا ہوگا تو معلوم ہوا یہہ تو نہین کہ وہان اسکی آنکہین نہوین گی بلکہ دیدار نملیگا اور ایک دلیل یہہ ہے کہ حضرت موسے علیہ السلام نی حضور مین عرض کی کہ ای رب میرے تجہی اپنے تئین دیکھا تو جو چیز کہ لایق ذات پاک اللہ تعالی کی نہوتی تو اس اعتقاد سی حضرت موسی اب واجب العصمت کیونکر ہوتی اور حضور سی حکم ہوا کہ تو ہے مجھے دیکھہ نسکیگا تو یہان اشارت ہی کہ دنیا مین ندیکھہ سکیگا **سوال** جو کوئی کہی کہ جو ندیکھہ سکین تہی تو حضرت موسے نی کیون کہا یہہ بہی تو خلاف ہوا **جواب** جو چیز کبہی ہو سکی تو اوسے وقت سی پہلی دل کی تسلی کی لیئے پوچہنا اوس سے ماخوذ نہین ہوتی سنا نہین کہ حضرت ابراہیم نی حضور مین سوال کیا تہا رب ارنی کیف تحی الموتے الہی مجھے دیکہا دے تو مردونکو کیونکر زندہ کریگا تو کیا او نہین یقین نہین تہا لیکن انہون نی واسطی تسلی کی پوچھہ لیا لیکن وہ پوچہنا ممکن تہا اسیطرح حضرت موسی نی سوال کیا کہ عاقبت کا وعدہ تو نی کیا ہی تو کیا اچنبہا ہی اگر دنیا مین دیکہا دے

کیونکہ

کیونکہ کلام تک تو نوبت پہونچ گئی تھی اور یہہ کسی پیغمبر نی نہین کہا کہ ہمین ایک گھڑے
ندیکھہ کیونکہ یہہ ہونہار نہین اور ایک شبہ لاتی ہین کہ اللہ صاحب فرماتے ہین لاتدرکہ
الابصار یعنے نہین پاسکتی ہی اوسکی تئین بینائے اول تو ابصار مین
اور رویت مین معنون کا فرق ہے ادراک کنہہ کی پانی کو کہتی ہین اور رویت
دیکھنی کو کہتے ہین بعض جگہہ دنیا مین اوسکی پیدایش مین ہی یہہ بات ہوتی ہے
کہ جسکی بینائی ضعیف ہو تو سورج کو دیکھہ سکتی ہی اور دریافت نہین کرسکتا کہ کیا ہے
کیونکہ اوسی آنکھہ نہین کہتی دوسری یہہ ہی کہ لاتدرکہ الابصار دنیا مین فرماتا ہی
اور جہان الی ربہا ناظرہ کہا ہے وہان پہلی حرف یومئذ کا ہی یعنے جسدن کہ قیامت
کو بہشت مین ہونگی تب خدا کو دیکھینگی دیدار خدا کا پیغمبر خدا سے اور اجماع امت
سے کوئی منکر نہ تھا مگر عطاء غزال ایک شخص مرید حضرت خواجہ حسن بصری کا تھا
ایک روز اوسنی عرض کیا یا پیر میری تئین کسی اصحاب سی دشمنی نہین لیکن میری تئین دوستی
حضرت علی کی بہت ہی جب حضرت نی فرمایا کہ اسکی دل مین خلل ہی اسی باہر کرو جب
اوسی نکال دیا اوسنی یہہ مذہب معتزلہ گھڑا کیا **مسئلہ** اور دیدار اللہ تعالی کا دنیا مین نہین
ہوتا لیکن ایک جناب رسالت پناہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلا رحمہ اللہ تعالی فی پنجابی ہی
اسمین بہی علما کو اختلاف ہی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتی ہین دو مرتبہ دل سی دیکھا اور بی بی عائشہ
منع فرماتی ہین کہ آنکھہ سی دیکھنا نہو بعضی کہتی ہین دیکھا اور بعضی کہتی ہین ندیکھا اور بعضی چپ کرتی ہین جیسکہ
حضرت موسی کو کہ اولو العزم پیغمبر ہین حضور سی حکم ہوا کہ تو ندیکھہ سکیگا اور کسیکو کیا طاقت ہے
کہ دیکھی تین فرقہ بیدین کہتی ہین کہ ہم دیکھتی ہین ایک حلولیان دوسری مشبہان تیسری جہودیان کہ
دنیا مین ہوتا ہی حلولی کہتی ہین کہ خدا ہماری مین گہل رہا ہی اور مشبہان کہتی ہین کہ خدا آدمی
کی طرح کا ہی اور ہندو کہتی ہین کہ اللہ تعالی کبہی آدمی کی روپ مین کبہی خوک کی روپ
مین اور کبہی مچھہ کی روپ مین اور کبہی کچھہ کی اور کبہی کسکی اور کبہی کیسکی صورت ہو آتا ہے
کافر ہین اللہ پاک ہی ان باتون سے **مسئلہ بیت** فرض اور واجب کا نہین
رب پر کچھہ تکرار + جو بخشی سو کرم ہی عدل کری مختار + ایک عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی
پر کچھہ فرض واجب نہین کہ بندونکو راہ دیکھاوی یا روزی دیوی جو اپنی فضل و کرم سی بخشتی ہی اوسکی بندی
ہین اور جو نابخشی تو کسیکا کچھہ دعوی نہین کہ یہہ تیسری پر فرض ہی کیون نکیا فرض واجب تو خدا کا حکم

بندونپر ہے خدا ہر کون زبردست ہی کہ جسکا حکم خداکو ماننا فرض ہو اللہ تعالی نے
اپنے بندونپر کتابین بہیجیان اور پیغمبر بہیجی جو آداب کہی وی اونہون نی سکہلادی
اور اوکو نیکی وقت اختیار دیا کہ چاہی تو بہلائی کرے اور چاہی تو مُکر رہے
باوجود اسس قوت کی اسنی حکم نہ اداکیا تو فضل کری تو بخشی اور عدل کرے
تو مالک ہے اور جو کچہہ کہ اللہ تعالی نی وعدی فرمائی ہین کہ فلانی چیز کا بدلا یہہ دونگا
تو مقرر ہی کہ دیگا اور جو ندی تو اوسی اولاہنا نہین کہ کیون ندیا کیونکہ وہ بی پرواہی
کسیکی طاقت ہی کہ دم مارسکی اوسکی ساری کام محمود ہین فضل سی تواب بخشی تو لایق
سراہت کی ہے اور عدل کرکر قہر کری تو لایق سراہت کی ہے کیونکہ اسپر کچہہ قرض تہا
کہ اوسی اولاہنا ہو **مسئلہ** اب سمجہہ آمنت باللہ کو کہ کلمہ طیب اور کلمہ شہادت اور
کلمہ اخلاص کہ جسکی کہنے سی بندہ کافر مسلمان ہوجاوی وہ یہہ ہی کہ بندہ کہی کہ شہادی
دیتا ہون مین کہ کوئی معبود پوجنے کی لایق نہین سوا اللہ کی حدیث مین آیا ہی کہ ایمانکے
ستّر شاخ ہین اوپر والی سب سی شاہدی بہرنی ہے کہ اللہ کیسوا کوئی بجاونہار نہین
اور سب سی نیچی والی شاخ یہہ ہی کہ راہ سی کوئی چیز دکہہ دینوالی ہٹا دینی خداکو معبود اوسنی
سمجہا کہ جسنی خداکا حکم کتاب سچ مانا اور خداکا حکم اوسنی سچ جانا کہ جسنی جس فرشتہ کی
ساتہہ کہلا بہیجا اوسی سچ سمجہنا اور اوس فرشتہ کو سچا اوسنی جب جانا کہ جس پیغمبر کو اوس
فرشتہ نی حکم خدا سی آکر کہا اوس پیغمبر کو سچا جانا کیونکہ ہمکو آداب اور حکم اللہ تعالی
کی پیغمبرون کی زبانی معلوم ہوئی ہین اور پیغمبرونکو فرشتونکی زبانی معلوم ہوا ہے اور
فرشتونکو خدا نی اپنا حکم بہیجے کتاب سمجہائی اسواسطی خداکو اسنی سچ جانا کہ جسنی ان سبہون
کو سچ جانا اور خداکا حکم دلسی سچ جانا اور زبانسی اقرار کیا اسواسطی یہہ شاہدیکا بول
مقرر ہوا ہے کہ شاہدیکا حرف وہان بولا جاتا ہے کہ جسکی معنی لکا پہلے دل مین
یقین ہو تو یہان سے وہی بات ہے کہ جسکی بات اور یقین سے آدمی کافر ہوجاتا ہے
یعنے بعضی چیزکو خداکیطرح قدیم سمجہہ کر یا خداکا ساکاریگر سمجہہ کر یا خداکا سا جہی سمجہہ کر
یا خداکی کسیمین برابر سمجہکر یعنے خداکا سا سمجہکہ یا عالم کی تدبیر کرنیوالا اور کسیکو سمجہہ کر
کافر ہوکر جسکو پوجنی لگ گیا تہا لااِلہ کہتی ہوی یہہ بات دلسی کہو کر زبانسی کہنے
یعنے جس کسیکو خداکی سوا خداسا قدیم یا کاریگر خداکا سا یا ساجہی خداکا یا خدا سا سمجہہ کریا تدبیر

یا تدبیر کرنیوالا سمجھکر یا صفت ناقص سمجھکر مین پوجتا تھا وی سب کچھہ نہین یعنے یہہ اعتقاد دونسے
نکالا جب اِلّا اللہ کہی جب الا اللہ کو بیچون حاضر سمجھہ کر کہے یعنی سوای اللہ کی کہ قدیم ہے
سبب ہی اور کاریگر سب شی کا اور بی شریک اور بی مانند اور تدبیر کرنیوالا اور جو صفت
کہ اوسکی ہین پوری ہین بیان کری گئے وہی سب لایق ہی **مسئلہ** اصل کفر کی پانچ
چیزین ہین ایک تعطیل دوسری تشریک تیسری تشبیہ چوتھی تعلیل پانچوین تدبیر کا شریک
تعطیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی کاریگر نہین خلق کا یہہ تمام ملک آپ ہی آپ پیدا ہوتا ہے اور آپ
ہی آپ فنا ہوجاتا ہی اللہ تعالی کو سے نہین اور بعضی کہتے ہین کہ اللہ تعالی فارغ بیٹھا تماشا
دیکھتا ہے جیسی کل کا چرخہ ایکبار پھیر دیا اور پھر آپ کو نہین ملتا اسیطرح سی اسباب گرمی و سردی
رطوبت یبوست سی خاک و باد آگ پانی کی چرخہ سی ہیولا اور صورت کا نکاس ہوا
چلا جاتا ہی اب کچھہ دخل نہین کرتا اور تشبیہ یہہ ہی کہ ایک قوم کہتی ہے کہ اللہ تعالی کی
ایسا بدن ہی اور بعضی کہتے ہین کہ اور آدمیون کی صورت تبکر آدمیونسی ملتا ہی اور تشریک
یہہ ہی کہ خدا کی ساجھی ہے خدا تو بھلائی پیدا کرتا ہے اور برائی اور کوئی کرتا ہے
گبر و ترسا کہتی ہین کہ بھلائی اللہ تعالی کرتا ہے اور برائی اہرمن کرتا ہی اور قدریہ کہتے
ہین کہ بھلائی اللہ تعالی پیدا کرتا ہی اور برائی شیطان کرتا ہے اور تعلیل یہہ ہے کہ فلاسفہ
کہتے ہین کہ اللہ تعالی سبب چیزونکا ہے یعنی مادہ سب چیزونکا کہ ہوتی ہین سب اپنی پاس
قدیم رکھتا ہی اور شرک تدبیر کا یہہ ہی کہ بعضے کہتی ہین تدبیر خلق کی فرشتی کرتی ہین اور ایک
قوم کہتے ہی کہ ستارہ کرتی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ قوتین کرتی ہین اور خدا کچھہ نہین کرتا
یہہ سب مادہ کفر کا تھا یعنی جس چیز پر خدا کیسوا یہہ باتین سمجھتے ہین ان سب سے توبہ کری
یہہ نفی ہے اور ان سب باتون والہ کو فقط سمجھنا یہہ اثبات ہی تو جب اثبات درست ہو
کہ جو صفت خدا کی بیان کرچکے وہی اسم ہی اور وہی صفت ہی خدا یہہ ہی بولی اللہ کیسوا اور کا نام
ہی اور نہ کیسمین یہہ صفت ہی اور جو اسباب ہین ان اسبابونسی پیدا کرنیوالا خدا کو سمجھے
مثال اسکی یون سمجھی کہ جیسی کلکا چرخہ ایک مرتبہ پھیر دیا پھر وہ آپ ہی پھری ہے
وہ پھیرنیوالا بیٹھا تماشا دیکھتا ہے بلکہ یون سمجھی کہ جیسی کٹھ پتلی کی سانگ مین وہ
پردہ کی اندر والا جسطرح پتلے کو پھیرتا ہی وہ ویسی ہی پھرتی ہے یعنی یہی اسباب
محض پردہ ہین اور جو کیسیکی طرف خیال کری تو کفر ہے **دوم** بندیکو اپنی کامون کا

پیدا اگر ہوا لانہ کہی اور اللہ تعالی کی ارادہ کو کفر اور گناہ سہی دور نہ سمجھی یعنے یون نہ سمجھی
کہ یہہ کام کفر اور گناہ کا اللہ تعالی نے خلق سی بہی چاہ رکہا تہا اور ارادہ بہی کر رکہا تہا
کہ فلانی وقت فلانہ پیدا ہوگا اور فلانہ کام کریگا ولیکن یون سمجھے کہ انہیں اللہ تعالی نی
اختیار دیا تہا کہ چاہتا تو بچ رہتا جو مین باوجود اتنی قدرت کی نہ بچا تو تقصیر میری ہی کیونکہ
اللہ تعالی نی بندونکو صورت قدرت اور ارادہ کی دی ہے اور عقل بہی دی ہی اور عادت
اللہ تعالی کی یہہ ہی کہ جو بندہ کسی چیز کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالی اوس چیز کو موجود کر دیتا
ہی اور عقل پر حکم تہا کہ حکم اللہ تعالی کی موافق کرتی اور بحکمی سے بچتی اسواسطی سراہت
اور یہ سراہت بندہ ہی کو ہے جو کوئی درخت اور پتہر کی ہلنی مین اور بندہ کی ہلنی
مین فرق نسمجھی تو کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی نی اوسی قوت اور قدرت کی صورت نہین
دی اور حیوانکو عقل نہی ندی اسیواسطی اونپر الزام نہین ہے اور **تیسری** اللہ تعالے
کی ذات اور صفات کو خلق کی ذات اور صفات پر قیاس نکرے اور اللہ تعالی کے
کامونکو خلق کی کامونپر خیال نہ کری یعنی یون نہ کہی کہ اللہ تعالی کاہی کا ہے اور کیونکر
ہی اور کیسا ہی اور کتنا ہے اور کہان ہی اور اوسکی صفت کو اور کام کو خلق کی صفت اور
کام سا نہ سمجھی اور کیسے سا نہ سمجھی اور **چوتھی** سواے ذات حق تعالی کی کسیکو قدیم نہ کہی کیونکہ سواے
ذات باصفات اور ہمارا اللہ تعالی کے سب نو پیدا ہی بلکہ روح بہی سب نئے پیدا ہوئی
ہی **پانچوین** نجومی ڈاکوت اور رغرہ محرم کا اور فال جسمین تارونکی تاثیر کہو اسکا قایل نہو
غیب کا علم اللہ تعالی کو ہے یا حکما کیطرح قولونکا ایسا قایل نہو کہ فاعل حقیقی سوا اللہ تعالے
کو جو ہر چیز اوسی چاہی سو کام لیوے اوسی بہول جای اور شرک کی کئی طور ہین ایک تو
بندگی مین ہے **سوال** بندگی کسے کہتی ہین **جواب** بندگی اوسی کہتے ہین
کہ امر خدا کا بجا لاوے موافق مسنون کی اگر جو کوئی کام گناہ کا واسطی نیک نیت کی کری
جیسی قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالی سمجہ کر کسی زانیہ کی خاطر زنا کیا یا ناچ کہنچنے
کا کر دایا یا مال حرام کا واسطی خدا کی دیکر امید ثواب کی رکہی تو کافر ہوا اور دوسرے
خدا کا کام بارادہ دکہاوٹ خلق کی کرے تو ثواب نہوا یہہ بہی گناہ ہوا اور تیسری
بطریق مسنون کری تو بندگی ہے والا نہین جیسی کوئی نماز پانچ وقت کی فجر کیوقت
پڑہ لی تو حکم ادا تہوا لیکن بندگی نہوئی کیونکہ بطریق مسنون نہوئی یعنے موافق کہنے

اور کرنی پیغمبر خدا کی نہوتی اور جس چیز پر حکم ہوا ہی اوس چیز سی ادا کری جیسی
دل پر حکم ہیچ ماننی کا اور زبان پر حکم بولنی کا ہے موافق حکم کی بولی اور بدن پر جو حکم
ہے بدن سی ادا کری اور مال پر جو حکم ہے مال سی ادا کری جیسی اللہ تعالیٰ نی کہا ہی
فَاعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْن ٥ یعنے نری اللہ کی بندگی کرو تو جو کوئے سوای
خدا کی اور کسیکو پوجنے لگی تو کافر ہوا اوسکا کوئی والی نہوگا اور دوسری شرک
ہی دعا مین جو چیز کہ اللہ تعالیٰ کو مخصوص ہی اور کسی غیر کو کہی کہ تو دی یا یہہ سمجھی کہ جو یہہ
چیز فلانہ ندیتا تو اللہ کہاں سی دیتا اور یا سمجھے کہ بیٹا یا جورو یا رزق فلانہ کی پوجنی
یا ماننی سے ہاتھ آیا ہی یا فلانی چیز پوجونگا یا مانونگا دیگی یا کسی پیر یا پیغمبر
کو کہ تم دور اور نہین دیکھنی والا سمجھی اور رازی مانگی ان سب باتو مین کافر ہوا اور تیسری
شرک آداب مین ہی جیسی اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ یعنی سجدہ
اللہ ہی کو کرتی ہین جو آسمانین سے ہے اور جو زمین مین ہین اور سورج اور چاند اور
تارے اور پہاڑ اور چلنی والیان تو جو کوئے اللہ کے سوا کسی غیر کو سجدہ کری تو کفر
مین پڑی اور حق سبحانہ تعالیٰ نی شرک کے چار نام بتای ہین ایک طاغوت دوسرے
وثن اور تیسری نصب اور چوتھی صنم طاغوت اوسی کہتی ہین کہ جیسی کوئی ایک
زبردست کو ڈرتا ہوا پوجی جیسی بھوت یا پریت کا اوتار اوتاری جیسی شیخ سدو
کا بھوکی یا دلی ہونیکی ڈر سے بکرا کری یا شرور سلطان کی ڈر سی کہ کوڑہی کر دیگا بڑای
کو سجدہ کری یا گوئی کو پوجی یا بہنڈر یعنی گای کاٹی یا گوگا کی ڈر سے کہ سانپ سے
کٹوا دیگا رت جگا کری یا سیتلا کی ڈر کا مارا گدہی چراوے یا گیہوٹی باندہے
کافر ہوا یا حاکم کی ڈر سے خوشامد کا مارا بت خانہ مین جاکر بت پوجنے لگے تو کفر مین
پڑا اور وثن وہ چیز ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نی ایک چیز کو عجایب یا خوبصورت پیدا
کیا اور کوئی اوسی پوجنے لگ جاوی جیسی اللہ تعالیٰ نی گنگا کا اچھا پانی پیدا کیا
اور کوئی پوجنے لگ جاوی اور یا پتھر مین سی اگ نکلنی لگی کوئی وہی نام رکھ کر کوئی
حاجت مانگنی لگی یا سجدہ کری یا کسی بزرگ کی مزار کا جاہ و جلال دیکھ کر سجدہ کرنی لگے
پیغمبر خدا نی فرمایا ہی لا تجعلوا قبری وثنا یعنی مکرو قبر میریکو سجدہ ہان اگر کسی بزرگ کی قبر پر

بطور زیارت جاوی تو ثواب ہی یا پیپل یا تلسی کو یا گای کو پوجی یا کسی درخت کو پوجی جیسی
حضرت کیوقت مین طایف مین ایکدرخت تہا اوسکا نام منات تہا جو کوی اوسکی ڈالے
توڑتا اوسکا ہاتہ سوکہہ جاتا تو لوگ اوسی پوجا کرتی تہے ایکروز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی فوج طایف مین جا پڑی تو حضرت خالد بن ولید کی روبرو کافر لوگون نی تعریف منات
کی کری جب خالد نی کہا یہہ شرک ہی اسکا ماننا اچہا نہین جو ہین کہو تم تو ہم کاٹ ڈالین
کافر جانتی تہی کہ جو کوی اوسکی ڈالی کاٹتا ہی تو ہاتہ سوکہہ جاتا ہی کہا کیا مجال ہی
کہ کوی کاٹ سکیگا لیکن اونکو شرمندہ کرنیکو کہا کہ کاٹ ڈالو جب اصحابون نی کلہاڑا
لیکر کاٹ ڈالا جب حضرت نی سنا تو حضرت خالد کو فرمایا کہ اسکی جڑ کہود کر پہینک دو
جب جہان تک اوسکی جڑ تہی وہان پہونچی تو دیکہا کہ ایک عورت سرخ کپڑے دن دالے
وہان بیٹہی ہے اونہون نی تکبیر پڑہے تب وہ عورت بہاگ گیٔ اس حدیث سے
معلوم ہوا جو کوی جسچیز کو پوجنے لگی ہے تو وہان شیطان ایک اپنے لشکر کا پیادہ بہیج
دیتا ہی تو بعضی وقت کسیکو ایذا دینی لگی ہے لوگ جانتے ہین کہ اسدرخت یا پتہر کی کرامات
ہی اور غضب کہتی ہین اوسچیز کو کہ جب اوسکی اصل پیدا ہوی تہے جب کچہہ آداب
کا موجب نہتا اور جب وہ صورت جاتی رہی تو کیسکی نزدیک اوسکا آداب نرہا وہ یہہ ہی
جیسی حویلی بنای اوسمین ایک طاق پیر کا ٹہرا دیا یا ایک تختہ نہ بناکر کسی بزرگ کا نام
رکہہ دیا کہ انکا ہے یا کسی بزرگ کا نام لیکر ایک زمین کو لیپ دیا یا تعزیہ بناکر اوسکی
طرف معاملہ کربلا کا کرنی لگی یا بیاہ مین چاک پوجی یا کاغذ پر گنبد کی صورت لکہہ کر
اوسکی طرف سجدہ کرنی لگی یا طواف کرنی لگی یہہ سب شرک ہے جلی اور جو تہا صنم ہی
وہ یہہ ہی کہ کسی شخصکی صورت پتہر یا لکڑے پر تراشکر اوسی سجدہ کرنی لگے
یا حاجتین مانگنے لگی یہہ سب شرک ہی اور جو شخص سوای خدا کی کسیکو پوجا وہ کافر
ہے اور اگر بن توبہ کیٔ مری تو بہشت اوسپر حرام ہی اب جو کوی کہی کہ اپنے صفت
اللہ تعالی نی پیدا کی ہین یا مجہی سے آپسے ہو گئی ہین یا پوچہی سے جب ہو رہا
کہ مین نہین جانتا کیونکر ہے یا دلمین شک کیا کہ کیا جانی آپ پیدا ہو گئی ہین یا خدا
کی پیدا کی ہین یا ایک کو دوسرے پر غلبہ دی تو کافر ہوا حضرت مولانا فخر الدین
دہلوی نے لکہا ہی ترجمہ فقہ اکبر مین جو کوی یون کہے کہ اللہ سی پہلی فلانی چیز تہی

یا کہی کہ زمانہ بی خدا ہی جب کہیے ہوا ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** و ملائکہ اور دوسری صفت
ایمان کی فرشتون پر ایمان لانا ہے کہ برحق ہین **سوال** فرشتی کون ہوتے ہین **جواب**
ایک گروہ ہی خلق خدا سے نورانی جیتی بولتے اور جانتی جو او نہین نہ مانی تو کافر ہے
سوال جو پوچھی کہ ان پر ایمان لانا کسی کہتے ہین **جواب** اول تو یہہ بات دلسی
مانی کہ مقرر فرشتی ہوتی ہین کیونکہ اللہ تعالی نی خبر دی ہی کہ پیغمبر و نپر فرشتی میری
طرف سی پیغام لاے **سوال** اونسے منکر کون ہین **جواب** ایک تو اونسی منکر مطلق
مشرک کافر ہین جیسی ہندو وغیرہ وی کہتی ہین کہ فرشتی کچھہ چیز ہی نہین اور دوسری
قوم زندیق ہے وی کہتی ہین کہ فرشتی تو مقرر ہین ولیکن جسطرح پیغمبر خدا نی خبر دی ہی
کہ نہ مرد ہین نہ عورت ہین اور گناہو نسی معصوم ہین نہین کہتے اور تیسری اسلام
مین ایک گروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نیکبخت جنات کا نام فرشتہ ہی اور بدبختو نکا نام جن
ہے اور دوسری یہہ ہمین دلسی مانتا ہی کہ فرشتونپر اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہے
کہ فلانی چیز کرد اور فلانی چیز نکرد جو کچھہ کہ حکم ہوتا ہے سوہی کرتی ہین اور
نافرمانی سی معصوم ہین **سوال** اسکی کیا دلیل ہے **جواب** اول تو اللہ تعالی
نی خبر دی ہی کہ یَفعَلُونَ مَا یُؤمَرُونَ یعنی کرتی ہین وی فرشتی وہی جو حکم کئی جاتی ہین
اور بی فرمانی اللہ تعالی کی اونسی کسی حال مین بھولکر یا چوک کر نہین ہوتی کیونکہ اللہ تعالی نے
نی خبر دی ہی لَا یَعصُونَ اللہَ مَا اَمَرَہُم یعنی وی فرشتے بی فرمانی اللہ تعالے کی نہین
کرتی جس چیز پر حکم ہوتا ہی کیونکہ ہمارا ایمان کا کتاب اللہ پر ہی تو وہ زبانی فرشتونکی
پیغمبر و نپر آئی ہے جو وی فرشتی سے بھول چوک یا بیفرمانی حق کی جان بوجھہ کر
کرین اور معصوم نہون تو یہہ دین سارا شکی ہو جاتا کیونکہ بعضے وقت بھول چوک
والی کی بات نہ مانی ہی روا ہوتے ہے تو جسکی بات نہ مانی سے ہے روا ہوتی تو دین
شکی ہو جاتا یقین نرہتا **سوال** وی کون ہین جو اسطرح نہین مانتی **جواب** کئی
فرقہ ہین بیدین اول تو بعضی جاہل کہتے ہین کہ فرشتے بھولکر بعضے وقت ہمنام کی
بہی جان کا ڈرہ سے لیتے ہین یہہ کہنا کفر ہے کیونکہ فرشتہ چوکتا نہین اور دوسری
بعضے رافضی ہین وہ کہتی ہین کہ نبوت اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کی ہاتھہ
بہیجی تہی اور وہ بھولکر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئے

باتو نکا کیا اعتبار ہوتا کیا جانی کسکو حکم ہوا ہوگا اور کسکو جادو یا ہوگا اللہ سچا اور پیغمبر
خدا کا سچا اور فضی جھوٹا ہے اور تیسری بعضی اہل انمیا ہین وہ کہتے ہین کہ تکلیف
دو ہی قوم پر ہی آدمی یا جنات بعضی انکی کہتے ہین کہ جنات کے فرقہ زمین مین بسے
سو جنات ہین اور آسمان پر بسی سو فرشتی ہین اور بی فرمانکا نام جنات ہے اور جنات
کی دو گروہ ہین مومنو نکا نام جنات ہی اور کافرونکا نام شیطان ہے **سوال** دلیل
انکی کیا ہے **جواب** یہہ ہی کہ اللہ تعالے نی فرشتو نپر حکم کیا تہا کہ حضرت
آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نی سجدہ کیا اور شیطان نی سجدہ نکیا تورا ناگیا اللہ
تعالی نی فرمایا کہ وہ جن تہا **سوال** جن اور فرشتہ کی ایک قسم ہوتی تو شیطان
نہ رانا جاتا **جواب** اسطرح نہ سمجہا جاہی بلکہ فرشتہ کی قسم جدی ہے
اور جنات کی جُدی ہی وہ یہہ آیت ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا
اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ یعنے جبکہ کہا ہمنی فرشتو نکو سجدہ کرو تم
آدم کو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نکیا وہ تہا جن سے ہوگیا بیفرمان حکم پروردگار
اپنی سے تو معلوم ہوا کہ فرشتو نسی بیفرمانی نہین ہوے جس سی ہوی وہ جن تہا
وہ جدا تہا اگر ساری حکم نمانتی تو یکسان ہوتی مگر اسمین یہہ شبہہ رہا کہ جو ابلیس جن تہا
اور فرشتہ نہتا تو بلا وہی فرشتو نمین کیون شامل ہوا تہا اور جو فرشتو نپر حکم
ہوا تہا تو یہہ جن فرشتو نکا حکم نمانني سے کیون کافر ہوا **جواب** کہ صحبت کی
سبب سے جبکہ وہ جنس جنات سے بسبب صفائی عبادت کی ہم نشین فرشتو نکا ہوگیا تہا
اور اجتہاد اور عبادت مین بجای ہمجنس اونہون کی ہوگیا تہا جب کہ سب فرشتو نپر
حکم ہوا یہہ بہی ادب اور علم اور عبادت مین ہمسر فرشتو نکی تہا اسپر بہی وہ ہی حکم
ہوا جیسی کوئی حبشی متصدیون اشرافو نمین بسبب حساب دانی اور خوشنویسی
کی داخل ہوتا ہے تو بسبب ہمیشہ گی اشرافون کی سب نفع اور نقصان اور حفظ مراتب
اور احکام مین برابر ہوتا ہے ولیکن اگر حبشی سی جو کچھہ بیفرمانی یا کم ظرفی
ہو تو البتہ کہا جاتا ہے کہ سب عملہ نی حکم مانا مگر فلانی نی کہ وہ حبشی تہا اس کہنی سے
وہ سارا عملہ حبشیو نکا نہ سمجھا جائے اور دوسری یون سمجھہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

یوم ...م جمیعا ثم نقول للملائکۃ اھؤلاء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک
انت ولینا من دونھم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون یعنے جسدن
کہ اوٹھاوینگی ہم ان سبکو پھر کہین گے ہم فرشتو نکو کیا یہ تمہاری بندگی جو
کرتی تھے جب فرشتی کہین گے اللہ تعالی تو پاک ہی عیب اور نقصان سی تو دوست
ہمارا ہی سوای اونہون کی بلکہ یہہ ہی سے کرتی تہی بندگی جنات کی اور سب
اونمین سے جنات پر ہی ایمان رکھتے ہین جیسی بعضی کفار شیخ سدو اور زین خان
اور سرور سلطان اور بہیرون اور رگوگا اور دیبی اور ہنومان وغیرہ کو سیوتا اور پوجا
بندگی سمجھتی ہین اگر فرشتی سب ہے جنات ہوتی تو یون نہ کہتی کہ ہرگز نہین پوجا جنات کو پوجا
پس معلوم ہوا کہ فرشتے پیدایش خدا کی ہین اور قسم جدی ہین سوای آدمی اور جنات کے
اور اللہ تعالی نی ہمین فرشتو نپر ایمان لانا فرض فرمایا ہے اور بعضی بیدین کفار کہتی
ہین کہ آسمانی قوتونکا نام فرشتہ ہی جیسی عزرائیل علیہ السلام جو جان قبض کرنیکی خدمت
کہتی ہین وہ زحل یعنے سنیچر کا نام ہے اور بعضی سمجھتے ہین کہ یہہ نام مہیش کا ہے
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کہ امانت دار ہین اوسی مشتری یعنی برہسپت تارا ہے
ضی کہتے ہین وہ بشن ہے اور حضرت میکائیل علیہ السلام جنکو برسات کی خدمت ہے وی
ی ہین کہ راجہ اندر ہے خلاف حکم خدا کی یون سمجھنا کفر ہے اور یہہ نہی یہہ ہی کہ کسی چیز پر وہ
پ ہی قدرت نہین رکھتی مگر جو کسی چیز پر اللہ تعالی اونہین قادر کردیتا ہے وہ کرتی ہین اور
ہ مقرر مرینگی جب تک کہ خدا چاہی اونہین رکھے اب جو کوئی کہی کہ وہ نہ مرینگی یا اونہیں
نند کہی یا خدا کا ناتی دار کہی یا کہے کہ اللہ تعالی کی بیحکم کچھہ کرتے ہین تو کفر ہے اور
جو ہین وی خدا کی غضب سی ڈرتی رہتی ہین اور سچے وہی اللہ تعالی کی مقبول ہین
و اللہ کا مقبول ہو اوسکو عزت والا اور بڑا سمجھے اور اسمین علماء اسلام مین بڑے
ث ہی اسمین احتیاط بہت ضرور ہی جو کہ علماء ربانی اہلسنت وجماعت نی آداب اونکی
ئی ہین اونپر قایم رہی ایسا نہو کہ اہانت و دشمنی کسی فرشتہ کی دلمین آجاوی تو کافر
جا دی جو کوئی کہی کہ عزرائیل علیہ السلام ہمارا بیری ہی کہ ہماری باپ دادا کو سنگ
ہین یا کہی کہ جم ہمارا بیری ہے تو کفر ہے کیونکہ جم جان لینی والیکو کہتے ہین اور
ین یہہ ہے کہ فرشتی فرمان بردار ہین خدا کی سست نہین ہوتی رات دن ذکر الہی مین

چالاک هین اور جسکام پر الله تعالی نی فرشتی معین کئی هین اوسکو بهولتی نهین اور تهکتی
نهین اور احکام سی یعنی تسبیح سی غافل نهین هوتی اور بعضی فرشتی پاس عرش کے
کهڑی هین اور بعضے عرشکا طواف کرتی هین اور بعضے اهل خدمت بهشت کی هین
اور بعضی اهل خدمت دوزخ کی هین اور بعضونکو کام رحمت کا سپرد هے اور بعضونکو کام غضب
کا سپرد هی اور بعضے جان نکالنی والی هین اور بعضے ابر چلانیوالی هین غرض جیسی که پیغمبرون
نی خبر دیے هی برحق هے لطافت کی سبب دیکهلائی نهین دیتی جبکه الله تعالی چاهتا هے
که اونهین کسیکو دیکهلاوے تو اوس بنی آدم کی آنکهه مین طاقت بڑها دیتا هے که وه اونهین
دیکهنی لگ جاتا هی اور بعضی بصورت آدمی کی دکهائی دیتے هین اور یهه تصرف اونکا
که آدمیکی صورتمین هو جانا اونکی بس مین نهین هے قدرت خداسی هی اور محض روح هین
اربعه عناصر یعنی خاک و باد و آگ و پانی سے پاک هین اور نه نر هین اور نه ماده هین اور نه اونکی
اولاد هوتی هے اور بعضی رزق لانی بندونپر مقرر هین اور بعضی آسمان پر هین اور بعضے
زمین پر هین اور بعضے بوندمینه کی زمین پر لاکر جهان حکم هو ڈالتی هین اور یهه کڑک بادلمین
آواز فرشته کی هی که فرشتونپر تاکید کرتا هے نام اوسکا رعد هی اور بجلی کوڑا فرشته کا هی
که بادلونکو روئی کیطرح دهن کر کهنڈا دیتا هے اور بحر الرائق مین یون لکها هے که پانچ
فرشتی آدمی کی ساتهه ایسی رهتے هین که جب وه آدمی درود پڑهتا هے تو وهی جناب
سرور محمد مصطفی صلے الله علیه وسلم کیخدمت مین جاکر عرض کرتی هین پیغمبر خدا اوسکے
طرف متوجه هوکر جواب دیتی هین یعنے اسپر بهی بخشش اور سلام چاهتے هین اوسوقت
رسول صلی الله علیه وسلم کی اور اس پڑهنے والیکی بیچ مین حجاب نهین رهتا مسئله
آسمان اور زمین مین کوئے مکان ایسا نهین که جهان فرشته نهو هر جگهه کا نگهبان باذن
الهی فرشته هی اور بعضی آدهی آگ اور آدهے برف کی هین سُبحان مَن اَلَّفَ
بَینَ الثَّلجِ وَالنَّارِ یهه تسبیح اونکی هے اور آٹهه فرشتی عرشکو اوٹهانیوالی هین جا همیشه
اوٹهائی رهتے هین اور قیامت کی دن اٹهون اوٹهاوینگی اور صورت اونکے
جنگلے بکرون کی شکل هے کان کی لو سی کندهے کی جوڑ اوٹهی تک فاصله دو سو برس
کی راه کا هے اور ایکروایت مین فاصله سات سو برسکی راه کا هی وَجَاعِلُ المَلٰئِکَةِ اُولِی
اَجنِحَةٍ مَثنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یعنی کسی فرشته کی ایک بازو هے اور کسیکے دو اور کسیکے چار

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جبرئیل کو شب معراج کو دیکھا تھا انکی چھہ سو بازو ہتی
اور صورت انہون کی جنہون نے دیکھی ہے وہی جانین۔ ور سب فرشتون کی سردار
مقربان حضرت الہی چار فرشتہ سب کی سردار ہین ایک حضرت جبرئیل دوسری حضرت
میکائیل تیسری حضرت اسرافیل چوتہی حضرت عزرائیل علیہ السلام بڑی بڑی کام دنیا
کی اِن چار ونکی سپرد ہین پہلی حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین کہ اللہ تعالی کیطرف
سی پیغمبر ونپر وحی پہونچانا اور حکمونکا بتلانا اور علمونکا دلون پر ڈالنا اور مدد غازیونکی
پہونچانا اونہونکا کام ہے دوسری حضرت میکائیل علیہ السلام کہ اندازہ پانیون کی
اور مقرر کرنا رزقونکا کہ کس کسکو کتنا کتنا جہان جو مقدر ہی وہی اپنی لشکر سے وہین
حاضر کروادیتے ہین تیسری حضرت اسرافیل علیہ السلام کو معاملہ تینون صور کا بیہوشی
اور موت زندگی کا سپرد ہے چوتہی حضرت عزرائیل علیہ السلام کہ سب کے جان نکالنا
کی خلعت کا لشکر اونکی سپرد ہی اکثر علماء اسپر ہین کہ حضرت جبرئیل کا درجہ ملک سے افضل
ہے اور بعضی کہتی ہین کہ آپسمین درجوں مین برابر ہین اور یہہ سمجھنا چاہی کہ جو کچھہ کہ قرب
اور علم اور کمال جو اونہونکو ہونا تہا سو ہوگیا اب کچھہ بڑہتے نہین کہ انکی کا کچھہ
شوق ہو خلاف بنی آدم کی کہ انہین ترقی ہے اور عشق ہے ولیکن عشق اور محبت
خدا کی سے خالی نہین اور بعضے فرشتے ایسی ہین کہ یاد الہی مین ایسی مستغرق ہین کہ سوا
خدا کی کسی غیر کے خبر نہین بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین اور بعضی قیام مین
کبہی آپنی حق سے غافل نہین ہوتے **وکتبہ** اور ایمان لانا کتابونپر کہ جو حق تعالی
نی اپنے پیغمبرون پر بہیجی ہین اللہ سچا ہی اور جنکی ہاتہون اپنے کتابین بہیجین ہین
وی فرشتے بہی سچے ہین اور جو کتابین بہیجین وہ سب سچی ہین ان سب پر ایمان لانا
فرض ہی شرط ایمان کی ہے اگر کسی کتاب پر یا صحیفہ پر یا ایک آیت پر یا ایک نقطہ
پر جسطرح کہ اللہ تعالی نے کتاب پیغمبرونپر تعلیم کری ہے ایمان نہ لاوی یا خلاف
ونکی اپنے طرفسی بدل کرے تو کافر ہوا **سوال** وہ کتنی ہین **جواب** چار کتابین
ہین اور سو صحیفہ ہین **سوال** نام اون کتابونکا کیا ہی اور جن پیغمبرونپر اوتری ہے
ونکا نام کیا ہے **جواب** پہلی کتاب توریت ہے عبرانی زبانمین حضرت موسے
پر اوتری ہے انکی امت کا نام یہودی یعنی ہدایت والے **سوال** عبرانی زبان کونسی

ملک کے ہی **جواب** حضرت جبرئیل علیہ السلام نی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو تعلیم کردہی
تہے وہ یہہ ہی دوسری کتاب زبور ہے وہ حضرت داود علیہ السلام پر اوتری تہی
اوسمین جدی شریعت نہ تہی جو اوسمین تہے سو قبول رکہی تہے اور تیسری کتاب انجیل
ہی وہ سریانی زبانمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اوتری تہی اونکی امت کا نام نصاری
ہے یعنی مددکرنیوالی جنہون نے خدا کی واسطی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کی تہی
اور چوتہی کتاب قران ہی عربی زبانمین اوترے تہے حضرت محمد الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم پر اونکی امت کا نام مسلمان ہی یعنی اپنی تئین اللہ تعالیٰ کی راہ پر سپرد کرنیوالی
اور حضرت آدم علیہ السلام پر دس صحیفہ اوترے تہے اور حضرت شیث پر پچاس صحیفہ
اوتری تہی اور حضرت ادریس پر تیس۳۰ صحیفہ اوتری تہی اور دس صحیفو نمین اختلاف
ہی کہ کس پر اوتری تہی بعضے کہتی ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اوتری تہے
اور بعضی کہتے ہین حضرت موسیٰ پر اوتری تہی توریت سی پہلی اور ہر ہر کتاب مین
بعد ذکر توحید الہی کی اور بیان احکام شرعی کی ہر ہر کتاب کا ذکر اور ذکر صفات حضرت
محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکی اصحابونکا اور اونکی امتونکا سب ہے لکہا تہا اور
دوسری پیغمبر ونکا سب ہے لکہا تہا اور ہماری پیغمبر کا ایسا عظم سی بیان تہا کہ اونکے نام کا
وسیلہ پکڑکر جناب الہی مین ذکر کیا کرتی تہے **سوال** ایمان لانا کتابو نپر کیا ہوتا ہی
جواب اپنی دل مین سچ جانی کہ جتنے کتابین اللہ تعالیٰ نی بہیجی ہین اونمین سچ
باتین لکہے ہین اور جو لکہا ہے ہمین قبول ہے اور پیروی اوسکی حکم کی جس پر وہ
حکم آیا ہی اونپر فرض ہے **مسئلہ** اور قران پر ایمان لاتی ہین اس سی سوای کچہہ
اور بات بہی سمجہا چاہیے جبکہ یہہ جانا کہ قرآن برحق اللہ تعالیٰ نی بہیجا ہے ولیکن اور
کتابین اور صحیفہ منسوخ ہو گئے اور یہہ جو قران ہے یہہ معجزہ باقی ہے قیامت تک
منسوخ نہوگا اور کوئی آیت یا سورت اوسکی بدلی نجائیگی اور یہہ کتاب قران کلام خدا
کا ہے اور کسی پیغمبر کی بنایا ہے اور حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنایا ہے
نہین اور نہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بنائی ہے اور جہان مین ہے انہ لقول
رسول کریم یعنے یہہ بول ہی رسول کریم کا وہ بول ہے کہ اللہ تعالیٰ نی خبر دی ہی کہ کہا ہوا
سنا ہی یہہ قران میری پیغمبر نی جبرئیل سے کہ جو رسول کریم ہی جو خدا کا امانت دار ہے

یعنے امانت خدا کی پہونچاتا ہی جو کوئی یون کہے کہ قران حضرت جبرئیل نی بنالیا ہے یا خدا کی رسول نے بنالیا ہی تو کافر ہوا اور دوسرے یہہ اعتقاد رکہی کہ جس وضع کا قران کہ خدا کی رسول چہوڑ کر دنیا سے گئی ہین اسمین کچہہ کوئی نہ گہٹا سکے ہی اور نہ بڑہا سکی ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یعنے یہہ قران ہمنی اوتارا ہے اور ہم ہی اسکی نگہبان ہین اگر قران مین اللہ تعالے نے ہمین یون تسلی نکرتا تو دین ہمارا یقینے نرہتا تو ساری قرانمین شبہہ پڑجاتا کیونکہ اگر کوئی کہتا کہ قرانمین کوئی آیت ملی ہوئی ہے اور اللہ تعالی ہمین یہہ خبر نہ دیتا کہ مین اسکا نگہبان ہون کیا مجال کہ کوئی اسمین ملا سکے یا نکال سکے تو ساری قرانمین شبہہ پڑجاتا کہ کیا جانی کونسی آیت ملی ہوئی ہے اور کونسی آیت اصلی ہی اور جو کوئی بیدین یون کہتا ہماری تین آیت جدی قران سی پہونچی ہے اگر اللہ تعالی یون تسلی نکرتا کہ اسکا نگہبان ہون کیا مجال ہے کہ اسمین کوئی کچہہ نکال سکے تو کسو بیدین سے خم ٹہوک کر نہ لڑسکتی اب خاطر جمع ہے جو کوئی قرانمین دخل کری اوسی سزا دینا اور بیدین جاننا اور جو بہی قران کی ناسخ منسوخ آیتون پر رکہنا ہی **سوال** ناسخ منسوخ کیا ہوتا ہی **جواب** ناسخ اور منسوخ اوسی کہتے ہین کہ جیسی اللہ تعالی نے پہلی کچہہ حکم کیا ہو پہر دوسری آیت اور آئی اوسنی پہلا حکم پلٹ دیا یا ہلکا یا بہاری یا برابر جیسی پہلی حکم تہا کہ دس کافر کی آگی سے ایک مومن نہ بہاگی اب جو انمین ضعف دیکہا تو حکم کیا کہ دو کافر کی آگے ہوکر ایک مسلمان لڑائی مین نہ بہاگی اور برابر یہہ ہی جیسی کہا کہ بیت المقدس کیطرف سی بیت الحرام یعنی مکہ کیطرف موںہہ نماز مین کرو اور بہاری حکم یہہ ہی کہ سب سے پہلے حکم صلح کا تہا اب حکم لڑائی کا آیا ہی ناسخ اور منسوخ دونو آیتہ قرانکے ہین پہلی ایک حکم دینا دوسری خلاف اوسکی دینا یہہ حکمت الہی ہی جیسی حکیم موافق مزاج ہماری کی جدا جدا دوا کرتا ہی اور جبکہ اوسکی حالت بدلتی ہی تو دوا کو بہی پہیر دیتا ہے اب جو اللہ تعالی نی ایک حکم سی دوسرا اوٹہا یا تو یہہ بہی حکمت قدیم سی موافق مصلحت کے اوٹہا یا ہی یہہ تفاوت علم مین نہین کہ اللہ تعالے پہلی صلاح نہین جانی تہا پیچہے جانا **سوال** نسخ سی کون منکر ہے **جواب** اگر یہودی لوگ منکر ہین کہ اونہون نی پہلی حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کو نہ مانا اور پیچہی قران اور

اور حضرت محمد الرسول اللہ کو سنانا اونہوں نی یون یہ سمجہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کیوقت مین دو بہنین اکٹہی ایک شخصکی نکاح مین روا تہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیوقت مین حرام ہوگئین اور اونٹ بہی حلال تہا اور توریت مین حرام ہوا اور حضرت موسیٰ کیوقت مین قبلہ بیت المقدس کی طرف سے ٹہرا اور حضرت ابراہیم کیوقت مین قبلہ کعبہ تہا اور جماعت رافضیون کی نی نسخ کا انکار کیا ہے جہوٹے ہین اور جو کتاب کہ سوای قران کی کوئی لادی اور دیکہی کہ یہہ توریت ہی یا زبور ہے یا انجیل یا اور صحیفی جو اللہ نی نازل کری ہون اور کہے کہ یہہ توریت ہی یا زبور ہی یا انجیل ہے تو اوسکی جواب مین کہی کہ اللہ تعالیٰ نی جو کتاب اوتاری ہی حق ہے لیکن یہودی اور نصاری نی اوسمین اپنی طرف سی دخل کردیا ہی کچہہ گہٹا یا بڑہا دیا ہی اگر ترجمہ ہے موافق اصل کی نہین غرض جبکہ کچہہ فرق پایا تو پڑہنا یا سننا نچاہیئی کیونکہ وہ نام کتاب الہی کا لیتے ہین اسواسطی انکار سی بہی ڈرتا ہے اور اونکی کہی پہ خاطر جمع نہین کہ دخل کردیا ہے اسلئی ماننا نہین **سوال** کہان لکہا ہے کہ اونہون نی کتاب اللہ مین دخل کردیا ہے **جواب** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَہُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی وی کہتی ہین اللہ پر جہوٹ اور حالانکہ وہ جانتے ہین

حکایت ایکروز حضرت محمد الرسول صلے اللہ علیہ وسلم نی حضرت عمر کو دیکہا کہ ایک ورق توریت کا ہاتہہ مین لی رہی تہی آپ نی پوچہا کیا ہے حضرت عمر نی کہا کہ توریت کا ورقہ ہی جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غصہ سی متغیر ہوا اور فرمایا کہ کیا تم گمراہ ہے ہین اور تر گئی ہو مقرر مین تمہاری واسطی وہ دین روشن لایا ہون کہ اگر حضرت موسیٰ بہی جیتی ہوتی تو وہ بہی میری متابعت کرتی غرض اور اگر یون چاہی تو کہی کہ مین سب کتابون پر ایمان لایا اللہ تعالی نے نازل کی ہین تو سب پر ایمان کامل ہو جائیگا یہودی اور نصاری کی کتاب مین کم یا سوا کچہہ ہی لکہہ دیا ہو **وَرُسُلِہٖ** اگرچہ حکم الہی رفتہ رفتہ فرشتون سی پیغمبرونتک پہونچا لیکن ہم پر خدا کا حکم پیغمبرون ہی نی پہونچایا بعد اسکے پیغمبرونکا ذکر شروع کیا اس ہی پیچہے جن کا ذکور پیغمبرون نی کیا تہا وہ بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور رسلہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کامونکا آپ مختار ہے اپنی ارادہ اور اختیار سی جو چاہی سو کری یہ نہین کہ کسی سے گہبرا کر ضرورت کا ادا کری اور یہہ بات بہی نہین کہ حکما کیطرح عقل مین جو بات آدمی اوسکی سی برخلاف نکری کیونکہ عقل اوسکی پیدا کی ہوئی ہے مگر بعضی چیزین ہین ایسی

کرم ہی کہ موجب باقی رہنی عالم کا ہے اور کامل ہونی انسانکا ہی اور موجب
ت دین و دنیا اونکی کا ہے وعدہ فرمایا اور اپنی اوپر لازم فرمایا جیسی رزق دنیا
نکا اپنے اوپر لازم کیا اور ہدایت کرنی یعنی راہ دکہانی اور پیغمبرونکا بہیجنا اور رضامندی
نہین کہ اوسکی ذمہ پر کرہو بلکہ اوسکی فضل و کرم کی عادت ہی کہ ہمیشہ اپنی بندون پر
کرم کرتا ہی جبکہ اللہ تعالے نے ہر ایک بندے کو اتنا سلیقہ ندیا کہ فرشتہ سی ملاقات
اللہ تعالی سے فیض لیوی بعض آدمیونکو ہی اختیار کرلیا کہ جنکو علم اپنی ذات اور صفتون
تو انکا دیکر جسمین دین اور دنیا خلق کی بہلائی ہو او نہین سکہلاکر خلق کیطرف
یا کہ اونہین بلاو اور خلق کو راہ دکہاو اور جس چیز کی بڑے بنے اور کرنی مین یہہ
ہین انہین سکہلاو کیونکہ بعد مرنیکی دو جگہہ ہین ایک بہشت دوسری دوزخ سبب بہشت
وزخ مین جانیکا ان پیغمبرونکو حکم ہوا کہ میری بندونکو جتاو مسئلہ پیغمبر کسی
ہے ہین پیغمبر قاصد کو کہتی ہین اور بنوت خبر دینی کو کہتے ہین اور اوچائی کو بہی
ہین یہان دونو معنے ٹہیک ہین کیونکہ پیغمبرونکو اللہ تعالی نے خبر دی ہی اور سب خلقت
نکا درجہ بہی اونچا کیا ہے جبکہ اللہ تعالی نے خبر دی بہیجی اور اونہون نے خبر دی بہیجی بہلائی کو اور دنیا سوا
دی کہ جس چیز مین صلاحیت دین اور دنیا کی اور آخرت کا چہٹکارا ہو خواہ امر کر خواہ
نصیحت کرنی کہ ا راہ بتانی کر یعنے باطن کی تصرف کر اور خوشی دینی کر اور ڈرانی
بہشت کا وعدہ کر اور دوزخ کی وعید کر خلق کو سمجہاوی اور آپ سمجہے اور عمل کری انکا
ہے اور سب خلق سی درجہ اوسکا اونچا ہی کوئی چاہے کیسی ہی بندگی کری
ان سی خواہ مالسی انکی درجہ کو نہین پہونچ سکتا اور بنوت کا درجہ او نہین کسبے
سے نہین ملا بلکہ خدا کی فضل سے ملا ہی لیکن انکی تین قسم ہین ایک بنے تہی کہ جنکی پاس
ل ظاہر تو حکم لیکر نہین آیا گر پردہ مین یا دلمین اپنے خبر پائی تو اوسپر عمل کیا اور
نہین ہوا کہ اورنکو بہی تم کہو کہ ہماری سکہائی پر عمل کرو تم آپ ہی آپ اسپر عمل کرو
خص جنکی ہی اور درجہ انکو یہہ حکم ہوجاوی کہ ہمارا پیغام خلق پر پہونچاو اور میری حکم
سے یہہ بات لوگونکو بتاو اور جبرئیل ظاہر اونپر آئی ولیکن نئے شریعت نہین لائی
نے لائی جیسی حضرت داود انکا نام مرسل ہے اور جو مرسل ہوگا نبی ضرور ہوگا
مرسل نہین ہوتا اور تیسرے قسم پیغمبرون کی اولو العزم ہین عزم کہتی ہین قصد کو یعنی

صاحب قصد تہی کہ جنہون پر نئی شریعت آئی اور اونہین جو حکم ہوا تہا کہ لوگونکو یہہ راہ بتاو
اور جو نمانین تو جنگ کرکر سمجہاو اور اونہون نی یہہ ہی بات اختیار کری تہے تو اولوالعزم
کو رسل اور نبی سبہی کہا جاتا ہی اور جو رسل اور نبی کو اولوالعزم نہین کہتے جیسی حضرت
داود صاحب کتاب تہی اور شریعت جُدی نرکہتی تہے بلکہ یہی تاکید تہی کہ توریت پر
اپنا عمل رکہو تو رسل ہوئی اور اولوالعزم نہوئے اب سنو کہ اللہ تعالی نی خلق پیدا کرکر حکم
کیا کہ ہماری احسانونکا شکر توحید اور بندگی کرکر اداکرو جبکہ توحید اور بندگی فرض ہوئی
اور ہر ایک کو شعور نہ تہا کہ کیفیت توحید اور عبادت کی دریافت کری اسواسطی اللہ تعالے
نی پیغمبرونکو اسپر بہیجا کہ انہونکو راہ اللہ تعالی کی احسان اور شکر کی سکہلا دین جیسی پیغمبر خدا
فرماتی ہین انما بعثت معلماً یعنے اور کچہہ نہین مگر سکہانی بہیجے گئی ہین بتلانی کو خدا نی پہلی بواسطہ
فرشتہ کی حکم اپنا انہین سکہایا اور پیغمبر کرکر زبانسی خلق کو جتایا اور حکم دو طرحکا دیا ہے
ایک کا نام امر ہے کہ کرو تو جسنی وہ کام کیا اوسی وعدہ بشارت عاقبت بخیر اور
دوستی اور رضامندی اللہ تعالے کا سمجہایا اور دوسری حکم کا نام نہی ہی کہ نکرو تو
جسنی وہ کام کیا تو اوسی بدلہ غضب اللہ تعالی کا اور عاقبت بد کا اور مار سی ڈرایا
اگرچہ عقل تو اللہ تعالی نے آدمی مین رکہی ہے کہ اوسکی نعمتونکا شکر کری ولیکن آداب
کہ جو لایق دربار الہی کی ہون اور جو کہ شکر اور کفر انعام نا تنا ہے کی ہون وہ بغیر تعلیم
معلم دربار خاص کی کہ جو آئین شرعی ہی بی اسکی حد اوسکی نہ بندہی اور جو شرع منع
نکرتی تو حق سبحانہ تعالے کہ پاک ہے اوہام و خیال کو نہین سے اسکی اسمار اور صفات مین عقل
اپنی اپنی موافق کیا جاتی کیا کیا کہہ بیٹہتے کیونکہ وہ جانتے تو تہی نہین غلطی اور صحیت
اوادب کا فرق چہپاتا کیونکہ آدمیونکی عقل ایکطرح کی نہین ہے تو ہر ہر آدمی اپنی اپنی
عقل کے موافق حد باندہ رکہتا کہ اسکا نام شکر ہے اور اسکا نام کفر ہے اور وہ اختلاف
جو پڑتا تو اوسکا انصاف کون کرتا کہ یہہ خلاف ہی اور یہہ درست ہی یہہ کمال حکمت اللہ تعالے
کی ہے کہ اپنی فضل اور کرم سی پیغمبرونکو بہیجا اور حکم جو کہ مرکوز خاطر تہا اور دونو جہانون
مین ہماری حق مین کرنی اور نکرنی سی جو کچہہ کہ خیر تہا وہ اونکی ہاتہہ کہلا بہیجا اور جو حکم
نہ آتا تو تکلیف نہوتی اور نہ بہلا برا دریافت ہوتا کیونکہ جسی کفر کہتے ہین اوسکی
سکیونکر جانتا اور جسی ظلم کہتی ہین اوسکی بہوتی کو کون تبلاتا اور دریافت کیسکو ہوتا

تو غصہ اونپر دین و دنیا مین نہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی رُسُلاً مُبَشِّرِینَ وَمُنذِرِینَ
لِئَلَّا یَکُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ یعنے ہمنی قاصد بشارت دینوالی بہلائی
کرنیوالونکو اور ڈرانی والے بدکارونکو بہیجی ہین تو کہ کافرونکو اللہ پر حجت نہو
کہ ہمین کسینی کہا نہا پیغمبر بہیجی تہے سمانو تو اوسی سمانی والی پر اولاہنا رہا اللہ تعالیٰ نے
بعضے آدمی ایسی کہ دنیا مین ان خوبیون کی مالک کئی ہین صلاح کار اور مردانہ اور امانت
دار اور پرہیزگار اور خدا ترس سب اپنے وقت کی لوگونسی زیادہ اور معقول صورت
اور سچ بول اور بلند ہمت اور ستہری اور نسب کے اوجلی اور عقل کے پوری زور آور تنومند
اور بول رسم اونپر مہربانی کرکی فرشتی بہیجی کہ خلق کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنا دین اور
ویسی شخصون نی دعوی کیا کہ اللہ تعالیٰ نی ہمین فرمایا ہے کہ یہہ چال اختیار کرو جب
لوگونکو شبہ پڑا کہا کہ تم تو فلانی کی پوت ہو اور جورو ان رکہتے ہو اور بازار مینہی سودا
لیتے پہرتی ہو تم خدا کی قاصد کہانسی ہوگئی جب اونہون نی کہا کہ خدا کی مہربانی سی
جب کافرون نی کہا تمہارا کون شاہد ہے کہ تم اپنی طرف سی کہتے ہو جب پیغمبرون
نی کہا کہ ہم خدا کی طرف سی کہتی ہین لیکن تم اپنی خاطر جمع کرلو تو جس پیغمبر کو جس امت
سے مقابلہ پڑا جس طرح کا پرجا تھا یعنے معجزہ چاہا سو مانگا سو اونہون نی موافق خرق عادات
کی دکہلا دیا خرق کہتے ہین پہاڑنیکو اور عادت کہتی ہین بان کو یعنے اللہ تعالیٰ کو سب
قدرت ہی کہ جاہی سو کری لیکن عادت یہہ ہی کہ ظہور اکثر چیزونکا اسباب کے پردہ سی
کرتا ہی تو اونہون نی وہ بات چاہے کہ آدمی سی نہو سکی اور جو اسباب سے چیز ہوتی ہی
اوسکی خلاف ہو جیسی فرعون کیوقت مین جادو کا زور تہا جادوگر سب جانتی تہے
کہ جادو کو جادو مٹا سکتا ہے اور مٹا نہین سکتا تو حضرت موسیٰ کا عصا معجزہ تہا اوسنی
جادو کو مٹا دیا اور حضرت عیسیٰ کیوقت مین اہل یونان طب مین بہت دم مارتی تہی
لیکن طب والی دو چیز اپنے عقل مین نایاب جانتی تہی ایک تو دو اندہی مادر زاد کی
بینائی کی اور ایک مردہ کی جلانی کے تو اونہون نی یہی سوال کیا اور یہی حضرت
عیسیٰ کی دعا سی پایا مردہ جو گل کر مٹے ہوگیا تہا زندہ ہوا اور اندہا مادر زاد اچہا ہوا
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین لوگ پیاسی بہت ہوئی تو اونگلیون سی حضرت
کی اسقدر پانی نکلا کہ لشکر سیراب ہوگیا اور قبولیت دعا کی آسمان پر جا سے تو جانے کی دو

کنکری ہو گئی اور جانوروں نی شتابی چاہے تو مردی کو دی شہادت دلوائی کہ تو سچا پیغمبر ہی
اور درختون سی چاہے تو کہجور یا ٹی چلی آئی اور پتہر سے چاہی تو کنکریون نی شتابی سے
تسبیح کر پڑہی ہے اور حضرت صالح پر پیدایش کی آزمایش کری ہے کہ اللہ تعالی جانوروں نے
بہلا ور پیدا کرتا ہے جب جانین کہ تمہاری کہی سے پتہر مین سی اونٹنی پکارتے اور بیاتی باہر
آنکلی تو اونکی دعاسی اللہ تعالی نے ویسا ہی دکہا دیا ان سب دلیلون سی پیغمبر پہچانی
گئے کہ مقرر یہہ پیغمبر اور اونکا کہا سچا ہے اور ہر پیغمبر دوسری پیغمبرونکو سچا کرنیوالا تہا اور
سب ایک ٹہکانے پر ہین یہہ ہی بات اونکی سچ کی شاہدی ہے کیونکہ اصل دربار کا وہ ہے
جسی دربار کی لوگ سچا کہین اور جسکی دربار کی لوگ شاہدی بہرین تو جہوٹا ہی اور جو
بادشاہ جان بوجہہ کر کہ فلانا ہمارے رعیت کو خلاف حکم لگاری ہے نہ کہلا بہیجتا تو
دو حال سے خالی نہین یا انجان ہوتا یا ڈرتا ہوا نکہتا اور جان بوجہہ کر قدرت ہوتی اپنی
رعیت پر برائی روا رکہتا تو یہہ کام بادشاہ غیرت والونکا نہین اللہ تعالے پاک ہے
ان باتون سے کہ وہ بادشاہ سب بادشاہونکا ہے وہ کب روا رکہی کہ اوسکی بندونکو
کوئی بری بات سمجہا دی اور وہ کسی اپنی قاصد کی ہاتہہ نہ کہلا بہیجی کہ یہہ جہوٹ کہتا ہی
اور کسی کو نہ کہلا بہیجی کہ سچا ہے تو اعتبار اوسکا کیونکر ہوتا جیسی فرعون اور نمرود اور
دقیانوس وغیرہ اسطرح کی ہوئی ہین اونہین یون کہلا بہیجا کہ وی کافر ہین اور دجال
کو کہلا بہیجا کہ کافر اور جہوٹا ہوگا اور جادوگر کچہہ سے بہی دکہلا وی تو بہی اوسکا کہا نمانیو
کیونکہ فرعون اور نمرود نی بہت سحر و جادو کسی چیزین دکہلائے ہین آخر کو خراب
ہوئی اب بہی کوئی بیدین یا کافر یا دجال دکہلاوے تو اوسی بزرگ نجانیو اوسکی سمقدمہ
مین متابعت نکیجیو جیسی پیغمبر نے کفر کہا جو کوئی وہ کری یا کہی تو کافر ہو جیسی گناہ
کہا جو کوئی وہ کام کری سو گنہگار ہو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کیطرف سی خلق پر قاصد آئی
سب پیغمبرونمین سب سی پہلی حضرت آدم علیہ السلام ہین اور سب سی پیچہے حضرت محمد الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور جو بیچ مین ہین سب اللہ تعالی کی بہیجی ہین [illegible] جتنی پیغمبر
رسول ہین سب کو سچا بوجہہ + بڑی فرشتہ جانکر محبت کی رکہہ سو جہہ + یعنی سب جتنی نبی ہین
یا رسول ہین یا اولو العزم ہین سبکو سچا جانی اور سب سی با ادب رہی اور اہانت اوسکے
کہنے کی یا کرنی کی ایسے باتین نہ کری اور سب پیغمبرونکو سچا سمجہنا فرض ہے بحکم [illegible]

مسئلہ سچ سمجھنا ایمان ہی جو کوئی کہ ایک پیغمبر کی بات کا منکر ہو تو کافر ہوا اور
پیغمبرونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور بعضے
کہتی ہین دو لاکھ و لاکن صحیح یہہ ہی کہ یون کہی کہ پیغمبر خدا کی طرف سی آئی ہین سب پر ایمان لا
یا کچھ سب کی گنتی کرنیکی حاجت نہین قال اللہ تعالی منہم من قصصنا علیک و
منہم من لم نقصص علیک کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ بعضی پیغمبرون کا حال تمپر
ظاہر کیا ہی اور بعضون کا نہین بیان کیا **مسئلہ** سب پیغمبرون پر اکٹھا ایمان
لانا چاہی اور گنتی نکری شاید کہ کبھی اس گنتی سی سوا ہون تو اون پر ایمان نہ لایا گیا تو بھی
ایمان گیا کیونکہ اس گنتی سی سوا ایمان اونپر نہ لایا اگر ایک پیغمبر پر بھی ایمان نلاوی تو کافر
ہوگا اور اس گنتی سی کم پیغمبر ہون تو اس گنتی سی سوا لوگون کو پیغمبر ٹہیرایا کہ وی نہ تھے
مسئلہ اللہ تعالی نی سب پیغمبرون کو اور لوگون سی دو چیز مین مخصوص کیا ہی ایک سکہائی
کر دوسری جتائی سکہائی تو علم جو نجانی ہی جیسی کتابین یا صحیفی وغیرہ اور جتانا جیسی معجزہ
باقوتین یا فرشتہ یا اور چیز مدد یا کر جتادی یہہ دونو سکہانا اور جتانا پیغمبری کی نشان ہین
ولیکن سکہانا کئی طرح سی حاصل ہوا کسی سی ظاہر باتین سنا کر جیسی حضرت موسی علیہ السلام
سی ہوئی اور کسی سی الہام کر اللہ تعالی کا الہام پیغمبرون سی یون ہوتا ہی کہ اسکی دل مین کسی
علم کی جانت ڈالدی اسطرح کا کہ اس سی پہلی اس پیغمبر نی کہین سی سنی اور دیکھی نہو اور نہ
کسی دلیل سی دریافت کری ہو **مسئلہ** الہام جو پیغمبر کی دلمین آتا ہی سکئی طور ہین نام
اوسکا وحی ہی یا تو فرشتہ روبرو پیغمبر کی آکر کچھ کہے اور پیغمبر اوسی دیکہے اور اوسکا
کہا سنی جیسی آدمی سے یا فرشتہ کو حکم ہو اور وہ حکم خدا سے پیغمبر کے دل
مین کچھ علم پہونک دے اور کان اوسکا نہ سنی اور خواب مین وحی بھی اس قسم ہے
خواہ بواسطہ فرشتہ کی ہو خواہ بی واسطہ ہو **سوال** یہہ جو فرمایا کہ وحی نام اسکا ہے
کہ آدمی کی دلمین کچھ علم فرشتی ڈالتی ہین تو یہہ بات پیغمبرونکی سوا اور کو بھی ہی بعضے
اورکی بھی دلمین ڈالی جاتی ہی تو فرق انبیا اور غیر انبیا کی درمیان کیا ہوا **جواب** بعضی چیز و
فرق ہی ایک تو یہہ ہی کہ حکمونکا علم کہ یون کری اور یون نکری پیغمبرون کی ہی دلمین ڈالتی ہین اور
ہون ہارکی جانت کی اتنی مدت پیچھی یون ہوگا یا دنیا سی فنا ہوئی پیچھی یون ہوگا یہہ بھی مخصوص علم پیغمبرونکا
ہی اور جو کسی دوسرکی دلمین ایسی بات پڑجاتی ہی تو یہہ ہی یا تو پیغمبرونکی ہی بات سی کچھ سمجھ آجاتی ہی اور بعضی بار فرشتہ بھی [illegible]

حق کیطرف ہی ان کی دلین ڈال دیتا ہی بسبب متابعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی انکو
کچھہ دانائی آجاتی ہے کسیطرح کا ہو پیغمبر اور غیر پیغمبر کی دریافت مین فرق ہی کیونکہ پیغمبر
پر الہام ہو تو وہ شک اور چوک سی معصوم ہین جو کہ الہام اونہین ہو تو گویا آنکھہ سی
دیکھین یا کان سی سنین برابر ہے اور سوای پیغمبر کی اور کسیکو جو الہام ہو تو اوسمین
شک ہی کیا جانی رحمانی یا شیطانی یا نفسانی ہے اور خطا یعنی چوک جانی کا ڈر ہی
تو معلوم ہوا کہ جو کوئی کہ سوای پیغمبر کی کچھہ بات کہی اگرچہ کیسا ہی کامل ہو جو موافق
پیغمبر کی کہی تو وہ بیشک قبول کیجئی کیونکہ پیغمبر معصوم ہین اور جو خلاف پیغمبر کی کہی اگرچہ
کیسا ہی کامل ہو تو اوسی خطا کا ہی ڈر ہے اور شک پورا ہی کہ خلاف مقبول کیونکر
ہوا اور مدد پیغمبر کی دو طرح ہوتی ہی ایک تو انکی ذات پر ہی خدا کی مدد ہوتی ہے
کہ وہبی اور پر نہین اور دوسری ان کی دعا اور برکت سی عالم غیب اور قدرت
الہی سی خلق پر عجایب اور غرایب ظاہر ہوتا ہی اوسکا انتہا نہین لیکن وہ جو اونکی ذات
پر حقکی طرف سے مدد ہوتی ہی وہ کئی طور ہی ایک یہہ ہی کہ نفس اونکا یعنی من اونکا تابعدار
حکم الہی ہے اور اللہ تعالی کی حکم مانتی ہین نفس اونکا ہمیشہ انکی حکم مین تابعدار رہتا ہی
اسی سبب سے بہی جان بوجھہ کر گناہ کرنیسی معصوم ہین انکی ذات کو گناہون سی پاکی
ضروری اور اللہ تعالی کی حکم کی خلاف کرنا اونہیں روا نہین کیونکہ اللہ تعالی اپنی بندون
کو اطیعوا الرسول فرماتا ہی یعنی میری پیغمبر کی متابعت کرو جو ان شخصون مین خو جان بوجھکر
گناہ کرنیکی ہوتی تو وہ لایق متابعت کروانی کی نہوتی اور بعضی جگہہ قدم ڈگنا یعنی عادتن ظاہر ہوا ہے
تو یہہ بیفرمانی کی طور نہین ہوا بلکہ بعضی وقت کی بیچ بہولکر ایسا طور ہو گیا ہی **سوال** تو
اوسی گناہ کر کی کیون بیان کیا **جواب** اسکی دو وجہہ ہین یا اسواسطیکہ اسکام کیصورت
گناہ کیسی ہے یا دیسی لوگون کی چال برتنی ہی بات گناہ کیطرح ہو گئی مثال دولت جیسے
کوئی بادشاہ ایک غلام سی بیش قیمت کٹورہ مین پانی منگوا دی اور وہ پیالہ پہوٹ جاوے
غلام کی ہاتہہ سی تو جان بوجھکر بقصد دل جونسا غلام وہ پیالہ پہوڑ ڈالی تو وہ غلام
گناہ گار ہی یہہ نقل عام کی لوگون کی گناہ کی ہی اور ایک ایسا غلام ہی کہ وہ پیالہ احتیاط
سی لا تہا قضا را پانو پہسل کر پیالہ ہاتہہ سی گر کر پہوٹ گیا تقصیر اس غلام کی مطلق
نہین دلیکن واسطے سمجھانی کی کچھہ جہڑکی کہ تو خوب دیکھہ کر کیون نہ

نہ چلا اور غلام سو دب کہی کہ مجھسی بڑی تقصیر ہوئی تو دیکھنی والا انجان جانی اسسی بھی تقصیر
کری تو نادان ہی اگرچہ پیالہ دونون کی ہاتہہ سی پہوٹا ولیکن تقصیر مین زمین و آسمانکا فرق ہی
انکا ذکر کچھہ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جاویگا عام کی تقصیر جان بوجھکر ہی اوسی کچھہ جواب
دینا نہین آتا اور پیغمبرونکا قدم ڈگنا کچھہ اور ہی وی بڑی ہین خبردار کہ اونکی واسطی کچھہ غصہ
کیا گیا ہی گناہ نسمجہنا چاہئی اور دوسری عقل پیغمبرون کی اور آدمیون کیسی نہین ہوتی
کیونکہ عقل اونہون کی عقل کل ہی یعنی پوری ہی کبہی اونکی عقل مین خلل نہین ہوتا اور عقل
جہاتی نہین رہتی جو کچھہ کہ اونہین اپنی عقل سی دریافت ہوتا ہی اور کسیکو سوای
پیغمبرون کی وہ دریافت نہین اور تیسری تدبیر اونہون کی غالب سب خلق کی تدبیر پر
ہی اونکی بوجہہ سب خلق کی بوجہہ پر تیز ہی چوتھی یہہ کہ علم وحی کا جیسا کہ کچھہ وہ لوگ
سمجھتی ہین اور کسی سے نہین سمجھا جاتا پانچوین قوت حافظہ یعنی یادگاری جیسی پیغمبرونکو
ہوتی ہی ویسی اور کسیکو نہین ہوتی پیغمبر بیان کرنی لگتی ہین جس قوت سی کہ پیغمبر بیان
کرتی ہین ویسا بیان کہ اوسسے باتکا کچھہ عقدہ باقی نرہی اور اوس فصاحت سی کہین
کہ ہر ناقص اور کامل سمجھہ جائی سوای پیغمبرون کی اوروں کو نہین ہوتی اور چھٹی بڑکی تو تیز
اونکی اور سب لوگونسی ظاہر اور باطن مین زیادہ نہین خلق یعنی خو اونکی ایسی سنجیدہ اور
ستہری تہی کہ کوئی اونکی سلیقہ کو نہین پہونچتا اور ظاہر کا بدن بہی تمام اونکا پورا تہا
قبول صورتی مین بہی کوئی اور اونہین نہین پہونچتا اور آواز بہی اونکی اور لوگون کی
آواز سی خوش تہی اور سب لوگونسی ظاہر و باطن کی سب خوبیون مین افضل تہی اور
آپسمین درجہ اور مراتب اونکی موافق نصیبہ داد الہی کی فرقون فرق تہی جسکی موافق کہ
خدا تعالی سی اونہین حصۂ نعمت کا ملا اوسی حصۂ موافق اوسکا درجہ ہوا لیکن دو معاملون
مین سب پیغمبر برابر ہین ایک تو یہہ کہ بولانا اونہونکا خلق کو سیدھی ایکطرف تہا اور
پہیر دی چال سبہون کی فرمان برداری اللہ تعالی کی اور دشمنی اور حقارت اونہون
کی بیفرمانی اور دشمنی اللہ کی ہی اسیواسطی کہتا ہی **بیت** کری اہانت مسخری یا
وہ دشمن ہو نہ کسی نبی رسولکا جاکا دوزخ رہ پیغمبر ہین معصوم سب دلین رکہہ ایمان
یہہ سب ہی گناہان جانکر نبیان نیچ امان جب تجھکو معلوم ہوا کہ متابعت اونہون
کی متابعت حکم خدا کی ہے اور دی سب اپنی طرف سی بغیر حکم خدا کے

نہین بلاتی تھی جو حکم ہوتا وہی بات لوگونکو سمجھاتی تھی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرشتون اور پیغمبرون سے افضل ہین کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل

ابراہیم و آل عمران علی العالمین یعنی تحقیق اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا حضرت آدم کو اور حضرت نوح

اور حضرت ابراہیم کی آل کو اور آل عمران کو اوپر سب عالمونکے اور سب عالمون مین فرشتے

بھی ہین ان پر بھی افضل ہوئے اب اونہونکی جو کوئی اہانت یا حقارت اونکی گات کی یا اونکی

بات کی یا اونکی چال کی پکڑی وہ کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے پیغمبر خدا کہانا کہا کر اپنی اونگلیون

سے کاٹ چاٹ لیا کرتے تھے دوسرا کہے کہ اسطرح کی گنوارو باتین بری ہین تو یہہ دوسرا

کافر ہوا کیونکہ پیغمبر خدا کی چال کی اہانت کرے **مسئلہ** جو کوئی کہے حضرت آدم نے کپڑا آپ

بنکر پہنا تہا یا ہل جوتا تہا جو کوئی اوسکی جواب مین اہانت سے کہے کہ تو بس ہم بھی جولاہے کے بچہ

ٹہرے یا کسان ٹہرے اگر کسب بنے یا ہل جوتنے کو حقیر سمجہہ کر کہا تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کی فعل کو

حقیر سمجہا **مسئلہ** جو کوئی ہنسنے کی واسطے حضرت موسی علیہ السلام کی طرح عصا ہاتہہ مین

لیکر یا حضرت آدم یا حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانگ بہرے

یا بعض علما یا مدرس یا واعظ کا کہ موافق طریقہ رسول اللہ کی خلق کو علم پڑہاتے ہین یا

نصیحت کرتے ہین انکا سانگ بہرے تو کافر ہوا کیونکہ قول اور فعل پیغمبر پر مسخری کے

مسئلہ جو کوئی کہے کہ دادا آدم تو ہماری بیری ہین کہ بہشت مین سے منع چیز کہا کر باہر

چلی آئے تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کا بیری کافر ہے **مسئلہ** جو کوئی آپسمین ناطون کرنے

والون کو طعن کر کر کہے کہ کیا بری بات ہے کہ آپسمین بہن بہانجی پہوپہی کو بیاہ لیتے ہین

کافر ہو کیونکہ پیغمبر کی کام کی اور کہی کی اہانت کرے **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ دوسرا

نکاح کرنا یا جیون کا کام ہے ہم اشراف نہین کرتے تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کی کہی کے

اور کام کی اہانت کی **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ دوسرا نکاح کرو دوسرا کہے کہ کیا

کہین کہ یہہ لوگ برادری کی نہین مانتے تو نہین کافر ہوا اور جو کہے کہ ہماری رسم اس

دین کی بات کی نہین تو بے ڈر ہے **مسئلہ** جو کوئی کہے کیا برے بات ہے

کہ مونچہین کترواوین اور ڈاڑہے بڑہاوین یہہ مجہے اچھی نہین لگتی تو کافر ہوا **مسئلہ**

جتنے پیغمبر ہین گنہ جانکر کرنے سے معصوم ہین اور سب سچے ہین لانفرق بین احد

ن رُسُلِہ یعنی فرق نہین کرتی ہم درمیان کسی ایک کی پیغمبرون اوس اللہ تعالے
کے معنے اور آپسمین اونکی درجی اللہ فرماتاہی تلک الرسل فضلنا بعضہم
بعض یہہ پیغمبر ہین کہ بڑائی دی ہمنی بعضون اونہون کو اوپر بعض کے پیغمبرے
چاہئی اور معصومی مین کچھہ فرق نہین اور اللہ تعالی کے طرف سی کسیکو نعمت
اور دنیاوی تہوڑی ملی اور کسیکو بہُتی ملی یہہ فرق ہی **مسئلہ** ولیکن بعضے
ونکو شبہہ پیغمبرونکی باتونمین پڑتاہی کہ پیغمبرون کی قدم ڈگنی کی جگہہ کو یاد کرکر حقارت
ہین یہہ اچھا نہین ہے کیونکہ حق تعالے نی ہمین پیغمبرون کو برحق جاننا
فرمایاہی اور آداب اور تعظیم اونہون کی ہمپر لازم ہے اگرچہ کچھہ سچ معلوم ہو
نیک گمان کرناہی اور جو کوئی جو بٹہ باندہ کر کہی تو اوسکا کیا حال بعضی باتین
کرے جاتی ہین اول تو حضرت آدم پر شبہہ پڑتاہی کہ کہتی ہین عصے ادم ربہ
ے یعنے بیفرمانی کری حضرت آدم علیہ السلام نے رب اپنی کے پہر اوسنی حکم اپنے ربے
پہرا تو اس بیفرمانی کو گناہ نہ سمجہا جائیی کیونکہ گناہ وہ ہوتاہے کہ اللہ تعالے
نافرمانے جان بوجہ کر دلکی قصد سے کرے اور یہان اللہ تعالی نے
ے کہ وہی بہول گئی تہی اور دلکی قصد سی نہین کیا وہ ڈگنا یہہ ہے ولقد عہدنا الی
من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما اور مقرر عہد کیا ہمنی طرف آدم کی اور وہ بہول گیا
پایا ہمنی اوسکا قصد دے **سوال** وہ کیا عہد کیا تہا **جواب**
یہہ عہد تہا کہ شیطان تیرا اور تیری جوڑیکا دشمن ہی ایسا نہو کہ تمہین بہشت سے

ے وہ یہہ ہے فقلنا یا ادم ان ہذا عدو لک ولزوجک فلا یخرجنکما
جنہ فتشقے یعنے پہر کہا ہمنے ای آدم مقرر یہہ شیطان دشمن تیرا اور تیری جوڑیکا ہی خبردار ایسا نہو
کو نکالدی بہشت سی پہر تو بدبخت ہوجایگا پہر حضرت آدم علیہ السلام بہشت مین داخل ہوئی تب ایک روز
ن بہشت کی دروازی پر ساتون آسمانون کی اوپر گیا وہان دربان بہشت کا مور تہا مور کو کہا مین
مین آنا چاہتاہون کسیطرح تو مجہسی اندر جانی دی مور نی نمانی جانب سفید رنگ
ہشت مین قبول صورت جانور تہا ایک دروازہ پر یہہ دربان تہا اسی ہی شیطان نی وہی کہا
نی اوسکی بات مانی جب سانپ اپنی موہنہ مین شیطان کو بیٹہا کر لیگیا جبکہ بہشت مین دادی حوا کی آگی
سانپ کی موہنہ مین شیطان رونی لگا دادی حوانی کہا کہ ای سانپ تو کیون روتاہی جب سانپ کی موہنہ مین شیطان نی

بولا کہ تمہین بہشت سی نکالین گی دادی حوا نی کہا کیون نکالین گی جب شیطان نی کہا کہ یہہ درخت
گیہون کا جو کہڑا ہی تمہین اسکی کہانی سی منع کر رکہا ہی اسکا خواص یہہ ہی کہ جو کوئی اسی کہاوی وہ
بہشت سی کبہی نہ نکلی اور تم اسی کہاتی نہین ہو تو معلوم ہوا کہ تمہین بہشت سی نکالنا ظاہر ا رکہا ہے
اگر ہمت کر کی کہالی تو ہی کبہی بہشت سی نہ نکلی دادی حوا نی وہ دانہ گیہون کا کہالیا کہاتی ہی نور
جاتا رہا اور کپڑی بدن پر سی جہڑ پڑی دادا آدم اگر دیکہین تو یہہ حال ہو رہا ہی اور قصہ دراز
ہی آخر یہہ ہوا کہ شیطان نی سانپ کی موہنہ مین قسم اللہ تعالی کی کہالی کہ اسدرخت کا میوہ
کہایا ہوا لا بہشت سی نہین نکلتا جب آدم علیہ السلام اوسکی مکر مین آئی اور یہہ سمجہی کہ ایسا کون
ہوگا کہ اللہ تعالی سی ملک قہار کی جہوٹی قسم کہالی گا معلوم ہوا کہ یہہ سچ کہتا ہی جب آدم کی
دل مین یہہ بات آئی کہ اسدرخت کے نزدیک جانیکو ہمہی منع کیا ہی اسکا پہل کیونکر کہاون کہ
اللہ تعالی نی ہمین کہا ہی ولا تقربا ہذہ الشجرۃ یعنی نزدیک نہوا سدرخت کی جب اونکی دلمین
وسوسہ اس شیطانی ہوا کہ جسدرخت کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام نی اشارت کری تہی
خاص اسہ درخت سی گیہون نکہاون اور ساری بہشت کی گیہون تو منع نہین کیا ہی نفس کو چاہتے
بہشت مین رہنی کی پوری تہی یہہ ہی اوسکی فریب مین آگئی کہ بجز دیکہنی شیطان کیسی کہ سانپ
کی موہنہ مین بولا کہالیا اور اوسکی کہنی کی موافق اجتہاد کرلیا کہ اور درخت کا گیہون ہی اور
جس سی منع کیا تہا وہ اور پیڑ تہا اور انتظار حضرت جبرئیل کی آنی کی اور پوچہنے کی
نہ کی ایسی خاصونکو انمنی غفلت ہے بہت ہوگئی کیونکہ پہلی تاکید شیطان سی بچنی کے
بہت ہوئی تہی **مسئلہ** اور اس بیان کر نہین اللہ تعالی کیطرف سی بڑی بڑی فایدہ
ہین اور حکمتین اول تاکید ہی کہ دشمن سے غافل نرہی خواہ کیسا ہی مقام خوف کا نہو اور
دوسری سمجہہ رکہی کہ سوالکا جواب سمجہہ کر دیوی کہ اسبات کا انجام بہلا ہی یا برا کیونکہ دشمن
سے جو دشمنی مین کچہہ نہین ہو سکتا تو دوست بنکر آتا ہی تو ایسی کے دوستی پر اعتماد نہ کیجئی
تیسرے کیسا ہی کوئی دوست ہو حکم خدا مین خلل ڈالنی لگے تو اوسی نایب شیطانکا سمجہی
اور جانی کہ جب سانپ کی موہنہ مین بولا تہا ویسا ہی اسمین بولتی ہی اوسکا کہا نمانی چوتہی
بندہ اگر کبہین پہسل جاوی تو اپنی بول کی پیچ نہ کری شیطان کی طرح بلکہ یہہ فکر کرے
کہ کسطرح بخشا جاون تو چاہئی کہ حضرت آدم علیہ السلام کیطرح دلمین شرمندہ ہو اور اپنی
تقصیر کا اقرار کری کہ یہہ بات بہی بری کری اور نادانی کری اور اللہ تعالی سی بخشش

چاہی جیسی حضرت آدم علیہ السلام نی چاہی اور رحمت خدا سی نا امید نہو جیسی حضرت آدم
تین سو برس تک روی **مسئلہ** اور اللہ تعالیٰ نی یہہ حضرت آدم کا قصہ حضرت آدم
کی اہانت کیواسطی نہین کہا بلکہ قبولیت اور مہربانگی کہ بسبب اونکی ادب کی کہ اونہون
نی توبہ کری اور دلکی زاری کری جو اونکی اوپر ہوئی تہی اسواسطی بیان کیا تو اب چاہی
کہ جو کوئی کہ بیان کرے تو اسطرح کری کہ موجب عزت اور بڑائی کا ہو اور اسطرح نکری
کہ جسمین حقارت ہو پیغمبر کی حقارت کفر ہی کیونکہ انسی کچھہ چوک پڑجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ
انہین خبردار کر دیتا ہی تو یہہ جبہی سمجھہ جاتی ہین اور توبہ اور زاری کرنی لگتی ہین تو حق
تعالیٰ انکو اور زیادہ قربت کردیتا ہی اسیواسطی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اولٰئک الذین
ہدا اللہ فبہدیہم اقتدہ یعنی پیغمبر وہ لوگ ہین کہ جنہین اللہ تعالیٰ نے ہدایت کری ہی
یعنی راہ دکہائی ہے پہر جس راہ کو وی چلی ہین اوسی راہ پر تم چلو اسکی مقابلہ پر
قصہ شیطان کی تقصیر کا بیان کیا ہے وہ شاہد ہی کہ اوسی اللہ تعالیٰ نی خبردار کیا کہ تونی
سجدہ جو ہماری کہی سے نکیا تجہی کسنی کہا تہا اوسنی توبہ نکرے اور دل مین شرمندہ
نہوا تو راندہ درگاہ ہوگیا اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام بی بی زلیخا
کی کہلونین ازاربند کہولکر جسطرح جماع کرنیکو عورت کی مردکی جگہہ بیٹھنی کی ہے وہان
جا بیٹہی تہی تو یہہ بات ہی جہوٹ ہی اور سند اسکی عبداللہ ابن عباس سے کرتی ہین اول
تو یہہ ہی کہ اونہون نی کہا نہین کہ ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی تو شاید کسی یہود
نصاری سی سنا ہو تو انکی بات کا اعتبار نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ نی خبر دی ہے کہ یہہ اہل کتاب
اللہ تعالیٰ پر جان بوجہہ کر ہی جہوٹ کہدیتی ہین یقولون علی اللہ الکذب وہم یعلمون
یعنی وی کہتی ہین اللہ تعالیٰ پر جہوٹ اور حالانکہ وہ جانتی ہین اور یہہ اللہ تعالیٰ
نی جو فرمایا ہی ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان رای برہان ربہ یعنی تحقیق قصد کیا زلیخانی یوسف
علیہ السلام سی ملجانی کا اور قصد کیا تہا حضرت یوسف نی بہی ملنی کا اگر وہ ندیکہتا رہنمائی
پروردگار اپنی کی تو معلوم ہوا جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ندیکہتا تو یوسف علیہ السلام بہی قصد کرتا اور
جو یون سمجہوگی کہ حضرت یوسف علیہ السلام بہی مرد عورت کیطرح بیٹہی تو ڈر ایمانکا ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ
نی قران مجید مین منع فرمایا ہی ایک تو یہی ہی لولا ان رای برہان ربہ اور دوسری یہہ فرمایا ہی
لذالک لنصرف عنہ السوء والفحشاء یعنی اسیطرح سی پہیرتی ہین ہم

اوس سی برائی اور بیحیائی جب کہ اللہ تعالے فرماوی کہ مینی برائی اور بیحیائی اوس سے
دور کرسے تو اونہون سی اوس بیٹھک تک نوبت کیونکر ہو اور جو کہی کہ ہوئی تو خلاف
قسران کی کہا اور دوسری یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ذلک لیعلم انی لم اخنہ
بالغیب اللہ تعالی نی حضرت یوسف علیہ السلام کا احوال بیان فرمایا ہی کہ اونہو نی عزیز مصر
کی سی عورتون مصر کا احوال اسواسطی تحقیق کروایا تہا کر وہ عزیز جان لی کہ مینی خیانت اوسکی
چہپ کر نہین کری حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالی سنے صدیق سے یعنے
سچا فرمایا ہی اور وہ کہتی ہین کہ ہمنی خیانت نہین کرے اور جو یون کہے کہ وہ تو برائے
کی واسطی برائی عورت کی آسن کی جگہہ جا بیٹہی تہی تو امانت داری کہان رہی خیانت
ہوگئی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی سچا ہی حضرت یوسف سی یہہ فعل نہین ہوا اور جسنے
کہا اوسنی جہوٹ کہا **سوال** اور بعضی کہتی ہین کہ وہ قصہ حضرت زلیخا سے
حضرت یوسف کو نبوت ہونے سی پہلی ہوا تہا **جواب** حضرت یوسف
صدیق اللہ کے ہین اونکا کہنا سچ ہے اونہون نے کہا کہ مین جبتک پیغمبر تہا نہ تہا
خیانت نہین کری ہے اور بعضی شخص حضرت داود پر طوفان بہتان بولتی ہین کہ حضرت
داود ایکدن ایک حجرہ کے اندر دروازہ بند کر کر سب طرف سی دل کو حق کے
طرف کر کر عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی ایک طرف داہنی توریت دہری تہی اور بائین
طرف زبور رکہی تہی کہ شیطان نی اپنی سردار اکہٹی کر کر کہا کہ حضرت داود کی عبادت
مین خلل ڈالو تو مجہی جینی جب سبہون نی کہا کہ تو ہمارا امام ہو ہم تیری ساتہی ہین جب وہ شیطان صورت
ایک بڑی خوبصورت سی جانور نہایت رنگین کی پکڑ کر حضرت داود کی آگی آبیٹہا جب حضرت داود نی اوسپر
ہاتہہ ڈالا تب وہ اوڑ کی سرک بیٹہا جب داود علیہ السلام نی سرک کر تہوڑی سی دور ہاتہہ ڈالا وہ جانور
آگی سی اوڑ کر جا بیٹہا جب آپنی آگی سی جا کر ہاتہہ ڈالا وہ جانور اوڑ کر حجرہ کی صحن مین جا بیٹہا اب صحن مین آکر
پکڑنی لگی تب وہ جانور اوڑ کر منڈیر پر جا بیٹہا جب آپ کوٹہی پر گئی تو کیا دیکہتی ہین کہ ایک عورت
اپنی کوٹہی پر ننگی نہاتی ہی اونکو دیکہہ کر اوس عورت نی اپنی بالو نکا پردہ کیا آپ دیکہتی ہی اوسپر
عاشق ہوئی جب آپنی تحقیق کیا کہ کون ہی تو معلوم ہوا کہ تبا اوریا کی عورت ہی کہ جو حضرت داود کا
منہہ بولا بیٹا ہی آپنی اوسی سی نکاح چاہا اوسنی نمانا تب آپنی اوسکی خاوند کو لڑائی مین بہیجدیا کہ
کسیطرح مارا جاوے تو اوسکی عورت سی ہم نکاح کرلین جب وہ لڑائی مین مارا گیا تو اوسکی

تو اوسکی عورت اپنی نکاح مین لاوے جب اللہ تعالی نی دو فرشتہ دو آدمیکی صورت کرکر جھگڑ
ہوئی بھیج دئی ایک نی کہا کہ میری ایک بھیڑ ہی اور اس دوسری کی ننانوین بھیڑ
ہین اب یہہ مجہی کہتا ہے کہ یہہ اپنی ایک بھیڑ مجھی دیدی تو میری پوری سو ہوجاوین جب
حضرت داود نی فرمایا کہ اسنی تجہپر ظلم کیا کہ اتنی بھیڑین ہوتی تجہسی ایک بھیڑ مانگتا ہی
اور بہت ساجہی ایسی ہوتی ہین کہ دوسری پر زبردستی کرتی ہین مگر جنکا ایمان خدا
پر ہو اور نیک عمل کرین سو وہ تہوڑی ہین جب حضرت داود یہہ کہتی ہی سمجھے کہ یہہ بات
ہماری پر آئی جب وہ توبہ اور استغفار پڑہنی لگی اور سجدہ کرنی لگی اور دلسی زاری کرنی لگی
اللہ تعالی نی اونکی توبہ قبول کرلے اور فرمایا کہ اوس عورت کے خاوند کی قبر پر کہڑی ہوکر
بخشوالو جب اوسکی قبر پر حضرت داود نی جاکر کہا کہ ای اوریا تو میری تقصیر معاف کر
جب اوریانی قبرسی آواز دی کہ مینے معاف کری تب اللہ تعالی نی فرمایا کہ اسنی تقصیر کا نام
بہی تو لیا ہوتا کہ فلانی تقصیر معاف کرنی حضرت داود علیہ السلام نی ویسی ہی پہر جاکر کہا کہ مینی
تیسری فلانی تقصیر کری ہی معاف کردی جب اوس اوریانی سنا تب کہا کہ مین یہہ تو
تقصیر معاف نہین کرونگا حضرت داود نی عرض کیا کہ الہی یہہ تو مجہے بخشتا نہین جب اللہ تعالے
نی فرمایا کہ یا داود تو کچہہ غم نکر کہ قیامت کو مین تجہی بخشوا دونگا یہہ بات جو قصہ گویون
نی اوڑائی ہے محض بہتان ہے کیونکہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہین
مَن قَالَ بِقِصَّۃِ دَاوٗدَ مِثْلَ مَا قَالَ لَہُ الْقُصَّاصُ جَلَدْتُہٗ حَدَّین معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی
کہیگا یہہ قصہ داود کی جیسی کہا ہی بعضی قصہ گویون نی اسکو مین حد مارونگا دوہری حد
کیونکہ اپنی برابر والی پر جو تہمت بولتا ہی اوسپر ایک حد ہی اور پیغمبر سب سی اونچی ہین
اپنی سے اونچی پر تہمت اوٹہانی والیکو دوہری حد مارنی چاہیے **سوال** صحیح
بیان کرو کہ کیونکر ہے **جواب** اوس عورت تیسا کو اوریانی پہلی حضرت داود
سی چاہا تہا کہ مجہہ سے نکاح کرلی او عورت نی بہی اقرار کرلیا تہا کہ تجہسی ہی نکاح کرون
ابہی اسکا نکاح نہوا تہا اور نسبت ہتی کہ حضرت داود کی نگاہ اوسپر پڑی اور حضرت
داود نی پیغام دیا کہ تو ہمین قبول کر بہت کنبے اوسکی نی غنیمت سمجہا اور حضرت داود کو
قبول کیا اور داود راضی ہوئی تیساکی وارثون نی یہہ خبر نکری کہ اوریا کا پہلی سے
عہد ہو رہا ہی اسمین دو محراب مین بیٹہی عبادت کرتی تہی کہ دو فرشتے دیری اونکر

آئی کھڑی ہوئی جب داود ڈری تب فرشتون نی کہا کہ ہم تمسی پوچھتی ہین کہ ایک کی
جو ننانوین بھیڑین ہون اور دوسری کی ایک ہی وہ ننانوین والا اوس ایک بھیڑ
والہ سی ایک بہی مانگتا ہی اب کیا حکم ہے جب آپ نی فرمایا کہ اتنی بھیڑین ہوتی ہوئی
ایک بھیڑ والہ سی جو اوسکی بھیڑ مانگی تو تجھپر ظلم کیا جب آپ سمجھ گئی کہ میری ننانوین
بیبیان ہین یہہ جو مین نی سوال تیا کا کیا ہی کبھی کہین نہین ہے قصہ نہو ولیکن یہہ عورت تھی
بیخاوندکی سے بیخبر ہوکر تحقیقات کری تو معلوم ہوا کہ اوریا سے اسکا قول ہورہا تھا
کہ تجھسی نکاح کرونگی تو معلوم ہوا کہ تیسا سی نکاح نہین ہوا تھا تو حضرت داود پر یہہ دو لغزش
ہوئین ایک تو بغیر نکاح نگاہ کیون کری اور دوسری یہہ کیون تحقیقات نکری کہ نکاح
مین تو کسیکی نہین ولیکن کسے سی قول بہی کر رکھا ہے کہ نہین اسواسطی اللہ تعالیٰ نی خبردی
ہی کہ ان فرشتون نی کہا کہ مجھسی ایک بھیڑ مانگتا ہی اور حضرت داود نی کہا کہ ظلم کرتا ہے
ننانوین بھیڑ ہوتی تجھہ ایک والیسی ایک بہی مانگتا ہے نہین تو یون کہتا کہ میری ایک
بہی بی بی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو کہتی ہین کہ اوریا کو مرنی کی جگہہ بہیجدیا تہا کہ وہ مرجائی تو
تیسا سی مین بیاہ کرون جھوٹہہ ہی کیونکہ اول تو اوریا ہی تیسا بیاہی ہے نہین تہی کہ اوسی
مرادین دوسری یہہ شان پیغمبر کی نہین ہی کہ واسطی اپنی نفس کی کسیکا برا کرین
جسنی کہا جھوٹہہ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نی پیغمبرونکو ظلم اور فساد دور کرنیکو خلق پر بہیجا ہی
اور خلق کو حکم کیا کہ انکی کہنی پر اور چلنی پر اپنی چال ملاؤ اسطرح کی باتین تو کوئی بڑے گنہگار مین
بہی نکریگا خدانخواستہ اونسی کب بن آتی ہی پیغمبر وہی لوگ ہین کہ جنہونکی نیک بختی فرشتون
پر بہی شرف رکھتی ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نی کسے اپنی بندیکو نہین کہا کہ فرشتہ کی متابعت
کرو اور یہہ کہا ہی کہ پیغمبرون کی متابعت کرو اگر وہ ایسی ہوتی جیسی یہہ بات بولی تو
کچھہ بہی نہوتی اور بعضی نادان بیخبر حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی بعضی
باتین بیہودہ بکتے ہین اونہین سی ایک یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کی آنکھہ جسعورت پر پڑتی تہی
وہ عورت پیغمبر خدا پر حلال ہوجاتی اور اوسکی خاوند پر حرام ہوجاتی اور شاہد اپنی عقیدہ
کا حضرت زینب کا نکاح پکڑتی ہین اور کہتے ہین کہ زید حضرت پیغمبر کا موبہہ بولا بیٹا تہا
حضرت زید کی نکاح مین بی بی زینب تہین حضرت کی نگاہ گی ستے ایکر دل آگئی تہی
جب زید پر حرام ہوگئی حضرت زید نی طلاق دی پیغمبر نی نکاح اونکی پاس سے گئے

اب سنو کہ اسطرحکی باتین پیغمبر کو کہنا سوای نادانی کی کیا ہے وہ قصہ یون تہا
کہ بی بی زینب پیغمبر خدا کی پہوپی ماناکی رانڈ بیٹی تہی ایکروز پیغمبر خدا نی کسیکو زینب
کی پاس بہیجا کہ تم نکاح کرو جب زینب نی کہلا بہیجا کہ کیا مجہسی اپنی واسطی فرماتی ہین
حضرت نی کہا زید کی واسطی کہتا ہون کہ زید غلام تہا مالک بی بی خدیجہ کا تہا کہ وہ
پیغمبر خدا نی آزاد کرکر اپنا موہنہ بولا بیٹا کر لیا تہا زینب نے کہا کہ مین کس ناناکی نواسی ہون
اورکس مامون کی بہانجی ہون مین غلام کو کیونکر قبول کرون جب حضرت نی فرمایا
کہ اون نانا مامونکا درجہ بہی جانتے ہی کو بسبب کفے کی کیا ہوا اور غلام کا درجہ بسبب
ایمان کی کیا ہے جب اللہ تعالی نی یہہ آیہ نازل کری مَاکَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ
اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِہِمْ اور نہین لائق ہی کسی مومن
مرد اور ایمان والی عورت کو کہ جب ٹہیرا دیوی حکم دہی اللہ تعالی اور رسول اللہ کا کسیکام
کا اور رادہی اختیار ہی ہے اپنی کام کا عبد اللہ ایمان والا بیٹا جحش کا زینب کا
بہائی کہ وہ نہین مانتا تہا کہ غلام کو اپنی بہن دون وہ بہی اور ایمان والی عورت بی بی
زینب ہی جب یہہ حکم سنا تب دونون بہن بہائی مان گئی رضامندیسی نکاح
ہوگیا ولیکن اون دونو میان بی بی مین موافقت نہ آئی ہمیشہ گہر مین جہگڑا ہی رہتا تہا
کیونکہ زید متابعت بی بی کیطرح چاہتا تہا اور بی بی زینب کی خاطر مین وہ نہین آتا تہا
لاچار ہوکر ایک روز زید نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ
بی بی زینب بڑی گہر کی بیٹی ہی اسکی باتین مجہسی سہی نہین جاتین میری اونکی دل
نہین ہے مین تو اوسی طلاق دیتا ہون جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید کو
کہا کہ اپنی بی بی کو سنبہال اور ناحق اوسیکو بسبب شرعی طلاق مت دی اسمین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر دریافت ہوا کہ زینب تیری بی بی ہوگی جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی دلمین بہت شرمائی کہ یہہ کیا ہوا کہ ساری ملک مین بدنام ہوجاونگا کہ
محمد الرسول اللہ نی اپنی بیٹی کی بی بی سے نکاح کر لیا حالانکہ اوس ملک مین بیٹی کی جورو
کا کر لینا نہایت عیب تہا اپنی دلمین سے اسبات سے بہت شرماتی تہی اور زید نی بار بار
تقاضا شروع کیا کہ مین طلاق دیتا ہون اور پیغمبر خدا منع فرماتی تہی اسمین یہہ آیہ اوتری
وَتَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ

وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ اسکی معنے یہہ ہین
جبکہ کہتا ہے تو اوس شخصکو کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر اوسکی اور انعام کیا ہی
تو نے اوسپر کہ نگاہ رکہہ تو اپنی پر قبیلہ اپنی کو اور ڈر اللہ تعالیٰ سے اور چہپاتا ہی
تو بیچ دل اپنی کی وہ بات کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرنیوالا ہے اوسکا اور ڈرتا ہی تو آدمیون
سے کہ مجہی کہین گی کہ بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا اور اللہ تعالیٰ بہت لایق ہے
اسکی کہ جس سے ڈری اسی عرصہ مین اکر زید نے چنانچہ آکر کہا کہ یا رسول اللہ مین نی
زینب کو طلاق دی جبکہ عدت گذر چکی یہہ آیتہ نازل ہوئی فلما قضی زید منہا وطرا
زوجنٰکہا پس جبکہ ادا کیا زید نے اوس بی بی زینب سے حاجت کی تیئن یعنے طلاق دیکر عدت
گذر گئی بی بی کر دی ہمنے تیری وہ زینب جب پیغمبر خدا نے زید کو بلایا اور کہا تو زینب
کو جاکر کہہ کہ ہمنے تمہین قبول کیا جب زید نی بی بی زینب کو یہہ پیغام حضرت کا دیا جب
بی بی زینب نے کہا کہ مین اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرلون کہ جو لایق پیغمبر خدا کی حرم شریف
کی ہون تو حکم ہوجاوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حکم ہوا ہی گیا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی گہر سی بی بی زینب کی گہر کو چلی ابہی وہ بی بی دعا ہی جاہتے تہی کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی گہر مین داخل ہوئے اور اذن نمانگا بی بی زینب نے
کپڑی آستین کی سے پردہ کر کر سمجہکر پوچہا کہ یا رسول اللہ بغیر شاہدون کی نکاح اور بغیر
خطبہ کی آئی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ المزوج وجبرئیل شاہد
یعنے اللہ تعالیٰ نے میرا تمہسی نکاح باندہا اور جبرئیل گواہ ہین بی بی زینب خوش ہوتین
اسیواسطے سب بیبیون پر بی بی زینب اپنی بڑائی کرتے اور کہتی کہ تمہین تو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمہارے باپون نے دیا ہے اور مجہکو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو آسمان کی اوپر سے دیا ہی اوسوقت کافرون نے اور بے دینون نے طعن
کی زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دراز کری اور برا کہنا شروع کیا جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم گہبرانی لگی تب اللہ تعالیٰ نے یہہ آیتہ نازل کری ما کان علی النبی
من حرج فیما فرض اللہ لہ یعنے نہین ہی اوپر پیغمبر کی گناہ بیچ اوس کام کی کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ
نے واسطے اوسکی اور فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنے
نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسیکا مردون تمہارون سی یعنے پیغمبر کسی مرد کا باپ نہین

تو بیٹی کی بی بی کیونکر ہوگی جیسی اگلی وقت مین منافق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تہی
اب کیوقت مین بعضی نادان اوسطرحسی شان اپنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مین برا
بکتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت نکاح کی جسعورت پر کرتی تہی وہ اوسکی خاوند
پر حرام ہو جاتی تہی بلکہ بعضے بیدین اس سی ایک مسئلہ اپنی روسیاہی کا بہی نکالتی ہین
کہ جس مرید کی عورت پر مرشد کی نگاہ پڑی وہ عورت اوسکی خاوند پر حرام ہو جاتی ہی
اور سندوہ پکڑتی ہین مسلمانون سمجہو یہہ انکا مسئلہ بہی جہوٹا ہی وہ مرشد کا ہیکو ہون گر
کہ جو کسی مرید کی ننگ وناموس پر نظر کرینگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو ان باتون
سی پاک ہین ایسی نظر بدسی اونکی شان مین حدیث ہی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الأَعْيُنِ
یعنے نہین ہی شان واسطے کسی پیغمبر کی یہہ کہ ہووی واسطے اوسکی چوری آنکہہ کی اور زنا کیونکر
اس نظر پاکین چوری رہی کہ جسی اللہ تعالی اسطرح سے تاکید کر کر فرمادی کہ اپنی امت کو بہی
کہہ کہ بری نگاہ پر انکہو نکو بہنچ لین قال اللہ تعالی قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ یعنی کہہ
ای محمد واسطے ایمان والون کے کہ آنکہین بندکرلین وہی بعضی نگاہون اپنی سے
جس گہر کی غلامون پر حکم نگاہ کی پاکی کا ہے ویسی امت کی شاہ کہ سلطان الانبیاہون اون
لاج بہری انکہو نمین کہان خیانتین سما دین گر شامت بداعتقادی کہ اپنا قیاس پاکون پر
جا کیا تو بہ کیا چاہیئے اور دوسری یہہ شبہہ ڈالتی ہین کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز
ہین سورہ والنجم پڑہتی تہی جب اس آیت پر پہونچی أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ
اوسوقت شیطان نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہہ ڈال دیا تلک الغرانیق العلی
وان شفاعتهن لترتجی یعنی یہہ بت بڑی ہین اور مقرر انکی سفارش کی آس کرنی چاہئے
ہی یہہ بات جو یون کہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سی شیطان کی ڈالی سے
نماز مین نکلی تو بڑی قباحتین آتی ہین ایک تو یہہ کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے کہ ہمارا شیطان
مسلمان ہوگیا ہے تو یہہ بات کب سچی ہو اور دوسری حضرت فاروق عمر فرماتی ہیز
کہ مین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنتا سو لکہہ لیتا ایکروز مجہسی قریشون نی کہا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آدمی ہین انمین غصہ بی ہے اور رضا بہی ہے اور غصہ مین
آدمی سی ان کہنے باتین کہی اور منہ سی نکل جاتی ہین تو ہر ایک وقت کی بات نہ لکہو
حضرت عبداللہ نی یہہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہدی تب حضرت پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہا اکتب فو الذی نفس محمد بیدہ ما خرج منہ الا الحق واشار الی فمہ یعنے لکھ
تو یا عمر قسم ہی جسکی ہاتھہ ہی جان محمد کی کہ ذات محمد کی ہاتہہ اوسکی مین سے ہے نہین نکلی گا اوس سے
مگر سچ اور اشارت اپنی موںہہ کی طرف کری یعنی اس موںہہ سی اور اللہ تعالی فرماتا ہی
ما ینطق عن الھوی یعنے نہین بولتا وہ خواہش نفس سے ان ھو الا وحی یوحی نہیں
وہ قران مگر وحی کیا جاتا ہے مگر یہہ بات کہی ہوئی عبد اللہ ابن عباس کی ہے
اونہون نی یون کہا ہوگا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم افرأیتم اللات والعزی
ومناۃ الثالثۃ الاخری جب پڑہتی تہی جس بحر کی آپ پڑہتی تہے ایسی ہی بول
پیغمبر مین شیطان نی بول اپنا ملا کر مشرکون کو جنکا نہین سنا دیا تلک الغرانیق العلی مشرکون
نی سنکر شور مچایا اور سب کہنے لگی کہ یون کہتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا
کہ یہہ کیا کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا
اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ **بیت** نبی نہین کبہی ہوا ناری اور غلام ✣
جہوٹی کو ساجہی نہین پیغمبر لیکا کام ✣ یعنی کوئے پیغمبر کبہی عورت نہین ہوئی اور غلام
نہین ہوا اور جہوٹا نہین کیونکہ پیغمبر وہ چاہئے کہ عورتون اور مردونکی مجلس مین بی دہڑک
جا بیٹہے اور کہلی نصیحت کری اور عورت کو بی اذن نکلنا درست نہین اور موںہہ اپنا نا
محرم مردسے ڈہکنا ضروری ہی اور نامحرم مردسے باتین کرنی گناہ ہین اور پیغمبر امت کو
نہ دیکہی یا بولی تو مقصد پیغمبر کیا فوت ہووہی اور پیغمبر غلام اسواسطی نہین ہوئی کہ پیغمبر
سردار سب خلق کا چاہیئی صورت مین بہی اور سیرت مین بہی اور غلام ہوئی تو حقیر ہوتی
اور حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام بنایا تو کیونکہ مسلمان کا فرزند غلام نہین ہوتا وی تو
پیغمبر کی فرزند تہی اور کسی پیغمبر نی جہوٹہہ نہین بولا دین کی کام مین اور دنیا کی کام مین
کیونکہ جہوٹہہ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور پیغمبر گناہ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہین اور جو پیغمبر خدا
جہوٹہہ بولتی اور گناہ کرتے تو کافر دن قیامت کو حجت نہوتی یون کہہ دیتے کہ یہہ
جہوٹہی تہی انکی بات ہماری نزدیک معتبر نہ تہی کوئی سچا پیغمبر بہیجتا تو ہمین یقین ہوتا انپر
پر حجت لازم ہوتی تو مارنا ظلم ہوتا اور اللہ تعالی ظلم سی پاک ہے دوسری فاسق فاجر
جہوٹی شاہدی بہرنی والی کی شرع مین شاہدی روا نہین اور اللہ تعالی پیغمبر کو فرماتا ہی
لیکون الرسول علیکم شہیدا یعنی تو کہ ہوجاوی پیغمبر اوپر تمہاری شاہد معلوم ہوا کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کنا ہو سے معصوم ہی اور ...
جب پیغمبر خدا معصوم نہ ہوتی اور گناہ کرتی تو اللہ تعالی بندونسی گناہ کو روا رکھتا بعضی
کہتی ہین کہ لیوا دیو ہین ہی پیغمبر نی جہوٹھ بولا ہے تو کافر ہوا **سوال** جو کوئی
کہی کہ حضرت ابراہیم نی تو تین جہوٹھ بولی ہین **جواب** وہی جہوٹھ نہ تہی ولیکن صورت
جہوٹھ کی سے تہی جیسی ذو معنی ہوتی ہین **سوال** کیونکر بولی تہی **جواب** ایک تو
یہہ تہا کہ ایک روز نمرود علیہ اللعنۃ مع اور لوگون شہر کی واسطی ایک تہوار کی منانی
کو شہر سی باہر گیا تہا اور بتخانی خالی پڑے تہی حضرت ابراہیم کا باپ معہ لڑکے
بالون کی شہر سے باہر کو چلا حضرت ابراہیم نی راہ مین کہا کہ مین بیمار ہوں اور لوٹ گئے
اونہون نی جانا کہ سچ بیماری ہی ہو دی گی وہ حضرت ابراہیم کو چہوڑ گئے دوسری
حضرت ابراہیم بتخانہ مین گئے کیا دیکہتی ہین کہ بتخانہ مین ہر ہر بت کی آگی طرح طرح کی
کہانی اکہٹہ کیی تہی یہہ کہ آکر تبرک بانٹ کر کہا وینگی حضرت ابراہیم نی کلہاڑا لیکر
مورتونکو توڑا اور بڑی مورت کو کچہہ توڑکر وہ کلہاڑا اوس بڑی مورت کی
کاندہی پر دہر کر آپ اپنی گہر چلی آئی جب نمرود باہر سی اپنی گہر مین آیا تو برا حال
دیکہا جب تحقیق شروع کی کہ وہ کون ہے کہ جسنی یہہ کام کیا ہی ایک شخص نی کہا
کہ ایسا کام تو ایک جوان ابراہیم ہی اوسنے کیا ہوگا کیونکہ وہ اون کی خو سی واقف
تہا جب نمرود نی اونہین بولایا اور پوچہا کہ یہہ کام کسنی کیا ہی حضرت ابراہیم نی کہا کہ
یہہ کام اس بڑے بت نی کیا ہی اونہون نی کہا یہہ تو پتہر ہے نہ دیکہی ہی اور نہ سنتی ہے
یہہ کیونکر کری جب آپ نی فرمایا کہ جو نہ دیکہی ہے اور نہ سنتی ہی تو تم کیون انکی آگی سر مارتے
ہو وہ جان گیا کہ تحقیق اونہون نی توڑا ہے اور تیسری ایکدن حضرت ابراہیم اور بی بی
سارہ قبیلہ اونکا اونٹ پر سوار شام کیطرف جاتی تہی کہ راہ مین ایک راجا ظالم تہا کہ خوب
صورت عورت کسی مسافر کی پاس ہوتی تو چہین لیتا اور خاوند ساتہہ ہوتا تو مار ڈالتا
اور بہائی ساتہہ ہوتا تو کچہہ نکہتا جب یہہ اوس مکانمین گئے کہ جہان چوکی تہے اونکی
اونٹ کا جہاڑا لیا تو بی بی نکلی بہت خوبصورت تہی چوکیدارون نی پوچہا کہ تم انکی
کیا لگتی ہو حضرت ابراہیم نی کہا بہائی ہون اسلئے جو ابراہیم نی کہا تہا کہ مین بیمار ہون
تو بیماری بدن کی دکہنے کو کہتی ہین تو آپنے یون فرمایا تہا کہ مجہی دونکی بت پرستی

اور کفر کا بڑا دکہہ ہی اور یہہ جو فرمایا تہا کہ مین بہائی ہون بی بی ہماری بہن ہے
تو یہہ بہی ذو معنی سے تہے کیونکہ کل مومن اخوۃ سب مسلمان آپسمین بہائی ہین تو سب عورتین
دین کی بہن ہین اور دوسری چچا کی بیٹے بہی بہن ہے بی بی سارہ حضرت ابراہیم کی
چچاکی بیٹی بہی تہی اور چچا کی بیٹی کو بہی عرف مین بہن کہتی ہین اور یہہ جو کہا
کہ یہہ بت توڑی ہین انکی بڑے بت نی تو البتہ حضرت ابراہیم نی ہی توڑی ہتی
تو آپ موزر بڑی ہتی سب سی کیونکہ پیغمبر تہے اور بعضی باتین ہماری پیغمبر نی بہی ذو معنی
فرمائی ہین **حکایت** ایکدن ایک بوڑہیا عورت نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا کہ یا رسول اللہ مین بہشت مین بہی جاونگی حضرت نی فرمایا کہ بوڑہی عورت
بہشت مین نہین جاویگی وہ عورت بڑہیا رونی لگی کہ میرا کیا حال ہوگا وہ جب روتی
ہوئی بی بی عایشہ پاس گئے اور وہ بہی اوداس بیٹہے تہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم آئی اور بی عایشہ نی پوچہا کہ یا رسول اللہ یہہ بوڑہیا کہتی ہے کہ مین نی پیغمبر علیہ
السلام سی سنا ہی کہ کوئی بوڑہی عورت بہشت مین نجاویگی جب حضرت نی فرمایا کہ
سچ ہی جوان کرکر بہشت مین داخل کرینگی **حکایت** ایکدن ایک شخص حضرت
کی پاس آیا کہ یا رسول اللہ مجہی جہاد کی لئی ایک اونٹنی دلواد جب آپ نی اوسی فرمایا کہ
تجہے اونٹنی کا بچہ دلوادینگی جب اوس شخصنی کہا کہ یا رسول اللہ مین اونٹنی کا بچہ
کیا کرونگا تب آپنی فرمایا کہ سب اونٹ اونٹنیون کی بچہ ہوتی ہین کیا تمہاری اونٹ
بیاتی ہین **حکایت** ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گنوار دنکی برہی سی جدے
ہوکر ایک شخص سی پوچہا رستہ کدہر کو ہی جب اوس شخصنی پوچہا کہ تم کون ہو آپنی فرمایا
کہ ہم مائی ہین یعنی آبی ہین مائی کہتی ہین جیسی یہان میان دواب کی کہتی ہین اب
یہان بہی کوئی اپنی تئین میان دواب کا کہی تو روا ہی کیونکہ سب ماباپ کی پانی سی
ہوتی ہین اور جہوٹہ کی شاہدی شرع مین روا نہین پیغمبر جہوٹ بولتی تو انکی شاہدی کب
روا ہوتی **بیت** ختم سبہی پیغمبران ہی محمد نام ✤ سب نبیون سرتاج ہی سبکے جان امام
روز قیامت تک اٹل تسکے شرع ندان دہ ✤ انکو سچ معراج ہی جا کت لکہا قران ✤
اور ایمان سب پیغمبر دنبر جیسی لانا ضرور ہی ویسی ہی حضرت محمد الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو کتنی چیزین خاص جانئی چاہیئے ایک تو یہہ کہ خاتم النبیین ہین یعنی پیغمبری اونپر

جاتی ایک تو یہہ کہ خاتم النبیین ہین یعنی پیغمبری اون پر ختم ہوئی انکی پیچھی کوئی پیغمبر ہو کر ہرگز
نہین اویگا بلکہ حضرت عیسے آوینگی تو وی بہی توریت انجیل پر عمل نہین کرینگی عالمون محمد
کی طرح شریعت محمدی پر اپنا عمل رکہین گی اور خلق کو بہی شریعت محمدی تلقین کرینگی اب معلوم
ہوا جب حضرت عیسی جیسے دنیا پر آکر شریعت محمدیکو اختیار کرینگی تو اور کوئی
خلاف شریعت محمدی کی عمل رکہی تو کب مقبول ہوا اب جو کوئی کہی کہ مین پیغمبر ہون تو کافر ہوا
اور جو کوئی اوسکی پیغمبری کہنی کو سچا جانے تو کافر ہوا اور جو کوئی اونکی کافر ہونیمین شک
سمجہی تو بہی کافر ہوا کیونکہ اون پر نبوة ختم ہو گئی ہی نام اون کا محمد ہی اور احمد ہی صلی اللہ
علیہ وسلم اور یہہ دونو ؔ قران سے ثابت ہین ایک انا فتحنا مین محمد الرسول اللہ ہی
دوسری سورہ صف مین ہی اسمہ احمد اور اونکی ماکا نام امینہ اور باپ کا نام عبد اللہ اور اونکو
دلمین یون سمجہی اور زبان سی بہی یون کہی کہ وہ پیغمبر اللہ تعالے کی بہیجی ہوئی ہین جو کچہ کہ اللہ تعالے
نی فرمایا تہا سو ہی اوہنون نی خلق کو پہنچا دیا نہ ایک بول پڑہایا اور نہ کسی کی خوشی آمدکی
کچہہ گہٹا کر کہا اور جو سچہ تہا تو سچہ بتلا دیا اور جو جہوٹہ تہا سو جہوٹہ جتلا دیا ایکہی بات تو علماؤن
نی سمجہی اور سب کہول کر عام لوگونکو سمجہا دی صحیح سمجہی اور یون سمجہی کہ اللہ تعالی نی
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب آدمیون اور جنات پر بہیجا ہی پیغمبر فرماتی ہین
بعثت الی الاسود والاحمر یعنی مین بہیجا گیا ہون مین طرف سیاہون اور سرخون کی
یعنی جنات اور آدمیون پر اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی سوای حضرت سلیمان کی اور کوئی
پیغمبر جنات پر مبعوث نہین ہوا تہا سوال اور یہہ جو قرآن مین فرمایا ہی انا سمعنا کتابا انزل
من بعد موسی یعنی جنات نی اپنی برادرے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی قرآن
سنکر کہا کہ ہمنی سنی ایک کتاب کہ اوتری ہی پیچہی سے موسی کی تو معلوم ہوا کہ جنات
پر حضرت موسی بہیجی گئی ہون اگر دی بہیجی ہنوئی ہوتی تو جنات موسی کی کتاب
کو کیا جانتی جواب موسی علیہ السلام تو اپنی ذات سی جنات پر ✿ نہین بہیجی گئی
تہی ولیکن توریت جو حضرت موسی پر اوتری تہی بعد حضرت موسی کے انجیل سے پہلی
سب بنی اسرائیل کو توریت پر ہی عمل کرنی کا حکم تہا حضرت سلیمان حضرت موسی کے
وفات سی پانسو اکاسی برس پیچہی خلافت پیغمبری پر بیٹہی تہی حضرت سلیمان پر
بہی حکم توریت پر عمل کرنی کا حکم تہا حضرت سلیمان کو جنات پر بہی اللہ تعالی نی بہیجا تہا

جنات کو توریت پہونچی تہی اور بعد حضرت سلیمان کی ہماری پیغمبر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم ہونچا کہ سب آدمی اور جنات کو قرآن پر عمل کرنا تعلیم کرو اسیواسطی جنات کی لوگون نی کہا کہ بعد توریت کی ہمنی کتاب سنی کہ آدمی اور جنات سب پر حکم کرتی ہی **سوال** حضرت سلیمان سی پہلی جنات کونسی پیغمبر کی کہی پر عمل کرتی تہی **جواب** حضرت آدم سی پہلی جنات پر فرشتی پیغمبر ہوکر آتی تہی اور کرنا نا کرنا سمجہاتی تہی وہی حکم چلاتا تہا اب سمجہو کہ اللہ تعالی نی سب آدمی اور جنات پر حکم بہیجا ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور اطاعت محمدی کرو جو مانی سوئی مسلمان ہی اور جو کوئی کہی کہ ہم طریقت والی ہین ہمین شریعت محمدی سے کیا کام ہی وہ کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ فقیرون پر پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام کا ماننا ضرور نہین وہ کافر ہوا یا کہی کہ بعضی بین یا ہندون کو خلاف شریعت کرنی منع نکری ہی انہیر اللہ تعالی نی یون ہی فرمایا ہی کافر ہوا یا یون کہی کہ اللہ تعالی نی جنات پر ہماری ہی پیغمبر کو کاہنکو بہیجی ہین تو بہی کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالے کا حکم سب مومن اور کافر دنکو ماننا فرض ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا یعنی نہ بہیجا ہمنی تجہی مگر واسطی سب آدمیونکی خوشی دینی والا اور ڈرانی والا ہی یعنی جو کوئی تیرا کہا مانی اوسی خوشی بہشت کی دی اور جو نمانے اوسی دوزخ سی ڈرا دی اور بعضون کو شبہ پڑگیا ہی کہ پیغمبر خدا عرب مین آئی تہی عرب والون کو ہی حکم ماننا اون کا لازم تہا اور دلیل پکڑتی ہین کہ اللہ تعالے نی قرآن مین فرمایا ہی وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ یعنے نہ بہیجا ہمنی کسی پیغمبر کو مگر ساتہہ زبان قوم اسکی کی اسکی معنی یون نہ سمجہا چاہیئی کہ جس زبان کے بولنی والو مین پیغمبر آئی تہی اوسے زبان کی بولنی والون پر آدمی کا حکم تہا اور زبان والون پر نہ تہا بلکہ یون سمجہی کہ جتنی پیغمبر آئی ہین جس قوم مین اوترے ہین اوسی قوم والون مین سی کسیکو اللہ تعالے نی پیغمبری مین قبول کرلیا ہے اور دعوت اونہون نی پہلی اونہین مین ظاہر کے اور پیچہی اور دوسرون پر کی والا نہ بڑی قباحت لازم آتی کیونکہ حضرت موسی جنہون مین تہی وہ بنی اسرائیل تہی عبرانی زبان بولتی تہی اللہ تعالی نی توریت بہی عبرانی ہی زبان مین اوتارے اور دوسری مصر کی لوگونکو جو عربی خاص بولتی تہی اونکو بہی سمجہاتی تہی اگر سوا سی عبرانی زبان کی اور پر مبعوث ہوتی تو فرعونکو کاہی کو کہتی اور حضرت عیسی جنہین پیدا ہوئی تہی اون لوگون کی بولی سریانی تہی تو انجیل سبے اللہ تعالی نی سریانی ہی زبان مین

ی اور حضرت عیسی یونانی اور رومی بولی نہ بول جانتی تہی حضرت عیسی کو ... کو
لی بولی میں سمجہاتی تہی اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتی ہیں کہ اللہ تعالے نے ان خبردی قل اوحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ یعنی کہدی
ی گئی ہے طرف میری یہہ قران کہ ڈراؤں تمہیں کو جو بلاتی کی معرفت حاضر ہیں اوس
ن کی اور جس پر کہ خبر اوسکی پہونچی اون سب پر حکم ہے کہ اوس قرآن پر عمل کریں
مبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں اللہ تعالی نے بہیجی ہیں سب کو سب ولایتوں پر لازم
کہ اون کا کہا مانے خدا کے رسول جہوٹے نہیں ہوتے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے
ب آدمیوں اور جنات پر ہی بہیجا ہے جس پر حکم ہمارا پہونچے اوسے کہا ہمارا ماننا چاہیے
درست ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی حبشی کو نامہ لکہا اور اوسے
ن پر بلایا اور اوسنے دین محمدی قبول کر لیا اور ہرقل رومی پر نامہ لکہا اور کسری فارس سے
نامہ لکہا کہ دین محمدی قبول کر اور جس نے نہ مانا اوسی بار تلوار دون منایا اگر خدا
حکم سوا عربیوں کی ہوتا تو انکو پیغمبر کیوں نامہ لکہتے اور یہہ بہی سمجہنا چاہیے کہ بعضی کہتی
ں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری سے پہلے اپنی قوم کی دین پر تہی یہہ بات جہوٹ
اس بات کی حکایت ایکروز کعبہ کی چہت گر پڑی تہی اور دیوار کعبہ کی ترق گئی
اور دنوں پیغمبر خدا کو پیغمبری نہیں ہوئی تہی سب قریش اکہٹی ہوکر کعبہ کو چننی لگی
ب پیغمبر خدا بہی اپنی سر پر گارا مٹی رکہہ رکہہ کر پہونچاتی تہی اور قریش ستر عورت کہول
کر کرتی تہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہہ بند سمیت کام کرتی تہی ابن عباس نے
ی بہتیجی ہم اپنی تہبند کا اینڈوا کر کر ڈہوتی ہیں تو بہی یوں نہیں کرتی جب حضرت نے چاہا
اسی طرح سی کروں جب ایک شخص نے غیب سی آکر غصہ ہوکر ہاتہہ میری پسلی پر
اور کہا کہ تو بہی ایسا کام کرتا ہے جب میں بیہوش ہوگیا اور اللہ تعالے نے
ی ستر ہونی دیا لوگوں نے مجہسی پوچہا کہ تجہیں کیا ہوا تہا میں نے کہا کہ میرا ازار کہاں ہے
توں کو انہیں اللہ تعالی نے اتنی حال کہڑکی سے جب بچا رکہا تہا چہ جائے کہ کفر اور
ور گناہ صغیرہ کیونکر ہو سکتی **سوال** یہہ حدیث جبیر ابن مطعم سے روایت ہے
ابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی دین قومه کہ تحقیق دیکہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور رہا اور بر دین قوم اپنی کی تہا اب کیا کہو گے **جواب** مراد

اس واسطی ہی کہ قریشیونمین بعضی چالین ملت حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام
کی وقت کی باقی رہ گئین تہین جیسی حج کی آداب اور نکاح اور خرید اور فروخت اور مسواک
اور ناکمین پانی دینا اور ناخن کتروانی اور بغل کی بال دور کرنی اور پاکی کی بال مونڈنی اور بال
لبون کی کتروانی اور ڈاڑہی چہوڑنی اور پانی سی استنجا کرنا ان باتونمین تابعدار ملت حضرت
ابراہیم کی اپنی قوم کی ساتہہ تہی اور سوای طریق حضرت ابراہیم کے معاذ اللہ گناہ اور شرک
مین کب موافق تہی بلکہ عبادت مین جو خلاف حضرت ابراہیم کے کرتی تو آپ موافق حضرت
ابراہیم کی کرتی جیسے قریشیون نی حج مین عرفات پہاڑی پر جانا موقوف کیا تہا حرم مین
ہی حج کرلیتی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوکر جب لی عرفات پر جا کہڑی ہوا
کرتی تہی اور بعضون کو شبہہ پڑتا ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ
وَلَا الْإِيمَانُ یعنی نہ تہا تو جانتا کہ کیا ہی کتاب اور نہین جانتا تہا تو ایمان اور دوسری آیت
وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى اور پایا تجہی راہ بہولا پہر راہ دکہایا اسسی یون نہ سمجہو سم کہ گناہ یا
شرک کرتی تہی اور تجہی راہ دکہایا اسکی معنی یون ہین کہ اللہ تعالی نی اپنی پیغمبر کو احسان
جتایا ہی کہ دیکہو تو کچہہ بہی نہ پڑہا تہا اور ہمنی تجہی کتاب پڑہا دی اور ایمان کی شاخین اور
دلیلین جو قرآن مین بیان کردی ہین سمجہا دی اور شریعت اور بندگی آداب جو تمہین نہین آتی تہی سکہلا دی اور بعضی اس
آیت کی معنی یون کرتی ہین کہ قرآن مین بعضی جگہ کہا پیغمبر کو اور مراد ہی بتلانا پیغمبر کا تہا اور بعضی جگہ مراد امت کو جتلانا
اور بعضی جگہ کہا پیغمبر کو اور مراد پیغمبر اور امت دونون ہین تو وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى کہا تو پیغمبر کو اور مراد امت
ہی کہ تیری امت کو ایمان اور قرآن دیا اور ہدایت کری کفر اور شرک اور گناہ سی بچایا اور جگہ
فرمایا ہی فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا بس نکہہ تو دونون ماں اور باپ کو بات
حقارت کی اور نہ جہڑک اون دونون کو اور کہہ اون دونونسی بات با آداب اللہ تعالی
نی فرمایا کہ کہہ آداب ماں اور باپ کی تو یہان مراد امت کی تعلیم ہی کیونکہ ماں باپ پیغمبر کے
تو لڑکا پن ہین ہی مرگئی تہی اور بعضی جگہہ مراد پیغمبر ہوتا ہی جیسے کہا ہی وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ
كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا یعنی اگر ثابت نہ رکہتی ہم تجہی پر آپنہ نزدیک تہا تو میل کرتا طرف
اونکی کسی قدر کسی خبر مین اور بعضی جگہہ آپ اور امت دونون مراد ہوتی ہین جیسی
فرمایا كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ یعنی کہاو تم حلال اور بعضون نی ضال کی معنی گمراہ کہین ہین یعنی
راہ بہولا تو وہ احسان جتایا ہی کہ جب دن شام سی آتی ہوئی حضرت اونٹہ پر سو گئے

تھی اور شیطان نے بہکاوے کی پکڑ کر راہ سے بے راہ ڈال دی تھی حضرت جبرئیل اگر بہکا کر
گمراہ پہ ڈال گئی اور بعضوں نے ضالا کے معنی محبت کی کہی ہیں کہ تھی اپنا پیارا پایا
تو راہ دکھلائی ہو چکا اور ہمیں یوں سب سے سمجھنا ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سلطان
الانبیا اور امام الانبیا ہیں **سوال** کیونکہ معلوم کیا **جواب** ہمارے پیغمبر فرماتی ہیں
کہ انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور بڑا تو معلوم ہوا کہ
جب سب اولاد آدم کی سے بڑے ہوئے تو حضرت کی آدم کی اولاد میں پیغمبر اولوا العزم ہیں
جیسے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام کہ اولوالعزم
ہیں جب انسے اچھے ٹھہرے تو وہ البتہ فاضل تر حضرت آدم سے ہیں حضرت آدم کی اولاد
سے بھی بالاولی اچھے ٹھہرے اور دوسرے دلیل ہی کہ حضرت پیغمبر نے فرمایا ہی کہ آدم ومن دونہ
تحت لوائی کہ حضرت آدم اور جو سوا اسکے ہیں نیچے نیزہ میری کے ہونگے کیونکہ قیامت کو
پہلے جس کی شفاعت قبول ہوگی وہ میں ہوں گا اور دوسرے پیغمبری او ہونگے اور ونکی
پیغمبری سب سے ممتاز ہی کیونکہ اونکی شریعت نے اگلے پیغمبروں کی شریعت اوٹھائے اور
اونکی شریعت قیامت تک کوئی نہیں اوٹھا سکیگا اللہ تعالی فرماتین فرماتا ہے
انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کہ تحقیق یہ کتاب ہے عزیز
کہ پہلے اس سے ایسی کتاب نہیں آئی کہ اسے جھوٹا دے اور بعد اسکے بھی ایسی
شریعت نہیں ہوگی کہ اسے اوٹھا دے بہت ایسی باتیں ہیں کہ جس سے فضیلت
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہی ولیکن بعضے صاحبوں کو خواہ
مخواہ شبہہ پڑ جاتا ہی **سوال** وہ کیا شبہ پڑ جاتا ہی **جواب** اول تو یہ بات ہی کہ
کہ کتنی میں پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا ہی لا تخایروا بین الانبیاء یعنے بھلائی برائی
نکرو تم درمیان پیغمبروں کی تو ان دونوں یوں طور تھا کہ بعضے کہتے تھے کہ فلانا
پیغمبر کیا چیز ہی فلانا بڑا ہی ایک کے بڑائی اور دوسرے کی حقارت کرتی اور دوسرے
جنکی اونہوں نے حقارت کری تھی اونکی بڑائی کرتی اور دوسری کی حقارت کرتے
پیغمبر خدا نے سنکر فرمایا کہ خبردار اس طرح سے پیغمبر کی بڑائی نکرے کہ دوسرے کی
حقارت ہو کیونکہ پیغمبر سب واجب التعظیم ہیں ان سب کی تعظیم کرنی واجب ہے
انکی بے تعظیمی کفر ہی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض کہ اللہ تعالی نے آپ

فرماتا ہی کہ یہہ جو پیغمبر ہین اُنسمین بعض اُنکی پر بعض کو ہمنی برائی دی ہی ولیکن یہہ برائی
ویسی نہین کہ جسکو پیغمبر خدانی منع فرمایا ہی لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی یعنے
فضیلت نہ دو تم مجھی اوپر حضرت موسی کی یہہ بات پیغمبر خدانی اسواسطہ فرمائی تھی کہ ایک
یہودی نی قسم کہائی تہی کہ قسم ہی مجھی اوس اللہ تعالی کی کہ جسنی حضرت موسی کو سب
خلق پر برگزیدہ کیا یہہ بات سنکر ایک مسلمان نی اوس یہودی کی مونہہ پر طپانچہ مارا کہ تونی
سب خلق پر برگزیدہ کیون کہا کہ اسمین ہماری پیغمبر بہی آئی جب یہہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپنی سمجہا کہ اسنے حضرت موسی کی حقارت کری واسطہ تعلیم
تعظیم پیغمبر خدا کی کہ موسی ہین یہہ بات فرمائی کہ تم آپ ہی آپ بغیر سنی ہمسی ہمین
برائی دیتی نہ پہرو جبتک خدا سی بواسطہ خدا کی رسول کی نسنو ایسی ہی بات یہہ ہی کہ
فرمایا ہی لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ یعنی مجھی اہی آپ بڑا نکہو حضرت ابراہیم پر اور ایسا ہی
ہی جو کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر البریہ کہتا یعنے ای بہلی سب خلق کے
تو آپ فرمائی کہ وی حضرت ابراہیم ہین اور جو کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیل اللہ کہتا
تو آپ فرمائی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین تو ان باتون سی تعلیم امت کو تعظیم پیغمبرونکی
منظور تہی ایسا نہو کہ کوئی انکی بڑائیونکو بہول کر کچہ حقارت انکی دلین پیغمبرونکی نہ آجاسے
کیونکہ وی پیغمبرون مین اولو العزم ہین اور دوسری یہہ بات ہی کہ آپکو اپنی طرفسی تو کچہہ
کہتا معلوم نہ تہا ہی نہین جو پیغمبرون کی فضیلت سنی تہی وہ بیان کرتی تہے اور جب اپنی
برائی اور فضیلت دریافت ہوئی تو وہ بیان فرمائی جب تلک اپنی برائی اور فضیلت نہ
سنی تہی تب تلک صحابہ کو روکتی تہی کہ ہمین اپنی طرفسی تم برائی ندو اور یہہ جو فرمایا ہی
لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی یعنی لایق نہین ہی کسیکو کہ کہی مین
بہلا ہون یونس بن متی سی یہہ جو بولا ہی کہ مین بہلا نہین ہون اسمین دو وہم ہین ایک تو یہہ
کہ پیغمبرونی اپنی دلین کہا ہو کہ کوئی حضرت یونس سی ہی بہلا نکہی تو تعلیم ہی ہی کیونکہ انکی جلد
بازی دعا ی قوم کی ہین اور بہاگ جاتی ہین اور سزا ملنی مین کہ مچہلی کے پیٹ مین رہی
بہت مشہور تہی ایسا نہوی کہ کوئی انکی تعظیم نبوت مین فرق سمجہے فرمایا کہ پیغمبر ہم جیسی ویسی
ہی اون کو حقیر نہ سمجہو اور دوسرا یہہ وہم ہی کہ کبہی یہہ کہا ہو کہ ہماری امت مین کسیکو
لایق نہین انکی باتین سنکر اپنی صبر سکونت پر گہمنڈ کرکی کہنی لگی کہ مین حضرت یونس جیسی ہا

پیغمبر سی ہی پہلا ہون **سوال** یعنی تفصیلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی اور
پیغمبرونکی حق مین فرمائی ہین کہ ہم سی سوا ہین جیسی فرمایا ہی أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ یعنی
قیامت کو پہلی جسکو کپڑی پہنائی جائینگی حضرت ابراہیم ہون دینگی اور دوسری فرمایا ہی
قیامت کو جب خلق بیہوش ہوجاوینگی پہلی جسی ہوش ہویگا وہ مین ہون گا ولیکن جب سر اوٹھا
کر دیکہون گا تو حضرت موسی کو عرش کی تلی کہڑا پاؤن گا یہہ معلوم نہین کہ وی بیہوش
ہوئی ہی نہ تہی یا عوض اس بیہوشی کی کہ وقت تجلی کی طور پر او نہین ہوئی تہی اور ہمسی پہلی
ہوش اونہین آئی ہو سمجہہ ہی سمجہنی کی بات ہی جو سمجہہ ہو سو ہی بولتی مین اگر یہہ باتین
ہمین نہ بتلاجاتی تو انکی بزرگی کو ہم کیا جانتی ولیکن دیکہو تو آنکہہ کہول کر اس محبوب کردگار
محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی دولہ برات ہزدہ ہزار عالم کا ہی کہ جیسی آدمی اور جنات
✥ ایک جہت پیغمبری بخشی ہر پیغمبر کا معجزہ اوسکی زندہ کی تک ہی تہا اور اوسکی حکم کا بولا
جیسی دعوت کہتی ہین دوسری اولوالعزم پیغمبر تک تہا کہ جیسی حضرت آدم کا حضرت
تک حضرت نوح کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک اور حضرت ابراہیم کا حضرت موسی تک اور
حضرت موسی کا حضرت عیسی تک اور حضرت عیسی کا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک علیہم السلام
یہہ شان بزرگ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ یہہ کتاب قران جو نازل ہوئی ان پر
کی دونو باتین لفظ اوسکی ہین معجزہ بہی اور ہدایت بہی ہدایت قیامت تک ایسی ہی کہ کیا
ہی اور کیا جن جو اسکی ہدایت پر عمل کری بخشا جاویگا اور جسنی اسکی خلاف کیا
مقبول ہوگا اور جو انکار کریگا سو مردود ہوگا کوئی اور شریعت ایسی نہین اوٹہادیگی
اسکی آئی سی سب شریعتین اوٹہہ گئین **دوہرہ** کپٹ چلین محبوب کے طرہ مین چہہ بار
دم ماری اس جگہ کستوری تاتار + مثال ایسے ہی سورا اوٹہا + آدگی نہ جب تک
ن تاری چند سب چہپ گئین + سورج نکسو آن اپنی اپنی جا چہپین + اس کی معنی یہہ ہین
ند اور تاری اپنی روشنی جب تک ہی کہ جب تک سورج نہین نکلتا اور جب سورج
تا ہی تب کسیکی روشنی کی حاجت نہین رہتی ہی پیغمبر ہی تین طرحکی ہین ایک نو
اور دوسری رسول کہ جنکی پاس حضرت جبرئیل نئی شریعت نہین لائی موافق
ب اور حکم اپنی سی پہلی اولوالعزم کی لوگونکو تلقین کرتی رہے ایک ایک وقت مین
بہت ہوئی ہین وی مثال تارونکی ہی حضرت نی فرمایا ہی أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ

اصحاب میری مانند تارونکی ہین تارون کی روشنی سی راہ تو پاوی ولیکن چراغ کی حاجت
ہی ور والی کو اور اولوالعزم مانند چاند کی ہین ولیکن چاند کی روشنی یہان تک بھی وہان
تک چاند نا ہی جہان پر نہ ہووگی وہان پر چراغ کی حاجت ہی تو اور اولوالعزمون کی شریعت
کا بہی یہی طور تہا کہ جہان تک حکم پہونچا مانو اور جہان تک نہ پہونچا اگلی پیغمبر کے طور پر رہو
تو بہی مقبول تہی جیسی حضرت موسی اور حضرت عیسی کے دعوت کی وقت مین مکہ والے حضرت ابراہیم
کی ملت پر تہی مقبول تہی اور ہماری پیغمبر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانند آفتاب کے
ہین جب آفتاب نکلا کہین زمین کی پردہ پر حاجت روشنی کی واسطی چراغ کی نہی سورج
کی روشنی زرا کفایت کرتی ہی اور جو دن مین چراغ روشن کرے اوس چراغ کی روشنی سی
کوئی راہ پاوی اگا سورج کی چاندنی سی جو راہ دیکہا وہی راہ ہی اور قران معجزہ بہی ہی کہ بعد پیغمبر
کی قیامت تک رہی گا اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی جب جانی کر لا
دو کوئی ایک سورت بہی جیسا یہہ قران ہی تو پیغمبر خدا کی وقت مین جتنی کوئی عرب تیز
خوش گپت اور لکہ رس اور جتہہ اور شاعر اوس ملک کی تہی اکہٹی ہوئی اور چاہا کہ ایک آیت ہی
بنا سکین نہ بنائی گئی اور بادشاہون نی اور عالمون سنی اوس ملک کے اور اور ملک کے
لوگون نی بی چاہا کہ بنا دین سب نہی قیامت تک جو چاہی کہ بنا دی نہی گا معجزہ ہی مسئلہ
اور پیغمبر ہمارے سب سے پہلی قبر سی اوٹہینگی اور سب سے پہلی شفاعت سب کے کرینگی اور سب
سی پہلی شفاعت اونہون کی قبول ہوویگی اور سب سے پہلی جاینگی اور کہان تک گنون ان
جنتی ہوتی سب شمار ساری کہی مہربان اور یون سمجھی کہ امت حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور پیغمبرون کی امتون سی بہتر ہی جیسی ہماری اور پیغمبرون سی افضل ہین اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی ہو تم بہلا گروہ نکالی گئی واسطی آدمیون کے
اور حدیث مین کہ تہارا دنیا مین رہنا تہوڑا اور ثواب بہت سا ہی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی
کہ ہماری امت جو فرمان بردار ہی اور یہودی اور نصاری کہ اپنی پیغمبرون کی راہ پر تہی
اون کا ایسا معاملہ ہی کہ جیسی کوئی بین مزدور رکہی ایک کو کہی کہ تو فجر سی دوپہر تک
مزدوری کر تو مین تجہے ایک قیراط دونگا اور دوسرے کو کہی کہ تو دوپہر سی چار گہڑی دن
رہی تک مزدوری کر تجہی ایک قیراط دونگا اور تیسرے کو کہی کہ تو عصر سے مغرب تک
مزدوری کر تجہی مین دو قیراط دونگا جب مزدوری کر چکین تب وہ شام کو مزدوری دینی لگا

تو ادن دونکو دو قیراط دی اور جیسی دو گیے اوسی دو دی پہر وی دونو غصہ ہوکر لڑنی لگی
کہ یہہ کیا واسطہ کہ ہماری مزدوری سوا ہی اور محنتانہ تہوڑا ملا اور اسکو محنت تہوڑی اور
محنتانہ بہت ملا جب اوس مالک کام نی کہا کہ جو مین نی تمہارا محنتانہ ٹہرالیا تہا وہ تمہین
پورا پہونچا اب باقی کامین مختار رہون اپنا مال چاہا جسی دیا تمہین کیا پڑی تو یہی
بات ہی یہودی تو ایسی ہین جیسی دو پہر تک کا مزدور اور نصاری ایسی ہین جیسی
دیڑہ پہر تک کا مزدور اور محمدی ایسی جیسی چار گہڑیکا محنتی اور دونو نسی دونا محنتانہ
ملی اس امت کی عمر تہوڑی ہی ولیکن انہین تہوڑی کام کا ثواب بہت ہی

حکایت

پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین تہا کہ اوسنی ہزار مہینی تک دن
نیزہ پکڑ کر جہاد کرتا رہا اور رات کو ساری رات نفلین پڑہا کرتا تہا جب وہ مقبول
ہوا تہا تب اصحابون نی عرض کی کہ یا اللہ کی رسول نہ تو ہماری اتنی عمر بڑی ہی
اور نہ ہمین ویسی قوت ہی ہم کیونکر اوسکی درجون کو پہونچین گی جب اللہ تعالی نی
فرمایا کہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر ۔ یعنی شب قدر کی رات مین جو ایک رات عبادت
کروگی تو ہم تمہین ایسا درجہ دین گی کہ وہ ہزار مہینی کی عبادت والہ سی بہلا ہوگا ہزار
مہینی کی تراسی برس اور چار مہینی ہوتی ہین اور بہتی چیزین ایسی ملی ہین اس امت
کو کہ جنکی شمار نہین جیسی روز جمعہ کی نماز کو مصلی چلی ہر ہر قدم پر برس دن کی روزہ
اور رات کی جاگنی کا ثواب ملی اور قران کی آیت آیت کا ثواب کہ جسکی شمار نہین اور
ایک رانڈ بی وارثی کا کام للہ کر دیا کری تو ایک رات کا جاگنا اور دن کی روزہ کا
ثواب پاوی خدا کی بیشمار بخشش ہین اور پیغمبرون کی امت کی گنہگار پہلی والی دوزخ
مین ہونگی اور محمدی گنہگار او پر والہ دوزخ مین ہونگی اور سب سے پہلی بہشت مین جاینگی
اور کہان تک کہون مصرعہ جتنی خوبیان سب سنسار ساری رکہی ملیر یار نی + اور دیکہو
سمجہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ بعضی چیزین خاصہ ہمارا ہی اور کسیکو روا نہین کہ ہوا گر
اور کسیکو بہی ہوتا تو خاصہ نکہتی اور پیغمبر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاصہ بڑائی
تین طرحکی ہی ایک بہ نسبت اور پیغمبرونکی یعنی انمین بات بعضی ایسی ہی کہ اور پیغمبرون مین
نہین جیسی اور پیغمبرون کی شریعت منسوخ ہوئی ہی کہ ہماری پیغمبر کی شریعت منسوخ
نہین ہوتی اور دوسری بہ نسبت تمام خلق کی یعنی بعضی بعضی بات انمین ایسی ہے

کہ تمام خلق مین ایسی کسیکو نہین ہوئی جیسی قیامت کو مقام محمود پر حضرت محمد الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہونچین گی وہان جاکر شفاعت سب کے کرینگی وہان اور پیغمبر
بہی نہین پہونچیگا جہان کو پیغمبر خدا نی کہا ہی لا یقوم احدٌ غیری یعنی وہان نکھڑا ہوگا
کوئی سوا میری اسکا قصہ آخر کتب مین بیان کیا گیا ہی اور تیسری بہ نسبت تمام امت
کی یعنی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک خاصہ ایسا ہی کہ اور امت
مین نہین جیسی اونپر ایک مرتبہ نو عورتین حلال تہین اور امت پر چار سی سوا نہین
اور یون بہی سمجہی کوئی امت بلکہ سب پیغمبر واسطی شفاعت کے پروا نگی کی نفسی نفسی
کہین گی اور وی شفاعت کرینگی تو سب کے تکت کہلی گی انکی مرتبہ اور دبدبہ کی آگی
کوئی بی پرواہ نہوگا اور یون بی سمجہی کہ پیغمبر ہماری اور سب پیغمبر قبرونمین انکا بدن
زندونکا سا ہی گا زمین مین نہین گلی گا تعظیم اور قبر پیغمبر کا جیسا کچہہ کہ انکی زندگی
مین تہا ویسا ہی اب بجالایا چاہی دعا اَللّٰہُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالنِّفَاقِ
وَالْکُفْرِ اے خدا پاک کر دل میرا شرک اور شک اور نفاق اور کفر سی اور یہہ بہی سمجہی
کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جاگتی ہوئی اس ظاہر کی بدنسی کہ مسجد
اقصی تک قران سی ثابت ہے سیر ساتون آسمانون کی اور عرش وکرسی وبہشت ودوزخ
کی اور سوال وجواب اللہ تعالی سی حدیث سی ثابت ہوا اور نبوت ذو القرنین کی
مین اور حضرت لقمان کہین اختلاف پڑا ہوا ہی دلی تو بیشک جان یہان تک تو مذکور
تہا اون پیغمبرونکا جنکی پیغمبری یقینی ہی اور جنکی پیغمبری مین شک ہی وی دو شخص ہین
ایک بادشاہ ذو القرنین اور دوسری حضرت لقمان حکیم ذو القرنین ہفت اقلیم
کا بادشاہ تہا نمرود کی پیچہی وہی ایسا بادشاہ ہوا ہی بعضی کہتی ہین ایک بڑہیا کا
بیٹا تہا محمد بن اسحاق کہتی ہین یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین
تہا اور بہونگ یعنی لقب اوسکا ذو القرنین ہی اسکی نام مین بہی اختلاف ہی عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ نام اوسکا عبد اللہ ابن ضحاک ہی اور معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ نام اوسکا اسکندر رومس تہا وہ رومی تہا اور صحیح روایت یہہ
ہی کہ نام اوسکا اسکندر بیٹا فیلقوس کا تہا اور یہہ نام ذو القرنین انکا لقب کیون ہوا
ہی اسمین بڑا اختلاف ہی قرنین دو قرن کو کہتی ہین ذو القرنین کی معنی دو قرن

والا بعضی کہتی ہین کہ قرن کی معنی تیس برس ہین یعنی دو قرن انہون نی راج
کیا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ سر کی بالون کی دو چوٹیان گای کی سینگ کے سی
رکہا کرتا تہا قرن کی معنی سینگ کے بہی ہین اور بعضی کہتی ہین اسکی سر پر دو سینگ
بہی تہی گای کیسی اور بعضی کہتی ہین کہ قرن کی معنی کہونٹ کی ہین یعنی اسنی دونو
کہونٹ راج کیا عرب مین بہی اور عجم مین بہی اسواسطی ذو القرنین نام رکہا گیا بعضی کہتی
ہین کہ ذو القرنین کو پیغمبر کہا چاہی کیونکہ اللہ تعالی نی اونہین فرمایا ہی قلنا یا ذو القرنین
یعنی کہا ہمنی ای ذو القرنین اسطرح اللہ تعالی نی پیغمبرونکو کہا ہی جیسی یا داود یا نوح
یا آدم جواب کہتی ہین محض حرف یا کر پکارنسی تو پیغمبر نہین ثابت ہوتی اللہ
تعالی نی زمین کو بہی یا ارض ابلعی ماءک یعنی ای زمین نگل جا تو پانی اپنا فرمایا ہی
اور ہمین یہہ دلیل کفایت کرتی ہی کہ کسی شخص نی حضرت مرتضی علی سی سوال کیا تہا کہ ذو القرنین
کی حق مین کیا کہتی ہو جب آپ نی فرمایا کہ بندہ نیک بخت تہا اللہ تعالی کو چاہتا تہا اللہ
نی اوسی بہی چاہا اور حضرت عمر نی بہی فرمایا ہی کہ ہمی نکہو جب ایسی ایسی قران دان
اور معانی دان نی منع کیا ہو ہمین کیا شعور ہی کہ ہم کہین اور حضرت لقمان حکیم
باعور کا بیٹا تہا اور حضرت ایوب پیغمبر کا بعضی کہتی ہین بہائی تہا اور بعضی کہتی
ہین بہانجا ہی تہا اور بعضی کہتی ہین خالیرا بہائی تہا حبشی تہی اور پیغمبر نہ تہی اور اکثر
علما اسپر ہین کہ نہ تہی مگر ایک صحاب تہی عکرمہ وی کہتی ہین کہ پیغمبر تہی عبد اللہ ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ نی کہا کہ پیغمبر نہ تہی اور فرشتہ بہی نہ تہی بلکہ ایک شخص
ریوڑ والا بکریان چرانیوالی تہی اللہ تعالی نی انہین فتوت دی تہی فتوت جوانمردی کو
کہتی ہین اسکی چار رکن ہین ایسی جو برائی کری وہ جو اوسکی پیش پڑی تو درگذر کرنا اور
غصہ کیوقت طاقت ہوتی حلیمی کرنی دشمنی جس سے ہو آپ سی اوسکی حق مین بہلا چاہنا اور
اپنی تئین احتیاج ہوتی سخاوت کرنی جسمین یہہ چارون باتین ہون اوسکو جوانمرد پورا کہتی
ہین اور اللہ تعالی نی اوسی حکمت دی تہی اور جو نصیحت اونہون نی اپنی بیٹی کو
کری تہی حق سبحانہ تعالی نی بہت پسند کی **سوال** حکمت کیا ہوتی ہی **جواب** علم
باعمل اور پہونچ سب کام مین غرض اکثر علما اسپر ہین کہ یہہ دو تو پیغمبر نہین اور بعضی
کہتی ہین کہ پیغمبر ہین تو شک پڑا دونون کی پیغمبری اور غیر پیغمبری پر جہگڑا نہ کری

اور جاہی کہ نہ پیغمبر کہی اور نہ اولیار اور تعظیم کا یون طور ہی کہ اولیار کی نام کی
تعظیم ہی رحمتہ اللہ علیہ اگر انکی نام پر رحمتہ اللہ کہی تو ڈر ہی شاید کہ پیغمبر ہون اور
ولی نہون تو پیغمبر کو رحمتہ اللہ علیہ کہنا روا نہین بلکہ آخون درویزہ نی قصیدہ امالی
کی شرح مین لکہا ہی کہ بعضونکی نزدیک پیغمبر کو رحمتہ اللہ علیہ کہنی سی کفر کا ڈر ہی
اور دوسرونکی نام پر صلی اللہ علیہ وسلم بہی نہ کہی کیونکہ پیغمبر کی نام کی سوا اور کی تعظیم
مین صلی اللہ علیہ وسلم کہنا آخون مذکور نی کتاب مذکور مین لکہا ہی کہ کفر ہی اور
تفسیر مدارک والی نی لکہا ہی کہ درود پیغمبر کا نام سنکر یا کہہ کر کہنا ہی اور اگر بی نام پیغمبر کی
آل پیغمبر کا یا کسی سید کا نام لیکر درود کہی یہہ نشان رافضی کا ہی جو کوئی ہو کیونکہ
درود تعظیم خاص نام پیغمبر کی ہے دلیل اوسکی یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی قرآن مین
فرمایا ہی کہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی ای ایمان لانی والو
درود پڑہو اوپر نام پیغمبر کی اور سلام پڑہو تو درود اور سلام تعظیم خاص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹہری کیونکہ مہاجرین اور انصار جو کہ اسلام مین سبقت
لانی والی اور جو کہ اونکی تابعدار رہین دیندار ہی اور پرہیزگار ہمین تو انکی حق مین
اللہ تعالی نی رضی اللہ عنہم فرمایا تو یہہ تعظیم صحابہ کی ٹہری موافق فرمانی اللہ تعالی
کی تعظیم دینی ہی یعنی رضی اللہ عنہم کہا چاہئی اور خلاف اسکی کری تو برا کیا تم
قیاس کرو جو کوئی دربار مین القاب شاہانہ امرا پر کہی اگرچہ شاہزادہ ہو اور القاب
امرایانہ شاہزادہ پر بولی تو گنہگار ہوتا ہی جیسی اوپر درود پڑہتا تو اور کی تعظیم
پیغمبر کیسی کی اگر پیغمبر کی نام کی ساتہہ پیغمبر کی آل پر درود پڑہی روا ہی ولیکن نرا
کسیکا نام کسی آل پیغمبر مین سی لیکر نہ کہی جیسی کہ امام حسن صلی اللہ علیہ وسلم کہی تو
بہی بی ادبی ہی جو کوئی کچھہ چیز بہیجتا درود پڑہی تو بہی روا ہی **فرد** عیسی آدہرتی
اوپر مرین ستون بیشک ٭ مارینگی دجال کو بیچ حد یثان تک ٭ اور عقاید اہل
سنت اور جماعت کی سی ایک یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آخری زمانہ مین
آسمان سی اوترکر دجال بدبخت کو مارینگی اور دین محمدیکو روشن کرینگی مانند
عالمون امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر شریعت محمدی کی عمل کرینگی
اپنی شریعت کو منسوخ بتاوینگی اور اوسپر عمل نہ کرینگی اور رسالت بر

دنیا پر رہینگی **فرد** کرامات ولیونکی اندر دنیا ہو ٭ ولی نہین کبھی سنو نبی برابر ہو
اور عقاید اہلسنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ ولی کی کرامات برحق ہی یعنی اگرچہ کچھہ چیز
خلاف عادت کی یعنی وہ کام ہوجائی کہ اوسطرح کا ہوجانا عادت نہو اگر ولی کی
کہی سی ہوا اوسکا نام کرامات ہی اور نبی کی کہی سی ہو اوسکا نام معجزہ ہی اور بی شرع
یا کافر کی کہی سی ہو تو مکر یا جادو یا استدراج کہتی ہین **سوال** ولی کسی کہتی ہین
جواب صاحب شریعت آدمی کہ جسکی چال پیغمبر کی شریعت پر ہووی کیونکہ
اللہ تعالی فرماتا ہی إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ یعنی دوست اوسکی نہین ہوتی مگر متقی
سوال جسکی چال پیغمبر کی چال پر ہو اوسکا نام کرامات کیون رکھا **جواب**
کرامات کہتی ہین بخشش کو جیسی انعام و اکرام کہتی ہین پہلی بڑا انعام اور اکرام اللہ تعالے
کا پیغمبرون پر ہی کیونکہ مقبول خدا ہین حضور کا اپنر کرم ہی کہ خدا اسکی جو دعا کرتی ہین
وہ قبول ہوتی ہی اوسکا نام معجزہ ہی اور ولیون نی چال پیغمبر کی اختیار کی تو وہ
چال اور اوسچال والا بہی مقبول ہوا تو جسطرح پیغمبرونکی دعا مقبول تہی اوسیطرح اونکی
تابعدارون کی بہی مقبول ہونی لگی تو معلوم ہوا کہ تابعدار پیغمبر کی بہی مقبول ہین ولیونکی کرامات
پیغمبرون کی معجزہ کی شاہد ہی اور یون نہ سمجہو کہ جسمین کرامات نہو وہ ولی نہین
ہوتا بہت ولی ایسی ہین کہ اونسی ایک بہی کرامات ظاہر نہین ہوئی اور وہ ولی ہین
کیونکہ اصل ولی ہونیکی یہہ ہی کہ دین محمدی پر مستقیم ہوجانا ہی استقامت دین پر
کرامت سی اونچی ہی اور جس کسینی چال پیغمبر کی اختیار کری نہین اگر اوس سے
کچہہ خلاف قیاس دریافت ہو تو کئی حال سی خالی نہین یا تو مکر ہی یعنی اسمین کچہہ لاگ
ہی جیسی بازیگر یا طلسمات والہ یا نٹ کرتی ہین یہہ اسمین داخل نہین ہی یا حکیم نبض یا علامت
دیکہہ کر بتادی تو اسمین داخل ہین کیونکہ اسمین لاگ اسباب کی ہی یا جادو ہی جیسی
منتر کرتی ہین یا جوگیان سیوتی ہین اور جو جنات مسخر ہوجاتی ہین جنہین دیوتی کہتی
ہین وہ کفر ہی اوسکی اثر سی بعضے بیماری یا دوستی یا دشمنی کسیکی دلونین پڑ جاتی ہے
لیکن آدمی کا پتہر اور پتہر کا آدمی نہین ہوتا اور کوئی نظر یا کسیکو سراہنی لگی تو وہ
سراہا گیا ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ پڑہ لی تو اوسکو کچہہ خلل نہین ہوتا اور نظر
لگنے یعنی ٹوک برحق ہی اور یا استدراج ہی جیسی بعضی کافر پیغمبر کا تو کہا نہین مانتے

[illegible] ظاہر بیان کرتی ہین اور [illegible] اور بیان اور عجب کرتی ہین ا
کچھہ ایسی حرکت خلاف قیاس دریافت ہوتی ہی اور یا بعضی بی شرع بیدنولسی ظاہر
ہوتی ہی تو اللہ کی پناہ وہ اونسے مہربانگی سے نہین بلکہ بدلہ عاقبت کی جیسی کسیکو
گردن مارنیکی وقت جو کچھہ وہ مانگتا ہی اوسکو کہلاتی ہین اسیطرح سی یہہ بہی کچھہ دعا
مانگتا ہی تو اللہ تعالی اپنی حکمت اور پیار سی قبول کرتا ہی تو اوسی کچھہ صفائی دیتا ہی
کہ دنیا کی سو کو سکی بات بتادی یا کسیکا اسکی کہنی سی برا ہو جاوی یا پانی میٹھا
ہو جاوی یا کہانا نہ کہا دی یا منہہ پر سجادی یا ادہر ہو بیٹھی یا اوڑ جادی غرض
جتنی کچھہ کہ شیطانکو اللہ تعالی نی قوت دی ہی اوتنی اوسکو مل جاتی ہی تو جو شیطانون
کو اوس سی بڑائی اور زندگی سی سوای لعنت اللہ کچھہ حاصل نہوا اگر فرعون کی سمجھے
سی دریا پہٹ گیا تاہم خدا کا غضب اوس سی نہ ٹلا اور جو شیطان جب کر کر سات ہین
آسمان پر گیا تو بہی شیطان ہی رہا اوسکی تابعدار ونکو کیا امید ہی کہ اونہین سوا
لعنت کی کچھہ حاصل ہو **سوال** جادو بتا دکیا ہوتا ہی **جواب** یہہ ہوتا ہی
کہ جادو شریر دم یعنی پہونک سے ہوتا ہی کیونکہ اسکی اسباب کی منتر اور جنتر جدی جدی
ہوتی ہین اور اونکا علاج یہہ ہی کہ سات پتی بیری کی کوسل بٹی پتہر کی پر
پیس کر بہت سی پانی پاک مین ملاکر آیۃ الکرسی اور چارون قل پڑہ کر اوس پانی
پر پہونک دی اسطرح تین بار کری پہر اوس پانیکو اپنی بدن پر بہا دی جہانتک اوسکا
پانی پہونچی اثر جادو کا جاتا رہی یہان تک کہ اگر کسی عورت نی مرد کو باندہ دیا ہو
کہ اپنی بی بی پر قادر نہو سکی تو اوس سی وہ بہی اچہا ہو جاتا ہی اور بعضی کہتی
ہین کہ بعضی معجزی کہ ہماری پیغمبر سی ظہور مین آئی ہین وہ کرامات والونسی نہین
اتفاق پڑی جیسی چاند کا پہٹنا اور سلام علیک پتہر کا کرنا اور سجدہ کرنا درختونکا
انکو غرض کہ ولی سی کرامات اپنی اختیار سی بہی ہو جاتی ہی اور بی اختیار سی بہی
ہو جاتی ہی اللہ تعالی اپنی فضل سی بہی کبہی کر دیتا ہی اسمین کئی فایدہ ہین ایک
تو اسمین ولی کی بندگی کیطرف رغبت بڑہتی ہی اور دین کی کام مین توجہ آجاتی
ہی اور اسکی دل پہ تحقیق ہو جاتا ہی کہ یہہ دین سچا ہی اور اسکی شاگرد اور مریدونکو
اسکی بہی پورا اعتبار بڑہکر محنت اور عبادت مین بہت دل لگتا ہی

او ربہت بیدین دیندار ہو جاتی ہین اور دیندار دین پر مضبوط ہو جاتی ہین اور جو
سنکر ہین وہ ہارتی ہین تو یہہ سب باتین دنیا مین ہی ہوتی ہین اور بیدین اور کفا
ی کہی سی جو کچھہ ہو جاتا ہی تو غرض یہہ ہی کہ دنیا مین معاملہ مکر کا سا ہی کیونکہ کروہ
ہوتا ہی کہ ظاہر اوسکا اچھا ہو اور باطن اوسکی حقمین اچھا نہو تو یہان بہی وہی معاملہ
ی کہ ظاہر مین تو معلوم ہوتا ہی کہ انکی کہی سی یون پرچا یعنی کرامات ہو گئی تو اللہ تعالی
ا انپر مہربانگی ہینگی تو اونکی بات اللہ تعالی نی مانی ہی اور باطن مین اونکی حقمین
راے کیونکہ یہہ سمجھین گی کہ باتین بری ہماری اللہ تعالی کو بری نہ لگین بلکہ پسند
ین تو گنہگار گنہ پر اور کافر کفر پر پورا ہو گیا ایکبار ایسی پکڑ اللہ تعالی کریگا جیسی بہر
ناؤ ڈوب جاتی ہی اور ایک عقیدہ اہلسنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ ولی کیسا ہی بڑا
ایک چھوٹی سی نبی کی برابر بہی اوسکا درجہ نہوگا کیونکہ بڑی دلیل اسکی یہہ ہے
ولی کیسا ہی بڑا ہو اوسکو ہر پیغمبر پر ایمان لانا فرض ہی اب انصاف کرلی کہ ایمان
ن والیسی جسپر ایمان لاتی وہ افضل ہی اور ولی کی عاقبت سی خاطر جمع نہین اور
بر مامون العاقبۃ ہین اور پیغمبر سب معصوم ہین کیونکہ انکی نفس ایسی پاک ہین کہ بفرمان
ن بوجہہ کہ نہین ہوتی اور ولی کا نفس اگر محافظت ہوگی تو بری کامونسی بچ رہیگا
ذاتی پاک نہین اب جو کوئی کہی کہ کسی صحاب کا درجہ جیسی حضرت ابو بکر صدیق
ضرت عمر بن الخطاب یا حضرت عثمان بن عفان یا حضرت علی ابن ابیطالب یا حسنین
جہ کسی ادنی سی پیغمبر سی افضل کہی گا کافر ہو جائیگا بیشک اور جو کوئی کہی میری
ر کا درجہ نبی کا سا ہی کافر ہوا اور بعض علمانی کہا ہی کہ الولایۃ افضل من النبوۃ
ولایت نبی کی افضل ہی نبوت انکی سی تو یہان سمجھی کہ ولایت نبوت سی جو
بتائی ہی ولی کو نبی سی افضل نہین کہا کیونکہ ولایت نبی کو بہی ہوتی ہی ولایت
ین اوس قربت کو کہ بندہ کو اللہ تعالی سی ہو جاوے کہ جناب پاک سی اوسی فیض
ہو یعنی بندہ کا جو خدا سی معاملہ ہو اور نبوت کہتی ہین اسدرجہ کو کہ خلق کو اوس
سی خبر دی تو اس سی بہی معلوم ہوا کہ نبی دونو درجونکا مالک ہے کیونکہ اللہ تعالی
اونکو قرب ہے غیر اونکی کو نہین اور خلق کو بہی اوس فیض سی مشرف کرتی ہین
ی بواسطہ پیغمبر کی فیض لیتا ہی اور اور کی پہونچانیکا محکوم نہین کیونکہ جیسی نبی

کو اپنی نبوت ظاہر کرنی فرض ہی ولی کو اپنی ولایت چہپانی فرض ہی جیسی تسلی
باطن کی خبر کی پیغمبر کو ہی کہ اوسکا خلاف ہو ہی نہین سکتا غیر پیغمبر کو نہین تابعداری سی جسکی
تابعداری کری افضل ہوتا ہی ٭ بعد محمد کی سنون افضل ہی صدیق ٭ انکی پیچہی عمر ہی
کر حدیث تحقیق ٭ ان پیچہی عثمان ہی ذو النورین جوان ٭ ان پیچہی سب سی بڑی علی
ولی پہچان ٭ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت سی جو صحاب ہماری
پیغمبر کی ہین سب سے افضل اور سردار باقی امت کی ہین کہ اللہ تعالی نی انکو نعمت پیغمبر کی
صحبت کے اور اونکی مدد کی بخشی اور راسدین کی مضبوطی کی اور یہہ گروہ محمدی ہی قایم
اللہ تعالی نی اونہین سی کیا ہی اور خدا تعالی نی قران مین اور پیغمبر نی حدیث مین
تعریف انکی کری ہی وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ
بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي ٭ اور جو لوگ قدیم ہین پہلی
وطن چہوڑنیوالی اور مدد کرنیوالی اور جو انکی پیچہی آئی نیکی سی اللہ راضی اون سی
اور وہ راضی اوس سی اور رکہی ہین واسطی اونکی باغ نیچی بہتی نہرین اور پیغمبر خدا نی
فرمایا ہی کہ سوای اصحابون میری کی احد پہاڑ کی برابر سونا خیرات کری اور میرے اصحاب
ادہ سیر جو خیرات کرین ان اصحابونکی قبولیت ایسی ہی کہ اونکی ادہ سیر جو کی برابر
انکی احد پہاڑ برابر کی سونی کو ثواب نہین ہو سکتی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی خَيْرُ الْقُرُونِ
قَرْنِي یعنی سب قرنونمین بہلا میرا قرن ہی جس قرنمین مین ہون اس سی سوا گیا
بڑائی ہوگی کہ بیواسطہ خدا کی رسولکا جمال مبارک دیکہا اور اونکی ساتہہ ساتہی رہی
اور دین اور قران اونکی زبان مبارک سی تلقین ہوئی اور بیواسطہ ساتہہ حکم امر و نہی کی اللہ تعالی کی
طرف سی مخاطب ہوئی اور مال و جان انکی راہ مین خرچ کیا **سوال** اصحاب کسے
کہتی ہین **جواب** جنہون نی ایمان لاکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور ایمان سے
دنیا سی چلی اگرچہ ایک نظر ہی ایمان سی پیغمبر کو دیکہا تو بہی گروہ اصحابونمین داخل
ہی اور حضرت کا جمال انکہون سی دیکہنا اور کانون سی اونکی بول سننی ایسی ہین کہ اونکی ایک
گہڑی کی سنگت اور صحبت وہ اثر کرتی ہی کہ اگر اور ولیون کی ساری عمر بہی گہو یا یعنی حجرہ مین
بیٹہین اور چلہ کہینچین تو وہ صفائی پیدا نہو سچ کہا ہی کسینی **مصرعہ** جل نہر کی ایک ہی
گہڑی ہرہٹ باران مانس ٭ تو معلوم ہوا کہ پیغمبر کی اصحاب سب امت سی افضل ہین

اور اون اصحابو مین چار یار باصفا کہ خلیفہ اور جانشین حضرت محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی ہین سب سی بڑی اور پیغمبر خدا کی سب سی پیاری ہین اور اونکی بڑائیان
اور بزرگیان اور راحت اونہونکی ایسی ہین کہ کوئی اصحاب ان چارونکی درجہ کو نہین
پہونچتا اور آپسمین انکی بڑائی اور چہوٹائی علی ترتیب الخلافۃ ہی یعنی جسکو
انہونی پہلی خلیفہ ٹہرایا ہی وہ سب سی افضل ہی اور جسکو اوسکی پیچہی ٹہرایا وہ اوس
پہلی سی چہوٹا ہی پچہلی تک پہلی حضرت صدیق ہین اونسی پیچہی حضرت عمر ہین
اونسی پیچہی حضرت عثمان ہین اونسی پیچہی حضرت علی ہین رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین **سوال** نام ابوبکر کا اور اونکی باپ کا کیا ہی **جواب** کفر مین نام اونکا
عبدالکعبہ تہا جب مسلمان ہوئی عبداللہ نام دہرا اور کنیت اونکی ابوبکر ہے یعنی
بکر کا باپ اور لقب اونکا صدیق ہی کہ معراجکی پیغمبر سی خبر سنتی ہی کہا کہ سچ ہی
صدیق پیغمبر خدا کیطرفسی خطاب پایا اور اونکی باپ کا نام عثمان اور کنیت اوسکی ابو قحافہ
ہی وہ بیٹا عامر کا وہ عمرو کا وہ کعب کا وہ سعد کا وہ تیم کا وہ مرہ کا مرہ مین پیغمبر خدا کی
نسب مین ساتوین پشت مین ملی ہین **سوال** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ابوبکر
صدیق کی عزت کیسی ہی **جواب** اول تو پیغمبر خدا کی منشیر تہی جو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو مشورت کرنی ہوتی پہلی انسی پوچہتی اور نماز مین حضرت کی پیچہی
کہڑی ہوتی اور مجلسمین حضرت کی داہنی بازو پاس بیٹہتی اگر کوئی انجان جیسا باہر کا
کبہی آبیٹہتا تو خلق سی اوسی منع نکرتی اور جواب اور مرتبہ کا جاننی والہ وہان آپہی
پہلی جا بیٹہتا تو جب حضرت ابوبکر کو آتا دیکہتا وہ جگہہ خالی کر دیتا اور جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تو ابوبکر آمین کہتی اور لڑائیمین اصحابونکو آگی بہیجتی
حضرت ابوبکر کو اپنی پاس رکہتی جیسی جنگ بدر کیدن ایک سایبان پیغمبر خدا کیواسطی
بناکر حضرت کو اوسکی اندر اصحابون نی بٹہایا تہا اور آپ لڑائیمین مشغول ہونی تہی
جب نی کہا کہ ہمتو لڑائیمین کفارونکی طرف مشغول ہونگی ایسا نہو کہ کوئی کفار کا ٹول آ حضرت
پیغمبر علیہ السلام کو اکیلا سمجہہ کر ٹوٹ پڑی جب حضرت ابوبکر نی کہا کہ یہہ ہمنے جانا
ہمارا ذمہ ہی اور مصاحبت مین یہہ عزت تہی کہ جو کوئی اپنی حاجت پیغمبر
سی عرض کیا چاہتا تو حضرت ابوبکر کو سفارشی کر لیتا بلکہ یہان تک

ابو بکر کو کہہ دی تہی کہ جب تک مین آون تم نماز پڑہائیو اور اونہون نی ہی پیغمبر خدا کی آتی
تک نماز پڑہوائی اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی آزاموت مین کہ جب لاچار ہوکر
ایکروز حضرت بلال نی نماز کیواسطی پکارا کہ الصلوۃ الصلوۃ یا رسول اللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی چاہا کہ اوٹہین اور جاکر نماز پڑہادین پہ نجاسکی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ ابو بکر کو کہو
کہ سب آدمیون کو جماعت سی نماز پڑہادین اور حضرت بی بی عایشہ نی عرض کی
کہ باپ میرا نرم دل ہی اونسی نکہو تو اونہین حضرت نی غصہ ہوکر کہا کہ تم حضرت یوسف
کی طرح کی مصاحب ہو کہو کہ حضرت ابو بکر ہی نمازین پنجوقتی اور جمعہ بہی آپ
ہی پڑہوایا اور اصحابون نی بی تکرار پڑہی بعضی کہتی ہین کہ یہہ امر خیر القرون قرنی
مین بہی ہی کیونکہ لفظ قرنی کی چار حرف ہین چار حرفون سی چار یار مراد ہین قاف
سی صدیق رہی سی عمر نون سی عثمان یی سی علی آگی پیچہی کو دیکہہ لی کہ واقع مین بہی
ایساہی گذرا **سوال** انہین کیا خوبی تہی کہ جسسبب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو
ایسا چاہتی تہی **جواب** آدمی کی دو ٹہکانہ ہین ایک تو معاملہ ظاہر کا کہ خلق کی
ساتہہ ہی دوسرا باطن کا کہ حق کی ساتہہ ہی اسمین وہ جو ظاہر خلق کی ساتہہ ہی اسمین
تن اور من اور دہن یہ سب چیز اسکی تابع ہی یہہ سب اونکا خدا کی رسول او پر پورا قربان
تہا کیونکہ دہن کی تین قسم ہوتی ہین یا ردک یعنی نقد یا جنس جیسی اسباب یا رقبہ جیسی
گہر یا باغ زمین اور تن کا یون معاملہ کیا تہا کہ جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
سنا کہ اللہ تعالی نی مجہی پیغمبر کیا ہی بمجرد سننی کی ایمان لاکر دین محمدیکا مددگار ہوگیا
توسب مددگار دین کی مین وہی پہری تہی یعنی پہری وہ ہوتا ہی کہ جو پہلی آدمی +
سوال تین شخص اور بہی ایمان لائی تہی بی بی خدیجہ اور زید بن حارث اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ انہین پہری کیون نکہا **جواب** وہی مددگار پوری نہین
ہو سکتی تہی کیونکہ بی بی خدیجہ عورت تہی اور حضرت علی سات برس کی لڑکی تہی مددکر
ہی نہین سکتی تہی اور کسی ایذا دینی والی کو پیغمبر سی دور اوٹہا نہ سکین تہی اور زید
پیغمبر خدا الوکو نکو سمجہانی تو سوالکا جواب نہ دی سکتی تہی انکی اسلام کا فایدہ انکی ہی لیی
تہا اور حضرت ابو بکر کی اسلام کا فایدہ انکو بہی تہا اور غیر کو بہی تہا جیسی حضرت

تہی اور زید بن حارث غلام تہی قریش کی نزدیک غلام کی کچہہ عزت نہ تہی اور
پیغمبری دعوی پیغمبر لیا گیا تہا عورت اور نابالغ کی اور غلام کی شاہدی منظور نہ تہی جب
مطلب اُنسی نہ نکلا جب ابوبکر صدیق نی کلمہ پڑہا اور شاہدی دی کہ بتحقیق یہہ پیغمبر ہین
تو لوگون نی سنا اور اونہون نی آدمیونکو گہر مین تیرہ برس تک گہرونمین جا جا کر اور
مجلسونمین سنا سنا کر اور گوشونمین بٹہا بٹہا کر خدا کی اور خدا کی رسول کی صفتین بتائین اور
ایمان تلقین کر کر ہزارون آدمیونکو بیعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کروایا اور جو
کوئی پیغمبر خدا کو ایذا دینی لگتا اور اگر حاضر ہوتی تو مار اوپر اپنی اوٹہاتی اور حضرت
کو بچاتی اور جو پیغمبر خدا کو کفارون نی مکہ سی باہر کر دیا دی ساتہی رہی کیسی ہی جگہہ
خوفناک ہوتی مگر ہرگز بہی جدا نہ ہتی اور جو پیغمبر خدا کہین آپ سی کفار کی تکلیف سی دل
برداشتہ ہوکر باہر کو جاتی تو قربان ہونیکو ساتہہ نچہوڑتی غرضکہ حضرت کی ہمدم تہی اور
من کی یہہ صورت تہی کہ جو بات پیغمبر خدا سی سنتی کبہی شبہہ نہ پڑتا کہ یہہ بات سچ ہی یا
جہوٹ ہی بلکہ صدیق ہی تہی اور دل کا ٹکڑا اولاد ہوتی ہی جبکہ بی بی خدیجہ کا وصال
ہو گیا اور ابو طالب بہی مر گیا تو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر باہر کا غم ہوا جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نی بی بی عایشہ جاہی کہ عمر انکی چہہ برس کی تہی اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اکاون برس کی تہی بیٹی کا نکاح کر دیا اور دہن کی یعنی مالکی یہہ صورت تہی
کہ دہن تین طور کا ہوتا ہی ایک دوکان اور دوسری اسباب اور تیسری رقبہ جسدن کہ پیغمبر خدا پر ایمان
لائی اوسدن چہبیس ہزار روپیہ لی تہی اور ایک غلام انکا تہا بطالیبس رومی نام کہ سوداگری کرنیکا
امام تہا اور اونکی گہر کا مدار المہام تہا اول تو جو چیز کہ درکار جناب رسالت علیہ السلام کو
ہوتی اور ارشاد کرتی کہ لاؤ اوسمین کچہہ دریغ نکرتی اور کار خدا مین جو کچہہ چاہا قربان کیا

نقل ہی کہ حضرت بلال امیہ کی غلام تہی جبکہ بلال رضی اللہ عنہ ایمان لائی تو امیہ نی
خبر پائی اپنی غلامونکو کہا کہ اسی کہو کہ تو محمد کی راہ سی پہر جا اور بت پوج جب اونہون
نی کہا تو بلال نی جواب دیا ہو اللہ احد یعنی وہ اللہ ایک ہی امیہ نی غلامونکو اوسپر
تعینات کیا کہ باری باری اسی مارے جاو کہ مر جائی جب وہ مارنی لگی تو انسی آواز اللہ
احد کی جاری ہوی حضرت ابوبکر کا ایک تہنا او سمحلہ مین رہتا تہا حضرت ابوبکر اوسرا

ملنی لگی تھی کہ آواز اللہ احد کی سنی پوچھا آشناسی کہ یہہ کون ہی جب اوسنی کہا کہ
یہہ مصیبت بلال پر ہی جب حضرت ابوبکر نی امیہ پاس جاکر کہا کہ تو خداسی نہین ڈرتا کیون
اس غریب کو مارتا ہی جب امیہ نی کہا کہ یہہ سب تمہاری ہی لگاڑی ہوئی ہین جو تمہین
ترس آتا ہی تو اسی مول لی لو جب حضرت ابوبکر نی کہا کہ ہمنی لیا تو کہہ کہ کیا قیمت اسکی
ہی امیہ نی کہا کہ اسکی سہزار درم اور تیرا کار باری غلام لونگا جب حضرت ابوبکر نی قبول
کیا وہ غلام کار باری تو بڑا تہا ولیکن کافر تہا اسلام نہین قبول کرتا تہا دسہزار درم اور وہ
غلام دیکر حضرت بلالکو خرید کر آزاد کیا امیہ نی کہا جو کوئی مجہی دسدرم تک دیتا تو بہی
مین بلال کو دیتا تمنی کسکام کا غلام سمجہا کہ اتنی درم اور غلام اسپر لگائی آپ نی فرمایا کہ
تو ہی بہو لگیا تو کیا جانی اللہ والونکی قدر جو مجہسی تومانگتا تو دیتا تو چوک گیا کہ اتنی پر راضی
ہوگیا اسیطرحسی ساری غلام آزاد کئی اور جہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
وہین مال قربان کیا اور رقبہ کی یہہ صورت ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مکہ چہوڑا گہر اور ملک اور باغ سب یکقلم چہوڑ کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
اختیار کری اور یہو نہ صحبت سی اتنی تہی کہ بعد نماز عشا کی مراقبہ مین بیٹہتی وقت فجر کی سر
اوٹہا کر ایک آہ کہینچتی تو ٹڑوسن انکی بی بی پاس آکر افسوس کرتی کہ تمہاری آج
فجر کو کلیجی کی کباب کی بہین خوشبو آتی ہی ہمتی ہین ندیا فقط اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی رمز کو خوب سمجہتی تہی جسدن یہہ آیت اوتری الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی تو آجکی دن کامل کیا یعنی پورا کر دیا مینی تمہارے واسطی دین تمہارا اور تمام کر دی مینی
اوپر تمہاری نعمت اپنی حضرت ابوبکر صدیق وہان دہاڑ مار کر روئی کسینی کہا کہ
تم روئی الکا رونا کسیکی فہم سمین نہ آیا تب فرمایا کہ مین یون رد یا سے مجہے معلوم ہوا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ہم بچہڑینگی اور یون ہی واقع مین ہوا اور قران خوان اور
قران دان بڑی تہی کیونکہ پیغمبر خدا فرماتی ہین یوم القوم اقراہم بکتاب اللہ یعنی امامت
قوم کی وہ کراوی کہ جو وہ آپ بہی خوب پڑہنی والا ہو کتاب خدا کی تو معلوم ہوا کہ حضرت
ابوبکر صدیق بڑی کتاب خوان تہی کہ جنکو حکم ہوا کہ تم سب اصحابونکی امامت کرو اور آپ بہی
انکی پیچہی نماز پڑہی اور باقوت بڑی تہی کہ پیغمبر خدا کی بوجہہ کو اوٹہا کہ تین کوس
پہاڑ پر چڑہ گئی اور امانت دار بڑی تہی خلافت کی دنونمین جو لوگون نے

بیت المالسی پانچدرم اونکی خوراک کی مقرر کردی تھی وہی گھرمین خرچ تہا خرچتی اور ایک باغ

انکا زرخرید تہاکہ اوسمیں سی کچھہ محصول آتا تولڑکی بالونکو خرچ کفایت ہوتا جب وصال

نزدیک آیا وہی باغ بیچکر حساب کرکر جتنی روپیہ بیت المالسی پانچدرم روز کی حساب خرچ

ہوئی تہی بیت المالمین داخل کر گئے اور جو انمردبڑی تہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتی

ہین کہ ہم سب اصحابونمین بڑی جوانمرد حضرت ابوبکر تہی لوگ کہنی لگی کہ یہہ کیونکر معلوم ہوا

فرمایاکہ ایک روز تودن جنگ بدر کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سائبان کی تلے

بیٹھایا تہا توسنے کہاکہ پیغمبر کی پاس رہنا کون اختیار کرتا ہی کسیمنے حامی نہ بہری

حضرت ابوبکر صدیق تلوار کہینچکر حضرت کی سرپر آکہڑی ہوئی کرا یدہر ستی کوئی آتو لگا توہمنے

جانا اور دوسری ایکدن ہمنے دیکہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قریشون نی حملہ

کیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گہیر کر ایذا دینی لگے اور کہتی جاتی تہی کہ توہی ہی کہ

ہماری ساری خداؤنکو دور کرکر کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اونکو جو اوسوقت ہماری کسیکی ہمت نہوئی

کہ قریشونسی بولی حضرت ابوبکر صدیق اوسوقت غول کفار مین دہکر کسیکو ہاتہہ سی اگی دہکا

دیکر اور کسیکو پانونکی اڑنگی سی نیچی کو جہوکا کر اور کسیکو کہنیونسی ہٹا کر زبانسی کہتی تہی

کہ تف ہی تمہاری اوقات پر کہ ایسی شخصکو مارتی ہوکہ جو خدا اکو ایک کہنی والا ہی اور پیغمبر خدا کو

اونمیں سی نکال لائی یہہ بات کہکر حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ایسی روئی کہ ریش مبارک تر

ہوگئی **سوال** پیغمبر خدا نی انکی بڑا ئیمین کوئی حدیث فرمائی ہی **جواب** ہان حدیث بہت

فرمائی ہین **سوال** وہ کونسی ہین **جواب** جب پیغمبر خدا کو کافرون نی ستایا تہی خط لکہا

کہ جو کوئی انکا یعنی محمد کا ساتہہ دی وہ ہمارا بیری ہی وہ کاغذ لکہہ کر کعبہ مین رکہدیا تہا

شہر اور گانوکی سب لوگ حضرت کی بیری ہوگئی اون دنون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مع اپنی ساتہیونکی بن مین جارہی تہی حضرت ابوبکر معہ اپنی مالکی حضرت کی ساتہہ تہی اور پیغمبر خدا

کی خدمت کرتی تہی کہ جب حضرت نی فرمایا تہا ما نفعنی مال احد کما نفعنی مال ابوبکر یعنی نہین

نفع دیا مجہکو کسیکی مالنی جیسا نفع دیا مجہکو ابوبکر کی مالنی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلا یعنی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا سوای اپنی پروردگار

کی خلیل تو مقرر پکڑتا مین ابوبکر کو خلیل **سوال** خلیل کیا ہوتا ہی **جواب** خلیل کہتے

ہین اوسیار جہ کی دوست کو کہ جسکی سوا اور کوئی ویسا دوست نہووی تو جنا ب پیغمبر خدا

فرماتی ہین کہ مین خلیل اللہ کا ہون کہ جیسی اوسکی دوستی میری من مین ہی ویسی اور کی نہین
اگر بر تقدیر ہوتی بہی تو ابو بکر صدیق کی ہوتی ولیکن تمہارا کہ مین یار ہون خلیل اللہ تعالی کا ہون اور
میرا خلیل اللہ تعالی ہی یہانتک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دلمین جگہہ تہی انکی اور ایک روز
پیغمبر خدا نی حضرت ابو بکر صدیق کو فرمایا انتَ عتیقُ اللہ من النار یعنی تو آزاد کیا ہوا
اللہ تعالی کا ہی آگ دوزخ سی اوسدن سی حضرت ابو بکر کا نام عتیق ٹہر گیا تہا اور ایثار
اونکا ایسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آیا تہا کہ یون فرمایا ہی اِنَّہُ لم یکن احدٌ
امنّ علیّ فی صحبتہٖ ومالہٖ من ابو بکر ابن ابی قحافۃ متفق علیہ یعنی ہی کہ نہین تہا کوئی خوب بہروسا
کرنیوالا امیری اوپر بیچ صحبت اپنی کی اور مال اپنی کی ابو بکر ابو قحافہ کی بیٹی سی یعنی جیسی
اسنی ہمارا ساتہہ دیا ہی اور کسینی نہین دیا یہانتک ساتہہ عشق کی پیش آئی کہ جب
پیغمبر خدا نی مکہ سی مدینہ کو ہجرت فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق نی دو اونٹ اپنی آشنا
کی ساتہہ بہجوا دئی تہی کہ آج کی تیسری دن فلانی جگہہ راہ مین لیکر آکہڑا ہو جیو اور آپ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کاندہی پر چڑہا کر غار ثور پر کہ رستہ اوسکا بہی بڑا اوجہڑ اور جرز تہا سی
اوس پہاڑ کی نہایت اوکہٹ یعنی دشوار ہی اور رفتہ رفتہ لگا تہا اور کافرونکا ڈر تہا
ایسا نہو کہ کہوج لیکر کوئی چلا آوی جب غار پر پہونچی تو پیغمبر خدا کو غار کی مونہہ پر کہڑا
کر کر آپ اندر گئی کہ شاید اسکی اندر کوئی سانپ بچہو ہو تب ہاتہہ سی خوب اوس غار کو جہاڑا پہر
دیکہا کہ اوسمین بل بہت تہی جب اپنی کپڑی پہاڑ پہاڑ کر وی سوراخ بہر دئی دو سوراخ
رہ گئی اور کپڑا تہوڑا رہگیا اون دونو سوراخونپر اپنی دونو پانونکی ایڑیان رکہہ کر بیٹہی
تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بولایا اور اپنی زانو پر سر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا رکہہ کر سولایا اوس بل مین سی ایک سانپ زہری نی ڈنک ایڑی حضرت ابو بکر
کیمین لگایا تو ہی حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی ظاہر نکیا جب بدن پر زہر چڑہہ
گیا تب انکہونسی آنسو چلی اور پیغمبر خدا کی رخسارہ پر پڑی جب پیغمبر خدا نی پوچہا کہ آنسو کیون
گرم ہونیکا کیا سبب ہی تب ظاہر کیا کہ یا رسول اللہ میری سانپنی کاٹا ہی جب پیغمبر خدا
نی دعا کری اللہ تعالی نی اونہین شفا کری اسواسطی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی انتَ صاحبی
فی الغار وانت صاحبی علی الحوض + یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی یعنی تو ساتہی میرا ہی
غار مین اور تو ساتہی میرا ہی حوض کوثر پر اور مالکا ہی بڑا احسان کرنیوالا مجہپر ابو بکر ہی

بخاری مین ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم خیر المسلمین مالا ابو بکر اعتق بلالا وحملنی
الی دار الہجرۃ یعنی مسلمانونمین خوب تر مال والا ابو بکر ہی کہ جسنی بلال کو آزاد کیا اور ہمین
سوار کرلایا گہر ہجرت کی مین یعنی مدینہ مین اور ایک روز پیغمبر خدا سی حضرت ابو بکر نی پوچہا
کہ آپنی فرمایا ہی کہ جو عمل جسنی بہلا کیا ہی اوسی عمل کی دروازہ سی اوسی پکارین گی
کوئی ایسا بہی ہوگا کہ جسی سب دروازونسی پکارینگی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اونہین فرمایا ارجو ان تکون منہم یعنی مجہی امید ہی کہ ہو ویگا تو اونہونسی **سوال**
کچہہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہم نی بہی اونکی حقمین کہا ہے
جواب صحیح بخاری مین اسناد صحیح سی آیا ہی کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نی فرمایا
کہ خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر رضی اللہ عنہما انکی بیٹی محمد بن حنیفہ رضی
اللہ تعالی عنہ نی کہا ثم انت قال انا کاحد من المسلمین ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ سب آدمیونسی اچہا
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر ہی پیچہی عمر بن الخطاب ہے محمد بن حنیفہ نی کہا کہ
حضرت عمر سی پیچہی تم ہوگی جب آپنی فرمایا کہ مین ایسا ہون جیسی اور مسلمان اسی تکمیل الایمان
مین لکہا ہی کہ حضرت مرتضی علی نی فرمایا ہی کہ خبردار ہو جیو مین نی سنا ہی کہ بعضی آدمی اون
سی مجہی برائی دیتی ہین جس کسی نی مجہی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر پر برائی دی
وہ تہمت والا ہی سزا اوسکی تہمت کرنیوالیکی سی چاہیے تکمیل الایمان مین ہی اور دار قطنی مین
لکہا ہی کہ ابو جحیفہ حضرت مرتضی علی کو سب صحابہ سی اچہا کہا کرتی تہی اور لوگون نی اونہین
منع کیا وہ بزرگ دلگیر ہو کر حضرت مرتضی علی پاس گئی حضرت جناب ولایت نے پوچہا کہ تم
آج دلگیر کیون ہو جب ابو جحیفہ نی حقیقت حال کی عرض کی حضرت جناب ولایت نی
اونکا ہاتہہ پکڑ کر گہر مین لی گئی اور فرمایا کہ بعد پیغمبر خدا کی اس امت مین سب سی افضل حضرت
ابو بکر صدیق ہین اور اونسی پیچہی حضرت عمر ہین جب ابو جحیفہ نی کہا کہ اب مینی یہہ بات
تمہاری زبانسی سن لی جہی نہ کہونگا جب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ منبر پر سوار ہو کر شہر
کوفہ مین اپنی خلافت کی وقت فرماتی تہی کہ سب سے اچہی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس امت مین حضرت ابو بکر صدیق ہین اور پیچہی اونسی حضرت عمر ہین یہہ تکمیل الایمان مین ہے
فرمان برداری رسول اللہ کیسی سب صحابہ نی اون کی پیچہی نماز پانچو نوقت کی اور جمعہ کی عین
زندگی مین پیغمبر خدا کی پڑہی اور بعد وفات پیغمبر خدا کی اسی پر اجماع کر کر امامت اونہون نے

قایم رہی کوئی اصحاب رسول اللہ کا انکی امامت کا منع کرنیوالا نہین ہوا **سوال** رافضے
انہین بُرا کیون کہتی ہین **جواب** وی دشمن خدا کی اور خدا کی رسول مقبول کی ہین اور سب
صحابہ کی اور مرتضی علی کی ہین **سوال** کیونکر **جواب** پیغمبر خدا نی فرمایا ہی **حدیث**
لن یجتمع امتی علی الضلالۃ کہ امت میری گمراہی پر اکٹھی نہو گی اب دیکہو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ
کی خلافت پر سب مسلمان انکی فضیلت کی قایل ہین اگر خدا نخواستہ وی نالایق ہون تو
حضرت مرتضی علی اور سب اصحابون نی اونہین بہلا کہا بہلا دیکہو کب سچی ہوتی اصحاب رسول
اللہ کی سچی ہین اور رافضی جہوٹی ہین **سوال** وی کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی نی
تقیہ کیا تہا یعنی ڈر کر اوپر کی دلسی بہلا کہدیا تہا اور من مین اپنی تئین بڑا سمجہتی تہے **جواب** حضرت
مرتضی علی کی قول اور کام سب سچی ہین اونکی گہر کی غلام ولی اللہ ہین یہہ جہوٹی شاہدی نہین بہرتے
تو وی اسد اللہ غالب جہوٹھہ کب بولتی ہین جو اونکو جہوٹا کہی سو ہی جہوٹا ہی امام اعظم ابوحنیفہ
کو فی سی لوگون نی پوچہا کہ حضرت مرتضی علی سی بہت قضیہ انکی خلافت مین کیون رہا جب اپنی
فرمایا کہ آپ ایسی اہل حق تہی کہ جو بات سچی اور حق ہوتی وہی کہہ دیتی تہی اور کسیکی پرواہ
نرکہتی تہی اور حقکی باتمین سستی اور ڈہیل نکرتی تہی اور امام شافعی نی کہا کہ وی زاہد تہے
زاہدونکو دنیا اور اہل دنیا کی پرواہ نہین ہوتی اور عالم بڑی تہی عالمونکو سستی نہین ہوتی اور
جوانمرد تہی اور جوانمردونکو ڈر نہین ہوتا اور سردار تہی سردارونکو کسیکی پرواہ نہین ہوتی
تقیہ اور زمانہ سازی وان کہان سماوی تہی یہہ تہمت رافضیونکی سب کو بُرا کہنی کیواسطی ہے
کیونکہ اصحاب کو بُرا کہا اور حضرت علی کو زمانہ ساز بنایا تو بُری کی اور زمانہ سازی سب کی
نزدیک شاہدی درست نہین **سوال** حضرت ابوبکر کا کیسا چہرہ تہا **جواب** رنگ گورا
تہا اور بدن نازک تہا اور کلو پر کم گوشت تہا اور قبول صورت تہی اور انکہین گڑی ہوئی
تہین اونچا ماتہا تہا اور انگلیونکی پشت پر گوشت نہتا اور خوشبودار مشک سے بہی زیادہ تہی
حکایت ایکروز حضرت پیغمبر خدا نی حسان بن ثابت کو کہا کہ تو نی کوئی شعر ہماری دوست
ابوبکر کی حقمین بہی کہا ہی اوسنی کہا البتہ جب حضرت نی فرمایا کہ پڑہ تو اوسنی پڑہا شعر
ثانی اثنین فی الغار المنیف قد طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا ٭ وکان حبیب رسول اللہ قد علموا
البریۃ لم یعدل بہ رجلا ٭ **سوال** اونکی وفات کیونکر ہوئی **جواب** تریسٹھہ برسکی انکی عمر ہوئی
جمادی الاخری کی ساتوین تاریخ پیر کیدن [illegible] ساعت مین [illegible] ایکدن ٹہنڈی پانیسی غسل کیا تہا وہ [illegible] جاڑی کی تپ ہوئی

اور درد سر ہوگیا پندرہ دن آزاری پڑی رہی اس عرصہ مین پانو مین درد ہو گیا اور جہان
سانپ نی کاٹا تہا وہ جگہہ بہی لہرائی جب ایک روز بی بی عائشہ کو کہا کہ تیری دو بہائی
اور دو بہنین میری پیچہی رہی ہین تو اونکی قبیلہ پروری کریو جب عائشہ نی کہا کہ ایک بہن تو
میری ہی دوسری کہان ہی جب آپ نی کہا کہ بی بی میری حمل سی ہی شاید کہ بیٹی جنی
فی الواقع بیٹی ہوئی جب وفات نزدیک ہوئی لوگونکو بلوا کر وصیت کری جو مین مرجاون تو میرا
جنازہ پیغمبر خدا کی روضہ کی روبرو پہونچائیو اور پکار کر کہیو السلام علیک یارسول اللہ ابوبکر
صدیق تمہاری دروازہ آئی ہین اگر آپ سی دروازہ روضہ کا کہل جاوی اور اذن ہو تو
مجہی اندر روضہ کی دفن کیجیو اور نہین تو جنت البقیع مین گور غریبون مین رکہہ دیجیو پندرہ دن
تک باہر نماز کو بہی نہین آیا گیا بائیسوین تاریخ دن پیر کی بہت ماندہ ہو گئی او سی
رات منگل کی جب وفات پائی ہجرت کا تیرہوان سال تہا جب مسلمان انکا جنازہ تیار کر کر پیغمبر
خدا کی روضہ کی روبرو لی گئی موافق وصیت کی کہا السلام علیک یارسول اللہ چنانچہ غیب
سی آواز آئی ضمو الحبیب الی الحبیب یعنی دوست کو دوست پاس پہونچا دو اور دروازہ روضہ
کا کہل گیا جب پیغمبر خدا کی داہنی ہاتہہ کیطرف اونہین دفن کیا اور پیغمبر خدا بارہوین
وفات کو سدہاری تہی دو برس تین مہینی دس دن پیچہی حضرت ابوبکر صدیق سدہاری
ہو چکا **سوال** اونپر نماز کسنی پڑہوائی **جواب** حضرت عمر نے اور غسل حضرت
مرتضی علی نی دیا تہا **سوال** حضرت علی نی اونکی وفات پیچہی بہی کچہہ کہا تہا **جواب**
فرمایا تہا یہہ جبکہ خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق کی حضرت علی کو پہونچی
تب بی اختیار انسو اونکی جاری ہوئی جہان لاش حضرت ابوبکر کی تہی وہان جلدی
چلی آئی تہی اور یہہ بات کہتی تہی الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ یعنی آج ٹوٹ گئی
جانشینی خدا کی رسول کی جب لاش حضرت ابوبکر صدیق کی جگہہ گئی سب آدمی واسطی
تعظیم کی اوٹہہ کہڑی ہوئی آپ نی وہان کہڑی ہو کر کہا کہ رحمت کری اللہ تعالی تیری
اوپر ای ابوبکر تو وہ شخص ہی کہ تیری ساتہہ رسول خدا پیار رکہتی تہی اور تجہی دیکہنی
سی راحت یعنی آرام پاتی تہی اور تجہی اپنا معتقد جانتی تہی اور اپنی بہید کی باتین بتاتی
تہی تو وہی شخص ہی کہ اسلام کا میرے ہی اور ایمان تیرا خالص اور یقین تیرا محکم ہے
اور دین کے کام مین سب سی غنی ہی اور اپنی اللہ تعالی سی بہت ڈرنیوالا ہے

... پیغمبر پر ... پیارا تہا اور سب پیغمبر کی رعایت مین تجہہ سا احتیاط کرنیوالا نہا اصحاب سب رونی لگی **سوال** بعضی رافضی اونہین کیا کہتی ہین **جواب** سن لے کہ آدمی زاد بعضونکا وتیرہ ہر وقت مین ایسا ہو رہا ہی کہ جناب پاک حضرت اللہ تعالی کی مین جو مالک جہانکا ہی جو کچہہ جسمین آیا سو کہتی رہی اور جناب پیغمبرنکی مین سنے ہے جو نصیحت اوسی سنی تو لالچی کہا اور جو معجزہ دکہلایا تو جادوگر کہا اور جو صبر کیا تو زمانہ ساز کہا اور جو قتل کا حکم کیا تو ستمگار کہا وہی شمہ کہ جو اگلی کافرون نی کیا تہا رافضیون اور خارجیون نی پچہلی کافرون کا نام روشن کر دیا کہ ہر ایک اصحاب کو کسیکو ہجو ملیح اور کسیکو صریح کر کر برا کہنا شروع کیا اور آپ اپنی بری فعلونکو بغلمین مار کر شرمندگی دور کری جیسے بعضی کنجنیان کہتے ہین کہ قربان کرین اوس فلانی کنجنی کو کہ جسنی نکاح پڑہوا کر مقید ہو گئی اور اپنی آبرو برادرے مین کہو دے تو انکی طعن جہوٹی حضرت ابوبکر صدیق پر بہتان کرتی ہین یاد رکہہ **طعن** پہلا یہہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ایک روز منبر پیغمبر خدا کی پر خطبہ پڑہتے تہی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین نی کہا کہ تم ہماری نانا کے منبر پر سی اوتر پڑو تو جو وے لیاقت امامت کی ہی رکہتی تو حضرت حسنین اونہین منع نکرتے **جواب** یہہ بات تمہارے جہوٹی ہی کیونکہ حضرت حسنین اون دنون بہت چہوٹی تہی حضرت امام حسن تیسرے سال ہجرت کی پیدا ہوئی تہی اور حضرت امام حسین چوتہے سال ہجرت شب برات کی مہینے پیدا ہوئی تہی اور وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گیارہوین سال ہجرت کی ہوئے عجب واہی مذہب ہی کہ قول فعل جو لڑکا نابالغ آٹہہ نو برس کا کری اوسی ایسا اعتبار کرین کہ حکم اوسپر جاری کرین کہ جو بڑے انکی کرین اوسی رد کرین الکہ یہہ تقیہ انکی نزدیک واجب ہی اوسکو ترک کیا دوسرے پیغمبر خدا نے حضرت ابوبکر صدیق کو پنج وقتی نماز کی امامت کی واسطی بدہ کی روز سی پیر کی دن تک کہ روز وصال حضرت کا ہی خلیفہ کیا تہا اسمین نماز جمعہ کی اور خطبہ بہی اونہون نی پڑہوایا اوسے رد کیا تیسری جناب حضرت مرتضی علی کہ انکی پدر بزرگوار ہین اونہون نے اونکے پیچہے نماز پڑہی اور خطبہ اور جمعہ اونکا روا رکہا ہی سب باتین رد ٹہرائین تو یہہ بات انکی جہوٹہہ ہے اور بر تقدیر جو کچہہ کہتی تو بہی موجب طعن و تشنیع کا نہین

کیونکہ لڑکونکا قاعدہ ہی کہ جو کسیکو اپنی بڑی سے ایک چیز دے ہوا وسے دیکھکر
مانگنی لگتی ہین کہ یہہ چیز تو ہمارے ہی ہین دو تو اس قول مین لڑکونکی دلیل چیز کی بہیر لینے
کی نہین ہوتی اور جو کہو کہ وی لڑکی ایسی نہین کہ اونکی بات نمانئ تو دیکھو کہ سب مین
بڑے پیغمبر خدا ہین اونکو بہی بغیر بلوغ عمر کی اور انکی چال کو سند پکڑ نیکی حقیقین بسبب
لڑکاپن کی سند نہین رکہتی الصبی صبی ولو کان نبیا یعنی لڑکا لڑکا ہی اگرچہ نبی ہو

طعن دوسرا یہہ جہوٹہہ ہی کہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق کی وقت مین مالک
بن نویرہ مسلمان کو خالد بن ولید نے کہ امیر الامراء حضرت صدیق اکبر کے تہے
ناحق قتل کرکر اوسکی قبیلہ کو کہ خوبصورت بہت تہی اوسی رات نکاح کرکر مجامعت کری
اور عدت کی دن چار مہینی دس دن ہوتی ہین گذرنی ندیئ اور عدت کی اندر نکاح کب
روا تہا یہہ انصاف ابوبکر نے نہ کیا نہ زنا کی حد ماری اور نہ قصاص مالک کا لیا حالانکہ
یہہ اونپر واجب تہا اور بلکہ حضرت عمر نی انکار بہی کیا کہ مین مالک اسکام کا ہون تو ہے
خالد مین قصاص تجہسی لونگا **جواب** مسلمانو سنیو یہہ تہمت رافضیون نی اونپر
رکہی اور ان پر قصاص لینا نہ تہا وہ قصہ یون تہا کہ حضرت خالد بن ولید جبکہ گرد نواح
بطاحکی پہونچی چارون طرفون فوجونکی دوڑ بہیجی پیغمبر خدا نی فرما رکہا تہا کہ تم جس گانو
یا شہر پاس مار لوٹ کو جاؤ تو باہر شہر کی کہڑے ہوکر سنا کرو اگر وہان اذان کے
آواز سنو تو اونہین کچہہ نکہا کرو اور جو اذان کی آواز نسنو تو اپنی لوٹ مار کیا کرو
اتفاقا ایک رسالہ کا سردار ابوقتادہ انصاری کو کرکر بطاحکی طرف بہیجا اور وہان
مالک بن نویرہ رہتا تہا اور اوسی پیغمبر خدا کیطرف سی خدمت صدقات کی لینی کی تہے
جب وہ شہر اس رسالہ والون نی مار لیا اور وہ مالک بن نویرہ بی پکڑا آیا اور اوسنی
کہا کہ ہم مسلمان ہین حضرت خالد نی فوج کو کہا کہ کیا وہان اذان نہوتی تہی جب قتادہ انصاری
نی کہا کہ مینی تو سنی تہی اور رسالہ نی کہا کہ ہمنی تو نہین سنتی تہی اسمین وہان اور پاس کے
گانو والونسی ثابت ہوا کہ یہہ جو مالک ہی ایسا شخص ہی کہ جسدن پیغمبر خدا کی وفات
یہان سنی تہی جب اوس مالک نی خوشی کرکر راگ ورنگ کروایا اور سب خوشی کی
سامان کروائی اور اپنی برادری مین جس جس سی صدقات لئی تہی اوسے لوٹہر وائے اور
کہا کہ اس شخص کی آفت سی تم چہوٹی اور حضور خالد کی بہی سوال کیوقت پیغمبر خدا کے

تھین اہانت کا لفظ جیسی کا فر اوس زمانہ کی بولتی تہی بولا جب خالد کی نزدیک مرتد ہونا
اسکا ثابت ہوا تب اوسی قتل کروایا اسواسطہ قتادہ خفا ہوکر مدینہ مین آئے اور
خطا خالد کی ثابت کرے جب حضرت عمر نی کہا بیجا قتل مالک کا ہوا خالد کو قصاص اور
حد چاہئی تب حضرت ابوبکر صدیق خالد کو وہان سی حضور مین بلوایا اور روبکارے کری
جب سارا قصہ من وعن دریافت کیا تب حق بجانب خالد کی پایا تو متعرض حال اونکی
نہوئی اور منصب امیر الامرائی کا بحال رکہا اب اس قصہ مین تامل کرکر سمجہو کہ خالد پر قصاص
کب ہوتا ہی اور حد زنا کی کب مارنی ہی اب اسیر آئی کہ استبرا ایک حیض تک عورت حربی
کا ضرور تہا خالد نی انتظار کیون نکیا تو جواب یہہ ہی کہ یہہ طعن خالد پر ہی حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ پر نہین کیونکہ خالد معصوم نہ تہی کہ ایسی گناہ نہو وہی اور امام عام
بہی نہ تہے باوجود اوسکی یہہ جو روایت کی ہی کہ خالد نی اوسی روز جماع کیا ہی کسی
معتبر کتاب مین نہین پائی جاتی اور جو کسی غیر معتبر مین پائی جائی تو جواب اسکا اوس روایت
کے ساتہہ موجود ہے کہ اس عورت کو مالک نی ایکمدت سی طلاق دیکر قید کر رکہا
تہا جبکہ وہ قتل ہوا تب معلوم ہوا کہ بعد طلاق کی عدت اسکی گذر چکی ہی شیخ سعدی
فرماتی ہین **فرد** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✢ عیب نماید ہنرش در نظر ✢ معنی یہہ
ہین کہ دشمن کے انکہہ مین لاکہہ ہنر دکہائی دین اور عیب بینی کا تماشا ہر جا کرتا ہی حضرت
خالد بن ولید نی شام کی اور روم کی لڑائی ماری اور پیغمبر خدا نی اونہین سیف اللہ
کہا ہی یہہ خاطر مین نہ آیا اور مالک بن نویرہ نی کہ مرتد ہوکر پیغمبر خدا کی وصال کی شادی
کری اور الٹی ہوئی ایسی اولٹی کافرونکو پہیر دئی اسکی ہمراہی ہوکر اونپر رحم کرنا پسند
آیا اور اوسکی خون بہا اور ہندی اوسکی بی بی کی داد خواہ ہوکر کہڑی ہوئے **جواب**
دوسرا یہہ ہی کہ ہمنی مانا کہ مالک مرتد نہوا تہا اور خالد کو شبہہ پڑا تو بہی خالد پر قصاص
نہین آتا کیونکہ شبہہ قصاص کو دور کرتا ہی اب تم بتاؤ کہ کیا فرماتی ہو علماء دین امامیہ
اور شیعہ کی اور اہل سنت کی صورت اس مسئلہ مین کہ جو حرکتین مالک سی ظاہر ہوئی ایسی حرکت
کوئی روز عاشورہ مین خوشی اور شادی اور کلمات اہانت کی جناب حضرت امام حسن
مین اور حقارت انکی جناب کی اور خاندان اور اولاد بتول کی کہ اسدن مصیبت مین ہاتہہ
ظالمونسی گرفتار ہوئی بیان کرے تو اوسی پہا دین سی کہو تو فہیا اور جو گوئے

الیسی حرکتین اوس سی دیکہہ کر اوسی کافر سمجہہ کر مار ڈالی تو اوسی قصاص لینا آتا ہے کہ نہین جواب تیسرا یہہ ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ پیغمبر خدا کی تہی اور کسی سنی شیعہ کی نہ تہی کہ کسی کی خواہش کی موافق کیا جاتا بلکہ موافق سنت رسول اللہ کے اونہین کرنا تہا سو کیا تمنی سنا نہین کہ حضور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو خالد بن ولید نی سیکڑون مسلمان بہفت مرتد ہونیکی سبب سی مار ڈالی تہی اور پیغمبر خدا ہرگز متعرض اسکی نہوئی چنانچہ اہل تواریخ اور سیر کی یہان یہہ ثابت ہی قصہ یہہ تہا کہ حضرت خالد کو پیغمبر خدا نی ایک لشکر کا امیر کر کر بہیجا تہا انکی دوڑ ایک قوم پر تہے کہ جو پہلی مسلمان ہو گئی تہی لیکن مسلمانکی قاعدہ سے اچہی طرح واقف نہوئی تہی جبکہ انسی مسلمانونکا مقابلہ ہوا اور ہتیار کی نوبت پہونچی وہ بولی کہ صلبیا صلبیا کہ ہم بگڑ گئی بگڑ گئی اور مراد انکی یہہ تہی کہ اپنی باپ دادی کی دین سے کہ کفر تہا اس سی پہر گئی حضرت خالد نی کہا کہ انہین قتل کرو کہ یہہ دین اسلام سی پہر گئے ہین ابن عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما کہ اونہونکی تابعدار تہی انہون نی تقیید کیا اپنی لوگون کو کہ دیکہو کوئی انہین نمارو اور نہ پکڑو جب یہہ خبر پیغمبر خدا کو پہونچی حضرت غصہ ہوئے اور فرمایا اللہم انی ابرء الیک مما صنع خالد الہی مین بری الذمہ ہون طرف تیرے اوس سی کہ جو کیا خالد نی اور جبکہ خالد پر قصاص حضرت نی نہ جاری کیا اور نہ دیت دلوائی کیونکہ شبہ کفر کا انکی دلمین پڑ گیا تہا تو حضرت ابوبکر باوجود ایسی شبہ قوی کی کہ جو ایک خون کیا کیونکر تعرض کرتی تو کیا بدی ہوئی اور باوجود اسکی دیت مالک کی بیت المال سی دلوادی اور چوتہا جواب یہہ ہی کہ جو ایک خون کی قصاص سے کے درگذر سی آدمی لایق خلافت کی نہو تو حضرت عثمان کی خونی کو قصاص مین نمارنی سی کہ وہان کچہہ شبہ متوہم نہتا حضرت مرتضی علی پر حرف آویگا ہم اہل سنت و جماعت جسکی حضرت مرتضی علی پر اس مسئلہ کا حرف نہین پکڑتی تو حضرت ابوبکر صدیق پر کب حرف پکڑینگی اپنے الزام نہین عاید ہوتا اور پانچوان جواب یہہ ہی کہ خونکا قصاص جب ہوتا ہے کہ جو کوئی وارث بہی مالک کا دعوی خونکا خالد سی کرتا تب ابوبکر پر قصاص کرنا واجب ہوتا بلکہ اس مالک کا بہائی تمیم بن نویرہ حضرت عمر بن الخطاب پاس آتا تو محبت اور عشق اپنی بہائی کا اونہی بیان کرتا اور عشق کی نعرہ مارتا اور شعر پڑہتا تہا

اوسنی حضرت عمر کی روبرو اعتراف کیا کہ وہ مرتد ہوگیا تہا اسواسطہ مارا گیا وہ بات کہ جو
حضرت عمر کی موںہہ سی حضرت ابوبکر صدیق کی حق مین نکلی تہی شرمندہ ہوکر کہتی تہی
کہ حضرت ابوبکر صدیق سے نے جو کیا وہ عین ثواب تہا شاہد اسبات کا یہہ ہے کہ حضرت
عمر ایسی کچہہ مضبوطی اور جاری کرنی حکم شریعت سے رکہتی تہی کہ اظہری خالد کے
متعرض احوال قصاص کی نہوتے اور امرائی اونکی بحال رکہتی طعن تیسرا یہہ ہے
کہ کہتی ہین ابوبکر صدیق اسامہ کی لشکر سی ٹل رہی تہی باوجود اسکی کہ پیغمبر خدا نی آپ
اس لشکر کو رخصت فرمایا تہا اور نام بنام آدمیونکو تعینات کیا تہا اور آخر دم تک
تاکید مبالغہ سی کرتی تہی اور فرماتی تہی جہزوا جیش اوسامة لعن اللہ من تخلفها یعنے
تیار کرو تم جیش اسامہ کی لعنت کری اللہ اوسپر کہ جو انحراف اس سی کری حضرت
ابوبکر سے نے تیاری نکری **جواب** اس طعنہ کا یہہ ہی تم یہہ طعنہ حضرت ابوبکر کیطرف
کس وجہہ سی کرتی ہو یا اونہون نی تیاری نکری یا اور ون نی تیارے نکری اور روے
بیٹہہ رہی جو یون کہتی ہو کہ اونہون نی تیاری نہ کرے تو جہوٹی ہو کیونکہ اسامہ کے
لشکر کی تیاری حضرت ابوبکر سے نے برخلاف مرضی سب صحابہ کے کری اسکی تفصیل
یہہ ہی کہ چہبیسوین تاریخ صفر کی پیر کیدن حضرت نی حکم کیا تہا لوگونکو کہ رومیون سے
واسطی بدلہ زید بن حارث کی لشکر کے جنگ کی تیاری کرو منگل کیدن اسامة بن زید کو
اس لشکر کا امیر کیا اور بدہ کی دن اٹہائیسوین صفر کو حضرت ماندہ ہوئی ماندون ہی نے
غرہ والہ دن نشان درست کرا اور فرمایا اغزوا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و قاتل من کفر باللہ
ترجمہ یعنی غزا کرو ساتہہ نام اللہ کی اور قتل کرو اوسکو جو کافر ہوا ہی اللہ تعالی سی اسامہ
وہ نشان اپنی ہاتہہ مین لیکر باہر نکلا اور بریدہ ابن الحصیب اسلمی کو دیا کہ تو اوٹہایا کر آگی
حرب گاہوی او سمین دیرہ کیا تو کہ لشکر جمع ہو جاوی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
عمر اور حضرت عثمان اور سعد بن وقاص اور ابوعبیدہ ابن الجراح اور سعد ابن زید
اور قتادہ بن النعمان و سلمة بن سلام سبہون نی تیاری کری اور پیش خیمہ باہر
بہیجدیا چاہتی تہی کہ وہان سی کوچ کرین کہ آخر دن بدہ کے اور آخر شب جمعرات کی مرض
حضرت کا زیادہ ہوگیا تو سب کو ٹہہرنا ہوا اور شب پنجشنبہ کو عشا کی وقت حضرت ابوبکر صدیق
کو نماز پڑہوانی کے خدمت سپرد کرے اور اتوار کے دن دسوین بارہ وفات

کی حضرت کو ذرا آرام ہوگیا تھا جو مسلمان کہ اسامہ کی تعینات ہوگئی تھی پیغمبر خدا اسی
رخصت ہوکر باہر آئی اور اسامہ کو بھی حضرت نی گلی لگا کر دعا کر کر رخصت کیا اتوار کے دن
بسبب زیادتی مرض کی بعد رخصت کی وہان ہی رہی پیر کی دن فجر کو جب اسامہ سوار ہونی
لگا اور لشکر کی کوچکی تیاری ہوئی جبھی ام ایمن اسامہ کی مانی اسکے پاس قاصد بھیجا کہ
اوسی خبر دی کہ جناب حضرت پیغمبر بر حالت نزع کی ہی اسامہ اور اصحاب گرتے
پڑتی پھرے اور بریدہ ابن الخصیب نے وہ نشان حضرت کی دروازہ پر کھڑا کر دیا جبکہ
جناب سرور کوچ کر گئے بعد دفن حضرت کی خلافت کا حکم حضرت ابوبکر صدیق کی سپرد
ہوا جب آپنی فرمایا کہ یہہ نشان اسامہ کی دروازہ پر کھڑا کر دو اور بریدہ مذکور کو حکم کیا کہ تو اسامہ
کے دروازہ پر کھڑا ہو کر لشکر کے لوگون کو اکھٹا کر کر باہر نکال اور اسامہ سے بھی کوچ
کرے پھر اسامہ شہر سی باہر نکلا اور مین جرف مین ڈیرہ آگیا اسمین مدینہ مین خبر پہونچی کہ
بعضے قبایل عرب کی مرتد ہوگئی اور مدینہ پر دوڑ کیا چاہتی ہین بعضے صحابہ نی حضرت
ابوبکر کو صلاح دی کہ اسوقت شہر سی نکلکر اتنی دور دراز مہم پر جانا مصلحت نہین
ایسا نہو کہ تم باہر جاؤ اور گرد سی عرب کی لوگ مدینہ خالی جانکر دوڑ کرین اور شہر کو
مار لین توڑا فساد پڑ جائیگا حضرت ابوبکر نی قبول نکیا اور فرمایا کہ جو کوئی ہمین کہے کہ
بسبب لشکر اسامہ کے بھیجنی سے ہمین مدینہ مین آ لقمہ کریگا تو قبول ہی ولیکن پیغمبر خدا نی
کہ جو اسامہ کا لشکر بھیجنا ٹھہرایا تھا اسکا خلاف ہمین روا نہین لیکن ایک بات کی پروانگی
اسامہ سی چاہئی اگر صلاح ہو تو حضرت عمر کو ہماری پاس واسطہ محافظت مدینہ کے
اور مشورہ کی ہماری پاس چھوڑ جاؤ جب اسامہ نی قبول کیا حضرت عمر کو چھوڑ گئے
غرہ ربیع الثانی کو کوچ کیا یہہ بات روضۃ الاحباب اور حبیب السیر سب تواریخ سنی اور
شیعہ مین موجود ہین یہہ بات تمہاری طوفان ہی اور جو دوسری وجہہ سی کہو گی یعنے
رفاقت اسامہ کیسی کیون ٹھہ رہی اسکی گنتی ہی جواب مین اول یہہ ہی کہ جو سردار
کسی شخص کے کسیطرف کو تعیناتی بولدی اور پھر وہی سردار اوسی خدمت حضور کی فرمادی تو صیغہ دہرانا
ہوتا ہی کہ اوس خدمت سی تعیناتی موقوف ہوئی وہ حکم پہلا منسوخ ہوا یہان بھی
وہی مقدمہ واقع ہوا کیونکہ جناب رسالت نی جبکہ اول مرض مین اس لشکر سی حضرت ابوبکر
کو جدا کیا اور ساتھہ اسامہ کی تعینات کیا تھا جبکہ مرض کا پیغمبر خدا پر زور ہوا اسامہ

اور اوسکی ساتھیونکی چلنی مین ڈھیل ہوئی تھی اسمین حضرت ابو بکر کو خدمت امامت نماز کے
سپرد ہوگئی اس ہم مین مشغول ہوئی اسمین پیغمبر خدا نی وفات پائی تعینا ستے
حضرت ابو بکر کی موقوف ہوئی تھی چلنا نکلنا برابر رہا تھا اور شریعت مین مشہور ہے
کہ ابتدا جہاد کا فرض کفایہ ہی تو تیاری کرنی لشکر اسامہ کی اس قبیلہ سی تھے اور
جو آپ نہ نکلی اور تیاری پوری کردی تو انپر کچھہ لازم نہ آیا اور کافرون اور مرتدون کا فتنہ
مدینہ سی دور کرنا فرض عین تھا اب جو حضرت ابو بکر مدینہ کو خالی کرکر چلی جاتی لشکر کے
ساتھہ تو فرض عین ترک ہوتا جو ابو بکر صدیق نی فرض کفایہ کو واسطی فرض عین کے
ترک کیا تو یہہ حکم شرعی تھا بلکہ جو کوئی کسیکو ایک بھلی کام کار بار پر قایم کرتا ہی
اوسکا ثواب اوسی کو بھی ہوتا ہی جب ابو بکر صدیق نی سب تیاری کردی اور لوگون کو
تحریص کیا تو اس فرض کفایہ کا بھی ثواب اونکی نامہ اعمال مین لکھا گیا اور جواب دوسرا
یہہ ہی کہ جو بادشاہ کیطرف لشکر کو تعینات کری اور عین تیاری سفر مین بادشاہ مرجاوے
اور دوسرا بادشاہ اوسکی گدی پر بیٹھی اور یہہ دوسرا بادشاہ کسی امرا کو تعیناتو مین
سی واسطہ اصلاح ملک یا دولت کی حضور مین رکھہ لیوی تو وہ دوسرا اگلی کے مخالف
نہین کہلاتا ہان جو وہ سردار کہ پہلی بادشاہ نی کمان افسر کیا تھا اوسی موقوف کری
اور اوس مہم مین سستی کری یا اون حریفون سی صلح کری تو البتہ خلاف ہوتا ہے اگر
اس مقام مین حضرت ابو بکر نی بھی کیا تو بھی درست ہی کیونکہ حکم پیغمبر کا اس امر مین از باب
شرع اور وحی قطعی کی نہین اور جو جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا اہل سنت اور جماعت کی کتابون
مین کہین موجود نہین اور جو ہمنی فرض کیا کہ اگر آپ یہہ فرماتے تو بھی اسکی یہہ معنے
ہوتی کہ اسامہ کو اکیلا چھوڑنا اور رومیونکی مہم مین زید بن حارث کی بدلہ لینی سی
پہلو مارنا حرام ہوتا اب جو حضرت ابو بکر صدیق امیر المومنین ہوئے تو اونہین باہر جانا
ایک لشکر کے ساتھہ نرہا اور بعضی فارسی نویس کہ اپنی تئین محدثین اہل سنت کہتے ہین
اور سیر اپنی مین اونہون نی یہہ جملہ لکھا ہی الزام اہل سنت کی لئی کافی نہین کیونکہ اعتبار
حدیث اہل سنت و جماعت کی نزدیک جب ہی کہ کتب مسندہ محدثین کی مین وہ حدیث بصحت
پائی جاوی اور بغیر سند کے حدیث شتر بی مہار ہی وہ نامسموع ہی اور جواب تیسرا یہہ ہے
پیغمبر خدا کی وفات کی پیچھی حضرت ابو بکر کا منصب پلٹ گیا تھا پہلی ایک مومن سے تھے

تہی اب خلیفہ ہوکر پیغمبر خدا کی جگہہ بیٹہی جو کسی کا منصب پلٹ جاوی تو احکام بہی اوس منصب کی اوسپر جاری
ہوتی ہین اور پہلا حکم نہین رہتا جیسی لڑکا بالغ ہوجاتا ہی یا باولی کو ہوش آجاتا یا مسافر مقیم ہوجاتا یا غلام
آزاد ہوجاتا یا رعیت امرا ہوجاتا یا فقیر غنی ہوجاتا یا عام قاضی ہوجاتا اور علی ہذا القیاس تو جب ابوبکر صدیق خلیفہ
پیغمبر کی ہوئی اور گدی پر بیٹہی تو اونہین اسامہ کی ساتہہ کب نکلنا تہا کیونکہ پیغمبر خدا ہی اگر حیات ہوتی تو کب
نکلتی ہان تیاری کرنی لشکر کی پیغمبر کا کام تہا سو اونہون نی بہی کردی **جواب** چوتہا یہہ ہی تہہین شبہہ
پڑا کہ حضرت ابوبکر کو حکم تہا کہ تم جبتک رومیون سی لڑکر اسامہ نہ پہری جدا اوس سی نہو جیو اور پہر پیغمبر خدا
نی امامت کا اپنا نایب اونہین کیا جب بہی وہ حکم تمہاری نزدیک نہ پہرا اور پہر خلیفہ اونہین
سب نی ٹہیرایا مہمات خلافہ کی اور مدینہ کی محافظت اور پیغمبر خدا کی ننگ و ناموس کی نگاہبانی کا بہی
عذر آپکی یہان کچہہ قبول پڑا اور یہہ شعور نہ آیا کہ جو یہان رہی تو پیغمبر خدا کی آل کی نگاہبانی کری اور محافظت
یہان کی فرض تہی یہان تک کہ اس جگہہ مین رہی تو ساتہہ کی فوج اسامہ کی ہووی تہی اور جو آپ چڑہہ جاتی
تو کسیطرف سی بہی تسلی نہ تہی ولعن اللہ من تخلف عنہا جو پڑہتی ہو تو یہہ ہماری کتابون مین نہین ہی کہ جواب کا
فکر کرین اور جو فرض کیا کہ ہوتا ہی تو یہہ بہی اپنی عربی سنبہالو من تخلف عنہا کی معنی تو یہہ ہین کہ جو کوئی پہرے
اس سی تو جو کوئی کا حرف عام ہی اپنی اصول کی کتابون مین دیکہو کہ لفظ من کا عام ہی تو جو کوئی اس
مین سب ہی شامل ہین اب حضرت علی اور جتنی اوسوقت مسلمان تہی سبہی شامل ہوئی انکی ساتہہ حضرت
ابوبکر صدیق بہی ہوئی اور جو نہین یہہ بات یقینا تو نکو کہی تہی تو یہی سمجہو کہ کہتی ہو جہزو جیش اسامہ یعنی
تیاری کرو تم لشکر اسامہ کی تو اوسوقت ساری ہی مجلس تہی اور سب مسلمانون پر حضرت کا حکم تہا اور لعنت
کی وعید جو کوئی ساتہہ نہووی تم مین سی اون سب پر تہی **جواب** پانچوان یہہ ہی تم اپنی کتابون مین
مخالفت حکم خدا کی بیشک حضرت آدم اور حضرت یونس پر ثابت کرتی ہو اگر وی حکم خدا کا ٹالنی سی پیغمبر رہی
تو اگر پیغمبر خدا کی ایک حکم کی خلافت امام نی کہ جو نایب نبی کا ہی کیا تو کیا ڈر ہی **طعن** چوتہا یون ہی
کہ جو یہہ بولتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابوبکر صدیق کو کبہی ایسی بات مین جو امامت دین
اور شرع متین سی تعلق رکہتی ہو سردار نکیا تہا جو پیغمبر خدا کی رو برو ایک کام مسلمانون کی امامت کی
لیاقت نہ رکہتی تہی سب مسلمانون کی سرداری کی لیاقت کب رکہتی ہونگی **جواب** اسکی کتنی ہی طور
دی ہین پہلا طور یہہ ہی کہ یہہ دعوی تمہارا جہوٹہہ اور محض طوفان ہی سب اہل سیر اور تواریخ سنی اور
شیعہ سی ثابت اور صحیح ہی کہ جب احد کی شکست ہوئی تب مدینہ مین ایکروز خبر پہونچی کہ ابو سفیان
مکہ مین جاکر نادم ہوا اور مدینہ پر دوڑ کیا چاہتا ہی پیغمبر خدا نی کتنی جریدہ ستر لوگ مقرر کری اور صدیق اکبر
پ

کو اونکا سردار کرکر اونہین رخصت کیا تہا مقابلہ پر جا کہڑی ہوئی اور چوتہی برس لڑائی بنی نضیر مین ہجرت
ابوبکر صدیق اپنی لشکر کا امیر کرکر آپ دولتخانہ چلی آئی تہی اور چوتہی سال ہجرت کی جبکہ لڑائی قبیلہ بنی لحیان کو
نکلی پیغمبر خدا کی آونی کی خبر سنکر اس قبیلہ کی لوگ پہاڑونپر چڑہ گئی پیغمبر خدا نی ایک دو روز سے
اونہون کی گانوپر ڈیرا کیا اور ہر طرف اپنی دوڑین بہیجیان بڑی دوڑ جو کراع الغمیم کی طرف گئی تہی اوسکی
سردار حضرت ابوبکر صدیق کو کرکر رخصت کیا تہا اور چوتہی لڑائی تبوک کیواسطہ جبکہ لشکر کو حکم ہوا تہا
یہہ تہا کہ مدینہ کی لوگ ثنیۃ الوداع مین اوترین امیر لشکر حضرت ابوبکر صدیق ہوئی اور موجودات لشکر
کی بہی انہون کی طور پر ہوئی اور خیبر کی لڑائی مین جبکہ قلعہ کو گہیر رکہا تہا اور پیغمبر خدا کی آدہا سیسی کا درد
اوٹہا تہا اوس روز پیغمبر خدا نی حضرت ابوبکر کو اپنا نائب کرکر قلعہ فتح کو بہیجا اور بڑی لڑائی اوس روز
ہوئی اور ساتوین سال ہجرت کی حضرت ابوبکر کو ایک بنی کلاب کی بدوونپر بہیجا اور سلمۃ بن الاکوع کی رسالہ کو
تعینات کرکی ساتہہ کردیا اور وہان جاکر لڑائی کی ایک جماعت اونہون کی قتل کری اور ایک گروہ کو قید کر لائی
اور معارج اور حبیب السیر مین ہی کہ تبوک کی لڑائی بیچ ایک اعرابی نی پیغمبر خدا پاس آکر عرض کری کہ ایک
دہاڑ بنی رمل کی نالہ مین آتی دیکہی ہی تمہاری لشکر پر شب خون مارا چاہتی ہی پیغمبر خدا نی حضرت ابوبکر کو نشان
اپنا دیا اور لشکر انکی ساتہہ چڑہا دیا اور رخصت کیا اور جبکہ بنی عمرو بن عوف مین خانہ جنگی ہوئی بعد ظہر کے
پیغمبر خدا کو خبر بہیجی اور آپ اونکی اصلاح کی واسطہ تشریف لیگئی اور حضرت بلال کو فرما گئی تہی کہ جو عصر کے
وقت نماز تک ہمارا آونا نہو تو ابوبکر کو کہہ دیجیو کہ لوگونکو نماز پڑہوا دین اور عصر کی نماز وہان حضرت ابوبکر نے
ہی پڑہائی اور نوین برس ہجرت کی حج فرض ہوا تہا اس سال پیغمبر خدا کو کسی سبب سی اتفاق مکہ کے
جانیکا نہوا حضرت ابوبکر صدیق کو امیر حج کا کرکر لشکر صحابہ کا انکی ساتہہ کرکر مکہ کو بہیجا کہ وہان جاکر فرائض
اس عبادۃ کبری کا لوگونکو تعلیم کری اور اداب حج کی سمجہاوی اور مرض موت مین آپنی جمعرات سے
تو صبح پیر تک امامت نماز کا کہ جو ابوبکر صدیق کو کیا ظاہری کچہہ بیان کی حاجت نہین البتہ تم غور کرکر سمجہو جو
کام دینکی کہ سردارون سی تعلق رکہتی ہین تین ہین پہلا اول جہاد دویم حج سیوم نماز تینون کامونکا
حضرت ابوبکر کو حضرت نی حضور مین نائب کیا تہا اب بتاؤ کونسا امر دینی باقی رہا کہ جسمین نائب نہوئی
کہ جسکی سبب سی وی لیاقت نیابت اور امامت کی نرکہتی تہی دوسرا طور یہہ ہی ہمنی قبول کیا کہ اونکو
کبہی زندگانی مین پیغمبر خدا نی نیابت ندی تو بہی تمہارا طعنہ جہوٹہہ ہی کیونکہ جو وزیر اور مشیر ہوتی ہین اور
اونکی بہی حاضر کام دین کا سرانجام نہوتا ہو اونہین دور دیار مین بہیجنا صلاح نہین کیونکہ انکی جدا
ہونی سی کام بگڑتا ہی اسی واسطی پیغمبر خدا نی ارشاد فرمایا ہی کہ چنانچہ حذیفۃ الیمان سی روایت کرتا ہی

کہ مین نی پیغمبر خدا سے سنا ہی پیغمبر خدا فرماتی تہی کہ میرا قصد تہا کہ آدمیونکو دور دراز ملکونمین واسطی سکہانی دین اور فرایض کی بہیجون جیسی حضرت عیسی نی حواریونکو بہیجا تہا جب حاضران مجلس نی عرض کر کے کہا یا رسول اللہ اسطرح کی آدمی تو حضرت کی یارونمین بہی موجود ہین جیسی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضرت نے فرمایا لا غنی لی عنہما من الدین کالسمع والبصر یعنی ہمین سرتا نہین بغیر ان دونونکی دین مین مانند شنوائی اور بینائی کی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نی ہمین چار وزیر دیی ہین دو زمین والون مین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور دو آسمان والونمین ایک جبرئیل دوسری میکائیل ہین اور تیسرا جواب یہہ ہی کہ جو آدمی دور دراز نہ بہیجنی سی بہی امامت کی لایق نہوتا تو یہہ لازم آتا ہی کہ حضرت حسنین بہی لایق امامت کی نہون خدا کی امان اس بات سی کیونکہ حضرت علی نی اونہین کبہی کسی لڑائی مین نہین بہیجا اور سوتیلی بہائی انکی محمد بن الحنفیہ کسی سوال کیا تہا کہ باپ تمہاری لڑائی لوجہ کم کی جگہہ تمہین بہیجتی ہین اور حسنین کو کبہی حکم نہین کرتے کیا سبب ہی امام زادہ منصف تہا اونہون نی فرمایا کہ باوا کی اولاد مین حسنین ایسی ہین جیسی بدن مین دو آنکہین ہوتی ہین اور ہم لوگ بجای ہاتہہ پانو کی ہین تب تک کام ہاتہہ پانو سی نکلی آنکہونکو بچائی بلکہ جبلت انسان کی ہی کہ آفت کی وقت ہاتہہ کو آنکہونکی ڈہال کر لیتا ہی **طعن پانچوان** یہہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر کو اپنی پیچہی سب مسلمانونکی کامون کا خلیفہ کیا اور حالانکہ پیغمبر خدا کی وقت صدقات زکوة لینی کو اونہین حکم ہوا تہا پہر معزول کر دیی جسی پیغمبر معزول کر دین اوسی خلیفہ کرنا خلاف پیغمبر کے ہوا **جواب** حضرت عمر کو معزول سمجہنا کمال بیعقلی ہی کیونکہ جو شخص کسیکو کسی کام پر متولی کرے اور وہ اوسکو سر انجام کر دے تو وہ خدمت بہی پوری ہوتی ہی اور اوس شخص کو نہین کہہ سکتی کہ اوس تولیت سی معزول ہوا اور انقطاع تولیت حضرت عمر رض بہی اسی قبیل سی تہا یعنی جب اخذ صدقات کا کام تمام ہوا تولیت بہی اونکی تمام ہو گئی اور جو یہہ بہی معزول ہوتی تو پہر پیغمبر خدا موئی تبہی معزول ہو جاتی اور پہر امام ہوئی تبہی معزول کہلاتے **جواب** دوسرا یہہ ہی کہ حضرت عمر معزول نہ تہی کیونکہ جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی آنے پیچہی معزول ہو گئی تہی لیکن نبوة نہین جاتی رہی تہی انمین لیاقت امامت کی رہی تہی اور حضرت پیغمبر خدا نی فرمایا ہی لو کان بعدی نبیا لکان عمر ابن الخطاب اونکی حق مین ارشاد ہوا تہا تو لیاقت انکی امامت کی نکلی ایک **جواب** اور ہی کہ ہمنی تمہارا کہا مانا کہ پیغمبر خدا کی معزول کو سرفراز کرتی تو کیا قباحت تہی مخالفت پیغمبر کی تو ہوتی کہ جو پیغمبر یہہ کہہ جاتی کہ اسی تقصیر ہوئی ہی کہ پہر کوئی خدمت انہین نہ دیجو جب ابوبکر صدیق انہین خدمت دیتی تو مخالفت البتہ ہوتی تو حضرت نی انہین خدمت دینی کہین منع کری نہین مخالفت کہان ہوئی اور جو حضرت نی یہہ کہا ہو اس بکرنکو بہی مخالفت سمجہو گی تو معلوم ہوا کہ

پائی غایۃ ... تو حضرت علی کا جنگ ہوا یہہ بہی مخالفت حضرت کی سمجہو گی معاذ اللہ اس سے

طعن چہٹا یہہ بہکاتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تعینات اور تابعدار عمرو ابن العاص کا اور اسامہ بن زید کی کیا اور اون دونونکو اون دونون پر سردار کیا اگر ابوبکر اور عمر کو لیاقت امامت کی ہوتی تو دونون انکی سردار ہوتی **جواب** شیعی معلوم ہوا کہ تمہاری نزدیک لیاقت امامت کی اور افضلیت امیر مومنین ہوئی یعنی جسکو حضرت نی کبہی امیر کیا ہو وہ اپنی تابعدارونسی افضل ہی تو معلوم ہوا کہ اسامہ اور عمرو ابن العاص تمہاری نزدیک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سی افضل ہین اور لیاقت امامت کی عمرو ابن العاص ہین اور اسامہ مین تمہاری اسبات سی پائی گئی سچ کہا ہی کہ جہوٹی کو حافظہ نہین ہوتا لیاقت پائی تو عمرو ابن العاص مین پائی اور نپائی تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مین نپائی **جواب** دوسرا یہہ ہے کہ بعضی کام مین اگر کسیکو کسی خاص آدمیون کا سردار کردین سب باتون مین وہ ان تابعدارون سے افضل نہین ہوتا کیونکہ بعضا کام ایسا ہوتا ہی کہ ان خاصون سی نہین ہو سکتا اور بعضی آنکی کہترون سے بن آتا ہی جیسی یہان عمرو ابن العاص کی معاملہ مین ہوا وہ کیا تہا کہ عمرو ابن العاص مرد داہی اور مکار تہا اور حیلہ ساز تہا تو وہان منظور یہی تہا کہ حریفون کے تئین حیلہ اور فریب کرکر پہوٹ ڈالنی منظور تہے اور کفارون مین کسی دغا سی مقابلہ ہو جاتا تو یہہ ان سی سربرآ رہے اسواسطہ عمرو ابن العاص کو سرگروہ سردار کیا تہا اور جو ماری پیر اور سرکردگی فوجداری ایسی ہی شخص کو سرگروہ کرنا چاہیئی جو انکی حیلہ سی واقف ہو اور اوسکی ساتہہ امانتدار اور بہروسی کی لوگ کردیئی تہی اور اسامہ کو اسواسطہ کہ تشفی خاطر اور مصیبت زدہ اور ماتم کشیدہ اور ظلم رسیدہ اسامہ کی منظور تہی وہ کیا تہا کہ اسکا باپ روم شام کی فوج والونکی ہاتہہ سی شہید ہوا تہا جو اوسی سردار بناکر اوسیکی ہاتہہ سی اسکا بدلہ ندلواتی تو پوری تشفی اور تسلی انکی نہوتی اور تیسری یہہ مقصد تہا کہ تعلیم حضرت شیخین کی منظور تہی کہ انہین معلوم ہو جا کہ تعیناتیونکی ساتہہ سردار کو کیا کیا معاملہ ہوتا ہی اور تعیناتیونکو سردار کی ساتہہ کیا کیا معاملہ درپیش آتی ہین اور کس کس طرح سردار کو تابعدارونکی پرسش کیا چاہی تو راضی رہتی ہین ایک دو مرتبہ جو انکی ساتہہ ایسا معاملہ ہوتا تو اوکسی ساتہہ تعینات نکرتی تو حق الیقین درجہ ایک معلوم نہوتا تو یہہ تابعدار کرنا نہین بلکہ واسطی تعلیم سلیقہ امرائی اور ریاست کے تہا کیونکہ بادشاہ اولوالعزم سپاہگری سی امیری اور امیری سی وزارت اور وزارت سی سلطنت کو پہونچتی ہین تو کما حقہ سرانجام پایا ہی جیسی تیمور شاہ اور نادر شاہ اور مانند اونکی اور جناب پیغمبر نی جو اون دونونکو تعلیم کیا تہا تو دیکہو اونہون نے کس طرح اپنی لشکرون اور امراون سی معاملہ کیا کہ اوسطرح انتظام ہو نہین سکتا نہ انکی امراؤن مین کوئی نبی ہوا اور نہ لشکر کے لوگ دوڑ دہوپ مار دہاڑ مین ست

ہوئی

سی اور نہ لشکر نی امرا و نلی ساتھہ مکر اور حیلہ کیا اور کسی رعیت سکہی ہی اور کسی لوٹ آئی کہ سب پر
ہری اور یہہ رافضی لوگ دل سی باتین اوٹہا اوٹہا خود بخود اپنی حسد کی آگ سی جلکر جو جاتی ہین سو
ہی ہین **طعن ساتوان** یون بہکاتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی کہ حضرت عمر کو خلیفہ اپنا روبرو کیا تو پیغمبر
آئی مخالفت کی کیونکہ معلوم ہی کہ جناب پیغمبر خدا اصلاح اور فساد امت کی سمجھتی تہی اور امت پر کمال
شفقت رکہتی تہی آپنی کسیکو خلیفہ نہ پکڑا اور حضرت ابوبکر نی حضرت عمر کو خلیفہ پکڑا اخلاف پیغمبر کا کیا
جواب اول یہہ جو تم کہتی ہو کہ پیغمبر خدا نی خلیفہ کسیکو نہین کیا یہہ محض سراسر بہتان ہی نزدیک
سنی اور شیعہ دونونکی کیونکہ سب شیعہ قایل ہین کہ جناب پیغمبر صلعم نی حضرت مرتضی علی کو خلیفہ کیا تہا اگر حضرت
ابوبکر نی بہی خلیفہ کیا تو مخالف کیا ہوئی اور اہل سنت وجماعت کی نزدیک پوچھو گی تو انکی نزدیک تو خلیفہ
نا نماز مین اور جہاد مین اور حج مین مصاحبون اشارہ فہمون کو کہ جناب پیغمبر کی تہی روا ہی حضرت ابوبکر صدیق نے
دیکہا کہ آدمی عرب اور عجم کی سب طرح کی اکٹھی ہو گئی ہین بغیر کہولی بات اور لکہت کی نہین سمجھینگے سو واسطہ ظاہر
طلہ کیا اور دوسری یہہ ہی کہ اگر خلیفہ پکڑنا صحابہ مین منع ہوتا تو حضرت مرتضی علی حضرت امام حسن کو خلیفہ
کرتی تو یہہ طعنہ تمہارا حضرت علی پر ہی تیسری پیغمبر خدا وحی آسمانی سی جانتی تہی کہ حضرت ابوبکر اسی خلیفہ
کی یہہ حاجت خلیفہ پکڑنیکی تہی نہ پکڑا اور حضرت ابوبکر کو تو معلوم وحی سی نہ تہا کہ مقرر حضرت عمر کو بیر(؟)
خلیفہ کرین گی اور پیغمبر خدا نی خلیفہ پکڑنا منع کیا نہین تہا اسو اسطی حضرت ابوبکر پر اسکا طعنہ نہین **طعن**
آٹھوان یہہ ہی کہ یون بہکاتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی کہا ہی کہ میری اندر ایک شیطان ہی اگر سیدھا
رہون تو میری مدد کرو اور جو مین ڈگ جاؤن تو مجھی کہڑا کر دیجو جس کسیکو شیطان ڈگادے
شخص لایق امامت کی نہین ہوتا **جواب** اسطرح کا قیاس اونکا جہوٹہہ ہی کیونکہ جب حضرت
ابوبکر صدیق خلافت پر بیٹھی تہی تب پہلی یہہ خطبہ پڑہا تہا کہ ای پیغمبر خدا کی یارو مین رسول اللہ کا خلیفہ ہوا ہون
مین مجہہ مین دو باتین نہین ایک تو مین معصوم نہین شیطان سی اور دوسری مجہہ پر وحی نہین آتی تو چاہیے
ری متابعت تمہین اتنی ہی فرض ہی کہ موافق سنت رسول اللہ کی اور شریعت اللہ کی ہو اور اگر بالفرض
ت تمہین کہون تو قبول نکرو اور مجھی خبردار کر دیجو سمجھہ کہ سب مسلمانون مین یہہ بات پسند سی دیکہہ کیا
سان کی ذات ہی کہ پیغمبر خدا کی وقت سی آدمی بسبب معصومی پیغمبر کی امر اور نہی کو بی تامل مان جاتی
سو واسطہ خلیفہ نی خبردار کیا کہ یہہ دونون خواص یعنی معصوم شیطان سی اور وحی آسمان سی کام
رکای اور کسیمین نہ تہی اور تمہاری کتاب کلینی مین امام جعفر صادق سی یہہ روایت صحیحہ سی لکہا ہی
مومن کی پاس ایک شیطان ہی کہ اوسی بہکایا جاتا ہی جب صحابہ نی عرض کری یا رسول اللہ تمہاری

بھی ہی جب حضرت نی فرمایا کہ ہان ہی ولیکن اللہ تعالی نی مجھی اوسپر غالب کیا ہی اسکی شر سی مین سلامت ہون جسکہ شیطان اغوا و اسطہ پیغمبرون پاس آدمی اور انکی نبوة بچا تو ابو بکر صدیق کی امامت مین کیونکر نقصان ہوجاویگا حضرت آدم نی شیطان سی دغا کہائی تو بہی خلافت خدا کی سی انکی حضرت ابو بکر شیطان کی آنی سی کیسی خلافت محمدی کی لایق نہون یہہ بدظن ہونا اصحابون پر خوبی رافضیون کے ہی **طعن نوان** یہہ ہے کہ کہتی ہین کہ حضرت عمر نی کہا ہی کہ حضرت ابو بکر سی تہوڑون سے نے بیعت پہلی کری جا تحک بی پوچھہ اللہ تعالی نی مومن اسکی شر سی بچایی اگر کوئی اور اسطرح کری تو اوسی مار ڈالو تو جوبی تمسک اوبی مشورہ ابو بکر سی جو بیعت بتائی تو معلوم ہوا خلافت انکی بی اصل ہوئی پر امام برحق ابو بکر نکہا جاہی **جواب** اس بات سی خلافت کا کیا ذکر ہی بلکہ ایک شخص نے اسطرح سی جب کہا تہا کہ اگر عمر مر جا تو مین فلانی کی ہاتہہ بیعت کرون اور اوسی خلیفہ بناؤن جسطرح حضرت ابو بکر سی ایک دو آدمیون نی بی مشورہ بیعت کر لی تہی تو آخر بات جم ہی گئی اور سب مہاجرین اور انصار نے اونسی بیعت کری اسلیے جب حضرت عمر نی کہا تہا اوسی کہ خلیفہ کرنا بغیر مشورہ مجتہدون صحابہ کی صحیح نہین اور ابو بکر سی جو جا تحک بیعت کری اگرچہ بی مشورہ کری ولیکن ایسی جگہہ کہڑی کہ سبنی پسند کری اور بجا کری کہ حقدار کو حق پہونچا کیونکہ پیغمبر خدا نی اول آپ نماز کا اونہین خلیفہ کیا تہا اور سب سی اونہین افضل سمجھے تہی اور کسی پر اعتقاد ایسا نکیا جاہی کیونکہ موجب فساد عظیم کا ہو جاتو مارا جاگا اور جو یہہ کہا کہ اللہ تعالی نی اسکی برائی سی بچایا وہ یہہ ہی کہ انصارون نی روز وفات پیغمبر خدا کی ٹہرایا تہا سقیفہ بنی ساعدہ مین کہ ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین مین ہوگا یہہ بات سنتی ہی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بغیر کسیکی پوچھی اور خبر کیی چڑہ گئی اور وہان جاکر اونہون نی جسی اپنا امام بنایا تہا اوٹہا دیا اور کہا کہ پیغمبر خدا نے کہا ہی کہ امام قریش چاہی تب سب انصار نی قبول کیا تب سبہون نی کہا کسی خلیفہ کروگی تب حضرت عمر نے کہا بالضرور ہم مین سب سی افضل حضرت ابو بکر ہین کہ پیغمبر خدا نی اونہین خلیفہ امامت نماز کا اور جمعہ کا کر دیا ہی ہم اونہون سی ہی بیعت کرتی ہین تم قبول کرو تب حضرت عمر نی اون سی بیعت کری کہ تم ہماری خلیفہ ہو اور ابو عبیدہ ابن جراح نی بہی وہین بیعت کری اور سعد بن عبادہ نی بیعت کری اور حضرت زبیر اور حضرت مرتضی علی نی یہہ کہا کہ تمنی اس مقدمہ مین ہمسی نہ پوچہا آپنی جلدی کا عذر بیان کیا تب اون دونون نی یعنی حضرت زبیر اور حضرت علی نی بہی یہہ وجہ جلدی کی پسند کر کر جبہی بیعت کری تعجب ہی ہین رافضیون کی ہین کہ حضرت عمر کچھہ بات کسی او کو کہین اور اوسکی معنی کو حضرت ابو بکر کے اہانت پر لگا کر توڑ دا کہین اور جو حضرت ابو بکر سی بیعت کرین تو روا نہ کہین **طعن دسوان** وہ یہہ ہی کہ کہتی ہین

کہ حضرت ابوبکر صدیق نی فرمایا ہی کہ لست بخیرکم وعلی فیکم یعنی نہیں ہون مین بہلا تم مین جبتک کہ علی تم مین
ہی معلوم ہوا کہ اگر علی افضل تہی ابوبکر سی تو البتہ ابوبکر لایق امامت کی نہوئی اور جو اونہون نی جہوٹہہ بولا تو بہی
لایق امامت کی نہ ٹہہری کہ جہوٹہا فاسق ہوتا ہی اور لایق امامت نہیں ہوتا **جواب** اول تو یہہ عبارت
تم جو کہتی ہو ہماری اہل سنت اور جماعت کی کسی کتاب مین لکہا نہیں بلکہ یہہ لکہا ہی کہ حضرت علی نی کہا ہی
تم سب مین ابوبکر صدیق افضل مین یہہ بات پہلی ہماری کتاب مین نکال دو پیچہی جواب مانگیو اور جو بتقدیر
تمہاری کہنا ہمنی روا رکہا جو کوئی کسر نفسی سی اپنی تئین برا کہی سو برا ہو جایا جہوٹہا ہو تو امام زین العابدین
نی کہا ہی انا الذی افنیت الذنوب عمرہ یعنی مین وہ ہون کہ فنا کیا مینی گناہون مین عمر اپنی اور وہ گناہ گار
ہی تو امام معصوم کہان ہوئی نہیں تو جہوٹہہ بولا امام سجاد نی صحیفہ کاملہ مین لکہا ہی کہ تمہاری کمال معتبر
کتاب ہی جو امام زین العابدین کی طرف سی جواب لکہوگی سوئی ابوبکر صدیق کی طرف سی سمجہ لیجو اور
بعض کہتی مین کہ ابوبکر صدیق نی لفظ اقیلونی بہی کہا تہا یعنی مین استعفا خلافت کا دیتا ہون اگر لایق
امامت کی ہوتی تو استعفا کیون دیتی **جواب** حضرت موسی کو جب پیغمبری ہوئی تہی تب حضرت
ہارون پر ڈالتی تہی جب حضرت موسی کے استعفا سی نبوت نگئی تو ابوبکر خلافت سی کیونکر جاتی
تہی اور سب شیعون کی کتابون مین لکہا ہی کہ بعد قتل حضرت عثمان کی حضرت علی خلافت نہیں قبول
کرتی تہی اور سب لوگون مہاجر اور انصار نے بعاجزی والحاح تمام کی قبول کروائی اسیطرح حضرت
ابوبکر بہی سب سی مضبوطی کرواتی ہونگی اور آدمیونکی دلونکی بہید لیتی ہونگی انکی منصب امامت مین
کیون فرق آیا **طعن گیارہوان** یہہ ہی کہ کہتی ہین سورہ برات جب نازل ہوئی تب پیغمبر خدا
نی حضرت ابوبکر کو مکہ کی طرف یہہ خبر پہونچانی کی واسطہ بہیجا تہا حضرت جبرئیل نی کہا کہ تم حضرت
ابوبکر سی سورہ برات لیکر حضرت علی کی حوالہ کرو کہ حضرت علی مکہ والون پر پڑہینگی تو معلوم ہوا کہ جو کوئی
قابلیت اور ادا حکم قران کی نرکہتا سو وہ سب خلق اللہ تعالی کی حق پہونچانی اور سب شریعت رسول اللہ
ادا کرنی لایق کیونکر ہو وہ امامت کی لایق کیونکر ہوئی **جواب** سبحان اللہ کیا نادر خبط ہوا ہی
اس کہنی والی کو کہ جیسی گہ سینی کہا تہا کہ دیکہو تو حضرت شیخ سعدی نی زلیخا مین کیا خوب فرمایا ہے
مصرع الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ٭ یا حسینی گہ سینی لکہا تہا تیئون معاویہ کی مٹہو نکالا کیا حکم ہی وہ
سہو یون تہا کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی حج کی اپنی طرف سی
امیر بنا کر بہیجا تہا کہ اس طور سی مناسک حج کی سمجہایو خلق کو اور سورہ برات پہونچانیکو نہیں بہیجا تہا
جب حضرت ابوبکر مع لشکر روانہ ہوئی جب انکی پیچہی سورہ برات اوتری اور اوسمین حکم کافرون سے

ملاپ اور قول جو پہلی سی ہو رہا تہا اوسکی توڑنیکا آیا تہی پس یہہ نیا حکم آیا ہوا پہونچانیکو حضرت علی کی ہاتہہ کہلا بہیجا
کہ یہہ سب کو سنا دیجو پہلی ایک بات کہنی تہی اب دوسری بات کہنی کی واسطہ تعینات کردئی بہت مفسرین
اسی پر ہین اور اہل تواریخ بہی جیسی روضۃ الاحباب اور حبیب السیر والہ نی یون لکہا ہی کہ حضرت نی پہلی حضرت ابوبکر صدیق
کو بہی سورہ برات پہونچانی کی واسطہ بہیجا تہی پیچہی حضرت مرتضی علی کو بہی اسیواسطی بہیجا تو اسمین دو احتمال ہین یا تو
تغیری حضرت ابوبکر کی اور بحالی حضرت علی کی ہوئی ہو اور یا انکی مدد واسطہ حضرت علی کو بہیجا تو اب کتابون
حدیث مین کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور روضۃ الاحباب سی تو یون نہین معلوم ہوتا ہی کہ حضرت مرتضی علے
کی تعیناتی ہی ہوئی تہی کیونکہ جب روز نحر کی بقرا عید کی دن حضرت ابوبکر نے ابوہریرہ کو ساتہہ ایک
جماعت کی حضرت مرتضی علی کی ساتہہ تعینات کیا کہ تم سبکو ڈہنڈہورا دیدو کہ اس حج کی پیچہی کوئی
مشرک حج مین داخل نہوسکی اور کعبہ کا طواف کوئی ننگا نکری تو اس سی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر معزول
نہوئی تہی نہین تو غیر کی خدمت مین دخل نکرتی اور پکارنیوالہ کی ساتہہ تعیناتی کراتی تہی اور سب حدیثونکی
کتاب مین ہی کہ حضرت ابوبکر کی پیچہی اس سفر مین حضرت علی نماز پڑہتی تہی اور مناسک حج مین بہی
متابعت حضرت ابوبکر کی کرتی تہی اور صحیح ثابت ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب مدینہ منورہ سی جہان ابوبکر
صدیق تہی پہونچی اور پیغمبر خدا کی اونٹنی پر سوار دیکہی جب حضرت ابوبکر گہبرا کہ حضرت مرتضی علی پاس آئی کہ شاید حضرت
رسول خدا نہ آئی ہون جب لشکر گہرا کر حضرت مرتضی علی کو دیکہا جب پوچہا یا علی حکم لشکر کی امیری کا تمہین ہے
یا مجہی جب علی نی کہا کہ تمہین جب وہانسی چلی اور آٹہوین تاریخ کو خطبہ آداب حج کا حضرت ابوبکر نی پڑہا اور یہہ
جو تم کہتی ہو کہ سورہ برات پڑہنی کی واسطی بہیجا تہا تو اس سی معزولی حضرت ابوبکر صدیق کی نہ سمجہی چاہیی کیونکہ امیری
حضرت ابوبکر کو رہی اور موافق روش عرب کی کہ سیر کا اور ملاپ کا کام سردار یا فرزند سردار کی کا تہین ہوتا
تو حضرت علی پیغمبر خدا نی عہد ملاپ کا توڑنی کی خبر کرنیکو اونہین بہیجا ہو کہ کوئی یون نہ سمجہی کہ یہہ فساد حضرت ابوبکر
صدیق نی اپنی طرف سی اوٹہایا ہو تو حضرت ابوبکر حج پر اور حضرت علی اس خبر پر تعینات کئی ہون تو معزولی
حضرت ابوبکر کی ثابت نہوئی یہہ جہوٹہا طعنہ تہارا رافضیونکا کہ جنہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امیر حج
کا کرین وہ لیاقت ایک حکم قران کی پہونچانی کی نرکہتی ہون تو پیغمبر خدا معصوم کیونکر ہوتی

طعن بارہوان

یہہ ہی کہ حضرت ابوبکر نی بی بی فاطمہ کو پیغمبر خدا کی ترکہ مین سی ارث ندی بی بی فاطمہ نی ابوبکر صدیق سی
کہا ای ابو قحافہ کی پوتی تو اپنی باپ کی ترکہ سی میراث لی اور مین اپنی باپ کی میراث نلون یہہ کون انصاف
ہی آپ ہی بات بناکر کہدیا کہ حضرت نی کہا ہی کہ ہم فرقہ انبیاؤن کی ہین نہ کوئی ہماری میراث لے اور نہ ہم
کسیکی میراث لیین اور اللہ تعالی نی قرانمین خبر دی ہی کہ پیغمبر بہی اپنی باپ کی وارث ہوتی ہین د ورث

سلیمان داود یعنی وارث ہوا سلیمان داودؑ کا اور اللہ تعالی نی کہا کہ دو حصہ بیٹی کو اور ایک حصہ بیٹی کا ہی اللہ تعالی
حکیم امت اور پیغمبر برابر تہا یہہ بات خلاف قران کی ہی **جواب** یہہ کہ بی بی صاحبہ سی دشمنی ابوبکر کی بنا رکہنی
ہین سب جہوٹہہ ہی بلکہ بات یون ہی کہ اونہون نی پیغمبر خدا کی حدیث بیان کری تہی کہ حضرت نی کہا ہی کہ ہماری میراث
نہین بٹتی اور بی بی صاحبہ کی دشمنی نہین کری تہی بلکہ آٹہوان حصہ بی بیون کو پہونچتا اون مین انکی بیٹی بی بی عائشہ
بہی تہی انکو بہی ملتا اور آدہا بی بی فاطمہ کو پہونچتا اور آدہا امیر عباس جو چچا اور عصبہ تہی اونہین پہونچتا اور کونسی
اونہین سی حصہ لیا کہ بی بی صاحبہ کو نملا اور یہہ جو کہتی ہو کہ آپ سی حدیث کہدی یہہ بات تمہاری جہوٹہہ ہی کیونکہ
اس حدیث کی دس راوی تو اوسوقت موجود تہی ایک ابوبکر صدیق اور حذیفہ ابن یمان اور زبیر ابن عوام اور ابو دردا
اور ابوہریرہ اور امیر عباس اور علی اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد ابن وقاص سب نی اس حدیث کی شاہدی
بہری اور جب حضرت عمر کے خلافت ہوئی جب ایک روز حضرت عمر نی ثقہ ثقہ راوی اس حدیث کی بولائی پہلی سبکو
قسم خدا کی دی اور کہا تم سب سچ کہو کہ پیغمبر خدا علیہ السلام نی یہہ کہا ہی کہ جو ہم موئی پیچہی چہوڑین سو میراث نہین صدقہ
ہی سب نی قسم کہا کر کہا سچ کہا ہی پہر امیر المومنین حضرت مرتضی علی کو اور امیر عباس کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ
تم کہو کہ یہہ حدیث سچ ہی کہ نہین جب امیر عباس اور حضرت علی نی اللہ کی قسم کہا کر کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی جب حضرت
عمر نی کہا کہ میری اب تو پوری تسلی ہوئی اب سنو تم جو کہتی ہو کہ خلاف قران کی یہہ کہا ہو تو یہہ بہی جہوٹہہ تمہارا ہی
کہ بہت احکام مین میراث نہین ملتی جیسی کسیکا بیٹا غلام ہو یا کافر یا قاتل مرنوالہ کا اوسی بہی نہین پہونچتی
اور جو تمہارا ہی کہنا ہوتا تو تمہاری کتاب مین کہان لکہا ہی کہ جو کوئی چیز پیغمبر خدا کی بچی بچی تہی تلوارین اور
اونٹ اور بکریان اور گہوڑی اور کمانین اور ترکش اور اسباب گہر کا تہا کیا حضرت مرتضی علی نی بی بیون کو اور
حضرت امام حسن امام حسین کو اور امیر عباس کو حصہ کر کر بانٹ دیا تہا اگر وہ ترکہ میراث ہوتا تو حضرت علی انہونکی
حق تلفی کیون کرتی اور اپنی تصرف مین کیون رکہتی یہہ تمہاری جہوٹہہ ہین اور حضرت علی سچی ہین تا وجود اسکی کہ تمہاری
نزدیک معصوم اور ہماری نزدیک محفوظ ہین اور یہہ جو کہتی ہو کہ حضرت سلیمان حضرت داود کی مال کی وارث ہوئی
ہین یہہ بہی تمہارا جہوٹہہ ہی کیونکہ اول تمہاری کتاب مین لکہا ہی کہ کلینی ابی عبد اللہ سی یون روایت کرتا ہے
ان سلیمان ورث داود و محمد ورث سلیمان یعنی سلیمان وارث داود کا ہوا اور محمد وارث سلیمان کا ہوا تو ظاہر
ہی کہ حضرت سلیمان کا مال تو محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پہونچا بلکہ وارث علم اور نبوت کی ہوئی اور جو
کبہی مال کی وارث کو سمجہو گی تو حضرت داود کی اونیس بیٹی تہی سب کو پہونچتا حضرت سلیمان کی کیا
تخصیص تہی مگر علم اور نبوت مخصوص حضرت سلیمان کو ہی پہونچی تہی جب کچہہ نہ بنی تو اور مکر تراشا **طعن**
تیسرا سوال یہ بکاتی ہین کہ فدک ابوبکر صدیق نی بی بی فاطمہ کو ندیا اور حالانکہ حضرت نی اونہین ہبہ کر دیا تہا

بی بی فاطمہ نی دعوی کیا تہا تب ابو بکر صدیق نی بینہ اور شاہد مانگی جب حضرت علی اور ام ایمن رضی اللہ عنہا
شاہد لائیان ابو بکر صدیق نی کہا کہ ایک مرد کی ساتہہ دو عورتین ہوتیان تو ہم مانتی جب بی بی فاطمہ غصہ ہو کر
روتہہ گئین اور پیغمبر خدا نی فرمایا تہا من اغضبہا اغضبنی یعنی جو بی بی فاطمہ کو غصہ مین لایا وہ مجہی غصہ مین لایا

جواب یہہ بات جہوٹہہ ہی کہ حضرت بی بی صاحبہ نی دعوی کیا اور حضرت امیر اور ام ایمن نی شاہدی دی
آپ ہی تہمت اوٹہاتی ہو بلکہ اہل سنت وجماعت کی کتابونمین یون لکہا ہی کہ عبد العزیز بن مروان جب خلیفہ
ہوا تب اوسنی سب مروانیونکو جمع کرکر کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فدک تہا کہ جو محصول اوسکا آتا
تہا سو بنی ہاشم پر بانٹتی تہی اور اوسیطرح حضرت عمر بانٹتی تہی مین بہی یون ہین بانٹونگا جو حضرت بخشدیتی
تو اپنی ہاتہہ کیون بانٹتی اور جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم زندگی تک اپنی ہاتہہ سی بانٹتی ہون اسکی
بخشش کی شاہدی جو تمہاری نزدیک معصوم اور ہماری نزدیک محفوظ ہون کیونکر ہیرین اور حالانکہ جانتی
تہی قبض بغیر ملک کیونکر ثابت ہو اور یہہ جو بات حضرت ابو بکر نی کہی بی بی صاحبہ کا یہہ دعوی نہین جہٹلانا
بلکہ مسئلہ فقہ کا بیان کیا ہی کہ بغیر قبض یہہ ملک نہین ثابت ہوتی شاہد منگانی کی حاجت نہین تہی جو برتقدیر
ام ایمن اور حضرت امیر نی یہہ ظاہر کیا ہو تو اونہونکا کہنا روا کہا اور حکم شرع بغیر ایک مرد اور دو عورت کی پورا
نصاب نہین پاتا اور بغیر پوری نصاب شہادت کی حکم شرع کا دینی مین صدیق اکبر لاچار تہی کیونکر دلوین اور
یہہ شان حضرت بی بی فاطمہ کی نہ تہی کہ شرع کی حکم پر خفا ہون اور غضب مین لانا انکا جب ثابت ہو کہ
جو اونکو بی ادبی کا حرف بولا ہو اور اگر برتقدیر بسبب بشریت غصہ ہو گئین ہون تو بہی حضرت ابو بکر پر یہہ
وعید نہین آتی کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو کوئی تجہی غصہ مین لاوی اوسپر میرا غصہ ہے
یون نہین فرمایا کہ جسپر تو غصہ ہو اوسپر مین بہی غصہ ہو جاونگا اگر ہزار وہنی سی انکی پیغمبر خدا غضب مین
آتی تو جب ابو جہل کی بیٹی سی حضرت علی نی نکاح ٹہرایا تو بی بی فاطمہ روتی ہوئی حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ پڑہا کہ فاطمہ میرا گوشت کا ٹکڑا ہی
جو اوسی ستاویگا سو مجہی ستاویگا تو حضرت مرتضی علی کو کیا کہو گی اور پیغمبر خدا کو غصہ مین لانا سبکی
نزدیک برا ہی اگر ناحق حضرت موسی حضرت ہارون پر غصہ ہوئی تو کیا خلل ہوا جب شیعون نی دیکہا
کہ یہہ بغیر قبض ثابت نہوا اونہون نی جو دہوان مکر اور نکال کہڑا کیا **طعن چودہوان** یہہ ہی کہ پیغمبر
خدا صلعم فاطمہ کو فدک دینی کی وصیت کر گئی تہی ابو بکر نی خلاف وصیت کی عمل کیا اور نہ دیا **جواب**
اول تو حکایت کرنا حدیثون صحیح سی ثابت نہین ہوا دوسری یہہ ہے کہ پیغمبر خدا علیہ السلام کا مال بعد وفات
اسکے میراث نہین ہوتا ہے انمین وصیت کیونکر جاری ہو کیونکہ مال غیر وصیت ہو سکتی ہے اور

میراث

میراث مرنی پیچھی ہوتی ہی اور پیغمبرونکا مال موئی پیچھی خدا کا مال ہو کر بیت المال مین داخل ہوتا ہی کیونکہ انبیا اپنی مال کو دیا جاتی ہین کہ ہمتی اللہ تعالی سی واسطی نفع لینی کی مانگ لیا ہی اسیواسطی پیغمبرون پر زکوۃ واجب نہین ہوتی اور پیغمبرون کی مال سی اونہون کا قرض نہین ادا کیا جاتا اگر بر تقدیر تمہارا کہنا سچ ہوتا تو حضرت علی نی اپنی خلافت مین کیون نہ لیا اور جو یون کہو کہ یہہ غصب تہا تو نہ لیا تو آپ لیتی ولیکن حسنین اور صاحب زادیون کو اونکی ما کا ورثہ کیون نہ دلوایا اور پیغمبر خدا کی بی بیون کو اور امیر عباس کو کیونکہ نہ دلواتی معلوم ہوا کہ حضرت علی ناحق نہین کرتی تہی ولیکن تمہاری حجت جہوٹی ہی ولیکن تمہین ایک شبہ رہا ہوگا کہ جو بی بی فاطمہ نی دعوا کیا تہا تو ابوبکر کو شاہد مانگنی کی کیا حاجت تہی نذر کیا ہوتا **جواب** ابوبکر اپنی مال کی مالک تہی اپنی ملک سی اگرچہ کچھ فرماتین تو حاضر ہوتی اور یہہ بات معاملہ کی تہی خلاف عقاید شرعی کی عمل کرتی تو بڑا فساد عالمون اور قاضیون اور حاکمون مین قیامت تک پڑ جاتا کہ روی رعایت سی بی نصاب شہادت کی بڑی جگہہ روا ہی دیدینا اور ہر کس کو دیتی ازواج مطہرات اور امیر عباس کہ بجای باپ کی چچا پیغمبر خدا کی تہی دی کچھ چاہتی اور نہ دیتی تو یہہ سند پکڑتی کہ بی بی صاحب کو کیون دیا حق خلافت کا تہا سو کیا **طعن پندرہوان** یون کرتی ہین کہ جسکو مسائل شرعی خوب طرح یاد نہون وہ قابل امامت کی نہین ہوتا ابوبکر مسایل شرعی سی واقف نہ تہی لایق امامت کی نہ تہی **سوال** وہ کیا مسایل ہین کہ جو وہ نجانتی تہی **جواب** کہتی ہین کہ ایک چور کا بایان ہاتہہ اونہون نی کٹوایا تہا اور شریعت مین دہنا ہاتہہ کٹوانا ہی **جواب** وہ قصہ یون تہا کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق کی پاس ایک ہاتہہ اور ایک پانو کٹا آیا اور فریاد کری کہ یمن کی حاکم نی ایک ہاتہہ اور ایک پانو میرا چوری کی تہمت سی کٹوا ڈالا آپنی اوسپر رحم کیا اور اپنی مکان مین اوسے جگہہ دی قضاءً اوسی رات بی بی اسماء بنت عمیس کہ والدہ محمد بن ابی بکر کی تہین اونکا گہنا کہو یا گیا وہ سب باہر والونکا جہاڑا لینی لگی تو وہ لنجا لنگڑا اپنی ہاتہہ مین چراغ لیئی پہرتا تہا اور کہتا تہا اللہ اوسی سزا دی کہ جو ایسی جگہہ سی یہی نہین ٹلتی قضاءً جب گہنا نہ پایا بعد کتنی روز کی وہ گہنا سونار کی ہی پا گیا تب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوس لنگڑی اور لنجی نی سونار کی پاس بیچا تہا جب حضرت ابوبکر صدیق نی فرمایا کہ اسکا بانوان ہاتہہ کاٹ ڈالو اور فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوئی کہ اپنی سزا کو پہونچا اس طعنہ کو سوای بکانی ناحق کی کیا کہا چاہی **طعن سولوان** یہہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی ایک قضاق نجاہ سلمی کو آگ مین جلا کر مارا تہا اور پیغمبر خدا صلعم نی منع فرمایا ہی کہ آگ مین ڈال کر عذاب کرنا یہہ کام خدا کا ہی تم نکرو **جواب** یہہ بات تمہاری ٹہیک ہی ولیکن شجاع بن زبرقان نی ایک پوت

سی لواطہ یعنی برا کام کیا تہا جب حضرت ابوبکر نی بمشورت سب صحابہ کی بلکہ خصوص حضرت مرتضے علی
کے اوسی آگ مین جلادیا و لیکن یہہ طعن حضرت ابوبکر پر کیا ہی بلکہ شریف مرتضی کہ جنہین علم الہدی کہتی ہین
کہ شیعون کی نزدیک انکی کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ کو جو ہی اوسی دیکہو کہ کیا لکہا ہی ان علیا احرق رجلا
اتی اغلاما فی دبرہ یعنی حضرت علی نی جلایا ایک مرد کو کہ آیا تہا وہ ایک لڑکی کی پیچہی کی راہ سی اور حضرت
علی نی کچہہ زندیق آئی اونہین جلادیا تہا عجب واہی مذہب ہے کہ حضرت ابوبکر پر ڈال کر وہ بات کہتی ہین کہ جسمین
الزام حضرت علی پر آوی معلوم ہوا کہ دوستی تمہاری حضرت مرتضی علی پر یہہ بہی تقیہ ہی گیارہ طعن بی بی عایشہ
پر لکہتی ہین سات تو یہان لکہتی ہین پہلا یہہ ہی کہ بی بی عایشہ نی ایک لونڈی پالی تہی اور یہہ کہا تہا کہ یہہ مینے
لونڈی سنگاری ہی کہ اس سی بعض جوانون قریش کو شکار کرونگی **جواب** یہہ روایت تمہارے
ناقص ہی کیونکہ یہہ بات وکیع بن جراح نی عمار بن عمران سی یون روایت کری ہی کہ مجہی کوئی عورت بنی غنم
کی قوم سے کہتی تہی کہ بی بی عایشہ یون کہتی تہین اول تو عمار بن عمران کا احوال معلوم نہین اور بنی غنم کی عورت
کا نام تہا تو کچہہ معلوم نہین اسطرح کی بی اصل باتین لیکر امہات المومنین حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبیلونکو برا کہنا کام مومنونکا نہین اور جو بر تقدیر ایسا کام ہوتا تو بہی موجب طعن کا نہ تہا کیونکہ ہاتہہ کی لڑکی پالی کو
کسی اشراف کفو کو دینی کی تلاش سی عار نہین **دوسرا طعن** یہہ ہی کہ پیغمبر خدا نی ایک روز خطبہ
پڑہا اور بی بی عایشہ کی حجرہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ الفتنۃ ہہنا یعنی فتنہ یہان ہی ثلث مرتبہ یعنی
تین بار من حیث یطلع قرن الشیطان اسطرف سی کہ طلوع ہوتا ہی سینگ شیطان کا یہہ جو اشارت بی بی
عایشہ کی حجرہ کی طرف کی تو فتنہ بی بی عایشہ کو فرمایا کہ اونہونکی لڑائی حضرت علی سی ہوئی اور ہزارون مسلمان
مارے گئی **جواب** اسطرح جہوٹی معنی سمجہنی حدیث پیغمبر سی تحریف کرنا ہی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمہین معلوم نہین کہ خدا کی رسول علیہ السلام نی بہت جگہہ فرمایا ہی اور اشارت مشرق کی طرف کی ہی سب جگہہ
بی بی عایشہ کا گہر کہان تہا اتفاقا جدن آپنی مسجد مین یہہ فرمایا بی بی عایشہ کا حجرہ بہی مشرق کی سیدہ
پر تہا خیر اگر دوسری عبارت بہی یہان سی یہی سمجہو گی تو البتہ کافر ہونی تمہاری مین کچہہ شک اور خلل ہی نہ رہا کیونکہ
خدا کی رسول صلعم بی بی عایشہ کی حجرہ مین دفن ہوئی ہین جہان خدا کی رسول صلعم دفن ہون وہان فتنہ اور
قرن شیطان کا سمجہنا البتہ اعتقاد تمہارا ہی گوارا کرنا ہی یہہ سمجہہ تمہاری جہوٹہی ہی اور عبد اللہ ابن عباس کے
روایت تمہاری اس شبہہ کی کہونی کو کافی ہی کہ لفظ حدیث کا یہہ ہی راس الکفر ہہنا واشار نحو المشرق حیث
تطلع قرن الشیطان یعنی کہ کفر کا یہان ہی اور اشارہ کیا طرف مشرق کی اب سمجہہ مدینہ سی مشرق کی طرف
کوفہ ہی کہ وہان فتنہ اوٹہہ کر حضرت عثمان قتل ہوئی اور فتنہ عبید اللہ ابن زیاد کا ہی کہ موجب قتل حضرت

امام حسین کا ہوا اور عبد اللہ بن سبا کوفہ مین ہوا کہ سردار رافضیونکا ہے اور مشرق کیطرف نہروان ہے
کہ وہان سے خارجی نکلے اور مشرق کیطرف بصرہ ہے کہ وہان سے معتزلہ کی جڑ ہے اور واصل ابن عطا نکلا اور طرفہ
اچنبھا یہہ ہے کہ بی بی عایشہ اپنے مکان سے حج کو گئین تہی اور جو مقابلہ حضرت علی سے ہوا بصرہ شہر مین آئین تہے
طعن تیسرا یہہ ہے کہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب مکہ سے رہنے کی حجرہ کو اپنے باپ اور اپنے باپکے
دوست کا مقبرہ بنایا **جواب** یہہ بات تمہاری جہوٹہہ ہے کیونکہ جو حجرہ ملک پیغمبر خدا کی ہوتا اور بی بی عایشہ
کا نہوتا تو حضرت عمر اونسے اپنی قبر کا اذن کیون مانگتے اور حضرت امام حسن زمین بی بی عایشہ سے حجرہ مین قبر کے
کیون مانگتے تمنے سنا ہوگا کہ مدینہ مین ہتیار بندی ہوگئی تہی کہ مروان نے کہا تہا کہ مین رکہنے ندونگا اور امام حسن نے
کہا تہا کہ مین رکہونگا جب ابوہریرہ نے دار مدار کروائی تہی اگر بی بی عایشہ کی ملک حجرہ نہوتا تو حاکم وقت سے اذن
مانگتے **طعن چوتہا** جو یہہ ہے کہ بی بی عایشہ یون کہتی تہین آخر وقت مین قاتلت علیا لوددت انی
کنت نسیا منسیا یعنی لڑائی کی مینے علی سے مین چاہتی ہون کہ ہوجاتی ملیا میٹ **جواب** جو تم
کہتے ہو ہماری کتاب مین کہین نہین ولیکن یہہ ہے کہ جب لشکر بی بی عایشہ کو جنگ جمل مین شکست پڑی اور
حضرت علی نے صحابہ کی لاش پر لاش پڑی دیکہی تب اپنی ران پر ہاتہہ مارتی تہی یا لیتنی مت قبل ہذا وکنت
نسیا منسیا یعنی ای کاشکے مین مرجاتا پہلے اس سے اور ہوجاتا ملیا میٹ اور بی بی عایشہ کو بہی جب وہ دن
یاد آتا تو اتنی روتی تہین کہ اوڑہنی مبارک تر ہوجاتی البتہ خانہ جنگیون مین ایسی ہی دلگیریان ہوتی ہین تم پیغمبر خدا صلعم
کی گہر کی دشمن ہو **طعن پانچوان** یہہ ہے کہ کہتی ہین ما غرت علی احد من النساء النبی صلعم کما غرت
علی خدیجہ وما رأیتہا قط وکان رسول اللہ صلعم یکثر ذکرہا یعنے ایسی غیرت نہین کری بی بی عایشہ نے اور کسیکی
عورتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی کہ غیرت بی بی خدیجہ پر کری اور نہین دیکہا عایشہ نے اوسکو ہرگز اور رسول
خدا کی اکثر اونکا ذکر کیا کرتی تہی تو معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کی چاہت سے اونہین غیرت آئی تو کہان بہلائی ہوئی
جواب عورتونکو غیرت آنی جبلی ہے یعنی ذاتی خوبی اختیاری ہے اگر کوئی بات مخالف شرع کے
بیان کری ہو یا حکم شرع کا نمانا ہو تو طعنہ ہے تمنے سنا نہین کہ ایک روز پیغمبر خدا ایک قبیلہ کی گہر گئی تہی اور دوسرے
بی بی نے آپ اچہا کہانا پکا کر بہیجا تہا اوس بی بی لانیوالی کی ہاتہہ سے لیکر رکابی زمین سے پہینک ماری
پہر پیغمبر خدا اپنی ہاتہہ سے کہانا اوٹہاتی جاتی تہی اور فرماتی غارت امکم یعنی غیرت کری ماں تمہاری نے
اور کچہہ زبان سے نفرمایا **طعن چہٹا** یہہ ہے کہ کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے بی بیونکو گہر سے نکلنا منع
فرمایا تہا حضرت عایشہ گہر سے نکل کر مدینہ سے مکہ گئین اور مکہ سے بصرہ گئین تو پیغمبر خدا صلعم کی کہتی پر نہین
جواب یہہ جہوٹہہ ہے کیونکہ خدا کی رسول نے مطلقا نکلنا منع نہین فرمایا تہا بلکہ یون فرمایا تہا

ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ یعنی سنگار کر کر بی پردہ گہر سی نہ نکلا کرو جیسی کفر کی لوگونکی عورتین نکلتی ہین اور اگر نفس نکلنا منع ہوتا تو پیغمبر خدا یہہ آیت نازل ہوئی پیچہی بی بیونکو حج کو اور عمرہ کو اور ماباپ کی ملاقات کو اور برادرین شادی اور غمی کو نجانی دیتی اور حضرت بی بی واسطی حج کی محرم اپنی بہانجی زبیر ابن العوام کو ساتہہ لیکر گیئن تہی اور پیغمبر خدا صلعم کی بی بیان سب کی ماتہین سب محرم تہین اور طعن سناتوان یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ بی بی عایشہ حضرت عثمان کے خون لینی کو بصرہ گیئن تہی انہین کیا علاقہ تہا بلکہ حضرت مرتضی علی سی دشمنی تہی اسواسطی گیئن تہی **جواب** جو خلیفہ سب بیت المال کا ہوتا ہی وہ سب مومنون کی کام کو سب کی طرف سی سرانجام کرتا ہی اور جو حرم محترم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہ واسطی جاری ہونی احکام الہی کی کہ عمدہ اوسکا قصاص ہی خصوص الیسی رئیس صحابہ رسول کا اور خلیفہ حضرت رسول اللہ صلعم کا وہ ناحق مارا جاوی تو پچہلون کی کیا امید رہی وہ سب کے ماتہی ایسی معاملہ مین کیونکر ہاتہہ پانو نہ مارتین اور یہہ تمہاری خوبی ہی کہ جو کہتی ہو کہ حضرت امیر کے دشمنی کی واسطے گیئن تہین استغفر اللہ یہہ کیا بات ہی کہ دشمنی حضرت امیر سی ہوئی بی بی عایشہ سی روایت اس حدیث کی ہے کہ حب علی عبادۃ یعنی دوستی علی کی عبادت ہی بلکہ بی بی صاحبہ اسواسطہ گیئن تہی کہ سب اصحابونکی آپسمین صلح کرادیجی اور قاتلون حضرت عثمان کا حضرت علی کی ہاتہون قصاص کروادیجی اور جنیر برائی اور فساد کا بہرم تہا اونہین لشکر امیر سی سمجہا کر نکلوادیجی اور حضرت طلحہ اور زبیر کو حضرت عثمان کی قاتل سر ملا کہتی پہرتی تہی کہ انہین بہی مار ڈالنی چاہئی ڈرتی ہوئی بی بی عایشہ پاس گئی کہ شتاب صلح کروادو اسواسطی وی گیئن تہی اور یہہ تمہارا کہنا کہ جو ابن عاصم کوفی اور ابن قتیبہ کی کہی کی موافق ہی اونہون نی بی بی حضرت عایشہ کی حق مین جنگ جمل وغیرہ مین جو خبیثین آیا سو نکالا ہی وہ بات کونی لایق ہی پر اتباع کیا اور خدا کی رسول صلعم کی کہنی پر اتباع نکیا آیۃ الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات ریختہ لمصنفہ در شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ **ریختہ** حامل ہی تو ہی بار نبوت نبویکا + شامل ہی تو ہی ثانی اثنین نبی کا + کیونکر کہ نہ ہر در سی پکاری تجہی جنت + قربان ہی تن و جان سی اولاد نبی کا + کیونکر کہ نہون یار تیری عمل پہ ثقلین + صدیق ہی اسرار نبی سر د جلیکا + ادنی ہی تیری صفت یہہ ہی بعد محمد + ہی پیش امام عمر عثمان علی کا + دامن سی لگا تیری حسب نسب کی رمضان + مشتاق چہمک آئینہ نور نبی کا + فضیلت حضرت عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب دسوین پشت پیغمبر خدا سی نسب مین ملتی ہی **سوال** وی کس سال مین پیدا ہوئی تہی **جواب** تیرہوین برس سال فیل سی پیچہی محرم کی پہلی تاریخ پیدا ہوئی تہی **سوال** اونکا حلیہ کیسا تہا **جواب** لنبا قد پیادہ چلتی کوئی جانتا کہ سوار جاتا ہی چہرہ سرخ اور بڑا سر اور سبی داڑہی یعنی انبوہ دار گالون پر تہوڑا گوشت تہا اور آنکہین سرخ بہت تہین **سوال** کچہہ حضرت علی سنے

اونہین

اونہین خطاب بہی دیا تہا **جواب** کئی خطاب دیئی تہی ایک تو مثابۃ السلاطین یعنے پناہ مسلمانونکی اور دوسری معز الاسلام یعنی اسلام کی عزت دینی والی اور تیسری زدا الناس یعنے آدمیونکی چادر **سوال** وی کس صفت کے آدمی تہی **جواب** گیارہ صفتین پوری اونہو مین تہی ایک زہد دوسری قناعت اور تیسری مجاہدہ اور چوتہی ریاضت اور پانچوین تواضع اور چہٹی مسکینی اور ساتوین تقوی اور آٹہوین دینداری اور نوین توکل اللہ تعالی پر اور دسوین اللہ تعالی کا ڈر اور گیارہوین کرامات اور سخاوت اور متابعت سنت رسول اللہ کی تہی **سوال** اب ہمین بتلادو کہ تمنی کیا کہا **جواب** ایک ایک دو دو باتین ساری بتلاتا ہون **سوال** زہد اور قناعت کیا ہوتا ہی **جواب** زہد کہتی ہین بی پروائی کو اور قناعت کہتی ہین سنتو کہہ کو کہ وی ایسی تہی کہ جو دنیا کا مال تہا راہ خدا کی پر خرچ کیا تہا اور اپنی بیٹی عبداللہ کو کبہی نری روٹی یا انکی گیہوونکی ساتہہ کہلاتی اور کبہی نون کی ڈلی کی ساتہہ اور کبہی دودہ کی ساتہہ کیونکہ کبہی ایسا نہو کہ اچہا کہانا سیکہہ کر مالکی جوڑنیکی عادت ہوجا **سوال** تقوی اور دینداری کیسی تہی **جواب** تقوی پرہیزگاریکو کہتی ہین آپکی پرہیزگاری اور دینداری ایسی تہی کہ ایکبار بیت المال مین لوٹ سی کچہہ مشک آیا تہا حضرت عمر نی اپنی قبیلہ کو دیا اور کہا کہ جو شہر کی بی بیان تمہاری پاس آوین تو یہہ مشک تم بیچدیجو بی بی صاحب نی بیچدیا وہ مشک کی ہاتہہ بہری ہوئی جو اوڑہنی کو لگی تہی وہ اوڑہنی خوشبودار ہوگئی تہی حضرت عمر نی وہ اوڑہنی سونگ کر بی بی صاحب کو کہا کہ یہہ بیت المال کا مشک ہزاروں مسلمانونکا حق تہا تمنی اپنی اوڑہنی کو کیون لگایا بی بی صاحب نی کہا مینی مشک تو نہین لگایا ولیکن ہاتہہ میری مشک سی وقت بیچنی کی بہر گئی تہی وی اس سی پونچہی گئی ہین آپنی اوس اوڑہنی کو ہاتہہ مین لیکر پانی سی دہونا شروع کیا دہوتی جاتی تہی اور سونگہتی جاتی تہی جب تک بو مشک کی رہی وہ اوڑہنی دہوتی رہی ایسی پرہیزگار تہی کہ ناحق کی بو کی روادار نہ تہی اور ایسی دیندار تہی **حکایت** ایک روز اونکی بیٹی نی کہا کہ میرا بہی جی چاہتا تہا کہ جہاد مین مین بہی شامل ہون آپنی منع فرمایا اور کہا کہ میرا جیو ڈرتا ہی کہ کبہی تو زنا نکری جب صاحبزادہ نی عرض کری کہ حضرت مجہسی یہہ حرکت نہایت دوری اور اچنبہا ہی کہ حضرت نی میری حق مین یہہ کیا گمان کیا جب آپنی فرمایا کہ یہہ یون بات ہی کہ جب کہین سی اگر بندی آوینگی اور اونمین سی لونڈیان لینگی اور تم بولوگی کہ ہم اتنا مول اس لونڈیکا دیتی ہین تو اور کوئی تم سی خلیفہ کا بیٹا جانکر بڑہہ کر مول نکہہ سکیگا اور وہ جتنی سستی تمنی خریدی وہ حق غازیونکا تہا تمہاری سر رہا تم تو جانوگی کہ ہماری خریدی لونڈی ہی تصرف کروگی اور وہ فی الحقیقت زنا ہوویگا اور اپنی کنبی کی آدمیونکو فرمایا کرتی تہی کہ تم اپنی تئین بہت تہام کر رکہا کرو ایسا نہو کہ کوئی تم مین سی ایسی بات کر بیٹہی کہ لوگ باہر کی سنکر سند پکڑین اور توکل یعنی بہروسا خدا کا تہا سب پورا تہا **نقل** ایکدن یون اتفاق ہوا تہا کہ آپ شام کو تشریف ایام خلافت اپنی کی مین لیگئی تہی

اور ... دو کوس آپ اونٹ پر سوار ہوتی اور غلام نکیل اونٹ کی پکڑکر چلتا اور دو کوس غلام سوار ہوتا اور
آپ اوس اونٹ کی نکیل پکڑکر چلتی جب وہانکی امراؤن اور علماؤن اور اشرافونکو خبر آپکی پہونچی تب بڑی بڑی آدمی
سوار ہوکر استقبال کو اعلی پہونچی جب نوبت آپکی پیادہ چلنی کی تہی ویسی ہی چلی گئی کسیکی شرم نکی تب لوگونکو معلوم
ہوا جب بڑی بڑی سردارونے عرض کی کہ خلیفون کا طور ہیبت اور صلابت کا چاہیئی یہہ چال تمہاری شایان نہین
آپ نی فرمایا کہ تم اسکا خیال نکرو ہمارا کام کہین اوسی ہی راست ہوتا ہی اور خوف اور ڈر اللہ کا اتنا تہا
کہ کبہی ہاتہہ مین گہاس کا تنکا لیکر کہتی کہ ہای عمر تو گہاس کیون نہوا کہ کوئی تجہی کہا لیتا او ڈر حساب قیامت کا
نہوتا اور کبہی کہتی کہ ہای عمر تو بکری کیون نہوا کہ کوئی تجہی موتی کرکر کاٹ پکاتا اور کہا کہلا دیتا تو بہی ڈر عذاب خدا کا
نہوتا **حکایت** ایکدن حضرت عمر جلدی جلدی چلی جاتی تہی حضرت علی نی پوچہا کہ ایسی جلدی کہان چلی جب
حضرت عمر نی کہا کہ خیرات کا مال ہی ایک اونٹ کہو گیا ہی اوسی ڈہونڈنی جاتا ہون جب حضرت علی نے
کہا کہ جو خلیفہ تمہاری پیچہی ہوگا اوسی بڑی خرابی مین تم نی ڈالا جب حضرت عمر نی کہا کہ ابو الحسن میرا جیو ڈرتا ہے
کہ اگر ایک بکری کا بچہ خیرات کا ندی فرات مین ضایع ہوجاتو میرا جیو ڈرتا ہی کہ عمر پر غصہ خدا کا نہو کہ تو ایسا غافل کیون
ہوا تہا کہ فرات کی پل مین چہید پر کر بکری کی بچہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور انصاف اور عدل مین ایسی تہی کہ ایک
بی بی انکی بہت خوبصورت تہی اور آپکا جیو اوسی بہت چاہتا تہا جس روز کہ خلافت پر بیٹہی تب اوس بی بی
کو طلاق دی کیونکہ ایسا نہو کہ اسکی محبت مین کبہی کار خلافت مین خلل نہو اور دوسری جو دو قصی والی آپکی روبرو
لڑتی آتی تو آپ دو زانو ہو بیٹہتی اور کہتی اللہ تعالی تو ہی مدد کر کہ جو حق ہو سو مین انکو حکم کرون یہہ دونون جہگڑا لو جاتی
ہین کہ اپنی ضد مین میرا دین لیجاوین اور تیسری جس کسیکو کہین کا عامل کرتی تو اوسی یہہ دستور العمل لکہہ دیتی
کہ اچہا کہانا نکہائیو اور شکوہ کا لباس نرکہیو اور ترکی گہوڑی پر مست چڑہیو اور بیش قیمت کپڑا نہ پہنیو اور میدہ
کے نان نکہائیو اور گہر کا دروازہ نہ بند کیجو کہ غریب فریادی نہ مڑ سکی اور دروازہ پر چوبدار نہ بٹہائیو اور عدل
مین سستی نکریو اور اوس سی قول اور قسم لی لیتی کہ اس عہد سی نہ پہریو غرضکہ عدل کی سب باتین پکی
تہین اور نگہبانی خلق مین ایسی تہی کہ رات سارے شہر کی کوچی گلی مین خبر لیتی پہرتی کیونکہ کبہی ایسا نہو ئے
کہ کوئی کسیکا ستایا ہوا مجہی خبر نکر سکا ہو اور اپنی گہر مین فکر کر رہا ہو تو معلوم ہوجا دی **حکایت** ایکرات کو
آپ ایک گلی مین چلی جاتی تہی اور چانچک ایک گہر مین ایک عورت کی آواز آئی کہ ہای کی نعری مارتی تہی اور
کہتی تہی اللہ تعالی مجہہ پر میری خاوند کا ملنا مشکل ہی اور حضرت عمر کہ خلیفہ ہی اوسی میری کیا پڑی ہے کہ مجہے
میری خصم سی ملا دی آپ یہہ بات سنتی چلی گئی فجر کو اوسکا گہر تحقیق کرکر کہانا پہونا اسکا آپ نی ذمہ
کیا اور کوئی قاصد بہیجکر اوسکی خاوند کو بلا دیا ایک روایت ہی روضۃ الاحباب مین کہ ایک روز حضرت عمر

نے

نی اپنی بیٹی بی بی حفصہ کہ قبیلہ پیغمبر خدا کا ہی اونسی پوچھا کہ عورت زیادہ سی زیادہ خاوند کی جدائی مین کتنا صبر کر سکتی
ی صاحبزادی نی کہا کہ چھہ مہینی جب سی پیچھی چھٹی مہینی سب قبیلہ دارونکو رخصت لشکر سی دیتی تہی **حکایت**
ایک روز آپ حضرت عمر اور غلام انکا اسلم رات کو شہر مین چلی جاتی تہی کہ ایک عورت نی اپنی بیٹی کو کہا کہ تو دودہ
مین پانی ملادی جب اوسکی بیٹی نی کہا کہ ای مان خلیفہ حضرت عمر نی ڈہنڈہورا پہیرا ہی کہ کوئی
دودہ مین پانی نہ ملائیو جب اوسکی مانی کہا یہان تو نہ عمر ہی نہ اوسکا ڈہنڈہورا ہی جب وہ لڑکی بولی کہ یہہ کیا لائق
ی کہ روبرو حاکم کی مانی اور پیٹہہ پیچھی نمانی حضرت عمر بہت خوش ہوئی آپ نی وہ لڑکی دودہ والی کی اپنی بیٹی
عاصم سی بیاہی اسکی ایک بیٹی پیدا ہوئی وہ دادی عمر بن العزیز کی ہوئی اور ہیبت یعنی دہاک اونکی بڑی تہی حاکم
جسکی طرف نظر اوٹہا کر دیکہتی وہ کانپنی لگ جاتا **حکایت** ایک روز ایلچی بادشاہ روم کا حضرت
رض پاس مدینہ مین آیا جب خلیفہ کی محل سرا پوچھی جب لوگون نی کہا اونکی تو ایک جہونپڑا ہی اوس ایلچی نی پوچھا
آپ کہان ہونگی جب کسینی کہا کہ مسجد مین ہونگی وہ مسجد مین گیا پہٹی کپڑون والا ایک سوتا پایا اسنی
خلیفہ کہان ہین جب بتانیوالے نی کہا یہی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ایک کہجور کی سایہ کی تلی کہ جہان اینٹین تہا پایا
ی تہی وہان پائی غرضکہ وہ ایلچی آپ کی صورت بیٹہہ کر دیکہنی لگا جب اسکی اوپر ہیبت حضرت عمر کی نی اثر کیا
کانپنی لگا پہر تہوڑی سی بار پیچہی اوسکی طبیعت پر ایک خوشی آئی جب آپ جاگی اسنی سلام کیا آپنی
ہا کون ہی کیا کہتا ہی جب اوسنی کہا مین قیصر روم کا ایلچی ہون آپ نی کہا تو کیا کہتا ہی اور کیا پوچھتا ہی تب اوسنی
ض کری کہ حضرت میری عرض یہہ ہی کہ مین ایسا بہادر ہون کہ ہزارون جوانون پر اگر مین لڑون تو میری اوپر
ت ہزار سوار کی اتنی نہ پڑی جیسا مین آپ کا جمال دیکہہ کر کانپ گیا اور مین بڑی بڑی بادشاہون خونخوار
بار دیکہی ہین اور وہان میری انکہہ نہین جہپی اور یہان مین نہین جانتا کہ مجھکو کیا ہوا مصنف کہتا ہے
کسی بزرگ نی کہا ہی کہ جو کوئی چاہی کہ جانی میری آگی کیا قدر ہوگی تو یہان اپنی دلمین ہی دیکہہ لی کہ اللہ تعالے
کی میری دلمین کتنی قدر ہی جو خدا کا ڈر کسیکی دلمین ہے سبکوئی اوس سی ڈرتا ہی اور کرامات اونکی
ہین کہ کہان تک بیان کری ولیکن ایک دو بیان کی جاتی ہین ایک روز مدینہ شریف مین آپ خطبہ جمعہ
تہی کہ فرمانی لگی یا ساریا بن رسم الجبل یعنی ای ساریا رسم کی بیٹی خبردار پہاڑ کو ہو آدمی جو بیٹہی تہی اسمین
لگی بعضون نے کہا کہ یہہ باولونکی طرح بہکتی ہین جب حضرت مرتضی علی نی کہا کہ واللہ یہہ بیہودہ اور بیموجب
مین فرماتی کچھہ سمجہہ کر کہتی ہین اسمین حضرت عبدالرحمن بن عوف نی عرض کری کہ کیا تم منکرونکو حجت
ہو کہ عین خطبہ مین کہتی ہو کہ ساریا پہاڑ کو ہو جب حضرت عمر نی کہا کہ میری دلمین یون معلوم ہوا کہ پہاڑ
عراق مین ایک قافلہ مسلمانون کا کہ اونکی سردار کا نام ساریہ بن زریم ہی چلا جاتا ہی اور قضا سے

نے اونہین لیا ہے جب مین نے بے اختیار پکار کر کہا کہ اے ساریا الجبل یعنے پہاڑ کی آڑ لو اور جو وے پہاڑ سے
آگے بڑہ جاتے تو مارے جاتے جب سب چپ ہو رہے ایک مہینے کے پیچھے لوگ عراق کی طرف سے آئے اور یہہ
خبر لائے کہ جمعہ کا وقت نماز کا تہا اور ہم پہاڑ کی تلے جاتے تہے کہ حضرت کی آواز سنی سنی یا ساریا الجبل جو ہم پہاڑ
کی طرف دیکہنے لگے تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک دہاڑ ہم پر پڑا چاہتی ہے ہمنے پہاڑ کی آڑ لیکر اونہین مار بہگا دیا

حکایت

جبکہ مصر فتح ہوا وہان کے حاکم عمر ابن العاص کے پاس لوگ اکٹہے ہو کر آئے کہ یہہ نیل ندی جو ہے اسکا عجب طور ہے
جو لہا کہ یہہ ہے کہ جسمین ہم ہین چودہوین رات کو قبول صورت چہوکری اوسکی ماباپ سے بقیمت برضامندے
لیکر اور اوسے اچہے کپڑے پہنا کر اور خوب گہنے سے سنگار کر کر ندی کی پل پر سے اوسمین دہکا دیتے ہین وہ لڑکی بہجاتی
ہے تو ندی ہماری کہیتو نمین اگر بہتی ہے اور جو یہہ بات نہین کرتے تو ندی زور نہین پکڑتی اور باڑ یو نمین نہین پہرتے
عمر بن العاص نے کہا کہ یہہ رسم کفر کی ہے مسلمان کفر کی جڑ اوکہاڑنے والے ہین لوگون نے وہ بات چہوڑ دے
تین مہینے گذر گیے کہ ندی نہ چڑہی تب شہر کی لوگون نے اوجڑنا اختیار کیا تب عمر بن العاص نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو اس تمام احوال کی عرضی کرے جب حضرت عمر نے سنکر جواب عرضی کا لکہا اس مضمون سے کہ آفرین باد
ہے تمہین کہ تمنے رسم کفر کی دور کرے اور کاغذ پر ایک اعلام لکہا کہ اوسکی ہندے یہہ ہے کہ لکہتم ہے حضرت عمر
امیر المومنین کی دریای نیل پر جان لی اے دریای نیل کہ عمر لکہتا ہے کہ اگر تو آپ ہے آپ بہتا ہے تو تو مت بہو اور
اگر اللہ تعالی واحد قہار تجہے بہاتا ہے تو ہم اوس سے چاہتے ہین کہ تجہے چڑہا کر بہاوے اور عمر کو لکہا کہ یہہ پرزہ
دریای نیل مین ڈال دیجو جبکہ وہ پرچہ دریای نیل مین ڈالا بمجرد ڈالنے کی سولہ گز پانی اونچے چڑہ گیا اور وہ چال تہلی
بالکل موقوف ہو گئی امام مستغفری کہتے ہین جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے دعا چاہی تہی تب بہی سولہ ہی گز
اوٹہا تہا اور حضرت عمر کی بہی دعا سے سولہ ہی گز اوٹہا اور سخاوت اور خلق کی ساتہہ پیار انکا ایسا تہا کہ غزوہ
تبوک کی تیار مین چالیس ہزار درم حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لائے تہے اور ایک نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اور انکا غلام اسلم رات کو سیر غریبون یتیمون کی کرتے پہرتے تہے کہ جنگل مین ایک آگ چمکی آپنے کہا کہ یہہ کیسی
آگ ہے چلو دیکہین وہان جاکر دیکہین تو ایک عورت پانی گرم کر رہی تہی آپنے فرمایا اوس عورت کو کہ
ہم بہی آوین جب اوسنے کہا کہ جو کوئی ہمسے بے وارثون ہو کون غریبون یتیمون پاس آکے اسوقت
خبر لے اوسکو اذن مانگنے کی کیا حاجت ہے آؤ آپ نے نزدیک ہو کر اوس سے فرمایا کہ تو کون ہے
اور کہان سے آئی ہے اوسنے کہا کہ فلانے ملک سے آئی ہون بیکس ہون اور بہوکی مین لاچار ہون لور
لڑکی یتیم میری پاس ہین نہ میری خاوند ہے کہ میرا حال پوچہے اور نکوئی یہان میرا دوست ہے کہ مجہے دلاسا
دیوے یہہ لڑکے بہوک کی مارے چلاتے ہین جب حضرت عمر نے پوچہا کہ یہہ آگ کیون جلاتی ہے اور اس ہنڈیا مین

کیا

کیا پکاتی ہی جب اوس عورت نی کہا کہ یہہ چہوکری میری ماری بہوکہہ کی مجہی ٹکنی نہین دیتی تہی لاچار
مینی ہنڈیا مین پانی ڈالکر چولہی پر رکہہ دی ہی سی اسکی آگ جلادی ہی کہ تمہاری واسطی کہانا پکاتی ہون
وہ چپ ہوکر سوگئی ہی اس سی حضرت امیرالمومنین عمر اپنی دلمین بہت فکرمند ہوئی تب اوس عورت نی
کہا کہ یہہ جو خلافت بیٹہا ہی یہہ مجہسی عاجزون کی خبر نہین رکہتا خدا کو کیا جواب دیگا جب آپنی کہا خلیفہ
نی تمہارا حال نہ سنا ہوگا تو یہہ عذر ہوجاویگا جب اوس عورت نی کہا کہ جتنی ملک کی اوس سی
نگہبانی ہوسکتی تہی وتناہی کیون نہ لیا جب آپ اوہی گہر آکر ایک تہیلا آٹی کا اور لوٹا روغن زیتون
کا اوسی اپنی ہاتہہ سی لاکر دیا اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین ایسی پوری تہی کہ کیا مجال
تہی کہ خلاف رسول اللہ کی کچہہ ہوسکی **نقل** ایک روز ایک صحابی نی عرض کری یا عمر ہمنی یون
سنا ہی کہ دو بات مین تمسی خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا ہی آپنی فرمایا کہ بتاؤ جب اوس
اصحاب نی کہا ایک تو یہہ ہی کہ پیغمبر خدا نی کبہی بوریہ پر مصلا بچہاکر نماز نہین پڑہی لو تمنی فلانی دن بوریہ پر
اور دوسری دو سالن کی پیالہ آگی رکہہ نہین کہایا اور تمنی دو سالن کے پیالہ رکہہ کر کہائی جب اوسی آپنی
آفرین کری اللہ خیرخواہ سمجہا اور اپنی مکانمین لیگئی اور دکہلایا اور کہا کہ یہہ بوریا یہان بچہا تہا اور پاس اسکی بکری
تہی اوسنی پیشاب کیا تہا ہمین شبہہ اوسکی پیشاب کی چہینٹو نکا اس بوریہ پر پڑا تہا اسواسطہ اسپر مصلا
بچہایا تہا اور جواب دوسری بات کا یہہ ہی کہ میری گہر مین ایک مہمان تہا اوسکی واسطی ہمنی گوشت روٹی
پکائی تہی وہ کہا رہا تہا کہ بی بی حفصہ نی کچہہ کہانا میری واسطہ بہجوایا تہا مینی وہ بہی اوس مہمان کو دیدیا
میری گہر دو طرح کا سالن نہین پکا تہا جسنی دو آدمی اسبات پر نوکر رکہی کہ مجہسی خلاف سنت کا ہوجاوی
تو تم بتلا دیجو اور اہل بیت رسول تہی **سوال** یہہ نہین سمجہی **جواب** ایک روز حضرت عمر اور حضرت
مرتضی علی ایک مکان مین بیٹہی تہی جب حضرت عمر نی فرمایا کہ اور خوبی جو ہمنی عاقبت بخیر کی سنی تہی اپنی
مقدور ذخیرہ کیا ولیکن پیغمبر خدا نی کہا ہی کہ سب سی پہلی میری اہل بیت پل صراط سی پار ہونگی یہہ اہل بیت
ہونا ہمسی نہو سکا حضرت مرتضی علی نے فرمایا کہ یہہ کیونکر ہو جب حضرت نی فرمایا اگر تم چاہو تو ہوسکتا ہی
اگر لڑکی اپنی ام کلثوم ہمسی منسوب کرو جب حضرت علی نی گہر مین آکر حسنین ع سی مصلحت کری کہ یہہ بات
حضرت عمر نی ہمسی کہی تمہاری کیا اصلاح ہی حسنین نی فرمایا کہ لڑکی کہین تو بیاہو گی ولیکن ایسی شخص
کہان پاوگی کہ عشرہ مبشرہ مین بہی ہون اور فضایل بیان کئی تب بی بی کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے
کیا دو بیٹیان ایک بیٹا زید بن عمر پیدا ہوئی **سوال** یہہ خصلتین حضرت عمر کی ہمنی سنی اور کچہہ خدا کی
رسول نی بہی اونکا درجہ فرمایا ہی **جواب** اول نشست مجلس مین ٹہیک اونکی آنحضرت کی پائین تہی

اور حضرت ابابکر صدیق کی داہنی تہی یہہ خاص وزیر پیغمبر کے ہی اور پیغمبر خدا فرماتی ہی کہ ابوبکر اور عمر دونو میرے ایسے ہین کہ جیسی میری آنکہہ کی بینائی اور کانکی شنوائی اونسی نہوسکی جدائی اور حدیث طبرانی مین ابونعیم سنی وسنی عبد اللہ ابن عباس سی روایت کری کہ اللہ تعالی نی چار وزیر میری مددگار کری ہین دو آسمان والونسی ایک تو جبرئیل اور دوسری میکائیل اور دو زمین والونمین ایک حضرت ابوبکر اور دوسری حضرت عمر اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یفر الشیطان من ظل العمر یعنی بہاگتا ہی شیطان سایہ عمر کی سی ایک حدیث ترمذی مین ہی لو کان بعدی نبیا لکان عمر ابن الخطاب یعنی اگر ہوتا میری پیچہی پیغمبر تو ہوتا عمر بیٹا خطاب کا اور بخاری مین یہہ حدیث ہی والذی نفسی محمد بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک یعنی قسم ہی مجہی اوس رب کی کہ جسکی ہاتہہ قدرت مین میرا دم ہی نہ ملاقات کریگا تیری تئین شیطان جبکہ تو چلنی والا ہی کسی کوچہ کی تئین ہرگز جاتا رہا شیطان اوس کوچہ مین سی مقرر کرسوای کوچہ تیری کی ہی اور ابن ماجہ ابن ابی کعب سی یہہ حدیث روایت کرتا ہی کہ پہلی ہی پہل سب سی کہ اللہ تعالی اپنی بندونپر سلام کریگا وہ پہلا حضرت عمر ہی ہوگا

نقل ہی کہ جسدن ایران کی لڑائی مسلمانون نی ماری اور وہان سے لوٹ آئی حضرت امام حسن تشریف حضرت عمر پاس لیگئی جب حضرت عمر نی آپکو ہزار درہم دئی اور اپنے بیٹی کو پانسو درہم دئی جب انکی بیٹی نی کہا کہ یہہ کیا واسطہ ہی کہ حضرت علی کی بیٹونکو تمنی ہزار ہزار درہم دیئے اور ہمین پانسو درہم دئی اور حالانکہ ہم پیغمبر خدا کی وقت مین ہی کافرونسی تلوارون لڑتی تہی اور یہہ لڑکے اوسوقت مین مدینہ کی گلیونمین کہیلتی پہرتی تہی انکی برابر تو ہو حضرت عمر نی فرمایا کہ انکی باپ کا سا تیرا باپ ہی اور انکی ماکیسی تیری ماہی اور انکی نانا کا سا تیرا نانا ہی اور انکی نانی سی تیری نانی ہی اور انکی پہوپہی سی اور چچا سا تیری پہوپہی اور چچا ہی اور اونکی خالہ اور ماموں سی تیری خالہ اور ماموں ہین تو اونکی برابر کیونکر ہو باپ اونکا حضرت علی اور ما اونکی بی بی فاطمہ زہرا ہی اور نانا اونکا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور نانی بی بی خدیجہ الکبری اور چچا جعفر طیار ہی اور پہوپہی امہانی ہی اور ماموں ابراہیم ہی اور خالہ بی بی رقیہ اور ام کلثوم ہی تجہی اونکی برابری پہنچا ہئی یہہ بات حضرت مرتضی علی نی سنی تب فرمایا کہ مینی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی کہ فرماتی تہی العمر سراج اہل الجنۃ کہ حضرت عمر چراغ اہل بہشت کی ہین جب حضرت عمر نی یہہ سنا تب ایک جماعت کو ساتہہ لیکر حضرت علی کی گہر گئی اور فرمایا مینی یون سنا ہی کہ تمہین میرے حق مین پیغمبر خدا نی بشارت دی ہی حضرت علی نی فرمایا کہ سچ ہی جب حضرت عمر نی فرمایا کہ اپنی ہاتہہ سے مجہی ایک پرچہ کاغذ پر لکہہ دو جب حضرت علی نی لکہہ دیا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العمر سراج اہل الجنۃ حضرت عمر نی جیسی اوس پرچہ کو اپنی اولاد کی سپرد کیا کہ جسدن مین مرون یہہ پرچہ کفن کے اندر رکہہ

یہہ جہانی

چہاتی پر رکہہ دیجو اولادنی اونکی وصیت پر عمل کیا اور ایک حدیث ہی کہ پیغمبر خدانی فرمایا ہی کہ ہر امت مین ایک
شخص محدث ہوتا ہی اور ہماری امت مین محدث عمر ابن الخطاب ہے **سوال** محدث کسی کہتی ہین **جواب**
محدث اوسی کہتی ہین کہ جسکی صلاح کی موافق کتاب الہی نازل ہو اسیواسطی پیغمبر خدانی فرمایا ہی الحق ینطق علی
لسان العمر یعنی حق بولتا ہی اوپر زبان عمر کی **سوال** ہمین بتلاو تو اللہ تعالی نی حضرت عمر کی مشورت اور
صلاح کی موافق کون حکم فرمایا ہی **جواب** گیارہ حکم تو مجہی بہی یاد ہین کہ صواعق محرقہ مین لکہتا ہے
اول مدینہ مین حضرت آئی اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑہنی لگی تب یہود کچہہ اہانت کی بات کرنی لگی
کہ ہماری قبلہ کی طرف نماز پڑہتی لگی ہین جب حضرت عمر نی خفا ہو کر کہا کہ اگر اللہ مقام ابراہیم کو ہمارا قبلہ کردی
تو کیا خوب ہو جب اللہ تعالی نی یہہ آیت نازل کری واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنی پکڑو تم مقام
ابراہیم کو قبلہ دوسری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر مین پردہ نتہا سطرح کی آدمی گہر مین بہلی برے
آیا جایا کرتی تہی جب حضرت عمر نے عرض کرے کہ یا الہی کیا خوب ہوتا کہ خدا کی رسول کی قبیلو پر پردہ کے
آیت آجاتی خدانی انکی صلاح کی موافق آیت پردہ کی نازل کری تیسری بی بیان پیغمبر خدا کی حضرت پر زیادتی
کرتی تہین جب حضرت عمر نی کہا کیا خوب ہو کہ اللہ تعالی کہدی کہ تمہین طلاق دیکر اور بی بیان بدلے
انکی کروادی اللہ تعالی نی موافق آرزو انکی کی آیت نازل کری عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن
یعنی نزدیک ہی کہ پروردگار پیغمبر خدا صلعم کا تمہین طلاق دیکر بدل دی بی بیان بہتر تمسی چوتہی قیدی
بدر کی لوگونکو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونسی مال لیکر چہوڑ دیا اور صلاح حضرت ابوبکر اور پیغمبر
خدا کی یہی جانی اور صلاح عمر یہہ تہی کہ مال خدا دیگا انہین قتل کر ڈالو موافق صلاح حضرت عمر کی حکم آیا اور
حضرت پر عتاب آیا اور پانچوین شراب کی مسئلہ مین اختلاف پڑ رہا تہا کوئی کہتا تہا حلال اور کوئی
کہتا تہا حرام حضرت عمرنی کہا کیا خوب ہو کہ اللہ تعالی شراب کی حرام ہونیکا حکم کہلا کردی موافق حضرت عمر
کی صلاح کی شراب کی حرام ہونیکا حکم کہلا آگیا یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس
من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون اور جبکہ یہہ آیت اوتری ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من
طین یعنی کیا ہمنی انسان کو کیچڑ گارے سی تب حضرت عمر کی مونہہ سی بی اختیار نکل گیا فتبارک اللہ احسن
الخالقین یہہ آیت اللہ تعالی نی بعینہ اوتاری اور ساتوین جبکہ ابی ابن خلف منافق مرگیا تب عبداللہ بیٹا
ابی خلف کا حضرت کو اپنی باپ کی جنازہ پر لیگیا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نماز کو اوٹہی
تب حضرت عمر نی پیغمبر خدا سی آکر کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ بڑا دشمن خدا کا ہی تہوڑی بار پیچہی یہہ آیت
نازل ہوئی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ نہ پڑہ نماز اوپر کسیکی اونہوتین سی کہ مر گیا

اور نہ کہڑا ہوا اوپر قبر اوسکی کی یعنی منافقون پر نماز نہ پڑہو اور آٹہوین پیغمبر خدا کو شفقت خلق خدا پر بڑی تہی
سو اونکی بخشش چاہتی تہی یہان تک کہ منافقون کی واسطی بہی چاہنی لگی حضرت عمر نی کہا کہ حضرت منافقون
کی واسطی تو تم بخشش چاہو یا نچاہو خدا تعالی انہین بخشیگا نہین اللہ تعالی نی یہہ آیت نازل کری سواء
علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنی برابر ہی ان پر بخشش چاہو یا نچاہو اللہ تعالے
نہین بخشیگا اونہین اور نوین بدر پر جب لڑائی حضرت صلعم نی ٹہرائی جب مدینہ کی لوگو نمین بعضون نے
عرض کری کہ مدینہ شہر سی نہ نکلو جب حضرت عمر نی کہا کہ توکل بخدا کرو اور نکلو اللہ تعالی نی صلاح حضرت
عمر کی پسند کری یہہ آیت آئی کما اخرجک ربک من بیتک تا آخر یعنے جیسی تجہے نکالا رب تیرے
نے گہر تیری سی نازل ہوئی اور دسوین جب منافقون نی حضرت بی بی عایشہ پر تہمت اوٹہائی پیغمبر
خدا نی حضرت عمر سی اور صحابہ سی یہہ قصہ کہا حضرت عمر نی حضرت سی کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ بات
جہوٹہہ ہی اور جیسی کچہہ بات ہی اللہ تعالی خبر کر دیگا اللہ تعالی کیطرف سی یہہ آیت نازل ہوئی سبحانک
ہذا بہتان عظیم پاک ہی خدا تعالی یہہ بہتان بڑا ہی وہ منافق شرمندہ ہوئی اور گیارہوین یہہ ہے
کہ رمضان مین رات کو عورت سی جماع نہین کیا کرتی تہی قضاءً ایک رات کو اتفاق جماع کا اپنی بی بی
سے حضرت عمر کو پڑ گیا جب آپ غمگین ہو کر پیغمبر خدا پاس آئی اور احوال عرض کیا جب اللہ تعالی نی یہہ آیت
نازل کی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم یعنی حلال کی تمہاری تئین اللہ تعالی نی روزہ کی رات
مین صحبت طرف عورتون تمہاری کی یہہ صواعق محرقہ مین لکہا ہی انتہی **سوال** گذران انکی کیا تہے
جواب جب تک قوت رہی محنت کر کر اپنیٹین تہاپ کر اونہین بیچ کر کہاتی وقت فجر سی اشراق تک
مسجد مین رہتی بعد اوسکی اینٹین تہاپتی دوپہر تک پہر قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو سویا کرتی پہر اوٹہہ کر ظہر کے
نماز پڑہتی بعد نماز کی دوسری دنکی واسطی گارا کاٹ رکہتی پہر عصر کی وقت سی مغرب تک عدل
کرتی جب قوت کام کرنیکی نرہی اور گہر مین اسباب نرہا کہ تجارت کرین لاچار ہو کر اصحابون سی کہا کہ ہم
کام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مین مشغول ہوتی ہین اب فراغت ہمین اور کام کی نہین رہی
کہا ہمکا کیا علاج کرین جب سب صحابہ چپ تہی اور حضرت علی کی رای کی موافق جتنا کچہ وقت روزہ
کہولنی کی آدمی کہا لی وہ تنہا ہی خرچ بیت المال سی لی لیتی اکثر اوقات جو ہی روزہ ہوتی تو بارہ لقمہ
کہانا کہا لیتی **سوال** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی انہین کچہہ خطاب بہی ملا تہا **جواب**
فاروق یعنی فرق کرنیوالا **سوال** اسکا کیا موجب تہا **جواب** چہٹی سال پیغمبری آئی ابہی یہہ مسلمان
ہوئی مین سنا ہی کہ اونسی پہلی اونتیس مرد اور گیارہ عورتین ایمان لائی تہین حضرت ابو بکر صدیق

ظاہر ایمان کرتی تہی اور اپنی گہر مین ایک مسجد بنا رکہی تہی وہان نماز پڑہتی اور لوگونکو بہی درپردہ نصیحت کرتی ہو لیکن
مین ظاہر اکہٹی ہوکر اپنی طور نماز نہ پڑہ سکتی تہی جبکہ عمر فاروق چند روز ایمان لائی آئی ہی فرمایا کہ یا
د صلعم کافر ملا کعبہ مین بت پرستی کرتی ہین آو ہم ظاہر کعبہ مین نماز پڑہین ہم تو برحق ہین تو چہپی کیون رہین
یغمبر صلعم اور امیر حمزہ اور حضرت مرتضی علی اور بعضی اور بہی صحابہ نی کعبہ اللہ مین آکر ظاہر نماز پڑہنی شروع
ین یہہ بات کافرون پر بہاری پڑی کافر اونہون پر حملہ کرکر پڑی اونہون نی ڈہال اور موہون اور مکون
ردی کہ سب باہر کاڑہ دئی اور ظاہر کعبہ مین نماز پڑہی اوس دن خطاب فاروق پایا تہا قیامت
ری ہی حضرت ابوبکر کی شاہدی سی اسلام بتایا گیا تہا حضرت عمر کی اسلام سی جتایا گیا ایک روز پہلی
ان لانی سی پیغمبر خدانی دعا مانگی تہی کہ یا الہی مجہی عمر کو دی یا ابوجہل کو دی دوسرے دن حضرت عمر
ہوگئی مسلمان ہوتی ہی کافرونکو کعبہ سی نکال کر نماز پڑہی سب مسلمان خوش ہوئی اسمین حضرت
مان سی آئی کہ یا رسول اللہ صلعم آسمان والونکو بہی حضرت عمر کی اسلام کی خوشی ہوئی سوال
دا کی اون دونون کو یعنی ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب کو بہت بڑائی کیون دیا کرتی تہی جواب
فرمایا ہی کو کوئی یون نجانی کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو مینی بڑہایا ہی بلکہ اللہ تعالی نی بڑہایا ہی ابوبکر صدیق
ن ایسا ہی جیسی آسمان مین تارونکا چمکا اور حضرت عمر کی محلونکو بہشت مین پیغمبر خدا صلعم نے
دنیا مین خبر دی ہی کہ یا عمر ہمنی تمہاری محل بہشت مین دیکہی ولیکن تمہاری غیرت کی واسطی تمہارے
وس پر ہمنی نظر نہین کی اور دونو صاحب روضہ منورہ مین ساتہہ پیغمبر خدا کی مدفون ہین اور زندگی
ہی دونون وزیر مشیر تہی کہ بغیر انکی مشورہ کی کچہہ کام اجرا نہوتا تہا اور اون دونو نین چہوٹائی اور بڑائی
ی کہی سی اور پیغمبر خدا کی حکم سی کہ یہہ کام ہمنی اور ابوبکر نی ہاور عمر نی یون کیا یا یون سمجہ کر کرینگی معلوم
تی تہی سے یعنی پہلی حضرت ابوبکر کا نام لیتی اور پیچہی
ت عمر کا نام لیتی سوال انکی وفات کیونکر ہوئی تہی جواب ایک
ابولولو نام وہ میرہ کا غلام تہا ایک روز ایک شخص نے حضرت عمر کی روبرو فریاد اوس
ام کی کمر ہی کہ ایک کافر کو مینی لڑائی مین مارا تہا تو جب اوسکا اسباب اوتارنیکو مین گہوڑے
ات ابولولو غلام نی مجہسی پہلی دوڑکر اوس موئی کافر کی زرہ اوتار لی اگر میرا حق ہی تو مجہی اوس
ادو آپنی ابولولو کو بلوایا اور اوس کا دعوا سنوایا اور ابولولو نی جانا آپنی فرمایا زرہ کا حق مارنیوال
ہ پہیر دی اوس ابولولو نی وہ زرہ تو پہیر دی ولیکن حضرت عمر سی دلمین کینہ رکہا کہ میری زرہ
دادی ایک روز وقت فجر کی اول وقت وہ غلام خنجر باندہ کر دوسرے صف مین ہو بیٹہا جبکہ

نماز مین لہری ہوئی تب اوس بدبخت روسیاہ نی تین زخم خنجر کی ماری ایسا زخم کاری آیا کہ حضرت عمر
سینہ سی ناف تک چاک ہو گیا آپنی فرمایا کہ خبر لیجو یہہ کون تہا جو مار کر جاتا ہی معلوم ہوا کہ ابو لولو غلام مغیرہ
کا ہی آپنی فرمایا کہ الحمد للہ کہ میرا مرنا کسی مسلمان کی ہاتہہ سی نہوا اور قیامت کو میرا جہگڑا اوس مسلمان سی پڑا اور
لشکری کرام معروف پر ماری گئی وہ ابو لولو جنگہ گہر گیا تو اور شخص بنا ہتیار رون تہی اسنی دس آدمی ماری پہر
ایک خنجر اپنی پیٹ مین ایسا مارا کہ مرگیا یہہ بات حضرت عمر نی سنی تب فرمایا کہ الحمد للہ ہماری واسطی کوئی نکالا گیا
اور وہ آپہی مرگیا شرح مشارق والہ لکہتا ہی کہ بدہ کی دن چہبیسوین ذیحجہ کو زخم آیا تین دن زخم سی زندہ رہ
جمعہ کی دن چاندرات کو وفات پائی اور انکی عمر کی کئی روایتین ہین اکثر اسپر ہین کہ ترسیٹہہ برس کے
عمر تہی حضرت بی بی عایشہ کی حجرہ کی اندر رکہی گئی اور حضرت ابو بکر چہاتی برابر سر اونکا ہی ایکروز پیغمبر خدا اور حضرت
ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پہار پر تہی اور پہاڑ ہلا حضرت نی کہا کیون ہلتا ہی کہ تیری
اوپر نہین ہی کوئی مگر ایک پیغمبر اور ایک صدیق اور دو شہید دو حضرت سے اور شاہدی ہی ایک روز پیغمبر خدا
صلعم کے پاس حضرت عمر سفید کپڑے پہن کر آئی آپنی فرمایا کہ یہہ کپڑی نئی ہین یا دہوئی جب حضرت عمر
نے کہا کہ دہوئی ہین تب پیغمبر خدا نی کہا البس جدیدا اعش حمیدا امت شہیدا یعنی پہن نیا اور جی بہلا اور مر شہید
ریختہ در شان حضرت عمر رضی اللہ عنہ لمصنفہ **ریختہ** تجہہ شان پر ذات محمد کی مقری + ہوتا جو میری بعد نبی
ذات عمر ہی + کیونکر کہ بنا اعدل اصحاب نبوی + شیطان بہی آدی کہ جہان اوسکا گذر ہی + کیونکر نہو مشتاق
نبی تیری ملن کا + تجہہ ذات کو قران مین رب کن بہی اثر ہی + دریای نہ، غلام تیرا ڈال سکی ہی + ہو جب سے
جو فتح مین فرس شام مصر ہی + پایا ہی نظر تیری کفر توڑ حقیقی + رمضان بہی مشتاق تیری پاک نظر سے ہی
سوال حضرت عمر کو غسل کسنی دیا تہا **جواب** عاصم کوفی کی تاریخ مین شیعونکی نزدیک بہی ہی
کہ حضرت مرتضی علی نی غسل دیا اور صہیب رومی نی نماز پڑہائی بعد نماز کی جب جنازہ اوٹہانی لگی تب حضرت
مرتضی علی نی دعا کری کہ اللہ تعالی کی رحمت تجہہ پر ہمیشہ ہو جیو اپنا سا کمال دوستدار میری نزدیک اپنی پیچہی
ایسا کوئی نچہوڑ چلی تم کہ اوسکی سی کام کر کر خدا سی ملاقات حاصل کریں قسم خدا کی مجہی یقین ہے
کہ تمہین یہہ دولت نصیب ہو گی کہ اپنی دونون یارون پاس دفن ہوگی کیونکہ اکثر اوقات مجالس حضرت
پیغمبر خدا کی مین ہم حاضر ہوتی حضرت کی زبان مبارک سی یون سنتی کہ ہمنی اور ابو بکر اور عمر نی یون کیا اور
ملتی اور ابو بکر اور عمر نی یون ٹہرایا اپنی کانون مین دونون ملا کر کہتی یہہ روضۃ الاحباب مین لکہا ہی

بیان حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا

یہہ باپ جیسی عثمان ہین باپ جیسی علی
جوان باقی سب امت اوپر علی برتری پہچان حضرت کا نام عثمان ہی اور کنیت ابو عمر اور لقب ذو النورین

عثمان

عثمان بیٹی عفان کے وہ بیٹی ابو العاص کے وہ بیٹی امیہ کی وہ بیٹی عبد الشمس کے وہ بیٹی عبد المناف کی پانچوین پیڑی
خدا کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملے اور عرب مین کنیت اوسے کہتی ہین کہ کسیکو فلانی کا بیٹا یا فلانی
کا باپ کہکر پکارین جیسے نور کا باپ یا جیسے احمد کا باپ اور حضرت عثمان کا لقب جو ذو النورین ہوا اوسکی
معنی دو نورون والے ہے ان دونون نورون مین علما کو اختلاف ہے بعضے کہتی ہین کہ حضرت پیغمبر خدا کے
دو صاحبزادی بی بی رقیہ اور ام کلثوم بیاہی گئین تہی یہہ نعمت کہ دو بیٹیان پیغمبر صلعم خدا کی ایک شخص کو بیاہی
جان یہہ اور کسی شخص کو نعمت نصیب نہین ہوئی سوای حضرت عثمان کی بلکہ حضرت پیغمبر خدا نے
بعد وفات بی بی ام کلثوم کے فرمایا تہا کہ جو میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بہی مین عثمان کو ہی دیتا اور بعضے
انکی سخاوت کی سبب سے کہتی ہین یعنی دو حالتون کفر اور اسلام کی سخاوت پوری تہی بعضے کہتی ہین کہ دو عمل
کی سبب کہتی ہین کہ قایم اللیل اور صایم الدہر تہی یعنی رات کو جاگتی اور دنون روزہ رکہتی قیامت مین دونون
طرف انکی نور پیدا ہو جاییگا اور بعضے کہتی ہین کہ پیغمبر خدا سے ماکی طرف سے ہی اور باپ کی طرف سے چار
پیڑہے اندر ملتی ہین باپ کی پیڑی تو بیان ہو گئی اور ما انکی بی بی اروی پیغمبر خدا کی سگی پہوپہی کی بیٹی تہین
ماکی طرف سے عبد المطلب مین نصب ملتا ہے **سوال** پیدایش آپکی کس سن مین ہوئی تہی **جواب**
ساتوین سال اصحاب فیل کی لڑائی سے پیچہے ہوئی تہی **سوال** چہرہ انکا کیسا تہا **جواب** خوش قد لنبے
تہی گورا رنگ سرخی مائل چیچک رو داغ سیتلا کی خوب چمکتی تہی اور داڑہی بڑی لنبی تہی اور جوڑ بند ہونکی بہاری
تہی اور بازو پر بال بہرے تہی اور سر کے بال بہت کالی تہی اور گہونگریالی تہی اور اگلی سر پر تہی جسی عرب
اصلع کہتی ہین اور دانتونکی بتیسی بہت ستہری تہی اور خوبصورت تہی اور کانونکی لو تک سر کی بال بڑہی ہوئی رہتی تہی
اور خوبصورتی مین یوسف ثانی تہی **نقل** ہے اسامہ بن زید کہتا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلعم کی بی بی نی مجہہ کو گوشت
بی بی رقیہ کو میری ہاتہہ بہیجا تہا مین جاکر دیکہون تو میان بی بی دونو برابر بیٹہی ہین وہ گوشت مین نی دیا اور دونو
قبول صورتونکا جوڑا ایسا یعنی کبہی ساری عمر مین نہین دیکہا **سوال** وہ لباس کیسا پہنتی تہی **جواب** کبہی تو
دو دی پونڈی کپڑے پہنتی تہی اور کبہی دو سو درم کی پوشاک پہنتی تہی اور کبہی بائین ہاتہہ کی چہہ انگلی مین انگوٹہی رکہتی تہی
اور خضاب کبہی مہندی اور کبہی کتم کا کرتی **سوال** کچہہ خدا کے رسول نے بہی اونکے حق مین فرمایا ہے **جواب**
پیاری خدا کے رسول کی وہ ایسی تہی کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ہر شخص کا رفیق ہوتا ہے اور میرا بہشت مین رفیق
عثمان ہے اور عشرہ مبشرہ مین ہین اور ایکدن ایک شخص نے حضرت عثمان سے بے ادبی کری تہی بغیر عذر کری مرگیا
آپ نے اونکی جنازہ کی نماز نہ پڑہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ خبر دی مجہے اللہ تعالی نے کہ مین اپنی لڑکے
کا نکاح عثمان سے کر دونگا اور کہا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عثمان شرماوی کہ فرشتے بہی

اوس سی حیا کرتی ہین اور فرمایا ہی کہ اس امت مین یہہ میری کہ بہت محکم اس امت مین بہی میرے
حیا مین عثمان بن عفان ہی اور فرمایا ہی یعنی پہلا ہی کہ اپنی کنبی کو لیکر اللہ کی طرف اپنی شہر سی ہجرت کی ہی بعد حضرت
لوط کی اور فرمایا ہی کہ حضرت عثمان اونہاری حضرت ابراہیم کی ہین ایک روز پیغمبر خدا نی حضرت عثمان کو کہا
کہ ای عثمان مجہی جبرئیل نی خبر دی ہی کہ اللہ تعالی نی تجہی ام کلثوم سی نکاح کیا ہی موافق مہر بی بی رقیہ کی اور
فرمایا ہی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عثمان بن عفان میرا دوست ہی دنیا مین بہی اور آخرت مین بہی
سوال اسی دشمن کیا خوبی تہی کہ جسکو رسول خدا کی یون فرما دین **جواب** بہت بڑی آدمی تہی اول تو اللہ تعالی
کی عبادت کمال کرنیوالا تہی روزہ اور نماز اور شب بیدار تہی اور قاری قران خوان اور قواعد جنگ دان دوسری
سخاوت بڑی تہی تیسری حلیمی اور حیا اور عاجزی اور خدا سی بہت ڈرتی تہی اور خلیفہ ہوئی **سوال** کچہہ بیان
اونکا کرو ہم بہی سنین **جواب** اول عبادت مین خدا کی ایسی تہی کہ کبہی ایسا ہی ہو جاتا کہ برس دن تک
روزہ رکہتی چلی جاتی اور کبہی افطار کرتی اور ہر وقت تازہ وضو کرنا اگرچہ وضو ہوتا اور کمال عاجزی سی نماز پڑہتے
اور کبہی ایسا ہی ہو جاتا کہ رات کو مقام ابراہیم پر نماز پڑہنی کو اور دعا کو جاتی کہڑی ہو کر پڑہتی تو کئی مرتبہ کہڑی
ہی فجر ہو جاتی اور کبہی دو رکعت مین سارا قران ختم کر دیتی اور دنمین قران بہت پڑہتی ایک روز ایک شخص نے عرض
کری کہ حضرت یہہ محنت تمنی اوٹہائی ہی آپنی فرمایا کہ قرآن اللہ تعالی کا خط ہی اسپر رات دن نگاہ رکہنی چاہیے
کہ اسکی حکمون پر نگاہ ہر وقت رکہنی چاہی یعنی کوئی حکم رہ نجای یعنی کبہی ایسا نہو کہ کوئی اللہ تعالی کی نافرمانی کر
بیٹہین اور لائق غضب کی نہو جاویں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سب لڑائیو مین حاضر تہی مگر بدر مین اور
بیعۃ الرضوان مین حاضر نہ تہی **نقل ہی** کہ ایک شخص مصری نی مسجد الحرام مین حضرت عبد اللہ بن عمر سی سوال
کیا کہ جواب دو حضرت عبد اللہ نی کہا کہ پوچہہ اوسنی کہا کہ حضرت عثمان جنگ بدر مین حاضر تہی اونہون نی کہا
کہ نہین پہر کہا کہ بیعت الرضوان مین بہی حاضر تہی حضرت عبد اللہ نی کہا کہ نہین پہر پوچہا جنگ احد مین بہاگ گئی
تہی حضرت عبد اللہ نی کہا کہ سچ ہی جب عبد اللہ نی کہا کہ اسکا جواب سن جنگ بدر کو پیغمبر خدا صلعم جب
چڑہتی تہی تب حضرت عثمان کو فرمایا کہ واسطی بیمار داری بی بی رقیہ کی تمہین چہوڑ چلی ہین اور جو تم اوس
کام واسطی مدینہ مین رہو گی تو آخرت کا ثواب اور دنیا مین لوٹ کا حصہ تمہین ملیگا اسواسطی رہ گئی تہی
اور بیعت الرضوان کی دن حضرت عثمان پیغمبر خدا کی بہیجی مکہ مین گئی تہی اور جبکہ پیغمبر خدا نی بیعت الرضوان شروع
کری جب داہنا ہاتہہ اپنی باوین ہاتہہ پر رکہا اور فرمایا کہ یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی جب آپنی باوین ہاتہہ کو حضرت
عثمان کا ہاتہہ فرمایا کہ حاضرون سی دیکہہ تو حصہ سوا ہو گیا اور جنگ احد سی جبکہ بہاگ گئی تہی اللہ تعالی نی اونہین
بخشش دیا تہا اللہ تعالی فرماتا ہی ولقد عفی اللہ عنہم اور تحقیق بخشش کیا اللہ تعالی اونہون سی یہہ آیت

جنگ احد کی بہا گونکی حق مین ہی اور سخاوت اور بخشش انکی ایسی تہی کہ ایک روز لشکر پر حضرت سے
تنگے آئی تہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جو کوئی اس لشکر کی تیاری کری اوسی بہشت نصیب ہوگا چالیس ہزار
درم تو حضرت عمر لائی اور حضرت عثمان ایک روایت ہی کہ نوسی پچاس اونٹ اور پچاس گہوڑی اور ایک
روایت ہی کہ ہزار اونٹ اور ستر گہوڑی اور ساڑہ تین ہزار روپی نیاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے کرے
عبد اللہ ابن مسعود کہتی ہین کہ مینی پیغمبر خدا صلعم کو دیکہا کہ چلتی اور پہرتی تہی اور یہی فرماتی تہی اللہم اغفر لعثمان
ما اقبل وما ادبر وما اخفی وما اعلن وما اسر وما اجہر یعنی ای اللہ تو بخشدی گناہ عثمان کی جو آگی کری
اور پیچہی کری جو اکیلا کری یا پانچو نمین یا چہپ کر کری یا ظاہر کری اور جامع ترمذی مین لکہا ہی کہ روایت ہی
عبد الرحمن بن حباب سی جبکہ جیش العسرت کی حضرت عثمان نی تیاری کری تہی جب پیغمبر خدا منبر سی اوترتی تہی
اور فرماتی تہی کہ کفایت ہی یہی کام عثمان کو کہ کیا اب تمام عمر خواہ کچہہ کام نکری اوسی یہی کفایت کرتا ہی بار بار
یہی فرماتی تہی اور بعضی کہتی ہین اوس رات کو پیغمبر خدا صبح تک کہتی تہی یا الٰہی مین عثمان سی راضی ہون تو بہی
راضی ہوجیو **نقل دوسری** کہ رومہ کا کوا خریدا وہ یون تہا کہ پیغمبر خدا صلعم جب مدینہ منورہ مین تشریف
لائی تو حضرت کی ساتہہ جو لوگ آئی تہی اونہین بغیر پانی کی نہایت تکلیف تہی کیونکہ مدینہ کی نزدیک میٹہا
پانی نہ تہا اور شہر مین کہاری پانی پیا نہین جاتا تہا وہان دور سی میٹہا پانی لاتی اور مدینہ شہر مین مہنگا بکتی
صحابون مہاجرین کو نہ قوت پانی دور سی لانی کی تہی اور نہ طاقت مہنگا پانی خریدنی کی نہایت صحابون
پر تکلیف تہی کیونکہ سیر بہر اناج کی ایک مشک پانی میٹہی کی پاتی تہی مہاجرین پر تکلیف تہی ایکدن پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس یہودی بنی غفار کا کوا تہا اوسی بلوا کر فرمایا کہ تو اسکو راہ خدا پر سبیل کردی
تو مین تیرا ضامن ہوتا ہون کہ تیری واسطہ بہشت مین چشمہ جاری ہووی اوسی کیا قدر تہی پیغمبر خدا کی کہنی
کی اوسنی کہا کہ صاحب حال تو میری کنبی کا باغ اسی سی ہرا ہی اسی سی مجہہ سی دیا نہین جاتا حضرت
عثمان یہہ سوال جواب سنکر ہمت باندہ کر اوس یہودی پاس گئی اور کہا کہ میان یہہ کوا بیچدو تمہارا
دل چاہی سو لو وہ قبول نہین کرتا تہا اور یہہ مول بڑہتی جاتی تہی یہان تک پینتیس ہزار پر انکا مول پہنچا
جب اوسنی قبولا اور راضی ہوا وہ کوا خرید کر کی جناب پیغمبر خدا پاس آکر عرض کری کہ کوا رومہ کا مینی
واسطی خدا کی سبیل کیا جناب پیغمبر خدا صلعم نہایت خوش ہوئی تب حضرت عثمان نی عرض کری
کہ یا رسول اللہ صلعم جیسی اوسکی ضامن تہی میری بہی ویسی ضامن ہوگی آپنی فرمایا البتہ من حفر
بیر رومة فلہ الجنة فحفرہا عثمان یعنی جو کوئی کہودی کوا رومہ کا اوسی بہشت ہی راوی کہتا ہی اوسی
عثمان نی کہودا یعنی پیچہی خریدنی کی اوسکو کہودا اور تعمیر کیا

نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلعم کی دل سے نے

چاہاکہ مسجد مدینہ کی کشادہ کرین ہمسایہ مسجد کی گہر یہود کی تہی آپنی ایک یہود ہمسایہ کو بلاکر فرمایا کہ جو تو
اپنا گہر ہماری ہاتہہ بیچدی تو دنیامین مثمانتی بیسی لی لی اور عاقبت مین بہشت کا محل تجہی ملجاییگا اوسکی
ضامن ہم ہین وہ شخص نالایق تہا قبول نکیا حضرت امیرالمومنین عثمان نی یہہ بات سنی اور جاہلیت کی
دنونکا وہ دوست ہی حضرت عثمان کا تہا لیکن ہرچند کہ حضرت عثمان نی اوسی سمجہایا اوسنی نمانا جب آپ
قیمت بڑہنی لگی آپنی فرمایا کہ دس ہزار مثقال سونی کی قیمت لی جب وہ خوش ہوا آپنی خریدکر حضور
مین عرض کری کہ یا رسول اللہ صلعم اسکی بدلی بہشت کی گہر کی میری ہی ضامن ہوگی حضرت نی قبول کیا
اور زاہد ایسی تہی کہ خلافت کی دنونمین منبر پر سوار ہوتی موٹی چادر سر پر ہوتی اور پیغمبر خدا کی مسجد مین پہر دن
چڑہی ہوتی اور زمین پر بیٹہہ ٹیکتی کنکریان جو بدن مین چبہتیان ساری بدن پر اثر دکہائی دیتا اور کبہی اونٹ
پر سوار ہوتی اور پیچہی غلام بٹہالیتی اور اچہی اچہی لذت کی کہانی خلافت کی دنونمین مسجد مین منگالیتی وہ بہوکہی
محتاجون کو کہلادیتی اور آپ روٹی سرکہ سی لگاکہاتی اور حیا ایسی تہی کہ عبداللہ ابن عمر کہتی ہین کہ ان تینون
برابر خلق اور حیامین کوئی اصحاب نہین پہونچا حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت ابوعبیدہ
ابن جراح اور خواجہ حسن بصری کہتی ہین کہ حضرت عثمان حیامین ایسی تہی جب چاہتی کہ غسل کرین تو گہر مین جاکر
دروازہ بندکرکر کپڑون پر پانی اوندہالیتی **حکایت** ایک روز پیغمبر خدا صلعم گہر مین لیٹ رہی تہی اور پنڈلیان
گہٹنون تک کہل رہی تہین حضرت ابوبکر صدیق آئی آپنی اذن دیا آبیٹہی پہر حضرت عمر آئی وہ بہی اذن لیکر
آبیٹہی اسمین حضرت عثمان نی اذن مانگا جب آپنی اوٹہہ بیٹہہ کر کپڑا اسنوار لیا پیچہی انکی لوگون نی پوچہا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کیا موجب تہا کہ حضرت عثمان کی آئی سی آپ اوٹہہ بیٹہی آپنی فرمایا کیونکر نشرماؤن
اوس شخص سی کہ جسکی شرم سی فرشتی بہی شرماتی ہین کتنی خواص انمین ہین اول ذوالنورین دوسری
قرآن کو انہون نی اکٹہا کیا سب ملک مین لکہہ لکہہ پہنچایا اور تیسری کہتی ہین کہ مین چوتہا ہون جنہون نی
سبقت اسلام پر کری چوتہی جب سی کہ داہنی ہاتہہ سی بیعت پیغمبر خدا کی ساتہہ کری وہ ہاتہہ ستر
پر نہین لگایا پانچوین کبہی جہوٹہہ نہین بولا چہٹی جسدن سی کہ مسلمان ہوا ہون ہر ہفتہ کی اندر مینی ایک
غلام آزاد کیا ہی ساتوین کبہی شراب مینی نہین پی آٹہوین نہ اسلام مین نہ جاہلیت مین کبہی زنا نہین
کیا اور کبہی خدا کی بیفرمانی نہین کری اور بی لاگ نصیحت کرتی رہی اور ایسی تہی کہ کسیکا ملاحظہ نکرتی
حکایت ایک روز ابوذر غفاری کہ بڑی قدیم اصحاب صفہ تہی کہ جن لوگونکو حضرت نی کہا تہا کہ
یہہ تارک دنیا ہین اور پیغمبر خدا کی عشق مین گہربار چہوڑکر حضرت کی دروازہ پر آبیٹہی تہی سوای
تلوار اور قرآن کی اور مال ترک کیئی تہی اور ایک اونہونمین فوت ہوگئی تہی اور اونکی پاس ایک دینار

نکلا تہا

نکلا تھا آپ حضرت پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا تھا کہ اسکی ایک داغ ہوگا جب سی سب مالدار ڈری اور کہا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارا کیا حال جب آپنی فرمایا تم زکوۃ چالیسوان حصہ دیا کرو اور حضرت عثمان کے وقت مین اون حضرت
ابوذر غفاری پر ایسی حالت آئی کہ سب طرح کی لوگونکو کہنی لگی کہ کہاؤ سو کہاؤ اور باقی راہ خدا کی لٹا دو نہین تو جتنے
روپی تمہاری باقی رہین گی وتنی ہی تمہاری داغ ہونگی یہہ بات حضرت عثمان نی سنکر اونہین بلایا اور کہا یہہ حکم
پیغمبر خدا نی اصحاب صفہ کو جو تارک دنیا ہین اونہین کہا ہی یہہ حکم عام نہین ہی جب باہر آئی پہر یارونین یہی باتین
کرنی لگی حضرت عثمان نی ہر چند منع کیا اونہون نی نمانا لاچار ایک روز حضرت عثمان نی ایک غلام ساتھہ کیا
اور کہا چار پانچ کوس ایک گانو مین اونہین چہوڑ آ جب آپ کو مدینہ سی باہر لی چلی تب وہ جدائی قبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بیکل ہوکر رونی لگی غرضکہ جب اونکو باہر لیگئی تب یہہ بات مرتضی علی نے
سنی تب آپ سوار ہوکر پہونچی اونکو بیکل دیکھا اور اوس غلام کو کہا کہ چہوڑ دی اسی مدینہ لیچل ابوذر خوش
ہوکر مدینہ کی طرف پہری اور غلام نی کہا کہ مجہی خلیفہ کا حکم راہ مین چہوڑنی کا نہین اودہر سی اونہون نے
کہینچا اور ادہر سی غلام نی اونہین کہینچا اور غلام نی کوڑا ابوذر غفاری پر چلایا حضرت امیر المومنین نے آگی
ہوکر اپنی بدن پر لیا غلام نی شرمندہ ہوکر حضرت عثمان کو خبر کری حضرت مرتضی علی اور حضرت عثمان نے
کہا کہ توبہ کرو اور یہہ مدینہ مین رہو جب رہی اور شہادت حضرت عثمان کا حال بڑا ہی ولیکن تہوڑا سا بیان
کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ مصر مین ایک شخص تہا توریت اور انجیل کا عالم نام اوسکا عبد اللہ بن سبا تہا جبکہ حضرت
عمر کی وقت مین مصر فتح ہوا قوم قبیلہ اسکی کی عورتین مسلمانون نے پکڑ لائین ماری شرم اور غیرت کی لاچار تہا
جب کہ چارون طرف سی ملک مین اسلام کی دہوم پڑ گئی جب وہ تقیہ سی یعنی دغا سی مسلمان ہوا حضرت
عثمان کی آگی اور پہر اوسنی دیکہا کہ ہم چشم اونکی کون ہین تو حضرت مرتضی علی کو پایا آمد و رفت اپنی حضرت
جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی رکہہ کر اور چہوٹی بڑونمین واقف ہوکر مصر مین گیا از بسکہ قابل کمال
تہا باتین جہوٹی بصورت حق کی بنا کر سب آدمیون کو عبد اللہ ابن سعد سی کہ نائب حضرت عثمان کا تہا باغی کر کر
دشمن بنا یہہ تحقیق کیا کہ جو حضرت عثمان سی دلمین کشش رکہتا تہا بصرہ اور کوفہ مین اپنی شاگرد اودہر کو بہیج کر
اونہین قایم کیا اور یہہ بات ٹہرائی کہ بلوہ عام کر کر حج کی دنون مین وہان جاکر داد بیداد کر کر حضرت عثمان کو
آنکہہ صحابہ مین حقیر کرو غرضکہ اونہون نی یون ہین کیا کہ ہزار آدمی مصر کی جن کا سردار قاضی ابن حرب اور
پانسو آدمی بصرہ کی جنکا مقدم حرقوص ابن زمرہ اور کوفیونکا سردار مالک اشتر مکہ مین پہونچی مصریون
نی حضرت مرتضی علی سی چہپی اغرض کی کہ ہم کئی ہزار آدمی اسواسطی آئی ہین کہ حضرت عثمان کی خلافت سی [illegible]گر
تمہین بٹہا دوین حضرت امیر المومنین علی نی سنکر غصہ کیا کہ خبردار کبہی ایسی بات کی تب حضرت طلحہ کی

اکہتنا بصرہ والی طلحہ پاس اور کوفہ والی حضرت زبیر پاس گئی اور یہی کہا وہی جو حضرت امیر المومنین نے فرمایا تہا سو
اونہون نی کہا آخر لاچار ہوئی جب حضرت امیر المومنین عثمان اور حضرت امیر المومنین علی نی مشورہ کرکر ایک خط
عبد اللہ بن سعد کی نام کمال غصہ کا لکہا عبد اللہ ابن سعد نی وہ خط دیکہہ کر ایک شخص کو مارے مار کی مار ڈالا
اور بعضونکو قید کیا بعد اوسکی سات سو آدمی مع بعضی مہاجرین کی کہ دعوی خون ناحق کی مدینہ مین آئی جب حضرت
مرتضی علی حضرت عثمان کی گہر تشریف لیگئی اور آپنی فرمایا کہ بات بڑہ گئی اب جو عبد اللہ بن سعد کو تغیر نکروگی اور کوئی
دانا آدمی بات کا سنوارنی والا اوس جگہ نہ بہیجوگی اور یہہ خون کی پرسش آہستگی مین نکروگی تو بڑا فساد ملک مین
اوٹہیگا حضرت بی بی عایشہ کی بہی اور حضرت طلحہ کی بہی سبکی یہی صلاح پڑی سب کی صلاح سی محمد بن ابی بکر
کو اختیار کیا اور پروانہ نیابت کا انکی نام ہوگیا کچہہ مہاجر اور کچہہ انصار انکی تعینات ساتہہ ہوئی کہ موافق مشورہ ان
ہمراہونکی قصہ عبد اللہ بن سعد کا فیصل کرو اور خون کا دعوا جو اوسپر کرتی ہین اوسی خوب طرح پیچہ کو جو ٹہہ
سی تحقیقات کرکر حکم کریو انہین رخصت کیا جب تین منزل مدینہ سی گئی وہان اونہون نی ایک غلام پکڑا
اوسکی پاس ایک خط تہا اور اوسمین یون لکہا عبد اللہ بن سعد کو کہ دیکہتی ہی اس خط کی محمد بن ابی بکر کو قتل کریو
اور اس پروانہ کا اعتبار نکریو اور جنہون نی تیری فریاد کری ہی اونہین سزا دیجو یہہ خط دیکہتی ہی یہہ قافلہ مع
اوس خط اور غلام کی مدینہ مین آئی اور وہ خط دکہلایا حضرت مرتضی علی اور بڑی بڑی صحابہ اور اور بہت آدمی
اکہٹی ہوکر اور غلام اور وہ خط لیکر حضرت عثمان کی پاس گئی اور کہا کہ صاحب یہہ غلام تمہارا ہی کہا ہان پہر پوچہی
یہہ اونٹ تمہارا ہی کہا ہان کہا کہ خط تمنی لکہا ہی جب آپنی فرمایا کہ یہہ خط ہمنی نہین لکہا اور ہماری تئین اسکی
خبر بہی نہین قسم ہی اللہ تعالی پاک کی سبکو یقین اونکی بات کا آیا جب سب نی کہا کہ یہہ کام مروان نی
کیا ہی مروان نی کہا نہین یہہ کام کیا مگر کسی دشمن میری نی یہہ مہر چورا کر کردی ہی اور جو مین غلام ایسی
کام کو بہیجتا تو تمہاری ساتہہ کیون روانہ کرتا مگر یہہ منصوبہ کسی اس قافلہ والونکا ہی تب سبکی یہی صلاح
پڑی حضرت عثمان کو کہا کہ مروان کو ہمین پکڑ دو تحقیقات کرلینگی حضرت عثمان نی کہا کہ اب تمہین پکڑ دینا
مصلحت نہین ایسا نہو کہ بلوہ مین کوئی بی تحقیق اوسی مار ڈالی تو بلوہ کا خون رُلجائیگا غرضکہ مروان کو نہ
پکڑوایا تب بلوہ عام ہوا چارون طرف سی شہر مین گوہارین آپڑین اور حضرت عثمان کا گہر گہیر لیا اور
مسجد مین آنی بندتی تہی اور پانی میٹہا گہر مین نجانی دیتی تہی اور کہتی تہی کہ یا خلافت سی دور ہو جائیو
یا مروان کو پکڑوا دو اور حضرت عثمان کہتی تہی کہ ہمین خدا کی رسول نی فرمایا ہی کہ تمہین دین کی زرہ پہنا کر
لوگ چاہینگی کہ اوتار ڈال تو نہ اوتاریو اور صبر کریو تیری حق مین یہی بہلا ہی تمہاری کہنی سی پیغمبر
خدا کا کہنا نہ ٹالونگا وہ زرہ یہہ خلافت ہی اور مروان کا گناہ میری نزدیک ثابت نہین ہوا تو مین

قتل کرینگی کیونکر دیکہہ دین حضرت علی ہرچند کہ بلوہ والونکو ہٹاتی رہی نہ ہٹی لاچاری کو حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین اور ساتہہ پہروسی کی لوگ حضرت عثمان کی دروازہ کی اوپر بہیجدئی کہ ایسا نہو کوئی گہر مین گہس جاوی
نماز کی وقت حضرت عثمان مسجد مین نہ آسکتی تہی اور حضرت ابو ہریرہ کو اور کبہی عبد الله ابن عباس کو وے
اذن دیتی وی امام ہوکر نماز پڑہا دیتی ایک روز حضرت عثمان اپنی کوٹہی پر چڑہی اور فرمایا کہ مین ایک بات
پوچہتا ہون سب سی جواب دیجو کہا سبنی کہ فرماؤ جب آپنی فرمایا کہ ہم جب مدینہ مین آئی پیاس سی غریب
غربا تلف ہونی لگی اور پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا تہا کہ جو کوئی رومہ کا کنوا مول لیکر خدا کی راہ مین وقف
کردی تو اوسکی بہشت کی ضامن ہم ہین اوسی پینتیس ۳۵ ہزار روپی لگا کر مینی خریدا اور خدا کی راہ مین وقف
کردیا اب مجہی ہی اوسکا پانی پینی نہین دیتی سب نی کہا کہ سچ ہی آپنی پہر کہا کہ زمین مسجد کی تنگ تہی اور
نمازی بہت آتی اور پاس گہر یہود یونکی تہی وی نہین دیتی تہی اونکو مینی دس ہزار مثقال سونی کے
دئی اور اونسی لیکر مسجد مین ملادی اور رسول الله بہشت کی ضامن میری ہوئی اوس مسجد مین مجہی نماز کو
نہین آنی دیتی ہو اور تیسری اور سنو کہ پہاڑ ثبیر پر حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر اور مین چڑہے اور پہاڑ ہلا جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ ای پہاڑ تو کیون ہلی ہی تیری اوپر پیغمبر ہے یا صدیق ہی
یا دو شہید ہین پہاڑ تہم گیا سبنی کہا الله اکبر جسکی تین مرتبہ خدا کی رسول بہشت کی ضامن ہون وہ کام
دوزخ کی نکری اور مغفور ہی اور قتل کرنا اور کروانا ناحق کام دوزخ کا ہی وہ ہم سی ہوہی نسکی یہہ بات حضرت
مرتضی علی نی سنی تب دہائی دیکر روئی اور فرمایا تین ۳ نکال پانی ہٹہی کی کسیطرح پہنچاؤ اونہون نی
منع کیا غرضکہ بنی ہاشم اور بنی امیہ نی اتفاق کرکر پہونچایا آخر الامر مالک اشتر کو فہ والونکو آپنی بلوایا اور
کہا تمہین بس بلوہ سی کیا غرض ہی جب اوسنی کہا تین چیز کرو یا خلافت موقوف کرو استعفا دیدو یا ہمی
اشتر ابو لو یا مروان کو قتل کرو آپنی فرمایا کہ خلافت کی استعفا دینی سی تو ہمکو پیغمبر خدا نی منع فرمایا ہی اور اشتر ا
جب بلون جو مینی کچہہ گناہ کیا ہو اور مروان پر ہمین کچہہ ثابت نہین کہ اہی مارڈالین اس قوم کا اور ہمارا انصاف
آگی انصاف ہوگا ہم اپنی عمر بہر کبہی مین شہادت سی نہین چوکتی عبد الله بن عمر رضی الله عنہ نی دنگی ۔ اونکو کہا
عثمان وہ شخص ہین کہ جنگ احد سی بہاگ گئی تہی بڑا گناہ کیا تہا وہ الله تعالی نی اوسکی تئین بخشدیا تہا اور جو
کہتی ہو یہہ بات گناہ صغیرہ ہی اوسکی بدلے اوسکی تئین یعنی ایسی بڑی شخص کو قتل کا نام لیتی ہو جب
کی مدینہ والی انصاروں نی حضرت عثمان پاس چہپا آدمی بہیجا کہ ہمکو حکم ہو تو انسی لڑ پڑین اور حضرت امام حسن
عبد الله بن زبیر نی آدمی بہیجا کہ سات سی آدمی ہم ہین کہو تو انکو مار کر باہر نکالدین اور زبیر ابن العوام نی
کہلا بہیجا آپنی لڑائی کی کسیکو رخصت نہ دی ابو ہریرہ اوٹہی اور مجلس مین اونہونکی بیچ خیر خواہون عثمان کی مین

گئی اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے کہ فرماتے تہی کہ پیچہے میرے فتنہ ہونگے صحابہ نے پوچہا
کہ نجات اونسے کیونکر ہوگی جب آپنے فرمایا کہ رجوع اس مرد کی طرف یعنی عثمان بن عفان کیطرف کرو جب سب
حاضران مجلس جو اوسوقت تہے اونہون نے حضرت عثمان کو کہلا بہیجا کہ ہمین یہہ حقیقت ابوہریرہ کی زبانی دریافت
ہوئی ہمین کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ مین یہہ تو جانتا ہون کہ میرے واسطے آدمی مارے جاوین یا مال کیسکا لوٹا جاوے اور
اور قسم دے کوئی ہتیار ہمارے واسطے نباندہے اور گہر کے غلام قریب چارسو کے تہے اونسبکے ہتیار کہلوا دئے جو دہوین
ذیحجہ جمعہ کے دن فجر علی الصباح لوگ اونکے گہر مین جا پڑے بعضے کہتے ہین محمد ابن ابوبکر ان کے گہر مین گئے اور داڑہی
اونکی کو ہاتہہ لگایا آپنے فرمایا بہتیجے تو اوس داڑہی کی قدر کیا جانے تیرا باپ ہوتا تو جانتا وہ شرمندہ ہوکر
باہر نکل گئے آپ قرآن پڑہتے تہے تلوار جب لگی یہہ آیت تہی فسیکفیکہم اللہ ہر قطرہ خون پڑے اور شہید ہوئے
گہر سے وے قاتل کود گئے اور گہر مین شور مچا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور صحابہ اونکی اولاد جو باہر حاضر
تہے وا ویلا سنکر گہر مین گئے جاکر دیکہین تو شہید ہوئے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہتے حضرت علی آئے یہہ احوال
دیکہا حضرت امام حسن کے موںہہ پر طمانچہ مارا اور امام حسین کے چہاتی پر مکا مارا کہ ہمنے تمکو نگہبانی بہیجا تہا تم
ساتہہ کیون نہوئے لوگ بیچ مین پڑ گئے اور کہا کہ حضرت عثمان نے سبکو منع کردیا شہر مین دنگا پڑ گیا کوئی کہے
محمد بن ابوبکر نے مارا ہے کوئی کہے مصریون نے مارا ہے آپسمین ہزارون آدمیونکا ہیر ہوگیا اور دہڑی بندہ گئے اور کتنے
گہر لٹ گئے حضرت عثمان کی لاش گہر مین پڑے رہے لوگون تہوڑون نے نماز جنازہ کی پڑہی زبیر ابن العوام نے
نے نماز پڑہائی **سوال** حضرت مرتضی علی جنازہ پر کیون نہ حاضر ہوئے **جواب** بلوہ عام مین نام
محمد بن ابوبکر کا بہی قتل کا دہم تہا ایسا نہو کہ بیروالونکی وہان بنی امیہ سے تلوار چل جاوے اور زیادہ بات ہنو جاے
سوال حضرت عثمان نے مروان کو کہ جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے نکال دیا تہا پہر کیون بلالیا
جواب مروان کو جدا نہین نکالا تہا مروان کا باپ حکم تہا اوسنے نکالا تہا **سوال** کیون نکالا تہا
جواب وہ مرد فسادی تہا جو بات پیغمبر خدا اصحابون کو فرماتے وہ ایسے کہدیتا کہ لوگونکو شبہہ پڑجاتا
پیغمبر خدا صلعم نے دریافت کرکر کہا کہ یہہ کون مفسد ہے کہ جو مین کہدیتا ہون اوسکی خلاف لوگونکے دلونمین شبہہ
ڈالتا ہے معلوم ہوا کہ حکم ہے آپنے فرمایا کہ اوسے مدینہ سے نکال دو کہ پہر یہان نہ آوے اسواسطے نکال دیا تہا حکم
نے پیغمبر کی آخر مرض مین حضرت عثمان کی ہاتہہ کہلا بہیجا کہ مین توبہ کرتا ہون جو قبول ہو پیغمبر خدا نے کچہہ اقبال
کیا تہا ولیکن کوئی شاہد اور نتہا اور پیغمبر خدا کا وصال جبہی ہوگیا حضرت کی وفات پیچہے حضرت ابوبکر کو کہا
اونہون نے بہی اقبال نکیا بغیر شاہد کے پہر حضرت عمر سے عرض کرے آپنے بہی اقبال نکیا حضرت عثمان کے
وقت مین عرض کرے کہ ساری پشت کو حکم باہر رہنے کا ہے تو ہم سب باہر رہتے ہین اور جو ہماری توبہ قبول

ہو تو ہم توبہ کرتی ہین ہین مدینہ مین آنی دو اور حضرت عثمان نی پیغمبر خدا سی سنا ہی تہا کہ بلوا لو تب حضرت
عثمان نی فرمایا کہ آو تب داخل ہوئی **سوال** حضرت عثمان کہان رکہی گئی ہین **جواب** جنت البقیع
مین روضہ موجود ہی ریختہ در شان حضرت عثمان رضی **ریختہ** جنت مین نبی ساتہہ رفیق ہو جو چلیگا + وہ
ذات ہی عثمان بکر کون سکیگا + دو نور سی روشن جو کری حضرت جنکو + اوس شخص کی دشمن کو بخش کون
سکیگا + سیراب کیا شہر مدینہ کو تمہین نی + مسجد کے ثواب کو پہونچ کون سکیگا + جب تیری حیا و نکی فرشتون
مین ہو شہرت + اس صفت اندر پہونچ بشر کون سکیگا + مداح جو عثمان کا ہی دوست محمد + مشتاق ہی رمضان
نظر لاج بہری گا + تعریف تمہاری کری کیا عاصی رمضان + تعریف کری جسکی خدا اسا و نبی سا

بیان حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ **مصرع** باقی سب سی ہین علی ولی بڑے

پہچان + اب مذکور خلافت حضرت علی کا ہی اونکا نام اونکی مانی اسد رکہا تہا کیونکہ اونکی ما فاطمہ
بیٹی اسد کی تہی اپنی باپ کی نام پر انکا نام رکہا تہا اور اونکی باپ ابو طالب نی اونکا نام زید رکہا تہا
کیونکہ زید نام قصی کا تہا جو باپ عبد المناف کا ہی اور پیغمبر خدا نی نام علی رکہا تہا سو ہی رہا جبکہ حضرت مرتضی علی
کا نام حضرت نی رکہا تب انکی ما فاطمہ بنت اسد نی کہا کہ جب میرے یہہ لڑکا پیدا ہوا تب ہاتف نی غیب سے
آواز دی کہ اسکا نام علی رکہو اور کنیت انکی ابو الحسن ہی یعنی باپ حسن کا اور دوسری کنیت اونکی ابو تراب
ہی یعنی مٹی کا باپ یہہ کنیت اسطرح ہوئی تہی کہ ایک روز پیغمبر خدا بی بی فاطمہ کے گہر گئی تہی حضرت مرتضی علی
گہر مین نتہی جب پیغمبر خدا نی پوچہا کہ علی کہان ہی بی بی صاحب نی فرمایا کہ آج مجہہ مین اور اونمین کچہہ بیمزگی
ہوگئی تہی اسواسطی وی دوپہر کو گہر مین نہین سوئی پیغمبر خدا باہر آئی اور کسیکو کہا کہ ڈہونڈ ہو تو حضرت
علی کہان ہین کوئی خبر لایا کہ مسجد مین سوتی ہین آپ وہان گئی دیکہین تو چادر چہرہ پر پڑی ہی اور
مونہہ پر مٹی بہر رہی ہین آپ پیغمبر خدا انکی مونہہ سی مٹی جہاڑتی تہی اور فرماتی تہی قم یا ابا تراب
یعنی اوٹہہ کہڑا ہو ای مٹی کی باپ یہی خطاب پسند پڑا **سوال** چہرہ حضرت علی کا کیسا تہا **جواب**
قد میانہ تہا لنبا نہ تہا اور گیہوان رنگ سرخی مائل دور سی کوئی دیکہتا تو چہرہ کا سبز رنگ معلوم ہوتا تہا
اور سر پر آگی سی بال نتہی اور پیچہی تہی اور ڈاڑہی مبارک لنبی تہی ناف تک اور چوڑی بڑی تہی اور چہرہ
کا نور اور ڈاڑہی کی چمک ایسی تہی کہ کسیکو طاقت آپکی دیکہنی کی نہ تہی اور آنکہین بڑی تہی اور پیٹ بڑا
تہا اور بدن پر گوشت اور موٹا تہا اور چلتی ہوئی بہت خوبصورت چلتی اور جب لڑائی مین چلتی تو اکڑ کی
چلتی جدہر کو کہ مونہہ اوٹہاتی ہر ایک کو تاب کہڑی رہنی کی نتہی **سوال** اونکی خلافت کیسی تہی
جواب جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئی تب وہ لوگ جو معتمد علیہم اوسوقت کی تہی حضرت

نام [illegible] ہین ... کا کام ہی جو جنگ بدر مین تہی وہ جسکو خلیفہ ٹہراوینگی وہی ہوگا سب بدر والون
نی اوسکی بیعت کری مروان مع فرزندونکی مدینہ شہر سی بہاگ گیا جب حضرت علی عثمان کی گہر گئی تو وہان جاکر احوال
پوچہا کہ تم پہچانتی ہو کہ حضرت عثمان کو کسنی مارا جب بی بیون نی کہا تین آدمی تہی کہ دیوار کی کونیکی اندر سی گہر مین
آئی تہی محمد بن ابو بکر کو تو ہم پہچانتی ہین اور ان دونونکو نہین پہچانتی ہین جب حضرت مرتضی علی نی محمد بن ابی بکر
کو بلاکر پوچہا کہ بی بیان کیا کہتی ہین جب محمد بن ابو بکر نی کہا کہ سچ ہی مین حضرت عثمان کی گہر مین بری نیت سی گیا تہا
ولیکن اونہون نی میری باپ کا نام لیا تب مین توبہ کرتا اولٹا پہرا اور وہ دو شخص جو تہی مین او نہین نہین پہچانتا
اور قسم ہی خدا کی مینی اونہین نہین شہید کیا اور مینی پہچانا بہی نہین اور جانتا بہی نہین جب بی بیون نی کہا
کہ سچ ہی کہ انہون نی تو شہید نہین کیا ولیکن منع بہی نہین کیا اور اونہونکو بہی لائی تہی پہر سب اصحابون نی آپکی
ساتہہ بیعت کری جیسی ابو طلحہ اور زبیر اور ابو موسی اور ابن عباس اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الہیثم بن
تیہان اور عمار بن یاسر اور محمد بن سلمہ اجماع ہوکی بیعت کری **سوال** کچہہ ٹہرائی انکی کہو کہ کیسی تہی **جواب** پہلی دن جب
کہ پیدا ہوئی انکی ما اوسوقت کعبہ مین طواف کرتی تہی اور جاننیک دردزہ اونکی اوٹہا جلدی گرکر کعبہ اللہ کی
اندر ہوگئین اور وہان یہہ پیدا ہوئی تب آنکہہ اونکی بند تہی اور یار پیغمبر خدا اپنی ہاتہہ مین جب لینی لگی تب اونہون
نی انکہین اپنی کہول دین سب سی پہلی مونہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہا اور پیغمبر خدا نی زبان اونہونکی
مونہہ مین دی اونہون نی چوس لی اور پیغمبر خدا نی گہر مین آکر طاس مین پانی منگا کر اپنی ہاتہہ سی اونہین
نہلایا اور فرمایا کہ پہلی دن ہمنی انہین نہلایا اور پچہلی دن یہہ ہمکو نہلاوینگی یہہ کتاب روضۃ الاحباب
مین لکہا ہی اور ساری عمر پیغمبر خدا کی ساتہہ تربیت مین پرورش پائی ہی اور ما اونکی فاطمہ بیٹی اسد
کی وہ ہاشم کا وہ عبد المناف کا اسد اور عبد المطلب دونو حقیقی بہائی ہاشم کی بیٹی تہی ابو طالب کو
اسد کی بیٹی فاطمہ بیاہی ابو طالب کی پیچہی ہاشمیون مین پہلی وہی مسلمان ہوئی یعنی حضرت علی کی والدہ
اور خدا کی رسول نی فرمایا ہی حضرت علی کو حدیث انت منی وانا منک یعنی تو مجہسی ہی اور مین تجہہ سی
ایکروز چہا سرکار کا اسامہ بن زید حضرت علی کی ساتہہ کر دیا تہا لڑائی مین تو اسامہ ابن زید نی حضرت
مرتضی علی کو کسی بات پر کہا کہ تم ہماری مولی یعنی ہماری میان نہین ہو اور پیغمبر خدا نی غدیر خم مین سنا
اور فرمایا حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکی ہم میان پس علی بہی اوسکا میان ہی
اور مولا کی معنی دوست کی بہی ہین کہ جسکا مین دوست ہون علی بہی اوسکا دوست ہی حدیث اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ ترجمہ یا الہی دوست رکہیو تو اوسکو جو علی سی دوستی رکہتا ہو

اور

کو فرمایا کہ تم مدینہ مین رہو کہ یہان ننگ ناموس ہی اور ہمین سفر دور دراز کا ہی جب حضرت علی نی فرمایا کہ
یا رسول اللہ مجہی عورتو مین چہوڑی جاتی ہو جب آپنی فرمایا حدیث اما ترضی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی
ترجمہ تو راضی نہین مجہہ سی ایسی رہ جیسی ہارون رہی تہی موسی کی پیچہی یہہ دونون حدیثو نکی شیعہ سند پکڑے
ہین کہ پیغمبر خدا حضرت علی کو خلیفہ کر گئی تہی کہ یہہ کہا تہا غدیر خم مین کہ جسکا مین مولا ہون اوسکا علی ہی مولا
ہی تو اون صاحبون نی اگر مینی اسکی خلافت کی سمجہی کہ جسکا مین والی ولایت ہون اوسکا علی ہی تو یہہ
فرماؤ کہ اوس دن سی پیچہی پیغمبر خدا آپ گوشہ کر بیٹہی تہی اور اونکو مختار کر دیا تہا یا آپ بہی دخل امیری
مین رکہتی تہی اگر جب سی پیچہی پیغمبر خدا آپ حکومت رکہتی تہی تو تمہاری سمجہ خدا کی رسول نی جہوٹہی کر دی
کیونکہ اونہین جب سی مختار نکیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیق کو کہا کہ امامت کرو اور جب سی پیچہی اگر پیغمبر خدا مسجد
مین گئی تہی تو ابو بکر صدیق کی پیچہی نماز پڑہی اور جو مختار کر دیتی آپ دخل نکرتی تو سمجہنا تمہارا سچ ہوتا اور
دوسری اگر پیغمبر خدا حضرت علی کو خلیفہ کرتی تو حضرت بیفرمانی صحابہ کی اور اپنی کیون روا رکہتی اور جو
ماری ڈر کی روا کہی تو خلیفہ کہان ہوئی اگر خلافت پیغمبر خدا کی دی ہوئی ہاتہہ نہ آتی تو لڑ لو گذرنے
اور پیغمبر خدا نی خیبر کی لڑائی مین فرمایا تہا کہ ہم نشان کل اوسکو دینگی کہ جو خدا کا اور خدا کی رسول کا پیارا ہی
فجر ہوئی تب سب امیدوار تہی کہ کسکو ملی جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کہان ہی حاضران مجلس نی
کہا کہ حضرت اونکی آنکہین دکہتی ہین جب آپنی فرمایا بولا لاؤ کوئی جا کر بولا لایا جب حاضر ہوئی تب پیغمبر
خدا نی اپنی موںہہ کا لعاب حضرت علی کی آنکہہ مین لگایا ایسی انکہین اچہی ہو کر روشن ہو گئین کہ پہر کبہی
نہ دکہین اور نشان اونہین دیا نقل اور ایک روز پیغمبر خدا کی گہر مرغ پکا ہوا رکہا تہا اور حضرت نی دعا کری
کہ اللہ تعالی اپنی پیاری کو میری پاس بہیج کہ یہہ مرغ مین اوسکی ساتہہ بیٹہہ کر کہاؤن حضرت علی آئی اور اونکی
ساتہہ کہایا تو جسنی حضرت مرتضی علی کی ساتہہ دوستی کری اوسنی خدا اور خدا کی رسول کی موافقت کری
اور جسنی دشمنی حضرت علی کی ساتہہ کری اوسنی خدا کی اور خدا کی رسول کی ساتہہ کری اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی
کہ یا علی تجہہ مین نمونہ حضرت عیسی کا ہی کہ یہود دشمن ہو کر اونکی مان کو برا کہنی لگی اور نصارا دوست ہو کر
ثالث ثلثہ کہنی لگی کہ حضرت عیسی یا مریم یا اللہ تینو مین ایک کوئی سا خدا ہی فصل الخطاب مین لکہا ہی
کہ حضرت مرتضی علی نی روایت لکہی ہی کہ پیغمبر خدا نی مجہی خبر دی ہی کہ ای علی دوست تیری بہشت
مین ہونگی اور ایک قوم ہوگی نام اونکا رافضی ہوگا اونکو جہان پاؤ قتل کیجو وی مشرک ہونگی جب
مینی پوچہا کہ مین کیونکر پہچانونگا اونہین جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ میری ابوبکر اور عمر کو گالیان دینگی

حکایت ایک کسی رافضی نی ایک کسی سنی کو پوچہا کہ تجہکو بہی فرق سنی شیعہ کا معلوم ہی سنی نے
کہا کہ ہی جب اوسنی کہا کہ کیونکر سنی نی کہا کہ دو دریا بہی جاتی ہین ایک رحمت کا اور ایک لعنت کا
رحمت کا دریا محبت حضرت علی کی ہی اور لعنت کا دریا دشمنی صحابہ کی ہی رحمت کی دریا مین تو ہم تمہارے
شریک ہین اور جب تم لعنت کی دریا مین غسل کا استعمال کرتی ہو تب ہم تمسی اور تمہارے عمل سے
دونوسی بیزار ہین اور تمہاری اس عمل ہین الله تعالی اور الله کا رسول دونو بیزار ہین **سوال** صفت
اونکی بیان کرو کہ وی کیسی تہی **جواب** بارہ چیزین کامل تہین اول دیانت یعنی دیندارے اور زہد یعنے
بے پرواہی اور ریاضت یعنی محنت اور امانت یعنی اخلاص اور تواضع اور شجاعت اور سخاوت اور فتوت
اور علم اور ہیبت اور کرامت اور متابعت رسول الله اور شہادت **سوال** اونسی کچہہ ہمین سناؤ **جواب**
ریاضت اونکی ساتہہ اس صورت کی تہی کہ تمام رات عبادت خدا کی مین پوری ہوتی تہی کسیکو طاقت اس بوجہ
کی اوٹہانیکی نہتی اور آپکی ہمسایون نی کبہو جب کہ بہی سناہی اور ہزار آواز تکبیر تحریمہ کی گنی ہی اور کبہی دو ہزار کا
بہی اتفاق ہوا ہی اور نماز مین استغراق کی یہہ بہی صورت ہوئی ہی کہ ایک دن جنگ احد مین آپکی بدن مین ش
ایک تیر کی بہال رہ گئی تہی جب جراح نکالنی لگا تو آپکی درد بی نہایت ہوتا اور غش کی نوبت پہونچ جاتی
جب پیغمبر خدا نی بہال نکالنی منع فرمائی جبکہ آپ نماز مین مشغول ہوئی تب حضرت رسول الله نی فرمایا کہ
کہ آپ بہال نکالو جب نکال لی اور حضرت علی کو خبر نہوئی وہ لوہو جو چلا تمام پانو کی تلی کی زمین گیلی ہائی
اور حضرت علی نی پوچہا کہ یہہ کیا ہی جب لوگون نی احوال بیان کیا حدیث الصلوة معراج المومنین مناجی ربہ
ترجمہ نماز معراج مومنون کی ہی اپنی الله سی بہید کی باتین کرتی ہین اونہین لوگونکی شان ہی اور امانت داری
یہہ ہی کہ باطن کچہ امانت یہہ ہی کہ فرمایا کرتی تہی کہ کمال یقین کا مرتبہ غیب کی مین یہان تک پہونچا ہی
کہ اگر پردہ غیب کا اوٹہہ گیا ہو تو بہی کچہہ یقین کی بڑہنی کی جگہہ نہین رہی سبحان الله کیا شان ہی کہ جنکی
ظاہر اور باطن ساتہہ اسطور کے یکسان ہون اور پہر کبہی قدم باہر شریعت سی نہ رکہا ہو اور امانت داری حدیث
رسول الله پر ایسی تہی کہ صحابہ مین حضرت معاویہ وغیرہ سی جو چند روز مخالفت رہی اگر کمال خفا ہوتے
تو یہی فرماتی کہ اخواننا قد بغوا علینا یعنی بہائیون ہماری نی تحقیق باغی پنا کیا ہماری اوپر اور کبہی کسیکو
کسی پر لعنت نکرنی دی اور اپنی روبرو کبہی گالی ندینی دی اور جہان حق تلوار کا تہا وہان تلوار ماری
اور گرد نفسانیت سی آفتاب امانت کو گرد آلودہ نکیا حدیث لا تسبوا اصحابی ترجمہ یعنی گالیان ندو تم اصحابون
میری کو یہہ حدیث پہنچائی اور محمد حنیف روایت کرتی ہین کہ ایک روز ایام خلافت اونکی مین حضرت امام حسن
نے پوچہا کہ یا حضرت بعد پیغمبر خدا کی افضل سب آدمیون سی کون ہی حضرت علی نی فرمایا کہ حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر مین امانت دار حیدر کرار سید مختار احمد سالار انبیا نامدار کا ہی کر کیا مجال ہی کہ بال برابر قال اور
افعال اور احوال رسول امین کی مین فرق پادی **سوال** فتوت کیا ہوتا ہی **جواب** فتوت کی چار تہم
ہین ایک دشمن پر قدرت پاوی تو بخشدی دوسری غصہ مین حلیمی کری اور تیسری وقت دشمن کے دشمن پر بہلائی
چاہی اور محتاجگی مین سخاوت کری اونمین چارون باتین پوری تہین اور حلم اونکا ایسا کچہہ تہا کہ کسی سی لڑ نیکی خو نتہی
یہان تک کہ آپکا ایک غلام تہا اور وہ دیوار کی پاس کہڑا تہا اور آپنی اوسی پکارا اور وہ نبولا جب حضرت علی
نی دیوار کی چہید مین سی دیکہا کہ کہڑا ہی جب پہر پکارا وہ نبولا یہان تک کہ ستر مرتبہ پکارا اور وہ نبولا جب آپنی
اوٹہہ کر اوسکی روبرو ہوکر پوچہا کہ تونی جواب مجہی کیون نہین دیا اور سنی گیا اوسنی کہا کہ میراجی یون چاہتا ہی
کہ کبہی تم غصہ نہین کرتی کسطرح آج غصہ کرو جب آپنی فرمایا کہ یہہ تیرا چاہا نہو گا ولیکن تجہی مینی آزاد کیا اور
روٹی کپڑا تیرا مینی اپنی سر رکہا **سوال** آپ جانتی تہی تو کیون پکارا تہا **جواب** آپنی پیغمبر خدا سی سنا تہا
کہ ایک روز ایک شخص نی سوال کیا تہا کہ یا رسول اللہ ہم لونڈی غلام سی کی بار تک درگذر کرین جب پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ کچہہ نا کرو تو ستر بار تک درگذر کیا چاہی تو اس بات کی پورا کرنی کی لئی پکارا تہا جہان اتنی اتنی بات تو نکا
ترک نہو وہان تقیہ کیا ٹہکانا ہی کہ خلافتون کی بات کو چہپا وین اور پیچہی ایسی شخصونکی نماز پڑہین کہ جن شخصونکو
فاجر فاسق پورا کہین اور خلیفہ ناحق کی ساتہہ ہتیار باندہ کر کفار سی لڑین اور اونکا مارا ہوا مال کہاوین اور
اونکی خلافت کی وقت لونڈی پکڑی ائی ہوئی بی نکاح گہر مین رکہین اور ساری خوشامد کی اونہین کچہہ نا ہین یہہ اعتقاد
رافضیونکا ہی اور مسلمان اہل سنت اور جماعت کو حضرت علی کا کہا اور کیا دونو جہانکی ہدایت ہی کیونکہ جنکی علم کی صفت
رسول خدا کی کرین حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ترجمہ یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی اور
عبداللہ ابن عباس فرماتی ہین کہ حضرت علی سب مفسرونکی رئیس ہین تہی کہ چہہ لاکہہ نکتہ قران مین اونسی مینی پائی ہین
نقل ہی کہ ایک عورت نی عرض کی یا حضرت میرا بہائی موا ہی اور چہہ سی دینار چہوڑی ہین اور مجہی ایک
دینار دیتی ہین اور کہتی ہین کہ تجہی یہی ایک پہونچتا ہی تو حضرت علی نی اوسیوقت فرمایا کہ شاید ایک بیوی
اور دو بیٹیان اور ایک ما اور بارہ بہائی اور تو ایک بہن بہن ہونگی جب اوس عورت نی کہا کہ سچ ہی جب حضرت
علی نی فرمایا کہ تجہی ایک ہی پہونچتا ہی **سوال** اوسکا حساب بیان کرو کہ جو سمجہہ لین **جواب** یہہ ہی کہ آٹہوان
حصہ بی بی کا ہی پچہتر اوسی دئی اور دو تہائی دو بیٹیونکی تہی چار سی اونہین دئی اور چہٹا حصہ ما کا تہا
سو اوسی باقی رہی پچیس چوبیس بارہ بہائیونکو اور ایک اوس بہن کو اور کہان تک اونکی صفت گویونکا
بیان کیجئی ایک شخص نی حضرت علی کو بازار کوفہ مین سوار ہوئی جاتی تہی دیکہا اور کہا سبحان اللہ عجب شان تمہاری
ہی کہ بعد پیغمبر خدا کی کوئی تم سا ہوا ہی نہو گا جب آپنی فرمایا کہ یہہ بات جو تونی کہی کیا کسی کتاب مین دیکہی ہی

سنی ... کسی سی ہی جب اوسنی کہا کہ یا حضرت نہ مینی کسی کتاب مین دیکھی ہی اور نہ کسی اصحاب
سی سنی ہی ولیکن یہہ بات میری موہنہ سی غلبہ محبت سی نکل گئی جب آپنی اوس جد ماری اور کہا افضل
سب سی بعد پیغمبر خدا کی حضرت ابوبکر صدیق ہین اور اونسی پیچہی حضرت عمر ہین اور شجاع اور بہادر ایسی تہی
کہ لڑائی خندق مین عمر عبدود کو جسکہ مارا ہی آپنی ہی مارا ہی اور پیغمبر خدا نی تلوار ذوالفقار کہ جنگ بدر مین منبہ
قریش کی لی تہی اونہین بخشی اور اونکی حق مین دعا کری الہی تو مجہی علی سی جدا نکریو اور یون فرماتی تہی حدیث لا فتی
الا علی لا سیف الا ذوالفقار ترجمہ یعنی علی سا بہادر نہین اور ذوالفقار سی تلوار نہین اور یہہ بہی پیغمبر خدا نی فرمایا تہا کہ ایک
وار کا ثواب تمہین آدمی اور جنات سبکی عمل کا درجہ ملیگا اور خیبر کے لڑائی مین جب یہود یکو قتل کر کر کواڑ قلعہ کی کو سپر
کی طرح اوٹہا لی گئی ایسو پر تقیہ یعنی زمانہ سازی اور حیلہ بازی کا خیال کرنا محض اپنی نامردیکا سب جگہہ تماشا
کرنا ہی اور سخاوت اونکی سنی ہوگی کہ سوا خدا کی دنیا کی لاگ نہ ہی تہی ایک روز آپ اور بی بی فاطمہ دونو روزہ
سی تہی جبکہ رات کو کہانی کو بیٹہی تب کچہہ بہوکی مسکین مانگتی کو دروازہ پر آئی کہ ہمین واسطی خدا کی کہانا کہلا و
اور جو کچہہ کہ کہانا پکا تہا اون بہوکو نکو کہلا دیا اور آپ بہوکی رہی اور دوسری دن پہر روزہ رکہا جبکہ کہانیکو
بیٹہی جب اور بہوکی آئی اور کہا کہ ہمکو کچہہ خدا کی واسطی کہلواو وہ جو حاضر تہا اونہین دیدیا اور آپ بہوکی رہی
اور تیسری دن پہر روزہ رکہا جبکہ شام کی وقت کہانا لیکر بیٹہی تب دروازہ پر کچہہ آدمی آ کہری ہوی کہ ہم قیدی
ہین کچہہ ہمین واسطہ خدا کی کہلواو آپنی جو کچہہ کہ حاضر تہا اونہین کہلوا دیا اور بہوکی رہی تین دن تک روزہ پر
روزہ رکہا جو پایا سو کہلایا اوسکی سوا گہر مین کچہہ نرکہا اور زہد کا اونکی یہہ حال تہا یعنی دنیا سی ایسی بیزار
تہی **حکایت** ایک شخص مسافر مدینہ مین آیا تہا اور حضرت امام حسن نی اوسکی مہمانی کری تہی اور طرح طرح کے
کہانی پکوائی تہی جبکہ کہانی کا وقت ہوا تب اوس مہمان نی کہا کہ حکم ہو تو مین مسجد مین نماز پڑہ آؤن حضرت
امام حسن نی فرمایا کہ پڑہ آو وہ شخص مسجد مین گیا اور نماز پڑہی پہر جو دیکہا کہ مسجد کے کونی مین ایک شخص بورئی
گدڑی پہنی ہوئی ہی اور ایک تہیلہ مین سی ستو نکال کر دو یا تین پہنکی ماری اور اوس شخص نے بہی
تعظیم فرمائی کچہہ اوسکو بہی دئی یہہ بہی پہانک گیا جب چپاتا حضرت امام حسن کی پاس چلا آیا اور جبکہ کہانیکو
دسترخوان بچہا اوسوقت اوس مسافر نی عرض کری کہ یا حضرت مسجد مین ایک شخص بیٹہا ہی اور ماری بہوک کہ
کے آٹا پہانکتا ہی اوسکی بہی تعظیم ہو جاوی تو بہت خوب ہی جب حضرت امام حسن نے دریافت کر کر فرمایا کہ وہ
حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہین کہ سب نعمتین اونپر قربان ہین اور آنکہین آنسوونسی بہر لائے
اور فرمایا کہ اونہون نی لذتین دنیا کی اپنی اوپر حرام کی ہین اور اپنی قالب کو دکہہ مین ڈال دیا ہی اور تواضع
اور عاجزی اونکی اس حالت پر تہی کہ باوجود اس علم اور فضل کے عاجزی ایسی تہی کہ بازار سی سودا اپنے

ہاتہہ

ہاتھہ لایا کرتے تھی اور ایک روز گوشت بکریکا بلی مین بازار سی لئی آتی تہی لوگون نی عرض کی کہ یا امیر المومنین
یہہ بوجہ ہمین عنایت ہو کہ آپکی گہر پہنچا دین جب آپنی یہہ حدیث فرمائی لاینقص الرجل من کمالہ ما یحمل شی الی
عیالہ ترجمہ یعنی یہہ نہین گہٹتا ہی آدمی بڑائی اپنی سی جو کچھہ چیز اوٹہا لاوی طرف کنبی اپنی کی اور ایک روز منبر کی اوپر
آپ بیٹھی تہی اور بدن پر آپکی تہ بند موٹی کپڑیکا آدہی پنڈلی تک تہا اور چادر بہی آپکی ایسی ہی تہی اور حضرت
امیر عباس نے عرض کری کہ ای امیر المومنین یہہ کیا بات ہی جو تمنی اختیار کری ہی جب آپنی کچھہ خیال نکیا
اور کرامت یعنی بڑائی اونکی ایسی تہی کہ کسیکی کیا طاقت کہ سارا بیان کر سکی ولیکن بڑہیا سوت والی کی طرح
کہ حضرت یوسف کی خریدار ہو کہڑی ہوئی تہی کچھہ بیان کیا چاہی **اول** یہہ ہے کہ بی بی عائشہ روایت کرتی ہین
کہ ایک روز حضرت ابو بکر صدیق بار بار حضرت علی کی موںہہ کی طرف دیکہتی جاتی تہی کہ مینی حضرت ابو بکر سے
پوچہا کہ یہہ کیا سبب ہی کہ تم بار بار حضرت علی کا موںہہ کیون دیکہتی ہو اونہون نی فرمایا کہ مینی خدا کی رسول سے
سنا ہی کہ حضرت علی کی موںہہ کیطرف دیکہنا عبادت ہی اور ابن عساکر انس ابن مالک سی روایت یون کرتی
ہین کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ یہہ چار شخص ایسی ہین کہ منافقونکی دلوںمین انکی دوستی اکہٹی نہین ہوتی جسکی دلمین
ایمان ہوگا اوسیکو وہ پیاری ہونگی وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی ہین اور جسکہ
خدا کی رسول مدینہ مین گئی ہین تب سب باہر سی آنیوالی یارونکو آپسمین مدینہ والونسی بہائی بنا دیتی تہی جب
حضرت علی نی فرمایا کہ یا رسول اللہ مجہی کسیکا بہائی نہ بنایا جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یا علی تو میرا بہائی ہے
دنیا مین اور آخرت مین ایک حدیث ہی کہ روایت کرتا ہی حکم حضرت مرتضی علی سی کہ فرماتی تہی کہ ایک روز
پیغمبر خدا نی مجہی یمن کی طرف حاکم کرکی بہیجا جب مینی عرض کری کہ ای رسول خدا کی مین جوان ہون اور
حکم کیا چاہونگا اور مین جو جانتا نہین اوسکا کیا حکم کرونگا جب پیغمبر خدا نی میری چہاتی پر ہاتھہ مارا اور
فرمایا کہ یا آلہی علی کو سچا راہ دکہلا اور اوسکی دلکو ثابت رکہہ اور زبان اوسکی کو اوپر سچہ کی رکہہ قسم ہے خدا کے
جیسی پیچہی جبکہ کوئی دو قصہ آگی میری لاتی ہین اونکی حکم دینی مین مجہی کچہہ شک نہین رہتا ولیکن ان شیعہ
لوگونکو اس حدیث پر یقین نہین وہ کہتی ہین کہ حضرت علی تقیہ سی کبہی ڈرتی ہوئی پرونکو بہی بہلا کہدیتی ہی
اور کبہی ڈرتی ہوئی مسئلہ ریائی کہدیتی تہی جیسی وہ اصحاب ثلثہ کی پیچہی نماز پڑہتی تہی اور دلمین اپنی بیزار تہی
اور یہہ نہین سمجہتی کہ اونکی دوستون کی پیچہی بہی نہین نماز پڑہتی اور اونہون نی حضرت عمر کو اپنی بیٹی بیاہی تہی
اور یہہ رافضی اپنی تئین ایسا بہادر سمجہتی ہین کہ اونکی دوستون سی بہی انکار رکہتی ہین اور جنکی دوستی
مین اونہون نی اپنا جینا اور مرنا اختیار کر رکہا تہا یعنی اونہین رسول اللہ نی خلیفہ کر بٹہایا تہا اور آپ
اونکی متابعت اختیار کر رکہی تہی اون لوگون کی دشمنی اونہون نی اپنا ایمان کر سمجہا ہی اور اونکا برا

تہا عبادت کرجاتا ہی رہی وہ دین وہ صاحب دین کہ جنہون کی عبادت گالیان اہل محبت رسول اللہ اور امام علی ولی اللہ
کی ہو اور شہادت اونکی ایسی ہوئی تہی جبکہ حضرت معاویہ نے لڑائی مین محمد بن ابوبکر کو شہید کیا تب پیغام صلح کا
حضرت مرتضی علی کو بہیجا کہ ہمارا شبہ قتل حضرت عثمان کا محمد بن ابوبکر پر تہا اونکو ہمنی مار لیا ہمین اب تمہارے
متابعت قبول ہی جب حضرت مرتضی علی کی طرف سی حضرت موسی اشعری اور حضرت معاویہ کیطرف سے
حضرت عمرو عاص منصف ہوئی کہ جو کچہہ تم ہر دو کہو ہمین سبکو قبول ہی ایسا دونونی اکہٹی ہوکر یہہ بات ٹہرائی
کہ نہایت شامکی جیسی کہ حضرت عثمان کی وقت حضرت معاویہ بن سفیان کو تہی اب بہی اونہین پاس رہے
اور متابعت جیسی پہلی خلیفہ راشدین یہہ کرتی آئے ہین ویسی ہی حضرت مرتضی علی کی قبول کرین جب سبکو
یہہ بات پسند آئی اور اسی پر صلح ہوئی اور سب مسلمان خوش ہوئی الحمد للہ کہ فساد مسلمانون مین تہا یہہ دور ہوا
اور جس روز یہہ بات ہوئی اوس شب کو بارہ ہزار جوانون کا دستہ حضرت مرتضی علی سی بدظن ہوکر کہ
تمنے صلح اونسی کیون کری لشکر سی جدا ہوکر دور جاپڑا اور کہا کہ تمہاری متابعت قبول نہین جب حضرت
مرتضی علی نی حضرت عبد الرحمان بن عوف کو اونکی سمجہانی کی واسطی بہیجا اور اونہون نی وہان جاکر جو مناقب
کہ جناب حضرت مرتضی علی کی تہی اونکی آگی پڑہی اور سمجہایا کہ اونکا فعل حکمت سی خالی نہین یہہ عقل کامل
ہین اونکی اوپر اعتراض بیجا ہی جب اونمین سی آٹہہ ہزار جوانون نی توبہ کری اور حاضر ہوئی اور چار ہزار آدمی
کہ جنہین خارجی کہتی ہین اونہون نے نمانا اور اونکی دو سردار تہی ایک کا نام عبد اللہ بن وہب اور دوسرے کا
نام حرقوص بن زہیر اونہون نے کوچ کرکر نہروانکی ملک کیطرف جاکر لوٹ مار شروع کری تب فوج اسلام
اوپر چڑہی اور اونہین مار تہ تیغ کیا وہانکی لوگ خنجر نہایت آبدار رکہتی تہی حضرت علی کا ایک غلام تہا عبد الرحمن
ابن ملجم وہ ایک خنجر لایا اور حضرت مرتضی علی کو دکہلایا آپنی اوسیکو دیا وہ شہر کوفہ کو گیا جب وہ کسی عورت
خارجیہ پر عاشق ہوگیا اور سوال نکاح کا کیا جب اوس عورت نی کہا کہ جو تو حضرت مرتضی علی کو قتل کری
تب مین تیری گہر مین آؤن اوس غلام نی قبول کیا وہ کم بخت رمضان کی اٹہارہوین تاریخ جبکہ فجر کے
اذان ہوئی اور آپ نماز کے واسطہ مسجد مین تشریف لیگئی جبکہ سجدہ سی سر اوٹہایا تب اوسنی وہ خنجر
آبدار آپکی سر مبارک پر مارا وہ کام کر گیا اور حضرت علی نی فرمایا فزت برب الکعبة ترجمہ مقصد کو پہنچا مین
قسم ہی رب کعبہ کی اور غلام مار کر مسجد سی نکل گیا اور لوگون نی حضرت کا حال دیکہہ کر ہای توبہ شروع
کی اسمین باہر سی غلام کو پکڑ لائی اوس سی پوچہا تو نی یہہ کام کیا اوسنی اقرار کیا جب آپنی فرمایا کہ
اسی قید کرو اور کہانا پینا اسی دیا کرو جب حضرت علی کو گہر مین لیگئی تب آپنی دونو صاحبزادونکو یعنی
حسنین رضی اللہ عنہما کو وصیت کری اور کہا مین تمہین کہتا ہون کہ اللہ تعالی سی ڈرتی رہو اور تم دنیا

نہ ڈہونڈہیو خواہ وہ تمہین ڈہونڈہی اور جو دنیا تمکو دیکر بہی اوسکا غم نکریو اور سچ بولیو اور یتیمون پر رحم کیجیو اور عاجزونکی مدد کریو اور کام آخرت کی واسطہ کریو اور ظالم کی دشمن رہیو اور مظلومون کے یاری کریو اور خدا کی رضا ڈہونڈہیو اور خدا کی کام مین کسی طعنہ دینی والہ سی نشرمائیو اور محمد حنیفہ جو بیٹی تہی اونہین فرمایا کہ ان بہائیونکا حق تیری اوپر بڑا ہی انکی تعظیم کرتا رہیو کہ بغیر انکی کسی کام کا بہروسا نکریو اور حضرت حسنین کو فرمایا کہ تمہاری باپ کا بیٹا ہی اور تمہارا بہائی ہی اوسکی حال کی رعایت کرتی رہیو پہر ذکر لا الہ الا اللہ مین مشغول ہوکر جمعہ کی دن زخم آیا تہا ہفتہ کو زندہ رہی اور اتوار کی رات بیسوین تاریخ انتقال ہوا اور حضرت حسنین اور عبد اللہ بن جعفر نی آپکو غسل دیا اور محمد ابن حنیفہ نی پانی پکڑایا اور حضرت امام حسن نی نماز پڑہائی اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت نی فرمایا تہا کہ تم جنازہ ہمارا فلانی طرف لیجائیو جہان تمہین سفید پتہر کہڑا نظر آوی وہان ہمین رکہہ دیجیو موافق وصیت حضرت علی کی جنازہ کو جدہر فرمایا تہا اودہر کو لیگئی جب وہان پہنچی کہ جہان دیکہا کہ ایک پتہر خوب چمکتا گڑا ہی وہان سی پتہر اوکہاڑا تو دیکہا کہ اوسکی نیچی قبر طیار ہی اوسمین آپکو رکہا اور قبر زمین کی برابر کردی جو گہر کی لوگ تہی سو جانتی تہی اور لوگون سی چہپا رکہا تہا کہ کہان قبر ہی جبکہ ہارون رشید کا وقت آیا تب ایک روز بادشاہ اوس جنگل مین شکار کو گیا تب کتی ہرنون پر چہوڑی نہ تو کتون نی ہرنو پر حملہ کیا اور نہ ہرن کتون سی ڈر کر بہاگی یہہ اچنبہا دیکہکر ہارون رشید نی فکر کیا اور اوس ضلع مین کوئی بڈہا تہا اوسی بلا کر پوچہا تب اوسنی کہا کہ ہم اپنی بزرگون سی سنتی آئی ہین کہ یہان قبر حضرت مرتضی علی کی ہی جب بادشاہ نی تحقیق کرکر وہان روضہ مبارک ظاہر کیا اور بادشاہ زیارت کو آیا کرتا جہان نجف اشرف ہی یہہ جائی ہی ہو چکا ریختہ مصنف در فضیلت جناب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ **یہہ مخمس** ہی مظہر اسرار خفی کا و جلی کا + ہی مظہر دربار شہر علم نبی کا + کیونکر نکری چارون حود انکو منور + جو چاند ہوئی پرتو خورشید نبی کا + موقوف ہوئی جب بنی حب تیری پر + ہی دوست خدا کا و نبی کا جو علی کا + پایا ہی تیرے ذات کو حق جوڑ کفر توڑ + رکہتا ہی تو نہین ورد سدا نادعلی کا + رمضان جہ طاقت کہ کری مدح کہ جیسی + بڑبیا سا خریدار ہو لی سوت علی کا **سوال** بیان کرو یہہ چارون یار آپسمین کیسی تہی ایک کو ایک کیا کہتا تہا **جواب** حضرت ابوبکر صدیق کہتے ہین کہ مین نی پیغمبر خدا سی سنا ہی کہ حضرت علی کی مونہہ کی طرف دیکہنا عبادت ہی اور جس روز کہ بی بی فاطمہ کا وصال ہوا جنازہ کی نماز کو حضرت ابوبکر صدیق کو فرمایا کہ تم پڑہائیو اونہون نی حضرت علی کو فرمایا بہت مبالغہ سی کہ تم سزاوار ہو تم پڑہاؤ آخر الامر حضرت ابوبکر صدیق سنے نماز پڑہائی یہہ فصل الخطاب اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہی اور حضرت عمر فرماتے تہی

جہان حضرت علی کی ان حد اہملو وہان رہتی ایک روز ایک عورت حمل والی حرام سی پکڑ کے آئی کہ حضرت
عمر نے کہا اسی سنگسار کرو تب حضرت علی نی فرمایا کہ اس سی پوچھ لو کہ کبھی حمل کسی نہو تب اوس سی
پوچھا تو معلوم ہوا کہ حمل ہی جب حضرت عمر نی فرمایا کہ اگر علی نہوتی تو عمر مارا گیا تہا اور حضرت علی نی اپنی ہاتھ
سی لکھدیا تہا کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ عمر بہشتیونکا چراغ ہی اور دوسرا کاغذ لکھہ دیا تہا کہ مین اللہ تعالی
کی آگی تمہاری شاہدی بہرونگا کہ اپنی خلافت مین تمنی ایسا کام نہین کیا ہی کہ کوئی اوس سی اچھا کری
اور صاحبزادی ام کلثوم حضرت عمر سی بیاہی تہی اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی فرماتی ہین کہ مین نے
سن لیا کسی سی یہہ کہتا کہ ابوبکر اور عمر سی علی افضل ہی تو اوسی حد مارونگا اور جبکہ حضرت مرتضی علی
نی خبر سنی کہ کسیکو حضرت ابوبکر صدیق نی خلیفہ کیا جب آپنی فرمایا کہ حضرت عمر و ابن الخطاب کے
سوا کسی اور کو خلیفہ کیا ہوگا تو ہم راضی نہونگی اور حضرت ابوبکر صدیق کو اور حضرت عمر کو دونو کو حضرت
علی نی اپنی ہاتھہ سی غسل دیا ہی اور حضرت عثمان کی دروازہ پر صاحبزادی حسنین بٹہادئی تہی نگہبانی کی
واسطی اور جب خبر شہادت حضرت عثمان کی سنی تب صاحبزادون کی طبانچہ ماری ہا اور حضرت عمر
نے خلافت کی حق مین کہدیا تہا کہ جسکو یہہ چھہ آدمی حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور
حضرت عبد الرحمان بن عوف اور حضرت سعد بن وقاص آپسمین مشورہ کرکر بٹہادینگی وہی خلیفہ ہی اور جو چہیونکی
دو گروہ ہوجان تو جس طرف حضرت عبد الرحمن ہوان کا کہا مانو جب چہون اکہٹی ہوکر بیٹہی تب حضرت زبیر نے
کہا کہ میری طرف سی مختار حضرت علی ہین اور حضرت طلحہ نی کہا میری طرف سی مختار حضرت عثمان ہین اور حضرت
سعد نی کہا میری طرف سی مختار عبد الرحمان ہین جب حضرت عبد الرحمان نی کہا کہ یا علی اگر تمہین خلیفہ نکرین تو تم
کسپر راضی ہوگی حضرت علی نی فرمایا کہ حضرت عثمان پر اور حضرت عثمان سی پوچھا کہ اگر تمہین خلیفہ نکرین تو تم
کسپر راضی ہوگی جب حضرت عثمان نی فرمایا کہ حضرت علی پر جب حضرت عبد الرحمان نی فرمایا کہ تم مین تیسرا کون
حکم کرین کہ قیامت کو اوسکی جواب دہی کری اگر مجہی حکم دو تو مین جسکو افضل جانون اوسی خلیفہ ٹہرادون
تب دونو صاحبون نے فرمایا کہ ہم دونو نی تمہین اختیار دیا جسی چاہو اوسی خلیفہ کرو تب حضرت عبد الرحمان نے
حضرت عثمان کو فرمایا کہ اپنا ہاتھہ نکالو جبکہ ہاتھہ حضرت عثمان نی نکالا حضرت عبد الرحمان اور حضرت علی نی بیعت کی
پہلی خلیفہ رسول اللہ کی حضرت ابوبکر صدیق ہوئی برضامندی سب صحابہ کی پہر حضرت ابوبکر نی خلیفہ حضرت
عمر کو کیا اور سب صحابہ نی اونسی بیعت کرے اور حضرت عمر نے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا ساتہہ چند صحابہ کے
مرضی کی پہر خلیفہ حضرت علی ہوئی برضامندی سب صحابہ کی کوئی پہلی اور کوئی پیچھی سب راضی ہوگئی جو کوئی
ان چارون کی کسیکی خلافت کا منکر ہو وہ اجماع اصحاب کا منکر ہو اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میری امت

گمراہی

گمراہی پر اکٹھی نہوگی اور جو کوئی کسی خلیفہ کی خلافت ناحق کہیگا وہ پیغمبر خدا کی کہیکا منکر ہوگا کیونکہ پیغمبر خدا نے
فرمایا ہی کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی اور خلفاء اربعہ کی خلافت کا منکر کہتی ہی کہ اکٹھی ہوگئی تو وہ پیغمبر خدا کا جھوٹا
سوال بعضی کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی کو ہم اول سب صحابہ سی زیادہ چاہتا ہی ولیکن ہماری دل مین کسیکی
دشمنی اور حقارت نہین تو اوسی کیا کہتی ہو **جواب** دوستی دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو دینی اور دوسری
دنیاوی دینی تو یہہ ہی کہ ایک شخص دوسری شخص کو کسی پر افضل سمجھتا ہی اسواسطی دوسری سی زیادہ
چاہتا ہی جیسی خدا کو رسول کو سب سی افضل جانتی ہین اسواسطی سب سی زیادہ اونہین سی محبت رکھتی ہین
اسطرح کی محبت تو درجہ بدرجہ چاہئی کیونکہ یہہ دلکی ہماری تعظیم ہے اور دوسری محبت دنیاوی جیسی بیٹا بیٹے
کی محبت یا اپنی باپ کی محبت یا بعضی دوست آشنا کی یا پیر و استاد کی محبت یہہ محبت بی اختیاری جبلی
ہی جیسی موافقت ایک بیٹی کی ساتھ ہو اور دوسری ایک بیٹے کو جو چاہتا ہی تو کچھہ خلل نہین اسمین بندہ
لاچار ہی **بیت** بعضی فضیلت عایشہ ہوئی بڑی سن سانح + حضرت زہرا سی سنون جای بحقاید پانچ
ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ بی بیان پیغمبر خدا کی سب مسلمانونکی مائین ہین خصوص حضرت بی بی
عایشہ کہ پیغمبر خدا کی محبوب تھین نو برس کی عمر مین خدمت شریف مین آئین تھین اور نو برس تک خدمت
مین رہین اور علم مین جو چیز کہ پیغمبر خدا سی پہونچی تھی ہو بہو سب یاد تھی اور صحابہ کو جبکہ کسی مسئلہ مین اختلاف
پڑتا تو انہون ہی کی سی فیصلہ پاتی کیونکہ پیغمبر خدا نی فرمایا تہا حدیث خذوا شطر دینکم من ہذہ الحمیرا ترجمہ یعنی لوتم
دین آدہا اپنا اس لڑکی سی البتہ جیسی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فضیلت نسب کے ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا
فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی جو کوئی فاطمہ کو رونہاویگا وہ مجھی رونہاویگا اور خدا کے
رسول کی بیٹی ہی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ بی بی فاطمہ سب بہشت کی بیبیونکی سردار ہین ایسی ہی حضرت بی بی
عایشہ کو بھی بزرگی علم کی ہی کہ جسقدر حضرت کی کنبی مین اونکو علم تہا و تنا اور کو تہا قریب چوتہائی احکام شرعی
کے بی بی عایشہ سی ثابت ہوئی ہین جیسی بی بی فاطمہ کو بہشت کی بیبیونکا سردار فرمایا ہی ایسی ہی بی بی عایشہ
کے حق مین فرمایا ہی حدیث فضل عایشۃ علی النساء کفضل ثرید علی سائر الطعام ترجمہ یعنی بزرگی عایشہ
کے اوپر عورتون کی ایسی ہی جیسی بزرگی ثرید کی اور کہانون پر ایک دن بی بی عایشہ کو پیغمبر خدا نی فرمایا تہا
کہ ای عایشہ حضرت جبرئیل تجہہ پر سلام کہتی ہین بی بی صاحبہ نی فرمایا علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور یون
اتفاق ہوا تہا کہ اصحابون کو محبت پیغمبر خدا کی بی بی عایشہ پر معلوم ہوئی تہی تب جس کسیکو نیاز لانی
ہوتی تو بی بی عایشہ کی باریکو لاتی ایک دن اور بیبیون نی اسبات کا گلہ کیا حضرت بی بی فاطمہ سی
کہنا کہ کسطرح تم پیغمبر خدا کو سمجھاؤ کہ صحابون سی فرما دین کہ بی بی عایشہ کی باریکا دن سبہی نیاز کا دن

... سی دو نہین تہی بی بی نی فرمایا کہ ہان مین اوسی دوست رکہتی ہون جب حضرت نی فرمایا کہ عایشہ کو ... کسی مین دوست رکہتا ہو
دوست رکہہ اس بات سی معلوم ہوا کہ دشمن بی بی عایشہ کا دشمن پیغمبر خدا کا ہی اور بعضی منافقون نی جو بی بی عایشہ
کو برا کہا تھا اللہ تعالی نی اونکی پاکدامنی مین آیت قران کی نازل کری کہ قیامت تک محرابون مین اور نماز مین
پڑہی جاوینگی اور وفات بی بی فاطمہ کے رمضان کے تیسری ۳ تاریخ ہوئی اور ولادت بی بی صاحب کی اکتالیسوان
برس عمر پیغمبر خدا کی کا تھا جب پیدا ہوئین تہی اور چہہ مہینی پیچہی پیغمبر خدا کی وفات پائی اور بی بی عایشہ بیٹی حضرت
ابوبکر صدیق کی ہی کہ بی بی ام رومان کی پیٹ سی وہ بیٹی علی عمر کے بیٹی کی ہی اور وفات اونکی سنہ اٹہاون
ہجری مین ستائیسوین رمضان کی ہوئی ہی **بیت** مرنی پیچہی بول مت لعنت کبہی یزید + لورائی مین
کچہ شک نہین ہی وہ بڑا پلید + یعنی بعد مرنی کی کسی کلمہ گو کو کیسا ہی بدکار ہو اوسی لعنت کا لفظ نکہی کیونکہ
جو وہ ایمان دار ہو تو وہ لعنت اولٹ کر لعنت کرنیوالی کی طرف آویگی یہان بڑی احتیاط ہی اسیواسطی جبکہ امام
اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سی پوچہا کہ یزید پر لعنت کا کیا حکم ہی آپ چپ رہی اور کچہ جواب نہ دیا نہ ہان کری
اور نہ نہ کری اب اسمین بہت بحث ہی کوئی کہتا ہی کہو اور کوئی کہتی نکہو احتیاط بہت اسمین ہے کہ نکہی کیونکہ کلمہ
پڑہنا اور نماز پڑہنی اوسکی ثابت ہی اور امام زین العابدین سی ایکدن یزید نی پوچہا کہ اس شخص سی ایسا عمل
شنیع ہوا ہی کہ ظاہر ہی کوئی ایسا عمل بہی باقی رہا ہی کہ امید بخشش کی مجہی بہی ہو جاوی تب حضرت امام زین العابدین
نی فرمایا کہ تو دو رکعت نماز نفل بعد مغرب کی پڑہا کر کہ جسمین سورہ فاتحہ سی پیچہی الحمد للہ الذی خلق السموات والارض
وجعل الظلمات والنور اول سورہ انعام سی پہلی یستہزؤن تک اور دوسری مین بعد الحمد کی الم یروا کم اہلکنا
من قبلہم من قرن سی دوسری یستہزؤن تک پڑہا کر جب وہ گیا تب دوستون خاندان کی نی عرض کری
یا حضرت ایسی دوزخ مین تم جلنی دو عاقبت خیر کی بات ایسی کو بہی کیون فرماتی ہو جب آپ نی فرمایا کہ ہمارا
وہ خاندان ہے کہ ہماری نانا کو اللہ تعالی نی فرمایا ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی نہین بہیجا ہمنے تجہہ
مگر رحمت کرنی واسطہ عالمونکی کہ جب وہ شفیع ہوکر کہڑی ہون تو اوسکی لعنت کا ڈر پہر آنیکا ہی اور دوستی اور
دشمنی لعنت پر مقرر نہین ہی کہ بغیر لعنت کہی دوست نہین ہوتا اور وہ دشمن سب مومنونکا ہی اور
لعنت اور رحمت ہاتہہ خدا کی اگر ایمان کہو کر دنیا سی گیا ہی کچہ حاجت نہین کافر مرا ہو تو وہی ہوگی امام
ہمارے امام اعظم چپ رہی ہین حنفیونکو بہی چپ رہنا ہی کچہ نہین کہنا کیونکہ بے ایمان ہوکر مرنا اوسکا
کسی سی ثابت نہین ہوا ہی **سوال** اگر کوئی کہی کہ جو حضرت امام حسین کے ساتہہ بی ادبی کری ایسے
کی حق مین لعنت کہتے ہوئی تمہارا دل کیون ہلی ہی **جواب** یہہ چپ رہنا ہمارا یزید کے دوستی

نہین

نہین ہی بلکہ واسطہ متابعت اہل رسول اللہ کی ہی سوال وہ کیا متابعت ہی جواب کہ حضرت
امام حسین کا خون بعد پیغمبر خدا کی پانچوان ہی پہلی حضرت عمر کا ابو لولو غلام کی ہاتہہ سی ہوا اور دوسرا خون حضرت
عثمان کا بلوہ عام مین ہوا اور تیسرا خون حضرت علی کا عبد الرحمن ابن ملجم کی ہاتہہ سی ہوا اور چوتہا خون حضرت امام حسن
کا باغوای یزید کی بی بی کی ہاتہہ سی ہوا اور پانچوان خون امام حسین کا یزید کے لشکر کے ہاتہہ سی ہوا کہین تمنے
کسیکو ایسا بازار در بازار بیہودہ بکتا دیکہا ہی کہ اگلی چارونکی قاتلو پر لعنت بکتا پہرتا ہو جیسی اگلی اگلوں کی
قاتلوں پر لعنت سی چپ رہی ہین ایسی ہی پچہلی حضرت امام حسین کی قاتل پر چپ رہی بلکہ امام زین العابدین
جو بیٹی حضرت امام حسین کی تہی اونہون نی تو بخشش کی راہ بتادی تہی اب سن کہ اہل سنت وجماعت ہوا
چاہئی تو کتنی باتین ہین یاد کر لی یہہ عقیدہ رکہی کہ جتنی پیغمبر ہین یہہ سب گناہ صغیرہ یا کبیرہ جان بوجہ
کر کرنی سی معصوم ہین مگر کہین چوک کر قدم ڈگ گیا ہی **عقیدہ** محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن
مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن معد بن عدنان خاتم الانبیا انکی پیچہی کوئی پیغمبر
ہو کر نہ آویگا اور اللہ تعالی کی دوست ہین اور خاص بندہ ہین اور کبہی بت اونہون نی نہین پوجا نبوت
سی پہلی اور نہ پیچہی اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ بہی نہین کیا کبہی خلاف رافضیون کی وہ کہتی ہین کہ تقیہ کر کر
پیغمبر خدا بہی جہوٹہہ بول گئی ہین اور دوزخیونکو بہشتی کہہ گئی ہین وہی رافضی جہوٹی ہین **عقیدہ** یہہ رکہی کہ سب
سے افضل بعد حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کی حضرت ابو بکر صدیق ہین ابو قحافہ ہین انسی پیچہی حضرت عمر ابن الخطاب
ہین انسی پیچہی حضرت عثمان بن عفان ہین انسی پیچہی حضرت مرتضی علی ابن ابیطالب ہین رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین جنہون نی ان چارونسی بیعت کرنی باقی اور ثابت بیعت حق پر ہین جیسی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی وقت مین تہی کسیکا حال نہین پہرا اور کسی کی کمال مین نقصان نہین آیا **عقیدہ**
سب اصحابون کو دوست رکہی دلسی لیکن رافضیون خارجیون کی طرح نہو جاوی کہ ایک سی پیار اور ایک
سی بیزاری رکہی وی خوار ہونگی خدا کی رسول نی کہا ہی **حدیث** لاتسبوا اصحابی یعنی میرے
کسی اصحاب کو کوئی گالی مت دیجیو اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم
یعنے جو کوئی دوست رکہی میرے اصحاب کو پس میری دوستی واسطی اسکی دوست رکہی ہا کیونکہ ہمنشین میرے
ہین اور جو کوئی دشمنی رکہی اصحابون میری سی پس ساتہہ میری دشمنی کی دشمن رکہی ہا کیونکہ قدر میری
صحبت کی نکری اور آپس کی اصحابونکی جہگڑی اگر ایسی تو کسیکا دشمن اور بدگو نہو بلکہ خدا کی
رسول نی جو حکم کر دیا ہی سو کرو **حدیث** اذا ذکر اصحابی فامسکوا یعنے جب ذکر کہی جاوین

سمجھا او نکو تو لیتی تو باادب بعالی عقیدہ کسی مسلمان کو کیا
کافر نکہی مگر جو قران اور حدیث کی دلیل قطعی سسی وہ گناہ ثابت ہوا ہو اور وہ شخص کہی رد ہی عق
گناہ کبیرہ کی کرنی سسی مسلمانی کا نام نہین اوٹہتا ہے یعنی وہ مسلمان فی الحقیقت مسلمان
عقیدہ یون نکہی کہ ایمان کامل ہوگیا ہے تو ہی گناہ بندہ کو ضرر نہین کرتا جیسی بعضے بیدین فقیر کہت
حضرت آدم کا قصہ یاد کر لیجیے اور یہہ بہی نکہی کہ مومن گنہگار داخل دوزخ نہوگا عقیدہ یو
جانیے کہ مومن گنہگار ہمیشہ دوزخ مین کوئی نہین رہنی کا خواہ کیسا ہی گنہگار ہو ولیکن ساتہہ ایمان
مواہو عقیدہ یہہ نہ سمجھے کہ جو ہم بندگی کرین سو سب مقبول ہی اور جو گناہ کرین ہم سو سب مغفور ہین
یہہ قول مرجیہ کا ہی ولیکن ہان یون جانیے کہ جو کوئی اللہ تعالی کا حکم خالی عیب ظاہری اور باطنی سسی ادا کر
تو مقبول سوال عیب ظاہری اور باطنی کیا ہی جواب جس طرح حکم ہوا ہی ویسی نکری جیسی نما
بے وضو پڑہے یا قیام قعود اچہی طرح نکری یا قران صحیح نہ پڑہے یہہ عیب ظاہرے ہی اور خوب وضو ک
اور قیام اور قعود پوری ادا کری اور ساتہہ اوسکی کفر اور شرک بہی کری یا کفر اور شرک نکری لیکن بہان
دنیا کا دیکہاوا ہو تو کری اور نہین تو نہین تو یہہ مقبول نہین کیونکہ یہہ عیب باطنی ہی جو عمل ان دونون
عیبون کسی پاک ہو وہ رنج اوسکا ضایع نہوگا اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین یعنی
اللہ تعالی نیکونکی مزدوری ضایع نہین کرتا اور اپنی فضل و کرم سسی قبول کرتا ہی اور ثواب دیگا
اوسی اپنی وعدہ کی موافق عقیدہ جس نی کفر اور شرک سسی توبہ کیری اور گناہ کرتا رہا اور بے توبہ مرگ
تو حال اوسکا متعلق بارادہ الہی ہی چاہی عدل کری اوسکو عذاب کری کیونکہ وہ مستحق عذاب کا ہی اور
چاہی اپنی فضل سسی بخشدی اور درگذر کرے عقیدہ ریا جبکہ عمل مین آئی اجر اوسکا جاتا رہتا ہی
بلکہ گناہ ریا کا باقی رہتا ہی یہی حکم غرور کرنے عبادت کا ہی کہ کوئی نیک کام کر کر کہی کہ مین ہی ایسا ہون
عقیدہ مسلمان اللہ تعالی کو سر کے آنکہو نسی دیکہین گی جیسا وہ ہی عقیدہ یہہ کسی بندہ کو قدرت نہین کہ
جیسی کچہہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی بندگی کو ویسی ہی ادا کری عقیدہ ایمان اللہ پر اور اوسکی حکم پر اقرار زبان سسی کرنا
کہ بر حق ہی اور دلمین اوسسی سچہ جاننی کا نام ہی عقیدہ ایمان مسلمانون کا اور فرشتونکا اور جنات کا اور بہشتون
والونکا اور زمین والونکا کیا پیغمبر اور کیا اولیا اور سب مومنین کا کم یا زیادہ نہین ہوتا ولیکن عمل اور یقین مین
فرق ہی پس ایمان تو قبولیت ہی اور اسلام نام فرمانبرداری احکام الہی کا ہی پس فرق ایمان اور اسلام کا لغت
کرا لہی ہی ولیکن مانند ایک شی کی ہی اسمین فرق نہین ہو سکتا جیسی پیٹہ اور پیٹ عقیدہ دین بولا جاتا ہے
ایمان اور اسلام اور شریعت پر عقیدہ تمام مومن برابر ہین اس مسئلہ مین کہ یہی جنتی ہین ہمارا مالک

اور

اور حاکم ایک ذات الٰہی ہی اور دین پر یقین رکھتی ہین اور اللہ تعالیٰ پر بہروسا رکھتی ہین اور خدا اور اوسکی
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین ہین اور اوسکی قدر کی رضا مین ہین اور خوف عذاب اوسکی
مین اور امیدوار اوسکی بخشش کی ہین اور یقین اوسکی ذات مین اور تحقیق اوسکی صفات مین **عقیدہ**
سوای ایمان کی اور عملون مین بندون مین فرق ہی اور ایمان مین سب برابر ہین **عقیدہ** اللہ تعالیٰ بندون پر
فضل کرتا ہی اور بعضو نپر عدل کرتا ہی کبہی ایسا فضل کری ایک عمل سی ایک بندہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے
اپنی فضل سی اوسی دیتا ہی اور کبہی بندہ گنہگار گناہ کرتا ہی جس عذاب کا سزاوار ہو اوسکو
بدلہ دیتا ہی اور کبہی اپنی فضل سی بخشدیتا ہی اور کبہی کسیکو کسی کے سفارش سے بخشدیتا ہی **عقیدہ**
شفاعت جناب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطہ گنہ گارون صغیرہ اور کبیرہ والون کی کہ لائق
عذاب کے ہین برحق ہی بیشبہہ مقرر کرینگی **عقیدہ** شفاعت اولیا اور شہدا اور فقرا اور مسلمانون کے لڑکون کے
برحق ہی **عقیدہ** قیامت کو ظالمون کی نیکیان مظلومونکو دینگی اور نیکیان نہون تو مظلومونکی بدیان ظالمونکو
دینگی **عقیدہ** ثواب اور عذاب اللہ تعالیٰ کا فنا نہوگا اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہی اپنی فضل سی ایمان اور
بندگی کی طرف جسی چاہتا ہے توفیق بخشتا ہی وہ کرتا ہی اور جسی توفیق کی مدد نہوئی کہ موافق رضامندی
الٰہی کی وہ کام کری وہ گمراہ ہوگیا جسکی مدد توفیق کی نہ ہوئی اسی بے مددی کے سبب سی جو گنہ گار
عذاب ہوا یہہ عدل ہی **عقیدہ** اور بندہ کا ایمان شیطان زبردستی کر کر نہین لی سکتا و لیکن
شیطانکی بہکاوسی یا نفس کے خواہش سی آپ ہی کفر کی بات کر بیٹہتا ہی تب شیطان ایمان
کو سلب کر لیتا ہی **عقیدہ** سوال منکر اور نکیر کا من ربک و دینک و نبیک قبر مین یا ہتکانی کی جگہہ برحق
ہے **عقیدہ** روح کا بدن مین آنا قبر مین برحق ہی سب کافرون کو اور مومنون کو **عقیدہ** اللہ تعالیٰ
کا قرب بندگی والونسی اور دوری اللہ تعالیٰ کی گہنگارونسی کچہہ لنبا چوڑا اونچی نیچی کا نہین بلکہ
نشان بیچگونی کا ہی بوصف تنزیہ کی **عقیدہ** ماں باپ رسول خدا کی کفر پر موئی تہی اور ابو طالب
حضرت کا چچا منفرد کافر موا **عقیدہ** جسوقت کہ مشکل ہووی اوپر انسان اہل ایمان کی کوئی
باریکی علم توحید سی پہر واجب ہی اسپر کہ وہ اعتقاد رکہی کہ جو سبکی نزدیک صواب ہو اللہ تعالیٰ
کی ذات مین مجملا سمجہتا رہی جب کہ اوسی عالم ربانی عارف کامل ملی جب اوسی تحقیق تفصیل وار
بروجہ کمال ظاہری اور باطنی سیکہہ لے پہر ڈہیل نکری **عقیدہ** ہم بہی تیتی ہین اللہ تعالیٰ کو موافق
طاقت اور مقدور اپنی کی جیسی اللہ تعالیٰ نی صفت کر سے ہی اپنی ذات کی ساری صفتون مو سنے
اور ان ہو نے اپنی کے اپنی کتاب مین ان ہوئی یہی جیسی فرمایا اللہ تعالیٰ نی لیس کمثلہ شی

یعنے اوسکی مثل کوئی نہین ہوتا وہو السمیع العلیم وہ سنتا اور جانتا ہی یہہ ہوتی ہی اتنی باتین جسمین ہون
اوسکی سنی گہو سنون جب تمنی معلوم کیا کہ مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ جو بیان کیا گیا اب معلوم
کرو کہ فرقہ بدین کونسی ہین کہ جنہین اللہ تعالی نی فرمایا ہی اور کہا ہی یہہ ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا
تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنے یہہ راہ کہ جو مین نہین دکہلایا اور اس راہ چلنی کا تمہین حکم دیا
وہ دگر اشریعت کا ہی پہر پکڑو تم پیروی شرع رسول اللہ کی اور پیچہی نہ پڑو تم بہولے راہونکی کہ جہوٹی لوگون کے
طرف مشغول نہو کہ وہ تمہین پہیر دینگی راہ مسلمانی سی اور شیطانی رستہ پر ڈال دینگی اور پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حدیث ستفرق امتے علی ثلثة وسبعین فرقة کلہا فی النار الا السواد الاعظم
یعنے نزدیک ہی کہ متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر فرقون کی سب دوزخی ہونگی مگر ایک بیچ جنت کے
اور وہ وہ لوگ ہین جو گروہ عظیم کے پیرو ہون لوگون نی پوچہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وی کون
لوگ ہین آپنی فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحابون کی راہ پر ہون یعنے اہل سنت وجماعت کی ہی ہین
کہ سنت راہ پیغمبر خدا کی اور جماعت راہ پیغمبر کی اصحابون کی ہی اسکی آٹہہ فصل ہین **فصل پہلی**
اہل سنت اور جماعت کی مذکور مین ہی نشان اہل سنت اور جماعت کا دس چیز ہین جسمین یہہ دسون چیزین
پائی جاوین تو جانئی کہ یہہ اہل سنت اور جماعت ہوا اور مومن سنی ہو **سوال** وی دسون کونسی ہین
جواب بعد پیغمبر خدا کی سب سی افضل ابوبکر صدیق اور حضرت عمر ابن الخطاب کو سمجہی وی دونون
پیغمبر خدا کی خسر ہین اوسکی پیچہی سب سی بہتر دوست رکہی حضرت عثمان بن عفان کو اور مرتضی علی کو کیونکہ
وی دونو داماد رسول اللہ کی تہی تیسرے تعظیم دونون قبلونکی کرنی یعنے کعبہ اور بیت المقدس کے کرنے
چوتہی دونون موزون پر مسح کرنا پانچوین دو نوشاہدیون سی بچنا یعنی یہہ شاہدی نہ دیوی کہ فلانا قطعی
بہشتی ہی اور فلانا قطعی دوزخی ہے اور چہٹی پیچہی دونو اماموں کے نماز پڑہنی یعنے نیک بخت اور بدبخت
صالح ہو یا فاسق ہو ساتوین اللہ تعالی کی طرف سی نیکی اور بدی جانتی آٹہوین فرمانبردار یا بیفرمان اللہ تعالے
کے پر جنازہ کی نماز پڑہنے نوین نماز اور زکوة دونو ادا کرنے دسوین فرمان برداری سب طرح سے
بادشاہ کی کرنی اور کسی مسلمان پر ناحق تلوار نہ کہینچنے اونکی چار مذہب ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی انکی
اصل متابعت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذو النورین اور حضرت
علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم کے ہی جو مسئلہ چارون مذہب مین ایک طرح کا پاوین
اوسکا نام اتفاقی ہی اور جو کسی مسئلہ مین اختلاف ہو اوسکا نام اختلافی ہی ان چارون کا اصول
قران اور حدیث اور اجماع صحابہ کے موافق ہے اور چہہ فرقون کا اصول قران اور حدیث اور

اجماع صحابہ کی قید مین نہین **سوال** وی کونسی ہین **جواب** رافضیہ خارجیہ جبریہ قدریہ جسمیہ مرجیہ ان چہونکی بارہ بارہ شاخ ہین بارہ چہکہ بہتر ہوئی **فصل** دوسری بارہ شاخ رافضیونکی مذکور ہین ہی **سوال** اونکی بارہ شاخونکا کیا نام ہی اور کیا ہی ہین متفق ہین اور کاہی مین مختلف **جواب** بارہ شاخ رافضیہ کی یہہ ہین ایک علویہ دوسرا ابدیہ تیسرا شیعہ چوتہا اسحاقیہ پانچوان زیدیہ چہٹا عباسیہ ساتوان امامیہ آٹہوان ناویہ نوان متناسخیہ دسوان لاعنیہ گیارہوان راجعیہ بارہوان متبرائیہ یہہ بارہ چودہ باتین متفق ہین **سوال** وی کونسی ہین **جواب** پہلی پنجوقتی نماز کو جماعت سی پڑہنی سنت نہین سمجہتی دوسری دونو موزونپر مسح روا نہین سمجہتی تیسری حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کو برا بولتی ہین چوتہی سوای امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی سب اصحابونسی بیزار ہین بلکہ اہانت کرتی ہین پانچوین حضرت بی بی فاطمہ کو بی بی عایشہ پر افضل جانتی ہین بلکہ اہانت کرتی ہین چہٹی کہتی ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت سی پیغمبری نہین کر سکتی تہی حضرت مرتضی علی بغیر اور ساتوین حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کا نام بدی کر لیتی ہین اور اونہین مجتہد نہین سمجہتی اور آٹہوین رحمت خدا سی اور دیدار سی نا امید ہین اور نوین تراویحون کو سنت نہین سمجہتی اور دسوین تین طلاق جو کوئی ایک مرتبہ کہی او سپر کہتی ہین طلاق نہین پڑتی اور کہتی ہین طہر مین تین مرتبہ کہی تو پڑتی ہی اور گیارہوین داہنی ہاتہہ کو بائین ہاتہہ پر قیام مین رکہنا سنت نہین سمجہتی اور بارہوین خطبونکو نالی کرتی نہاتی ہین اور تیرہوین روزہ کو جلدی کہولنا سنت نہین سمجہتی اور چودہوین مغرب کی نماز کا وقت جلدی دن چہپی سنت نہین سمجہتی بلکہ جب تک کہ تاری نجہمک آوین مغرب کی نماز نہ پڑہین اور بارہ مسلوںمین بارہو مختلف ہین اول علویہ وی رافضی حضرت علی کو نبی کہتی ہین اور یون کہتی ہین کہ حضرت جبرئیل بہولکر وحی حضرت محمد رسول اللہ کو دی گئی تہی اور ایک اوسکی شاخ غرابیہ ہی وہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا اور حضرت علی مثال دو کالکی تہی کہ حضرت جبرئیل بہولکر وحی محمد رسول اللہ کو حضرت علی کی بہروسی دی گئی تہی اور دوسری ابدیہ حضرت علی کو پیغمبر کا ساجہی سمجہتی ہین اور تیسری کہ حضرت علی کو ایسا دوست رکہتی ہین کہ اور کسیکو حضرت علی پر افضل نہین سمجہتی اور جو کوئی حضرت علی کو سب سی افضل نجانی اوسی وی کافر جانتی ہین اور چوتہی اسحاقیہ وہ کہتی ہین کہ زمین کسوقت پیغمبر سے خالی نہین رہتی پیغمبری اب بہی ختم نہین ہوئی ابہی وقت باقی ہے اور پانچوین زیدیہ اونکی تین گروہ ہین پہلی کہتی ہین کہ جنہونی نی حضرت مرتضی علی کی ہوتی اور کسی صحابہ کے بیعت کری وی کافر ہین دوسرے سلمانیہ وہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور بی بی عایشہ کو کافر کہتی ہین اور تیسری کہتے ہین کہ سوائے اولاد حضرت علی کے اور کوئی لایق امامت سے کے نہین اور زمین کو امام سے خالی نہین سمجہتی اور چہتی عباسیہ وے کہتے ہین کہ سوائے اولاد حضرت عباس

بن عبد المطلب کے اور کوئی لائق امامت کی نہین ہے اور ساتوان امامیہ وہ کہتی ہین کہ فاسق کی امامت روا نہین
ہی اور بادشاہی سوا اولاد حضرت مرتضی علی کی روا نہین ہی اور آٹہوان ناوسیہ وہ کہتی ہین کہ جو کوئی اپنی تئین اور سے
افضل جانی سو کافر ہی اور نوین تناسخیہ وہ کہتی ہین کہ مردہ کی تن سی جان نکلکر اور کی تن مین جا پڑتی ہی
یہہ روا ہی جیسی ہندو لوگ کہتی ہین اور دسوین لاعنیہ وہ حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور
حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو لعنت کہتی ہین اور گیارہوین رجعیہ ہین وہ کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی
ابر مین ہین کہ یہہ کڑک جو ہی آپکی دلدل کی قدم کی آواز ہی اور بجلی اوسکی سم سی آگ جھڑتی ہی قیامت سے
پہلی ایک مرتبہ دنیا مین آوینگی اور مردونکو زندہ کرینگی اور زندہ کرکر سنیون کو دوزخ مین جلاوینگی اور شیعون کو
بہشت کو چلاوینگی اور بارہوین متربصہ وہ بادشاہ پر باغی ہونا روا رکہتی ہین اور بادشاہ کی ساتہہ
جنگ کرنا روا جانتی ہین اور بعضی بیہودہ ایسی ہین کہ اونکو وی رافضی بہی مسلمان نہین کہتی ایک غلاتیہ نصیریہ
ہین وہ حضرت علی کو خدا کہتی ہین اور دوسرے اسماعیلیہ وہ کہتی ہین اللہ تعالی نہ موجود ہی اور نہ معدوم ہی اور بدائیہ وہ
کہتی ہین کہ بعضے کام اللہ تعالی کرتا ہی اور پہر وہ برا جانتا ہی تو اپنی کئی پر پچہتاتا ہی یعنی اوسے یہی کام
کا انجام معلوم نہین اور ایک فرقہ اونکا ذمیہ ہی کہ وی مذمت یعنی ہجو حضرت محمد مصطفے کی کرتی ہین اور کہتی ہین
کہ حضرت مرتضی علی خدا تہی اور حضرت محمد رسول اللہ پیغمبر تہی کہ حضرت علی کی طرف خلق کو بلاتی تہی اونہون نے
برا کیا کہ خلق کو اپنی طرف بلایا اور ایک زراریہ ہین وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کی صفتین نئی پیدا ہوئی ہین
قدیم نہین ہین حادث ہین اور ایک فرقہ جسمیہ ہی وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی لنبا اور چوڑا اور دو نگہا ہی اور تینون
برابر ہین مسئلہ سفیدی جیسی خالص چاندی اور سورج کی سی چمک ہی اور مشک اور عنبر سی زیادہ خوشبودار
ہی اور ایک اور فرقہ ہی بنانیہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی کی صورت انسانکی سی ہی پہلی اللہ تعالی کی روح حضرت علی
مین گہس گئی اونکی پیچہی محمد بن حنفیہ مین گہس گئی اونکی پیچہی اونکی بیٹی ابی ہاشم پر اونکی بنان بن سمعان پر کہ بہت ہین
کہان تک اونکی بیہودگی بیان کرون کہ بولتی ہین شرم آتی ہی اور دوسرا فرقہ خارجیہ ہی اوسکی بارہ فرقون
کا یہہ نام ہی ایک ازراقیہ اور دوسرا اباضیہ اور تیسرا ثعلبیہ اور چوتہا خلفیہ اور پانچوان کوزیہ اور چہٹا کنزیہ اور
ساتوان میمونیہ اور آٹہوان محکمیہ اور نوان اخنسیہ دسوین خارمیہ گیارہوان معتزلیہ بارہوان شمراخیہ ساری جوانسے
مسئلونمین متفق ہین وہ یہہ ہین اول تو جماعت سی نماز برحق نہین جانتی دوسری مسلمان کو گناہ کرنی
سی کافر کہتی ہین تیسری بادشاہ ظالم سی لڑائی کرتی ہین اور باغی ہو جاتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ برحق امام نہ تہی اسی واسطہ حضرت معاویہ نے اونسی لڑی اور معاویہ ابن سفیان کو حق پر
سمجہتے ہین اور بعضے مسئلون مین آپسمین مختلف ہین پہلی ازراقیہ وہ کہتی ہین کہ آدمی مومن خواب مین کچہ بہلا

نہین

نہین دیکھہ سکتا کیونکہ وحی اوترنا منع ہوگیا ہی دوسری اباحیہ وہ کہتی ہین کہ ایمان محض اس قول کا ہی نام ہی
اور کچھہ کام شرط نہین کہ سنت ہی تیسری ثعلبیہ وہ کہتی ہین کہ سب کام ہماری موافق چاہت خدا کی ہین اور
قضا اور قدر کچھ نہین یعنی جو کچھہ چاہتا ہی سو کرتا جاتا ہی کچھہ پہلی سی نہین ٹہرا رکھا تھا مسلمان کہتی ہین کہ
جو کچھہ علم قدیم مین ٹہرا رکھا تھا سو کیا یہہ مذکور باب التقدیر مین ہو چکا چوتھی خلیفیہ وہی کہتی ہین کہ ایمان کا لانا
فرض غیر معلوم ہی فرضیت ایمان کی نص قطعی سی ثابت نہین ہوئی پانچوین کوزیہ وہ کہتی کہ بادشاہ جو
کافرون سی غزا ترک کری وہ کافر ہی چھٹے کندنیہ وہ کہتی ہین کہ غسل جنابت مین مل مل کر بدن دہونا فرض
نہین اور اندر سی بدن کے عضو کو دہونا فرض ہے ساتوین ممونہ وہ کہتی کہ بندون پر زکوۃ کچھہ نہین چاہی دو
اور چاہی ندو آٹھوین محکمیہ ہین وہ کہتی ہین کہ نیکی اور بدی اللہ تعالی نی اپنی علم قدیم مین نہین ٹہہائی نوین اخنسیہ
ہین وہ کہتی ہین کہ ایمان بہی کسب بندیکا ہی اور مخلوق ہی اور اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی توفیق اور تاثیر کہ
من جانب اللہ ہی اس سی منکر ہین روز قیامت تک نیک کامونکا کچھہ فایدہ نہین ہوتا دسوین خارجیہ
وہ کہتی ہین کہ نماز اکیلی پڑہنی ہی جماعت نہین گیارہوین معتزلہ وہ کہتی ہین کہ قران نیا پیدا ہوا ہی اور یہہ جو
کچھہ کاغذون مین لکہا ہی سو اور ہی اور وہ جو مرادی وہ اور ہی بارہوین شراخیہ ادر معتزلہ وہ کہتی ہین کہ
بندہ کا قول و فعل پیدا کیا ہوا اور ٹہرایا ہوا اللہ تعالی کا نہین مردون کو کچھہ نماز اور یا روزہ اور یا خیرات سے
کچھہ بخشی تو اوسی نہین پہونچتا اور قیامت کو کوئی شفاعت نکریگا اور اہانت رسول اللہ کی کرتی اور قیامت
کا حساب اور عمل کی گنتی اور میزان کا تول اور پلصراط پر گذر ہرگز نہوگا اور گنہگار ہمیشہ اعراف مین رہینگے
نہ بہشت مین اور نہ دوزخ مین بیچ مین ہونگی اور سب فرشتی ایمان والون آدمیون پر افضل ہین اور اللہ تعالی
کے دیدار کے منکر ہین اور اولیا ونکی کرامت کی منکر ہین اور مسلمان اور کافر کو نکاح کر نہین برابر سمجھتے ہین
اور صفتین اللہ تعالی کی کی منکر ہین اور کہتی ہین کہ جب اللہ تعالی نی خلقت پیدا کری تو نام اوسکا خالق
ہوا اور ہمیشہ سی نتہا اور جب کسیکو رزق دیا تب رزاق ہوگیا کچھہ پہلی رزاق نتہا وہ عالم اور سکتا ہی اور جاننا
اپنی ذات کری اور اوسکی صفت نہین اور جو چیز کہ اللہ تعالی نی پیدا نہین کی اوسی بہی شی کہتے ہین اور یہہ
کہتے ہین کہ بہشتی بہشت مین ہو دینگی اور مرینگی آور کہوی جاوینگی اور جو کوئی ناحق مارا جایا اوسی کا فرماری
تو بسم اللہ کہتی ہین ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتی ہین اور اوسی بنا موت موا کہتی ہین اور قیامت کی
علامتون کی منکر ہین اور تین طلاق والی بی بی حلالہ حلال سمجھتی ہین اور علم سی عقل کو افضل سمجھتے
ہین اور کہتی ہین کہ معراج کی رات پیغمبر خدا نی کلام خدا کی نہین سنی اور بیت المقدس تک جانیکی قایل
ہین اور عرش اونچائی کو کہتی ہین اور کرسی کو علم کہتے ہین اور حجاب دیدار سی منع کو کہتی ہین اور روح

اوسکی حلم لولیتی ہین اور پیغمبرونکو معصوم نہین جانتی اور حرام کو رزق نہین کہتی اور غیب پر ایمان لانا ناحق سمجھتی
ہین اور کہتی ہین خدا کا بندون پر حکم نہین اور مرنی پیچھی نیکی بدیکا کام کا بدلہ نہین ہوتا اور کچھ خدا کو دنیا ہی
وہ دنیا مین ہی ملجاتا ہی اور کہتی ہین یہہ دنیا کی عورتین مانند گلاب کے پہول کی ہین جسکا جی چاہی سونگہی
اسیطرح سی عورتین ہین کہ جسکا جی چاہی جس سی فایدہ لیوی یعنی گہر رہی یا مجامعت کری **فصل** چوتہی
جبریونکی بارہ فرقونکی مذکور مین **سوال** وہ کونسی ہین **جواب** ایک مضطریہ دوسرے افعالیہ تیسری مقیہ
چوتہی مفروغیہ پانچوین نجاریہ چہٹی تممیہ ساتوین کسالیہ آٹھوین سابقیہ نوین حبیہ دسوین خوفیہ گیارہوین فکریہ
بارہوین حسبیہ پہلا مضطریہ وہ کہتی ہین کہ بہلائی اور برائی خدا کی طرف سی ہی ہمارا اسمین کچھ دخل نہین اور
قیامت کی دن بندہ کو اپنی کیی سی ثواب اور عذاب نہین اور دوسری افعالیہ وہ کہتی ہین کہ بندہ کام کرتا ہے
پر اپنی کام پر قدرت نہین رکہتا تیسری مقیہ وی کہتی ہین کہ نیکی اور بدی مخلوق کہی ہی اور خالق کا دخل نہین
چوتہی مفروغیہ وہ کہتی ہین کہ محنت اور مشقت اگلی زمانی کی لوگون پر تہی آخری زمانی کی لوگون پر نہ چاہیے
پانچوین نجاریہ ہین وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی گنہگارونکو عذاب انکی قول فعلون کی سبب سی نہین کری
اپنی چاہت سی جیسی چاہی کری چہٹی تممیہ وہ کہتی ہین خیر بندہ کی وہ ہوتی ہی کہ جیسی ایمان اور خلق پہلا
ہی ساتوین کسالیہ وہ کہتی ہین کہ ثواب اور عذاب بندیکو بندہ کی فعلون سی ہرگز کم زیادہ نہین ہوتا
آٹھوین سابقیہ وہ کہتی ہین کہ نیکبختی اور بدبختی بندیکی پیدا ہونی سی پہلی پیدا ہوچکی ہی بندگی اوسکی کچھ دستگیر نہین
ہوتی اور بدبختی پہاری پہیر اسکی نہین ہوتی نوین حبیہ وہ کہتی ہین کہ کوئی دوست اپنی کو نہین مارتا اللہ تعالی
نی بندونکو دوست کہا ہی نہ ماریگا دسوین خوفیہ وہ کہتی ہین جسکی نیکی مین غم رہتی ہو جان تو اوسی
کچھ نفع نہین ہوتا گیارہوین فکریہ وہ کہتی ہین کہ صنعت اللہ تعالی کی مین فکر بہتر ہی سب بندگی
اور خیرات سی خواہ کچھ کرو یا نہ کرو اور بارہوین حسبیہ وہ کہتی ہین کہ جس بندہ کی نیکی تہوڑی ہون تو جس بندہ
نی نیکی بہت کری اوسکا ساجہی ہوجا کیونکہ سب آدمی ایک دادا کی پوتی ہین جس کسیکی مال اور
اسباب بہت ہو اوس مال مین سبکو ساجہی کرلیتا ہی اور جو کوئی منکر ہو اور اپنی مال سی جو کوئی انہوت
والونکو منع کرین اوسی گنہگار بدکار کہتی ہین اور بندون کی سب کامون کو بعد توفیق کی کہتی ہین نیکی
پر توفیق اور بدی پر توفیق نہین کہتی اور جیسی قران اور انجیل کو مانتی ہین اور توریت اور زبور کو نہین مانتے ہین

فصل پانچوین بارہ گروہ قدریہ کی مذکور مین ہی ایک احمدیہ دوسری ثنویہ تیسری کیسانیہ چوتہی شیطانیہ
پانچوین شریکیہ چہٹی وہمیہ ساتوین راودیہ آٹھوین متبریہ نوین ناکثیہ دسوین قاسطیہ گیارہوین نظامیہ بارہوین
منزلیہ جو نسی مسلون تین کہ بارہون

مشتق

متفق ہین وہ یہہ ہین اول تو یہہ کہ بعضی باتین ایسی ہین کہ اللہ تعالی کی نزدیک کفر ہین اور اونکی نزدیک روا کبھی وہ
کر لیجی وہ چھہ چیزین ہین پہلی تو کہتی ہین کہ بعضی چیز روا ہی کہ عند اللہ محض ایمان ہو اور نزدیک خلق کی کفر ہو دوسرے
نماز جنازہ کو واجب نہین جانتی تیسری کہتی ہین کہ توفیق کام کی سی پہلی ہوتی ہی اور تقدیر نیکی اور بدی کی خدا
نہین جانتی ایسی جانتی ہین اور روز میثاق سے منکر ہین یعنی نہین کہتی اندازہ نیکی اور بدی کا اللہ تعالی نی روز ازل سی کیا یعنی
اوسکا تول نہین ٹہرا رکہا تہا اور اہل سنت اور جماعت کی نزدیک توفیق اور عمل برابر ہوتی ہین فقہ اکبر مین لکہا ہے
چوتہی کہتی ہین کہ معراج پیغمبر خدا کو خواب مین تہی جاگتی نہین ہوئی اہل سنت اور جماعت کہتی ہین کہ جاگتی مین ہوئی
وہ کہتی ہین کہ ہم نہین جانتی کافر ہین یا مومن ہین اللہ تعالی کی نزدیک اور پانچوین کہتی ہین کہ ہمین معلوم نہین
کہ مرتی ہوئی آدمی ساتہہ ایمانکی موا ہی یا بی ایمان موا ہی اور چہٹی روز میثاق کی منکر ہین اور روز الست کو حق
نہین سمجھتی اور بارہ فرقون مین بار ہونکا اختلاف ہی اول احمدیہ وہ فرضیت کی منکر ہین اور سنت کی منکر ہین
اور کہتی ہین کہ بندہ پر ہرگز سنت نہین دوسری تنویہ وی کہتی ہین کہ نیکی رحمن سی ہی اور بدی اہرمن سے
تیسری کیسانیہ وی کہتی ہین کہ بندونکا فعل مخلوق ہی یا غیر مخلوق ہی معلوم نہین چوتہی شیطانیہ وی کہتی ہین
اللہ تعالی نی شیطان نہین پیدا کیا یعنی شیطان کی وجود نہین پانچوین شریکیہ وی کہتی ہین کہ ایمان بندیکا
غیر مخلوق ہی اور افعال بعضی مخلوق ہین اور بعضی غیر مخلوق چہٹی وہمیہ وی کہتی ہین کہ عالم کو فنا نہین اور ہمارا
کام اوسکی حکم سی نہین اور ساتوین داودیہ ہین وی کہتی ہین کہ جہان منسوخ نہین ہوگا اور آٹہوین منویہ ہین
وی کہتی ہین کہ بادشاہ کی متابعت مین ڈہیل کرنی روا ہی یعنی ایک بادشاہ کی متابعت کرنی اور بادشاہ ہی
سی لڑائی رکہنی روا ہی اور نوین ناکسیہ ہین وی کہتی ہین کہ جس نی گناہ کیا وہ کافر ہوگیا توبہ اوسکی
قبول نہین ہی اور دسوین ماسطیہ ہین وی کہتی ہین کہ بندہ پر کسب حلال فرض نہین ہی اور زہد بہی فرض
نہین ہوتا اور گیارہوین نظامیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کو چیز نکہی اور کہتی ہین کہ عالم کا اور طرف سبکو معلوم نہین
قدیم ہی اور بارہوین مزلیہ وی کہتی ہین کہ ہم نہین جانتی ہین کہ اللہ تعالی بدی پر تقدیر کری ہی یا نہین فصل چہٹی
بارہ گروہ جہنمیہ سے کے مذکور مین ہی ایک معطلیہ اور دوسری مترالقبیہ اور تیسری متراقیہ اور چوتہی واردیہ اور
پانچوین خرقیہ اور چہٹی مخلوقیہ اور ساتوین غبرمیہ اور آٹہوین فانیہ اور نوین زنادقیہ اور دسوین لفظیہ اور گیارہوین
قبریہ اور بارہوین واقفیہ جونسی مسئلونمین سب وی متفق ہین وی چھہ بات ہین ایک یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ ایمان
دلمین ہی اور زبان سی کہنا کچھہ فایدہ نہین کرتا اور دوسری سوال منکر نکیر کو برحق نہین جانتی ہین اور تیسرے
حوض کوثر کی پانیکو ہرگز نہین جانتی اور چوتہی ملک الموت کی آونیکی منکر ہین اور پانچوین حضرت موسی عم کے
اللہ تعالی سی سوالجواب سی منکر ہین اور چہٹی حساب گور کی منکر ہین ولیکن جونسی مسئلونمین بار ہونکا ایکہی

اختلاف ہی وہ یہہ ہین ایک معطلیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کے صفات اور اسماء اللہ تعالی کی نوپیدا ہین
اور دوسری متر ابقیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی اور قدرت دونو مخلوق ہین تیسری متراقیہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالے
ہی شبہہ ایک جگہہ ٹہر رہا ہی اور چوتہی واردیہ ہین وے کہتے ہین کہ اللہ تعالی سبکو نگاہ رکہنیوالا ہی کسی مومن کو
دوزخ مین نہ ڈالیگا جبکہ سب کافر دوزخ مین پڑ چکلی گی دروازی دوزخ کی بند ہوجائیگی اور پانچوین خرقیہ ہین
وی کہتی ہین کہ دوزخمین آدمی ایسی جلین گی کہ پہر نہ جیونگی اور چہتی مخلوقیہ ہین وی کہتی ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ
نبی نتہی حکیم تہی اور ساتوین تجریہ ہین وی کہتے ہین کہ قران شریف نوپیدا ہی اور آٹہوین فانیہ ہین وی کہتی ہین
کہ معراج محمد رسول اللہ کی جان سی تہی اور تن سی نتہی اور نوین زنادقیہ ہین وہی کہتی ہین کہ اللہ تعالی دنیا اور آخرت دونون
مین سر کی آنکہوسی ہر کسیکو دکہا جاتا ہی اور دسوین لفظیہ ہین وی کہتی کہ قران لوبل پڑہنے والونکا ہی اور خدا
کا بول نہین اور گیارہوین قبریہ ہین وی کہتی ہین کہ قیامت کو عذاب نہوگا اور بارہوین واقفیہ ہین وے
کہتے ہین کہ قران شریف نہ نوپیدا ہی اور نہ پیدا ہوا ہی

فصل ساتوین بیچ بیان بارہ گروہ مرجیہ کے
مذکور مین ہی ایک تارکیہ اور دوسری شانیہ اور تیسری راجیہ اور چوتہی شاکیہ اور پانچوین عملیہ اور چہٹی منقوصیہ اور ساتوین
منقولیہ اور آٹہوین متشبیہ اور نوین بدعیہ اور دسوین مشبہیہ اور گیارہوین خشعنیہ اور بارہوین اشرقیہ پہلی تارکیہ ہین وے کہتے ہین
کہ بندہ پر بعد ایمان کی کچہہ فرض نہین چاہو کچہہ بندگی کرو اور چاہو کچہہ نکرو اور دوسری شانیہ ہین وی کہتی ہین کہ جس
بندہ نی کلمہ پڑہا پہر کچہہ نیکی کرو یا نکرو اوسی کچہہ نفع اور نقصان نہین ہے اور تیسری راجیہ وی کہتی ہین کہ بندہ کو
گناہ کی سبب گنہگار نکہی اور بندگی کہ سبب فرمانبردار نکہی کیا جانی کون جو مرتا ہی اور چوتہی شاکیہ وی کہتے
ہین کہ بندہ شکمین ہی مرتی وقت اگر ایمان سی موا تو ایمان سی مرا اور مومن ہوویگا اور جو بی ایمان گیا تو کافر کہین گے
اور مسلمانون کو خاطر جمع سی حکم خدا کا ماننا ہی اور پانچوین عملیہ ہین وی کہتی ہین کہ عملونکا جاننا ایمان ہی اور
جو کوئی امر و نہی نجانی تو کافر ہی یہہ نہین جانتی کہ کلمہ پڑہتے ہی کیونکر مسلمان ہوجاتی ہین عالم ہی صاحب ایمان
ہوتی اور چہٹی منقوصیہ ہین وی کہتی ہین کہ جو مومن بندہ بدی کری تو کافر ہی اور ساتوین منقولیہ وی کہتی ہین
کہ ایمان گہٹتی ہی بڑہتا نہین ہی اور آٹہوین متشبہ ہی وی کہتی ہین کہ انشاء اللہ تعالی ہم مسلمان ہین ولیکن خاطر
جمع نہین اور نوین بدعیہ ہین وی کہتی ہین کہ بادشاہ کی فرمانبرداری کرنی چاہئی چاہی نیکی ہو یا بدی
اور دسوین مشبہیہ ہین وی کہتی ہین کہ دن قیامت کا جہوٹہہ ہی اوسکی کچہہ دلیل نہین ہی اور گیارہوین خشونیہ وی
کہتی ہین کہ حکم واجب کا اور سنت کا ایک ہی اور بارہوین اشرقیہ وی کہتی ہین کہ آدم کو اللہ تعالی نی اپنی صورت پیدا
کیا ہی

فصل آٹہوین بیچ بعضی اور مجتہدون فی سات اور گروہ کو بہی کہا ہی ایک کرامیہ اور دوسری دہریہ اور تیسری
جنابلیہ اور چوتہی اباجیہ اور پانچوین باطنیہ اور چہٹی امراجیہ اور ساتوین اشعریہ ہین اول کرامیہ وی کہتی ہین کہ

ایمان زبان کا اقرار ہی اور ولی کو نبی سی بہتر سمجہتی ہین اور کہتی ہین کہ مردہ کو فرشتہ قبر مین سوال جواب کی واسطی اوٹہاتے
تب اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر سوال جواب کرتی ہین اور معراج سیڈہی یاقوت اور زمرد اور مروارید اور مونگی کی ہی اور اللہ تعالے
کی رہنی کی جگہہ عرش ہی اور اللہ تعالی کی وجود ہی اور ملک الموت روحونکو قبض کرتا ہوا تہک جاتا ہی اور معرفت کا
نور دلمین اور زبان مین پیدا ہوا ہی اور ایمان نہین اور ایمان مومن کا روز میثاق سی ہی اور بادشاہت قریش کی جائے
اور کی روا نہین اور پیغمبر کی معجزہ بغیر دلیل کے نہین اور عرش خدا کی کہڑی ہونیکی جگہہ ہی اور کرسی خدا کی دونون
پاؤن کی رکہنی کی جگہہ ہی اور پیغمبرون سی کفر اور ایمان دونو ہوتی ہین اور کسب کو واجب جانتی ہین اور خدا کی
ذات اور صفات مین فکر کرنا روا سمجہتی ہین اور خواب کی تعبیر کو سچہ نہین سمجہتی اور خدا کی ذات مین اور قران مین
شک کرتی ہین کیا جانی کہ ہی یا نہین اور صحابہ کے تعظیم نہین ہے اور تارونکو خیال جانتی ہین اور اللہ تعالی کے
تقدیر مین شک رکہتی ہین اور قبلہ مین بہی شک کرتی ہین کہ صحیح ہی یا نہین اور وضو کرنیکو جایز نہین رکہتی دوسرے
دہریہ طبع کو وہم کہتی ہین اور محراب کو جایز نہین رکہتی اور تیسری جبائیہ وی کہتی ہین کہ مومن تو کافر نہین ہوتا
اور کافر مومن نہین ہوتا اللہ تعالی کی حاجت مین ہین اور چوتہی اباحیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی دنیا مین ہر کسیکو سر کے
آنکہونسی دکہائی دیتا ہی اور مومنون کو قیامت کی دن زنا کا زیان نہین اور پانچوین باطنیہ وی کہتے ہین کہ جس حدیث
مین علامت قیامت کی جیسی دجال کا آونا اور یاجوج اور ماجوج اور دابة الارض اور مغرب سی آفتاب کا نکلنا اور
حضرت عیسی کا آونا اور اصحاب کہف کا آونا درست نہین اور چہتی ازہمیہ وی کہتی ہین کہ اسکیطرف سی پیغمبرون کو رسالت
کا حکم نہین جو کوئی اپنی ڈرسی ایمان لاوی سو ہی مومن ہی اور نہین تو نہین اور ساتوین اشعریہ وی کہتی ہین کہ عقل
ایک علم خدا کی نہایت ہی یہہ گروہ معتزلیون مین ملی ہی اور ایک گروہ امام اعظم نی مجسمیہ اور بہی کہا ہی وی کہتے ہین
کہ اللہ تعالی کی دیہی ہی یعنی وجود رکہتا ہی اور یہہ گروہ کرامیہ مین ملی ہی ان سب گمراہون بی دینون سی اپنے
ایمان مین ہمکو اور سب مسلمانون کو رکہی آمین **حکایت** ایکدن ہرقل بادشاہ قیصر روم کی نی حضرت معاویہ
کیطرف نامہ لکہا کہ تم کہتی ہو کہ ہم محمد رسول آخر زمان کی امت مین ہین ہماری کتنی سوالونکا جواب دو وہ سوال
یہہ ہین کہ شی کیا یعنی چیز کیا ہی دوسری لاشی کیا ہی یعنی ناچیز کیا ہی تیسری وہ کیا دین ہی کہ جس مین
اور نیکی قبول نہو اور چوتہی نماز کی تالی کیا ہی اور پانچوین بہشت کا درخت کیا ہی اور چہٹی ہر چیز کی نماز کیا ہی
اور ساتوین وہ کونسی چیز ہی جو لڑکی کہ جسمین جان نہو اور نہ مان کی پیٹ سی اور نہ باپ کی کمر سی پیدا ہوئی ہو
اور آٹہوین وہ کونسا مرد ہی کہ باپ کا بیٹا نہو اور نوین وہ کونسا مرد ہی کہ جسکی ساتہہ اور قوم نہو اور دسوین وہ
کونسی قبر ہی کہ اپنی بیچ والی کو لئی پہری ہی اور گیارہوین یہہ ہلال اور بیلی آسمان مین کمان پڑجاتی ہے
وہ کیا ہی اور بارہوین وہ کونسی جگہہ کہ جہان ساری عمر مین ایکمرتبہ سورج چمکا ہو نہ پہلی اور نہ پیچہی

اور تیرہوین وہ کونسی چیز ہی کہ ایکبار چلی ہو اور نہ پہلی اوس سی اور نہ پیچہی اور چودہوین وہ کونسا درخت ہے
کہ بغیر پانی اوگا ہی اور پندرہوین وہ کیا ہی کہ بغیر جیو دم لیتی ہی اور سولہوین آج کیا ہی اور سترہوین کل گذری
وہ کیا ہی اور اٹہارہوین کل آویگی وہ کیا ہی اور انیسوین اوسکی پیچہی پڑی سو وہ کیا ہی اور بیسوین بجلی کیا ہی اور اکیسوین
رعد کیا ہی اور بائیسوین اوسکی کڑک کیا ہی اور تیئسوین کہکشان یعنے آسمان پر راہ سا دیکہائی دیتی ہے
وہ کیا ہی اور چوبیسوین چاند مین چہائیان سی وہ کیا ہین جب یہہ خط حضرت معاویہ کی پاس لکہا آیا جب
دربار کی لوگون نی کہا کہ تم اپنی طرف سی جواب نہ دیجیو کیونکہ ایسا نہو کہ کبہی اپنی طرف سی کچہہ کہہ بیٹہو اور خطا ہووے
اسمین اور طعن کرین تو سبکی یہی صلاح ٹہری کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس کی طرف لکہہ بہیجی جو وہ جواب کہلا
بہیجین سو ہم لکہدین گی جب اونکی طرف خط لکہا اور حضرت عبد اللہ ابن عباس نی جواب یہی دلا بہیجا جواب
پہلا شئی یعنی چیز وہ پانی ہی کیونکہ اللہ تعالی نی خبر دی ہی کہ ہمنی سب شئی پانی سی زندہ کری ہین دوسرا
لا شئی یعنی نا چیز یہہ دنیا ہی کہ دیکہائی دیتی ہے اور فنا ہی اور تیسری جس چیز بغیر کوئی عمل قبول نہین ہوتا

وہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہی اور چوتہی تالی نماز کی اللہ اکبر کہنا ہی اور پانچوین بہشت کا پٹیر لا حول و لا قوۃ الا
باللہ ہی اور چہٹی ہر چیز کی نماز سبحان اللہ وبحمدہ ہی اور ساتوین وہ چار چیزین نہ باپ کی پشت مین اور نہ ماں کے
پیٹ مین نکلی اور جاندار ہی اول تو دادا آدم اور دوسری دادی حوا اور تیسری حضرت موسی کا عصا اور
چوتہی حضرت ابراہیم کا دنبہ اور آٹہوین جو کسی مرد کا باپ نہو حضرت عیسی ع ہین اور جس مرد کی سالہ
نہو وہ دادا آدم ہین اور دسوین جو چیز اپنی صاحب کو اوٹہا اون پہری وہ مچہلی حضرت یونس کے نگلنے
والی ہی کہ چالیس دن اونہین لئی پہری تہی اور گیارہوین یہہ گمان جو آسمان پر کئی رنگ کی پڑ جاتی ہی
یہہ اللہ تعالی کے امان کی نشانی ہی اس امت کی ڈوبنی سی کیونکہ کہین کہولی بنا شعاع سورج کے
چمکتی نہین تو معلوم ہوا کہ اس ابر سی تو ڈوبتی سی بچی اور بارہوین جو شئی جگہہ پر ایک مرتبہ سورج چمکا ہے
اور کبہی اوس سے پہلی نہین چمکا تہا وہ دریا نیل کا ہیچ ہی کہ بنی اسرائیل کی واسطی دریا و نہین رستی پڑ گئی
تہی اور تیرہوین وہ چیز جو ساری عمر مین ایکبار چلی ہی اور پہر کبہی نہین چلی تو وہ کوہ طور ہی کہ بنی اسرائیل نے
جب بیفرمانی حضرت موسی کی کر کی بہاگی تب اللہ تعالی نی پہاڑ طور کا ایک ٹکڑا اوکہاڑ کر اونکی سر پر لا کہڑا کیا
کہ جسمین بہانت بہانت مین عذاب معلوم ہوتی تہی جب ایک غیب سی آواز آئی کہ ای بنی اسرائیل اگر
تم توریت کو قبول کروگی تو تم بچوگی نہین تو یہہ عذاب تمکو غارت کریگا تب لاچار ہو کر اونہون نے کہا کہ
ہمنے توریت کی احکام کرنی قبول کئے جب وہ عذاب اونسی ہٹ گیا وہ پہاڑ اپنی مکان گیا یہہ سب
حضرت موسی پاس حاضر ہوئی اور وہ جو درخت پانی بغیر ہوا سی وہ کہیا کدو ہی کہ حضرت یونس کے چہایہ کے

دا ملی

واسطہ اللہ تعالی نی کر دیا تہا اور پندرہوین بغیر جان جو دم لیتی ہی وہ صبح ہی اور سولہوین وہ جو آج ہی وہ عمل د
ہی اور سترہوین وہ کل جو گذری وہ مثل ہی اور اٹہارہوین وہ جو کل آونی والی ہی وہ اجل کا دن ہے اور اونیسوین
پرسون جو آویگی وہ امید کا دن ہی کیونکہ کل کا ہی کوئی ضامن نہین اور بیسوین یہہ بجلی جو ہی فرشتونکی ہاتہہ مین کوڑی
ہین کہ اوسکی تئین بادلون پر مارتی ہین اور اکیسوین یہہ رعد نام اوس فرشتہ کا ہی جو بادلونکو ہانکتا ہی اور
بائیسوین کڑک اوس ہانکنی والی آواز ہی اور تیئیسوین یہہ کہکشان کہ جو آسمان مین راہ سا دیکہلائی دیتی ہی اوس سیدہ پر
آسمان کی دروازے ہین کہ جسمین سی فرشتہ اور روحین آیا جایا کرتی ہین اوس سیدہ سی تارونکا بہت گہن ہے
اسواسطی روشنی بہت ہی وہان اور چوبیسوین چاند کی چہائیان جو ہین جنکی اللہ تعالی نی چاہا روشنی رات اور
دنکی مین فرق کیا جاہی تب اللہ تعالی نی اوسکی روشنی اتنی میٹ دی اور جو نہ مٹاتا تو رات اور دن مین
کچہہ فرق نرہتا جب عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نی یہہ جواب لکہہ کر حضرت معاویہ کیطرف بہیجا حضرت
معاویہ نے ہرقل بادشاہ کی طرف بہیجدیا جبکہ قیصر روم نی دیکہا تب کہا کہ یہہ باتین کوئی نہین جانتا کہ یا کوئی پیغمبر
ہو یا پیغمبر کا سننی والا ہو کہ جنہون نی پیغمبر سی سنا ہو یہہ درالمنثور مین ہی تفسیر آیت اذ نتقنا الجبل کی مین
بیت سنی سنائی مان کر لاوی جو ایمان + دلیلون سی واقف نہو تو بہی مومن جان + ایمان دو طرح کا
ہوتا ہی ایک مدلل اور دوسرا مقلد مدلل اوسی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کا ہونا اور ایک جاننا اور پیغمبر کے پیغمبر
اور وعدے اللہ اور رسول کی کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ اور جو چیز کہ اعتقاد دلانا اوسپر ضروری ہی ہر چیز کے
دلیل آیت قرآن یا حدیث پیغمبر سی وہ ثابت کری کہ برحق ہے ایمان سبکے نزدیک مقبول ہے اور ایمان
مقلد وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کا ہونا کہ ہی اور ایک ہی اور پیغمبر اوسکا برحق ہی اور وعدے اوسکی کہ جو اونہون
نی فرمایا ہی کہ جسپر اعتقاد لاونا ضروری اوسکی دلیل نجانی اور کسی سی سنکر مانی جیسی اور عام لوگ ہوتے
ہین یہہ ایمان نزدیک بعضی اماموںکی روا نہین کیونکہ اوسکی دلمین اگر شیطان وسواس ڈالدی یا کوئے
اوسی سمجہانی لگی تو جبہی راہ سی پہر بیٹہی اور کسیکا کہا نمانی اور جس چیز پر تصدیق رکہتی ہی اوسی یہہ جانتا
نہین ہی لیکن اور روایت صحیح سی ثابت ہوا ہی کہ ایمان مقلد کا مقبول ہی کیونکہ جب اوسنی سنکر حکم اللہ تعالے
کا قبول کیا اوسیوقت وہ صاحب ایمان ہوگیا اب جب تلک کہ اعتقاد سی نہ پہریگا اوسکا ایمان نہ جائیگا
اللہ تعالی کی امان **مسئلہ** اب سنلی کہ تقلید اوسی کہتی ہین کہ دیکہا دیکہی کرنیسی کری اور تقلید چار طرح
کی ہوتی ہی ایک تو پیغمبر خدا کی تقلید کرنی کہ حضرت کی کہی اور کریکی متابعت کر بیٹہی تو روا ہی اور دوسرے
تقلید عالم کے یعنی آپ سی بڑی عالم کی ہوتی ہی یعنی ایک مسئلہ ہی کہ چہوٹی عالم نی کہا تہا اور پہر فتوا
دوسرے عالم نی کہ اوس سی علم اور پرہیزگاری مین زیادہ تہا اور طرح دی بہیجا تو چہوٹی عالم نی بڑے

عالم کی تقلید کرنی یہہ بہی روا ہی اور تیسری عام لوگو نکو پرہیزگاری عالمونکی چاہیی یعنی جو عالم کام کرتی
ہون اونکی دیکہا دیکہی آپ بہی کرنی لگی یہہ بہی روا ہی اور جو عالم ہی ہو اور پرہیزگار نہو تو تقلید اوسکی روا
نہین مگر جو باپ دادی یا عالم بدپرہیز اپنی بڑونکی چال کرتی ہون تو دیکہین اگر موافق کتاب کی کرتی ہون
تو روا ہی اور خلاف حکم خدا کی وہ چال کرتی ہون تو نکرین کیونکہ یہہ رسم کافرونکی ہے کہ باپ دادونکی
چال کرتی ہین اور گناہ اور کفر کا لحاظ نہین رکہتی تو وہ تقلید روا نہین اور بعضی بندہ ایسی ہوتی ہین کہ
حکم خدا کی کو دلیلون سی خوب وجہہ جانتی ہین اور اوسپر آپ یقین نہین رکہتی یعنی ڈگی باتین کرنی
لگ جاتی ہین تو وی کیسی ہی بڑی ہون مسلمان نہین ہوتی کیونکہ مسلمانی خدا کی حکم کو قبول کرنا اور
ماننی کا نام ہی محض جاننی کا نام نہین اگر جاننا ماننی بغیر بہی کام آتا تو شیطان سب کچہہ جانتا ہے
اور اللہ کا کہا مانا نہین تو کافر ہی رہا **سوال** اور پیغمبر خدا نی سب لوگونکو مجرد کلمہ کہنی کی مسلمان کہا اور
صحابہ نی بہی اور سب تابعین نی بہی محض جب کسینی کلمہ توحید پڑہا اوسی مسلمان برحق کہا بلکہ بعضی علماء کو ایمان
تقلیدی پر شبہ جو پڑا ہی اوسکا کیا موجب ہی **جواب** جو کوئی مسلمانون کے ملک مین پیغمبر کی تعریف سنکر
اور اپنی تئین مسلمان ہونا سمجہہ کر باختیار خود کلمہ پڑہا یا آسمان اور زمین کو خیال کر کر اوسکا مالک اللہ
کو سمجہہ کر مسلمان ہو جاتا تو وہ بیشک مسلمان ہی اور جو کوئی مسلمان بہار کو جاوی اور کوئی اوس مسلمان پاس
ہندو آشنا ہو جاوی اور جن جن باتون پر ایمان لاونا فرض ہے وہ کافر بہی کہی کہ یہہ برحق ہی ولیکن
اپنی دین سی نہین پہرا اور اوس مسلمان کی دیکہا دیکہی اپر عمل ہی تو اسمین اختلاف ہی کیونکہ مسئلہ اسطرح
ہی کہ جو کوئی کلمہ کہی اور جانی کہ اوسکی کہنی سی میرا کفر جاتا ہی اور مین مسلمان ہو جاتا ہون تو وہ مجرد کہنی کلمہ
کے مسلمان ہو جاتا ہی اور جو یون جانی کہ اپنی دین سی نکلکر مسلمان اس کلمہ کہنی سی نہین ہوتا اور وہ کافر
کلمہ کہی ہی تو کافر ہی اور کافر پیغمبرون سے بہی اور اولیاؤن سی دینکی باتین بہی سنتی رہے ہین اور
جانتی رہین ہین اور مانتی نہین تو کافر ہے رہی جیسی بعض مسلمان کہلا دین ہین اور ان ہوئی
باتین کفر کی بکتی لگ جاتی ہین اونکی دیکہا دیکہی نکرے چاہیی جیسی رافضی حضرت کی اصحابونکو
برا کہنی لگی تو کیا ہی برا ہوا اوسکا کہا نمانی اور نزدیک حضرت امام اعظم کے ایمان اللہ تعالی کے
باتونکو دلمین سچ جاننا اور زبان سی اقرار کرنا ہی اور بعضی حنفی کہتی ہین کہ ایمان سچ ماننی کو ہی کہتے ہین
اور اقرار اسواسطہ ہے کہ حکم شرع جیسی نماز جنازہ کے یا ذبیح یا نکاح جاری ہو دین کیونکہ مومن
کے معنی مصدق ما سوانت امومن لنا معین شاہد ہی اور اقرار شرط ہماری نزدیک سبکی اسواسطہ ہے
کہ تصدیق ماسکے جز جیسے ہوئی ہی ظاہر مین اوسکے کوئی نشانی نہین سوای اقرار کے تو معلوم ہوا کہ

جو کوئی

اور جو کوئی دل سی حکم الہی کا تصدیق رکہتا ہی اور زبان سی اقرار نکری تو اللہ کی نزدیک مومن ہی اور شرع کی نزدیک
کافر ہی کیونکہ ثبات شرع کی ظاہر پر ہی جبتک کسیکو دلکا احوال معلوم ہوا اور ظاہر کا نشان پایا نہین تو وہ شرع کی
نزدیک کافر رہا اور دلکی تصدیق مجمل اور اقرار زبان کا مقلد مین موجود ہین ولیکن اہل سنت اور جماعت کی نزدیک ایمان
تقلیدی والے گنہگار ہی کیونکہ دار الاسلام مین علما رہا صاحب عقل نے بہی دلیلین اللہ تعالی کی وحدانیت کی عقلے
اور نقلی سب طرح کی بیان کری ہین اتنی قدرت ہوتی کیون نہ پڑہا اور نہ سیکہی اور اللہ تعالی نی علم اوسپر
فرض کہا تہا اوسنی پڑہ پڑہ کر اپنا ایمان کیون نہ دلیلون سی مضبوط کیا اور پڑہ ہونکی بہروسی آپ کیون
جاہل رہا اور یہہ عقل جو اللہ تعالی نی ایسی نعمت دی تہی اسی اوسنی ضایع کیا اور یہہ اللہ تعالی کی حجت ہی اسلیے
کہ نسی گنہگار رہوا اور کافر جب ہوتا جو سب احکام ایمان اور اسلام کو قبول کرکر پہر کسی احکام سی منکر ہو جاتا
اور یہہ سمجہا چاہیئی کیسا ہی پڑہا ہو وہ شرک منانی لگی یا کفر کی رسمین کرنی لگی جیسی ہولی کہیلنی لگی یا دیوالی
کی گہنڈلی چننی لگی یا روشنی کرواوی یا ہنومان کا روٹ پکائی یا دیبی یا بہیرون کا اشٹ کری یا بیاہو مین
کفر کی رسمین کرنی لگی جیسی ہاپنا یعنی ارتا اور کنگنا اور چاک پوجنا اور بیٹہا اور برہمن یعنی نجومی پوچہنا کرنی لگی کیسے
دیکہا دیکہی نکری جیسی دین کی بات سنکر مانکر مسلمان ہو گیا تہا ویسی ہی کفر کی بات سنکر کافر ہو گیا یا
پیر اور استاد جاہل شرک اور کفر کی باتین کرین یا حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنی لگی یا مسلمانی سی انکار کرت
تو اونکا کہنا نمانی **بیت** اللہ پر کوئی جہل سی پورا کری تکرار + وہ کافر ہی کفر مین جہل عذر نہین ہی یار +
ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ اپنی اللہ تعالی کو پہچانی کہ جو لایق اوسکی جناب کی ہو سو کہی اور جو لایق اوسکی
جناب کی نہو وہ نکہی اگر کوئی بات کہی کہ جو لایق اوسکی جناب کی نہو اور بول اوٹہی یا اعتقاد رکہی کہ مقرر یون ہے
ہی تو کافر ہوا اور جسکی عقل قایم ہی وہ کہنی لگی کہ مجہی خبر نہین تہی تو یہہ عذر اوسکا اللہ تعالی کی جناب مین مقبول
نہوگا اور وہ کافر ہو جاویگا کیونکہ اللہ تعالی نی قرآن مین فرمایا ہی کہ ہمین نی اپنی پیغمبر خلق پر بہیجی اور کتابین بہیج
کر یہہ مانو اور یہہ نمانو سب کہا بہیجا اب کسیکو بولنی سکے اور فکر کرنیکی جگہہ نرہی جیسی اپنی وقت مین پیغمبر
حکم اللہ تعالی کا کتاب سی سمجہاتی تہی اب وسی کتاب کے معنی عالم اپنی اپنی وقت کی لوگونکو سمجہاتی ہین
سبکو مقدور ہی جو اوسی خواہش ہو عالم سی مسئلہ معلوم کر لی اور قیامت کو گنگار شرع کی مٹانیوالی یا کفر کی منانیوالی یا اللہ تعا
کی باتین جہوٹہانی والی یون کہین گی کہ ہمکو خبر نہتی اسواسطی ہمنی ایسی کہا تہا تو اللہ تعالی بہی اونہین کہویگا کہ
تمہین ہمارا حکم قبول نہا اور جو تم مانتی تو بتا دینی والی تو ہمنی واسطی تمہاری پیدا کر دی تہی دنیا مین اور تمہین
عقل دی تہی تو بہی حکم ایمان نہ ڈہونڈہا **بیت** وقت مرنکی جو کوئی لاوی بہی ایمان + وہ مقبول
نہ جانیو دیکہہ فرشتی مان + بعضی بندہ کہ زندگی مین کفر اور شرک سی توبہ نکری اور مرتی وقت

جب کہ اوسی دنیا سی ناامید ہوجاوی یا جانکندنی دیکہائی دی یا اسکا سر ٹوٹنی لگی اوسوقت کہی مین ایمان
لایا اوسکا ایمان مقبول نہین کیونکہ جیسی ایمان لانا فرض ہی ایسی ایمان لانیمین یہہ بہی شرط ہی کہ اپنی اختیار سی
ایمان لاوی اور اختیار یہہ ہوتا ہی کہ ایک کام چاہو کرو اور چاہو نکرو اوسی بی بس ہوجا تو مرنیکی وقت سے او
کچہہ نیکی بدی کرنیکا بس نہین رہا اور کفر اور شرک کا بہی بس نہو تو بی بس کا اقرار بہی مقبول نہین ولیکن جو
گنہگار گنہ کی توبہ بی بسی کی وقت کری تو اللہ تعالی مالک ہی چاہی کچہہ قبول کری اور چاہی رد کرے
مسئلہ بعضے کفر اور شرک کرنیوالے دیکہتی ہین کہ جانکندنی کی وقت سی پہلی خوب خوب خواب اور
تماشا بہی دیکہتی ہین اوسپر مغرور نہوجی کیونکہ جبتک روح بدن سی نہین نکلتی ہی اوس سی پہلی نڈر ہونا عذاب
خدا کی سی خوف کفر کا ہی کیونکہ بعضی وقت شیطان بہی اپنی چہیڑ بازی سی حور اور محل اور براق اور دوست
او ماں اور باپ کی صورت دیکہلاتا ہی کہ اوسکی آنکہہ مین بد عمل ناپسند ہو دین اور کبہی بری بری چیزین بہی
دیکہلاتا ہی جیسی آگ یا سانپ یا بچہو یا گرز کی مارنیوالی اور بہت سا دہمکا دیکہلاوی ہی اوسی دیکہہ کر
اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید نہو کیونکہ چہیڑ بازی شیطان کی ایسی بہی ہوتی ہی ولیکن یہہ جب ہی کہ جیسی
ادہر بسرت ہو اور جیسی بسرت نہ ہی اوسوقت اوسی سچی بات دیکہلائی دیتی ہی ولیکن اگر حضرت عزرائیل ع
کی کچہہ ہیبت کی صورت دیکہلائی دی تو بہی ناامید نہوجی حدیث مین آیا ہی کہ سب کوئی مرتی وقت اپنی مکان
کو دیکہتا ہی مسلمان کو بہشت اور کافر کو دوزخ پس پہر جب کافر دیکہہ کر ایمان لاوی کہ مین حکم خدا کا قبول کیا
تو اوسکا ایمان مقبول نہین ہوتا کیونکہ جو بنا دیکہی اپنی بس کی وقت اللہ تعالی کی حکم کو قبول کر کر اوسکی فرمانبرداری
اختیار کری تو ایمان اوسکا مقبول ہی اور بی بسیکی وقت مین جو ایمان لاوی تو بہلا ان دیکہا نہ رہا اور کچہہ کام کرنیکا
بس نہ رہا ایمان اوسکا مقبول نہین اور قیامت کو سبہی کافر دوزخ کو دیکہہ کر اقرار کرینگی اور کہینگی کہ اللہ تعالی
ہمنی دیکہا کہ تیرا کہنا سچا ہی اب ہمین دنیا مین بہیجی کہ تیرا کہا بجا لاوین تو مقبول نہوگا اور حدیث شریف مین
آیا ہی ان اللہ یقبل التوبۃ العبد ما لم یغرغر ترجمہ تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندی کی جب لگ حلق مین دم الجہے
اور اللہ تعالی فرماتا ہی آیت فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا ترجمہ یعنی نہین ہوئی کہ فائدہ کری اونہین ایمان
اونہونکا جب لگ کہ دیکہین عذاب ہمارا یا تو فرشتی جان لینی آجاوین یا مغرب کیطرف سی سورج نکل آوی
تو کافر کو ایمان لانا فائدہ نہین کرتا اور قرآن مین یون بہی آیا ہی آیت ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات
حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن ترجمہ یعنی اور نہین توبہ قبول واسطہ اونہونکی کہ عمل بری
کرتی ہین یہان تک کہ جسوقت حاضر ہوجا ایک اونکی کی اوپر موت جب کہی کہ لایا مین ایمان اور خزانۃ
الروایات مین یون لکہا ہی کہ فرشتہ کی آنیکی وقت اگر اوسکا ایمان لانا ایک بہی مسلمان سنلی تو بہی وہ

مسلمان ہی **سوال** اگر کوئی کہی کہ فرعون بہی مرتی وقت ایمان لایا تہا وہ بہی مسلمان ہوی
تفسیر نیشاپوری مین لکہا ہی کہ فرعون کا ایمان بی بسی کا ہی کیونکہ اوسنی ایمان خدا کی واسطی ظاہر نہین کیا تہا
بلکہ دریا کی آفت سی بچنی کی واسطی کہا تہا اور دوسرے فرعون نی یہہ بات کہی تہی قال آمنت انہ لا الہ الا الذی
آمنت بہ بنوا اسرائیل ترجمہ یعنی ایمان لایا مین اوسپر کہ جسپر بنی اسرائیل ایمان لائی تو بہی نام اللہ کا اوسنی نہین
لیا اسواسطہ ایمان اوسکا مقبول نہین اور قرآن مین یون بہی آیا ہی ولیست التوبہ للذین یعملون السیات
حتی اذا حضر احدہم الموت فقال انی تبت الآن اور نہین ہی توبہ اونکی جو عمل کرتی ہین بوری یہان تک کہ
جسوقت حاضر ہوا ایک اونکی پر موت جب کہی کہ ایمان لایا مین اب اگرچہ بری عمل مین گناہ بہی داخل ہین
ولیکن جو کوئی گناہ سی توبہ موت سی ڈر کر کری تو توبہ اوسکی روا ہی کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالی کی یہان عزت
ہی جب مرتی ہوئی گنہ سی توبہ کی اسکا حال خدا کی خواہش پر ہی چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور کافر کے
توبہ کا وقت یقینا جاتا رہا اس سی معلوم ہوا کہ ایمان لانی مین اختیار ہی ضرور ہے کہ ساتہہ یقین دل سکے
بیدہڑک ایمان لاوی ڈگمگا یعنی شک اور گہبڑا دلمین نہ دی یہان تک اگر کوئی پوچہی تم مسلمان ہو تو جواب
بیدہڑک کہی کہ ہم برحق مسلمان ہین اور شبہہ کی بات نکہی **سوال** شبہہ کی بات کیا ہوتی ہی **جواب** کوئی
پوچہی تم مسلمان ہو اور دوسرا جواب دی کہ خدا چاہی تو ہین یعنی انشاء اللہ تو اسکی ایمان مین ابہی شبہہ ہے بارے
مسلمان ہونا بیدہڑک چاہی فقہ اکبر مین امام اعظم فرماتی ہین کہ جو کوئی کہی اللہ تعالی ہمارا خدا ہی انشاء اللہ تعالی
اور یا حضرت محمد الرسول اللہ صلعم ہماری پیغمبر ہین انشاء اللہ تعالی تو بیشک کافر ہوا کہ اس سی معلوم ہوا کہ ابہی معلوم
نہین کر جانا ہی کہ نہین آگی جانیگا تو جب جانیگا مسلمان ہوگا کیونکہ جب کوئی کہتا ہی کہ اس غلام کو
انشاء اللہ آزاد کیا تو آزاد نہین ہوتا اسیطرح اسکی ایمان بہی نہین ہوتا ولیکن جو یون کہی کہ اب تو مسلمان
برحق ہین انشاء اللہ تعالی مرنی تک بہی اسیطرح قایم رہین گی تو کچہہ ڈر نہین جیسی بزرگ کسی نی پوچہا تہا
کہ تم مسلمان ہو جب اونہون نی کہا کہ مسلمان برحق ہون ایسا کہ جسکی سبب سی تاریخ حکم ایمان کی جو دنیا مین
مجہپر جاری ہون جیسی جان اور مال اور اولاد امان حق مین آجان اور خاطر میری کو نہ ازرقہ کرین اور بدگمان نہ رہین
اور ذبیح کیا حلال اور بی بی نکاح مین آجاوی اور جس ایمان سی کہ بہشت مین جاتی ہین اور دوزخ سی نجات پاتی ہین
اور اللہ تعالی راضی ہوتا ہی وہ قبولیت ہی وہ خدا چاہیگا تو ہوگا اوسکی ہاتہہ ہی ولیکن اسمین ایک عقیدہ
ہے اسکو سمجہہ لیجو تو چاہی کوئی پوچہی تم مسلمان ہو خواہ عاجزی اور خاکساری سی کہی کہ کلمہ تو کہتی ہین اللہ تعالی
جانی ہم مسلمان ہین یا نہین تو معلوم ہوا کہ اوسی کلمہ کہی پیچہی مسلمان ہو نہین شک ہی مسلمان نہ بیدہڑک جانی
نیت پہلی عمل ایمان مین داخل ہوئی انکو ⁂ خطرہ دل ہی قصد کا پکڑا جای انکو ⁂ عقیدہ ایک عقاید

مذہب اہل سنت اور جماعت سے یہہ ہے کہ یہی عمل یعنی نیکیاں ایمان میں داخل نہیں ایمان اور چیز ہی اور نیکیاں
اور چیز ہیں ایمان جڑ ہی اور نیکیاں شاخ جب تک ایمان نہیں لاتا او نیکیاں قبول نہیں ہوتی **سوال** نیکی کیا ہوتی
ہے **جواب** نیکی کی تین قسم ہیں ایک یہہ حکم خدا یا رسول کا ادا کری جیسی نماز روزہ یا خیرات اور منہی عنہ
جیسی کوئی کہی کہ مسلمان کی دل خوشی کی واسطی ناچ کرواتا ہوں قلوب المومنین عرش اللہ تعالی تو بہی
گنہگار ہوگا کیونکہ منہی عنہ ہی کسیکی خوشی کی واسطی اللہ کی حکم کی تاثیر نہیں جاتی بلکہ بہلا جانیگا تو کافر
ہو جایگا دوسرا رکن بندگی اسکا کرنیوالا خدا کی واسطی کری اور جو خدا کی واسطی نکری تو وہ بہی نیکی نہیں جیسے
کوئی نماز روزہ خدا کی واسطہ نکری اور دنیا کی دکہلانی سنانی کو یا کہیں اسوا کری جیسی روزہ نرکہا اور مجلس میں
گہر گیا اور کہانا اور پینا اور جماع کا اتفاق بہی شام تک فجر سی نہ پڑا تو وہ بہو کہی پیاسی مرنا بندگی نہیں اور تیسرے
حکم خدا کا خدا کی واسطہ کری لیکن موافق تعلیم رسول اللہ صلعم کی کری تا بندگی ہو والا بندگی نہیں جیسی کوئی نماز خدا کے
واسطی پڑہی ولیکن پانچوں وقت کی نماز فجر کی وقت پڑہ لیا کری تو وہ بندگی نہیں کیونکہ موافق تعلیم رسول کے
نہیں پڑہی اور قسم نیکیونکی بہت ہیں غرضکہ نیکیاں جیسی نماز روزہ حج یا زکوۃ یا خیرات انکی نکرنی سے
ایمان نہیں جاتا ہاں انکو نکری تو گنہگار رہا اور کری تو ثواب پاوی اور ایمان وہ ہوتا ہی کہ جو وہ نکری تو کافر
ہو جا اور کری تو مومن ہو جا **سوال** ایمان کیا ہوتا ہی **جواب** اللہ تعالی کو ایک اور مالک اور حاکم اور معبود
دلمیں جاننا اور زبان سی بہی ایک ہی اقرار کرنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر آخر الزمان بیشک
جاننا اور جو کچہہ کہ محمد الرسول اللہ اللہ تعالی کی طرف سی لائی ہیں سب کو سچہ اور برحق جاننا جبکہ دلمیں برحق
جانکر زبان سی بہی شاہدی دی اور کہا یہہ ایمان ہی مثلا ایک شخص ایمان لایا تہا اگرچہ نیک عمل نکرنی پایا اور مر گیا
تو بہشتی ہوا اور جو جان بوجہہ کر اللہ پر ایمان لایا اور نیکی نکری یعنی نماز نہ پڑہی یا روزہ نرکہا ولیکن بہلی بات کو
بہلی اور بری بات کو بری سمجہا اور کہتا رہا تو وہ کافر نکہا جائیگی اور جو نیکی کرنیکو کہی کہ یو نہیں سرمارتی ہیں
انکا موں سی کچہہ بہی حاصل نہیں ہوتا یا فرض چیز کو یوں کہی یہہ کاہیکو فرض ہی تو کافر ہوا اور جو کوئی ایمان
پورا رکہی اور عمل نیک کری بشرطیکہ جسکی ظاہر میں عیب نہو جیسی نماز پڑہی اور اوسمیں کوئی نماز کا توڑنے
والا نہ ہو گیا ہو اور کوئی عمل نیکو نکا کہو دینی والا نکیا ہو جیسی شرک اور کفر نکر بیٹہا ہو اور کسیکی دیکہا دیکہی یا
سنانی کو بہی نکیا ہو کیونکہ جو کوئی عمل نیک دنیا کی دیکہا دیکہی کری اور خدا کی واسطہ کر کر یہوں یہاں کرتا
پہرتا ہو تو عمل کا ثواب جاتا رہی اور اگر عمل کر کر یہوں یہاں کرتا نہ پہرتا ہو تو اللہ تعالی اوس مومن متقی
کو مقرر بہشت میں داخل کریگا اور کسی نیکی کرنی والی کی مزدوری ضایع نکریگا اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین ترجمہ یعنی تحقیق اللہ تعالی نہیں ضایع کریگا مزدوری نیکو کاروں کی اور حضرت

مح

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جو خطرہ کہ بی قصد دلمین آتی ہین اور جاتے رہتی ہین اگر گناہ کی
کے ہون تو بخشی جان اور جو چیز کہ دل سی ایک گناہ کا ارادہ کیا کہ فلانہ کام ہم کرینگی یا خود بخود دل مین ایک
چیز کا خطرہ آگیا اور وہ شخص اوس چیز کا بندوبست کرنی لگا اور دلسی دور نکری جیسی کسیکی دلمین زنا کا خطرہ
آیا اور اوسنی اوس کا خیال باندہ لیا کہ فلانی پاس شام کو فلانی طرف جاونگا تو ارادہ ہوگیا جب تک وہ خطرہ
گناہ کا ادا نہو گنہگار نہوگا جیسی کسیکی دلمین آیا کہ فلانی کا مال لی لیجی اور جہی دلسی جاتا رہا یا دن کو بندوبست کیا کہ
اسطرح سی ہاتہہ آویگا رات کو لین گی تو جب تک نہ لیگا گنہگار نہوگا اور جو کفر کا خطرہ آیا جیسی کسیکی دلمین آیا
کہ سب چیز اللہ نی پیدا کری اللہ کو کسنی پیدا کیا ہوگا اگر جہی وہ خطرہ جہٹ پٹ دل سی کہو دیا اور توبہ
کری اور کہا کہ اللہ پاک ہی اور بی عیب اور بی نقصان تو وہ مسلمان ہی کچہہ گناہ نہین اور جو ارادہ سے
مثلا اللہ کی ذات مین فکر کری کہ مین معلوم کرلونگا یعنی اعتقاد کرلیا اور خیال باندہ لیا کہ اللہ تعالی ایسا
ہوگا یا عرش پر بیٹہا ہی یا کبہی میرا بیٹا مانذہ تہا اب اچہا ہوگیا شانی لیجاونگا تو کافر ہوگیا کیونکہ
تصدیق ٹوٹ گئی یا دہیان باندہی کہ اللہ تعالی نی یہہ پہنچیونگا ناچ یا اور حرام چیز حرام کی اچہا نکیا اگرچہ مونہہ
سی نبولا اور دلمین ٹہرایا تو بہی کافر ہوگیا اسکا نام اعتقاد ہے اگر اسکا اعتقاد بہی پہر گیا ہو تو کفر ہے

بیت کبہی کوئی مدت پیچہی کرون شرک کفران + اوسی وقت سی ہوگیا پورا بی ایمان + یعنی جو کوئی
اپنی دلمین یون ٹہراوی کہ اتنی برسون پیچہی شرک مناؤنگا یا یون کہے کہ جب میرا بیاہ ہوگا تب جاک لو جو ہوگا
جب اوسنی دلمین ٹہرایا اوسیوقت سے کافر ہوگیا یا کوئی کہی کہ اللہ تعالی نی پہلی سی کافر کیون
نکری کہ اب آلسی مسلمان ہوتی آخون درویزہ لکہتاہی کہ تو بہی کافر ہو جاوی بلکہ جو کوئی کہی کسی عورت
کو کہ تو کافر ہو جا تو اس خاوند کی نکاح سی نکل اویگی تو بتلانی والا بہی کافر ہوگیا اور عورت جب مانیگی
جب کافر ہوگی **بیت** سب سنی ہونی کی سنتو جہوٹا اڑا جو ہو + کافر اوسی نجانو مسلمان ہے سو + ایک
مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی بندہ مومن سی جو گنہ کبیرہ یا صغیرہ ہو جاتا تو وہ کافر نہین ہوتا عقاید سنیہ مین لکہاہی
گنہ کبیرہ مین بہت اختلاف ہی بعضی علمانی کہاہی جس گنہ کی مار کا وعدہ خدا کی رسول کی زبان سی ثابت
ہوگیا ہی وہ کبیرہ ہی ایک روایت مین بارہ ہین شرک کرنا اور ناحق کسیکو قتل کرنا اور نیک بی بی کو تہمت
کری کہ تو چہنال ہی اور زنا کرنا اور ایک مسلمان کو دو کافرون سی لڑائی مین بہاگ جانا اور ناحق یتیم کا مال
کہانا اور جادو کرنا اور سود کہانا اور مسلمان ماباپ اپنی کو بدخوئی سی ستانا اور ماباپ اگرچہ بدخو
سی بیزار ہون تو کچہہ ڈر نہین اور کعبہ کے حرم مین ظلم اور خون کرنا چوری کرنی اور شراب پینی شرح مقاصد
لکہاہی اور لواطہ یعنی جانور کے راہ ستر داخل کرنا اور کچہہ نشہ کی چیز کہانا اور ایک دینار بہر مال کسیکا

ہی [illegible] ہی کو سچ جانے [illegible] روزہ توڑ ڈالنا اور ناحق کسی مسلمانکو مارپیٹ
کرنا اور جھوٹی قسم کھانی اور اپنوں سی قطع رحمی کرنی اور ناپ اور تول مین چوری کرنی اور وقت سی پہلی نماز
پڑھنی اور وقت سی پیچھی نماز پڑھنی بغیر عذر کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنا اور پیغمبر
کی کسی اصحاب کو گالی دینا اور سچی شاہدی چھپانی اور رشوت لینی اور حرام مین عورت مرد کی بھڑوا پن کرنا
اور سردار کی آگی ناحق کسیکی چغلی کھانا اور مال کی مقدور ہوتی زکوۃ نہ دینی اور جو بھلی بات نکری اوسی نصیحت
نکرنا اور جو کوئی بری بات کرتا ہو اوسی مقدور ہوتی نہ ہٹانا **سوال** اس کہنے کا کیا حکم ہی **جواب**
جیسا وہ کام ہی ویسا ہی اوسکی کہنی کا حکم ہی اگر وہ کام کرنا فرض ہی تو اوسی کہدینا فرض ہے
اگر حاکم یا قاضی یا محتسب کو مقدور ہوتی ہوئی معلوم ہو کہ فلانہ شخص نماز نہین پڑہتا اور روزہ نہین رکھتا تو اوسکو
مقدور والے پر اوسی پڑہانا فرض ہی اور تعزیر موافق حکم کی جاری کرے اور جو کوئی عہدہ دار نہو اور بھائی مسلمان ہو تو
کہنے کا مقدور ہو تو کہدے اور سنت اور نفل کا کہنا بھی سنت نفل ہی اور جس موافق گناہوں اوسی موافق درجہ
بدرجہ جھڑک چاہیے محیط حنفی مین لکھا ہی جیسی کسیکا گھٹنا کھل رہا ہو تو اوسی نرمی سی منع کردے کہ تو ڈہانک لے
اور جو مقابلہ کرے تو اوس سی بہت جھگڑا نکرے اور جو کسیکی ران کھل رہی ہو تو غصہ کر کے منع کردے اور
مقابلہ کرے تو جھڑک دے اور مارے نہین اور جو ستر کھولکر لنگوٹا باندہے تو ادب دے اور جو مقابلہ کرے تو جان
نہین مار ڈالنا روا ہی عقاید سنیہ شرح مقاصد سی **سوال** کس کس کو سمجھادے علم والونکو یا جاہل لوگونکو
جواب جو کوئی شرع سی بچل جاوے سبکو بتاوے اگر قاضی عمرو ہونکی قصہ سنے اور کسی تو بے غور کرے
بے سند مسئلہ کہوے تو بادشاہ حاکم قاضی کو سمجھاوے اور جو علم کی کچی یا بے علم جسطرح دل مین آوے بنا کر مسئلہ
کہدے یا قران اور حدیث کی معنی جسطرح چاہتا ہی بنا لیوے تو حاکم اور قاضی کو چاہیے کہ اوسی نصیحت کرے
کہ اگر خلاف علما کی کہیگی تو بے حرمت ہوگی یا اذان مین کچہ گھٹاوے یا بڑہاوے یا نماز مین جہان پکار کر
پڑہنا ہو آہستہ پڑہے یا آہستہ کی جگہہ پکار کر پڑہے یا لوگونکو بے نماز پڑہے سی یا غسل سی یا بے وضو درست بتاوے
تو منع کردے **سوال** جو قاضی یا حاکم اور عالم کی برائی کی باتین چپ رہین تو کسی غریب آدمی کو
سبکو منع کرنا ہی **جواب** غریب کو مقدور ہو تو منع کردینا ہی کیونکہ جب سب گناہ مرا کہٹے ہو گئے
تو سب چپ ہی اور بے پڑہی برابر مین **سوال** جو کوئی آپ ہی گنہگار ہو اور بری بات کرتا ہو اوسے
اور کو منع کرنا روا ہی یا نیک بانکو نکو ہی روا ہی **جواب** سبکو روا ہی کیونکہ جیسی گنہ سی بچنا فرض ہے
ویسا ہی اور کو مقدور ہوتی بچانا فرض ہی اسپر دو فرض ہین ایک بچنا اور دوسرے کو بچانا اگر کینے
گناہ کیا ایک فرض ترک کیا اب چاہیے دوسری فرض کو ترک نکرے عقاید سنیہ مین لکھا ہے

سوال

سوال کوئی ایسی جگہہ بہی ہی کہ جہان کسیکو نصیحت نکرنی ہو جواب وہ ہی کہ جہان نصیحت کرنی سی لڑائی اور دنگا
ہوتا ہو اور اپنی تئین مقدور روکنی کا نہو جہان دنگی کا خلل ہو وہان نصیحت کرنی حرام ہو جاتی ہی اور گناہ کبیرہ قران پڑہکر
بہولنا اور جاندار چیز کو آگ مین جلانا ہی جیسی چخڑی اور جون وغیرہ اور عورت بیعذر خاوند سی جدی رہے اور اللہ تعالے
کی رحمت سی نا امید ہونا اور اللہ تعالی سی نڈر ہو جانا اور عالم کی یا حافظ کی اہانت کرنی اور اپنی عورت کو ماں بہن
کہنا اور خوک کا گوشت کہانا شرح عقاید جلالی مین لکہاہی اور اور بہی ایسی گناہ ہین کہ اونکا بیان رکہی وہ یہ ہین
ندگی مین غرض خلق کلو کہانا یا سنانا اور ناحق کسی پر غصہ کرنا اور کسی مسلمان سی دلین کینہ رکہنا کہ فلانی دن ا
ہی یون کہا تہا اور ڈاہ رکہنا یعنی روبرو خوشامد کری اور پیٹہہ پیچہی گلا کری اور دلین یہ ہوسی کہ کہو یا جاوے اور اٹہنا
ور رونیرا او یہون بہان کرنا کہ ہم ایسی ہین اور عالمین دیندار و متقی اور بیدینو مین بیدین ہو جانا اور بیفائدہ اور
بیہودہ باتین غور کر کر چہوڑنی لگی اور لالچ کی ماری چین نرہی اور بہوک فقر سی گہبرا جانا اور دولتمند کی دولت
دیکہہ کر حسد کرنا اور فقیرون کو فقیری کی سبب ٹہٹہا کرنا اور طالع مندیدین کو دوست کی سبب تعظیم کری اور
ی کامونکی تعریف اپنی چاہنی اور مال کی سبب غرور کرنا اپنی عیب بہول کر اور کی دیکہنی اللہ کی نعمت دی کو
لکر شکر نکرنا اور اللہ تعالی کی کئی پر راضی نہونا اور مکر کرنا اور دغا دینی اور زندگی کا ایسا ارادہ کری کہ موت
ہی نکری اور مسلمان پر ناحق بدگمان رکہی اور اللہ تعالی پر برا گمان رکہنا اور واسطی دنیا کی علم پڑہنا اور چہپانا
علم پر عمل نکرنا اور عالم اور قران کا اور یا دینی عبادت کا دعوا بڑائی سی کرنا ناحق بیضرور او عالمون کا حق
ح کرنا او علم دین کی اہانت کرنی اور بری چال ڈالتی اور سنت کی راہ چہوڑنی او ظالمون اور بیدینون کی
لت رکہنی اور کسیکی دینی کا شکر نکرنا اور حضرت محمد الرسول اللہ کا نام سنکر صلی اللہ علیہ وسلم نکہنا اور سونی
لی باسن مین کہانا اور قران کی آیت یا سورۃ یا سپارا یاد کر بہلانا اور حاضر ور او پیشاب راہ پر کرنا
ب سی بدن اور کپڑی کی ستہرائی نرکہنی اور بغیر ضرورت ستر عورت کہول کر پہرنا ایسا کہ سوای اپنی
ی اور کوئی دیکہی اور بی منڈیری کی چہت پر سونا اور اپنی اوپر ایک چیز کو جانتا ہی کہ مجہہ پر فرض ہی یا
ب اور نکری اور رکوع اور سجود مین ٹہیرا کر تسبیح نہ پڑہی اور جسکی امامت سی لوگ بیزار ہوین اور وہ جبہی
کر امام ہو جاوی یا صف چیر کر امام ہو اور جماعت کی صف مین ایک یا دو آدمی کی جگہہ بیچ مین خالی رکہہ کر
عت برابر نکرنا اور امام اپنی سی نماز مین بڑہ جانا اور آسمان کی طرف یا داہنی بائین دیکہنا اور قبر کو
طواف کرنا یا چراغ جلانی یا جسطرح خدا سی دعا مانگتی ہین کہ فلانی چیز مجہی دو اسطرح بزرگون سی
رنا یا قبر کی طرف نماز پڑہی کہ مرا قبلہ ہی اور عورت کو سفر بڑی مین بغیر محرم اکیلا جانا یا سون
نا یا جمعہ کی دن خواہ مخواہ گردن اولنگہ کر انگلو نکی ایذا دینی اور حلقہ کی آدمیون کی بیچ مین ہو بیٹہنا اور

اور ٹخنی سی نیچی تک مرد کو پاجامہ رکہنا اور نیچی
ہاتھہ سی آستین کرنی اور ٹیڑہا لاتا چالین چلنا او کالا خضاب داڑہی پر کرنا بغرض جہاد وغیرہ کی اور ماتم مین
اپنی مونہہ پر طمانچہ مارنی اور گریبان پہاڑنی اور آپ شکوا کرنا اور اوسی شکوا سننا تاکہ دیکہین کہ کیا کیا کہی ہی
اور قبر پر بیٹہنا عورتون کو قبرستان مین جانا یا جنازہ کی یا روح نکلنی کی وقت پیچہی پیچہی ساتھہ نکلنا اور لڑکون کی
گلیمین ڈوری اور بدہی اور مہرہ باندہنی اور زکوۃ فرض ہوئی پیچہی بموجب شرعی ڈہیل کرنی اور جو کسی پر قرض
آتا ہو اور جانی کہ اوسکو مقدور نہین ہی پہر اوسی گالی دی یا قید کری یا ہاتہا پائی کری اور مال دار کسی سے
مال کا سوال کری جو ٹہکو یا اور کسی ہی مالدار خرات کا مال لیکر کہا لی اور کسی کی گہر ٹوٹا کر مانگی یا کسیکو کچہہ مال
خرات کا دیکر پہر پہیر لیا کری اور جہان آدمی پیاس کی مارے مرتی ہون وہان پانی ہوتی سی نگر جا اور مال دار عید
کی قربانی نکری یا قربانی کا چمڑا بیچدی اور گناہ کبیرہ کو ہلکا سمجہی توبہ نکری اور حاجت سی زیادہ عمارت بناوی فخر واسطی
نام کی اور بڑائی کی اور جس سی مزدوری کروائی اوسی محنتانہ دینی مین ٹہیل کرنی اور کام کروالینی پیچہی ندینا
اور نامحرم عورت پر بری نگاہ کرنی اور ناحق کسیکا گلا کرنا اور چہپ کی ناحق کسیکی باتین سننا اور ٹہٹہا اور مسخری
مسلمان سی کرنا اور بہوک سی سوای پیٹ بہری پر کہانا مگر رضامندی مہماندار کی واسطی کوئی نوالہ لیلی تو روا ہی
اور جو گہر کسیکی بی نوتہ ہوئی اور ونکی ساتہہ بی رضامندی مہماندار کی جا کہا وی اور خاوندنی کا حق واجب نہ دیوی
جیسی مہر یا روٹی کپڑا اور عورت گہر سی سنگار کر کر خوشبو لگا کر باہر نکلی اگرچہ خاوند بہی اذن دیوی اور خاوند سی
عورت طلاق مانگی بعذر اور کسی مسلمان کو گالی دینی اور لونڈیسی وطی کرنی اپنی ملک مین آئی پیچہی ایک حیض
بغیر اور کسی آزاد سی ناحق زبردستی سی بی نوکر خدمت کروانی یا آزاد کو پکڑ کر لونڈی غلام کر لینا اور لونڈی
غلام سی انکی طاقت سی زیادہ کام لینا اور مسلمان یا مسلمان کی رعیت کافر کو ناحق مارنا بوجہہ شرع کے
اور جادو اور ٹونا کرنا کہ جسمین شرک یا کفر ہو اور جسمین غیر کو سجدہ کری یا جانور بہینٹ کسی شیطان پہیرون بہوانی
وغیرہ کی دینی ہو تو کفر ہی اور کسی اور کو جادو سکہا دینا یا آپ سیکہنا جیسا جادو ویسا ہی حکم کری اور جو
غریب کو ظالم مارتا ہو یا مال چہینتا ہو یا آبرو بگاڑتا ہو اور پاس کا اوسکی بیٹہنی والا ایسا ہو کہ چاہی تو ظالم کو دفع کر دی
اور وہ ظالم اسکی روکنی سی رک جا اور ظالمون مین بیٹہنا جا کر اور ظلم کی بات اونکی سی راضی ہونا اور جو کسیکو جلا
زندہ مارتی ہون اور یا خون کی بدلی خون کرتی ہون غرضکہ شریعت مین جو مارنا روا ہو مارتی ہون اوسی چہوٹانا
یا سوراخ مین سی کسیکی ننگ ناموس پر دیکہنا اور جو کوئی چپ کی باتین کری اونکی باتین سننی اور ختنہ کرنا
موقوف کرنا اور جہان کافر ونکا ڈر شہر یا گانو مارنی کا ہو وہان گوشت کہائی نکری اور سلام کا جواب
ندینا اور دلمین محبت یہہ رکہی کہ مجہی دیکہہ کر آدمی اوٹہہ تعظیم دین اور وہ اسی بہاگنا اور قسمین بہت سی کہانی

اگرچہ

ہی سیاہ کا ہندی کی رنگت یا اور خضر کا کرنا سوای تیل کی کیونکہ تیل کا کرنا اصحابون سی ثابت ہی کہ لفظ کتم کا حدیث مین آیا ہی کتم تیل کو بہی کہتا ہی اور بعضون نے ...م اور کہاس کا کہا ہی غرضکہ تیل کا سا خضاب کرنا جائز ہی ۱۲ محمد حسن

اگرچہ سچ ہی ہوں اور سچی کو کچھہ لیکر سجا کرنا اور چوپڑ شطرنج کہیلنا اور ستار یا سارنگی یا نفیری یا الغوزہ یا نسلی بجانی اور
سنی اور کسی مسلمان کی ناحق ہجو کرنی اور کسی سی کہکر ہجو کسیکی مشہور کروانی جز سے لکہی ہین اور راگ ساتہہ
مزامیر کی کروانا سبکی نزدیک منع ہی بعضی صوفیون نے مباح لکہا ہی تو اونکو لکہا ہی کہ جنکو حرص اور نفس کی خوشی نہو
اور پرہیزگار ہون جیسی آزاری دوا کہاتا ہی سنلی اسمین کئی شرطین ہین ایک اس مجلس مین عورتین اور امرد لڑکی
نہون دوسری اوس مجلس مین حضور اہل اللہ کا ہو فاسق اور دنیادار نہون اور تیسری منع قوال سب خالص للہ
نہون کچہہ غرض معتاد اور اجورہ کی نہو اور چوتہی یہہ مجمع واسطی کہانا کہانیکی یا مال لیلینی کی نہو اور پانچوین صوفی
وہ اوٹہی کہ جسپر حال کا غلبہ ہوگیا ہو اور سچی کو دین جہان یہہ شرطین نہون وہان صوفی بہی منع کرتی ہین عقاید سنیہ
سی لکہی ہی جاہیے کہ سمجہی اسکی ان باتونکی مار قران اور حدیث سی ثابت ہوئی ہی اگر کوئی کسی سی منکر ہو تو کفر کا
ڈر ہی اور جو کوئی منع کری تو قبول کری کیونکہ جو یہہ گنہ صغیرہ کو بہی ہلکا سمجہہ کر کی کریگا تو وہ کبیرہ ہوجاویگا کیونکہ
یہہ بات سب جانتی ہین **بیت** کلمہ کہی جو کفر کا اعتقاد بن کوی + وہ کافر ہی کفر مین جہل عذر نہین ہی
یعنی جو کوئی کلمہ کفر کا کہ جسکی کہی سی فقہا کی نزدیک کافر ہوجاتا ہی بیڈر اپنی اختیار سی کہی اگرچہ مسئلہ جانو یا نجانو
کہ اسبات کی کہنی سی کفر ہوتا ہی بمجرد کہنی کی کافر ہو جو کوئی کلمہ کفر کا زبان سی بولی خواہ دل سی اسکا اعتقاد ہو
یا نہو کافر ہوا اور جو کوئی کسیکو کہی کہ تو یہہ کلمہ کفر کا کہہ نہین تو مین تجہی مار ڈالونگا اگر جان ماری جانیکا ڈر ہو تو
وہ مختار ہی چاہو دلکو خدا کی کہی پر مضبوط رکہہ کر کلمہ کفر کا کہی تو کچہہ ڈر نہین اور چاہو نکہو اور جان دو شہید ہی
اور کلمہ کفر کا بی اختیار مین موہنہ سی نکل جاوی تو کچہہ ڈر نہین اور بہت شخص ہین کہ ماری غرور کی ایمان کو صحیح نہین
کرتی اور کلمہ کفر کی کہتی پہرتی ہین اونہونکو وقت مرنیکی معلوم ہوگا کہ کافر تہی کیونکہ کفر کا کام کرتی تہی اور نہین
جانتی تہی وقت مرنیکی فرشتی بتاوینگی جب پچہتاوینگا پہر پچہتاویگا کچہہ کام نہ آویگا اب چاہیے کہ ایمان تحقیق کرین
اور کفر کو معلوم کرین اور اوس سی بچین خواجہ عبد الشکور سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین کہ مسلمان کلمہ رد کفر کا دن مین کئی بار
پڑہ لی تو کفر اوسکا جاتا رہتا ہی وہ یہہ ہی اللہم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
بہ تبت عنہ واسلمت واقول لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ تعالی اسکی سبب کفر بخشدیتا ہی اور کوئی لوگ جانی
کہ مین یہہ کہدونگا کہ مین نہین جانتا تہا یہہ انکا عذر قبول نہین ہوگا کیونکہ جب کسینی کلمہ کفر کا کہا اگرچہ دل
اسکا ایمان پر مضبوط ہو دل کا اسکی ایمان کام نہین آنیکا اور خدا کی اور خلق کی سب کی نزدیک کافر ہوجاگا مسئلہ یہہ شخص
بمجرد کہنی کی کافر تو ہوتا ہی ولیکن احکام مرتد کی بہی جاری ایسیر ہوتی ہین جیسی بی بی جدی ہو یا ذبح اسکا مردار ہوجا
اور سوا اسکی جو احکام ہین یا نہین **مسئلہ** جبتک یون نکہی کہ مین دین مسلمانی سی پہر گیا تب تک مرتد کا
حکم نہین کیا جاتا مگر ایمان اوسکا ایسا ہی کہ جیسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین منافقون کا تہا آیا ہی

[illegible] ہی ہن ... تو کافر ہین ... جاتا ہی **سوال** جو کوئی ایسی بات کہی کہ اوسکی کئی معنی ہون اسلام کی بہی
ہون او کفر کی بہی ہون تو کیا کہی **جواب** جو ایسی مسلمان بات کہی کہ اوسکی کئی معنی ہون ننانوی طرح سمجہ کفر کے
اوسکی معنون مین پائی جاتی ہو اور ایکطرح سمجہی تو مسلمانی سمجہی جاتی ہو تو وہی ایک مسلمانیکی سمجہین گے کیونکہ مسلمان
پر برا گمان نچاہئی اور جو اس مسلمان کی نیت کفر کی ہی بات کی ہی تو وہ جانی اور خدا جانی جیسی سمجہا ویسی
پاویگا ولیکن اوسی کہدی کہ ایسی بات سی بچی اور توبہ کری **مسئلہ** جو کوئی کلمہ کہی اور کفر کی اعتقاد سے
نہ کہی تو وہ خدا کی نزدیک کافر ہی **سوال** وہ کیا باتین ہین کہ جنکی کہنی سی آدمی کافر ہو جاتا ہی **جواب**
اصل اوسکی سات شرط ایمان کی ہین جونسی ٹوٹیگی جیسی کافر ہوگا **سوال** وہ کونسی ہین **جواب** ایمان غیب
پہ بے دیکہی لانا اوس خبر پر کہ جو اللہ اور رسول اوسکی نی فرمایا ہی دوسرے غیب کا علم خاصہ حق کا جاننا ہی یعنی
اللہ کی سوای کسیکو غیب کا علم نہین وہ پانچ چیزین ہین قیامت کی آنیکی خبر مینہہ کی خبر عورت کی رحم مین لڑکا یا لڑکی
کی خبر اور کل کو کیا کریگی اور کہان مریگی **نظم** قیامت کی آنیکی مینہہ کی خبر + گر پیٹ عورت تو ان مین جو مادہ
و نر + جو کیا کرینگ کل نجانی کوئی + کہا جا مرینگی پانچ پوری ہوئی + تیسری دبی دبائی آری بلی نکرے
ایمان لانا نہین اپنی اختیار سی زندگی مین اللہ اور اللہ کی رسول کو قبول کری اور چوتہی جو اللہ تعالی نی حلال کیا اوسے
حلال سمجہی اور پانچوین جو اللہ نی حرام کیا اوسی حرام جانی اور چہٹی رحمت خدا کا امیدوار رہنا اور ساتوین غضب خدا
کی سی ڈرتے رہنا اول غیب پر ایمان لانا ہی پہلی ذات اللہ تعالی کی پر لانا ہی جو کوئی اللہ تعالی کی ذات یا صفات یا
حکم اوسکی جہوٹہہ بتادی یعنی کہی کہ نہین ہے تو کافر ہی جو کوئی اللہ تعالی کی صفات ایسی کہی کہ جو لایق ذات
کی نہون تو بہی کافر ہو جب کہی کہ اللہ تعالی کا بڑا سر ہوگا یا بڑی بڑی ہاتہہ ہونگی غرضکہ کیسا سا اوسکا
بدن یا بند بتادی یا سمجہی تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ مین کسی سا نہین اور بعضی کہتی ہین مشکل کے
آسانی مین کہ اللہ تعالی کی ہاتہہ بلند ہین کیا جانی مشکل آسان ہو جا اگر ارادہ اوسکا ہاتہون سی قدرت ہو تو بہی
روا نہین کیونکہ جو اوسوقت اوسکی دلمین ہے ہاتہہ کی معنی قدرت کی ہونگی تو بہی بجا نہین تو کافر ہوا **مسئلہ**
جو کوئی کہی عرش تو در ہیچ مکانی نکانی ز تو خالی + اسکی معنی تجہسی کوئی مکان نخالی نہ تو کسی مکانمین یہہ کفر ہی
کیونکہ جو کہا کہ تجہہ سی کوئی مکان نخالی تو کفر ہی کیونکہ جب کوئی مکان نہ بنا تہا اللہ تعالی حاضر ناظر تہا اب بہی
ویسی ہی کچہہ فرق نہین پر جسنی کہا کہ تو مکان مین ہی اوسنی ویسا نہین سمجہا کہ جیسا پہلی تہا **مسئلہ** جو کوئی کہی
کہ اللہ تعالی انصاف پر کہڑا اپنی ہاتہہ ہی یا لیتا ہی تو کفر ہی کیونکہ کہڑا ہونا مارن اور پنڈلی کی جوڑ کو جدا ہو کر سیدہے
ہو جانیکو کہتی ہین اور بیٹہنا گہٹنی موڑ کر جوڑنیکو کہتی ہین اور لیٹنا سارا بدن ٹیک دینی کو کہتی ہین ان جوڑ بندیون
سی اللہ تعالی پاک ہی جیسی اللہ تعالی کی جوڑ بند لمبا بدن بتلائی یا جانی تو وہ کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئے

ظالم

ظالم کو کہی کہ تو نی میری اوپر ظلم کیا اللہ تعالی تیری اوپر ظلم کیجو کافر ہوا کیونکہ اللہ کو ظالم بتایا مسئلہ جو کوئی کہی اللہ
جانتا ہی تو یا کہی انشاء اللہ تعالی اکل یہہ کام کرینگی دوسرا کہی خدا چاہی ہو یا نچاہو ہم تو کرینگی یہہ کافر ہوا کیونکہ اللہ جو چاہی
اوسی کوئی موڑ نہین سکتا اسنی کہا کہ مین موڑ دونگا مسئلہ جو کوئی کہی کسی یار کو کہ خدا جانتا ہی کہ تیری شادی اور
غمی مین مین ایسا ہون کہ جیسی اپنی شادی یا غمی مین مین ہون تو کافر ہو کیونکہ جہوٹی بات کا اللہ کو شاہد کیا خدا کو
جہوٹی بات کا شاہد کرنا کفر ہی بندہ ایسا کوئی نہین ہوتا کہ اوسی اپنی پرائی شادی اور غمی مین فرق نہو مسئلہ
جو کوئی کہی کہ خدا کی قسم ہی اور تمہاری قدمونکی تو کافر ہوا کیونکہ عزت خدا کی اسکی قدمونکی ساتہہ یاد کری
اور جو کہی قسم خدا کی اور تیری جانکی یا سر کی اسمین اختلاف ہی مسئلہ جو کوئی بغیر شاہد نکاح کری اور کہی
مین خدا اور رسول کو شاہد کر لیا یا کہی خدا اور فرشتونکو شاہد کیا ہی تو کفر ہی کیونکہ اسنی سوا خدا کی اور کو غیب کا
جاننی والا جانا اور یون کہی کہ داہنی بائین والہ فرشتی شاہد کئی تو نہین کافر ہوتا کیونکہ وہ مقرر جانتی ہین مسئلہ
اور جو کوئی سفر کو چلی اور کسی جانور کی آواز سنکر پہر آوی تو نزدیک بعضونکی کافر ہوا اور جو کسیکی گہر پڑا تو بولی
کوئی کہی کہ اسی گہر مین آزاری پڑا ہی وہ مرجائیگا کافر ہوا کیونکہ پیغمبر خدا نی کہا ہی کہ سون شرک ہی جو کوئی
بیمار یا دکہیا کہی کہ اللہ تعالی ہمین بہول گیا کافر ہوا مسئلہ کوئی کہی کہ فلانہ کام ہمنی خدا سی چہپ کر لیا کہ اللہ تع
کو بہی خبر نہین کافر ہوا مسئلہ یا کہی کہ فلانہ سی ایسی چہپ کی کہا کہ خدا نی بہی نہین سنا یا کہی کہ ہماری تو شہر
مین چل وہان خدا کا بہی بس نہین چلتا یا کہی کسیکو کہ تو کمائی کر وہ کہی اللہ تعالی دیگا پہلا کہی کہ خدا تجہی دیگا
دیگا یا تنگ دیگا تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کہی کہ مین پیغمبر ہون یا رسول اللہ ہون اور ارادہ اوسکا خدا کی رسول ہونیکا
ہو کافر ہوا مسئلہ دوسرا کہی کہ جو تو پیغمبر ہی تو ہمین معجزہ دکہلا اگر یون سمجہہ کر کہا کہ یہہ جو پیغمبر ہوگا تو معجزہ دکہلا دیگا
تو وہ معجزہ مانگنیوالا بہی کافر ہو گیا کیونکہ اسنی یون نجانا کہ بعد ہماری پیغمبر کی کوئی پیغمبر ہوتا ہی نہین اگر اوسکی
پیغمبر ہونی مین شک یقین نہو اور واسطہ قایل کرنی کی کہی تو کچہہ ڈر نہین جیسی حضرت ابراہیم نی نمرود کو کہا تہا کہ تو
جانین کہ تو سورج مغرب سی نکلوادی واسطہ قایل کرنی اور فضیحت کرنی کی کہا اور یقین تہا کہ یہہ خدا ہی مسئلہ
جو کوئی پیغمبر خدا کی اہانت کری وہ کافر مطلق ہی مسئلہ جیسی کوئی کہی کہ پیغمبر خدا صلعم کنگال تہی یا کہی
کہ پیغمبر خدا صلعم کی کپڑی میلی پہنا کرتی تہی یا کہی پیغمبر خدا صلعم ہمیشہ ننگی رہتی تہی یا ایک عاجز دی ہی تہی
یا بندہ وی ہی تہی کافر ہوا بعضون نی لکہا ہی کہ مطلق یہہ بات کہنی سی کافر ہو جاتا ہی اور بعضی کہتی
ہین کہ اگر پیغمبر خدا کی اہانت کر کر یہہ باتین کہتا ہی تو کافر ہوتا ہی اور نہین تو نہین مسئلہ جو کوئی کہی کہ
پیغمبر خدا صلعم باولی تہی یا کہی بیہوش تہی تو کافر ہو مسئلہ جو کوئی کہی کہ حضرت آدم ع جو بہشت مین گیہون
نکہاتی تو ہم یہان کیون اس بلا مین پڑتی اسکی کفر مین اختلاف ہی دلیکن کہا نخاسی جو کوئی کہی آدم علیہ السلام

کی باتین نکر تو یہہ کافر مطلق ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ جو اللہ تعالی ہمین بہشت مین بولادیگا تو فلانی بغیر
ہم نجان گی کافر ہوا یا کہی کہ اللہ تعالی فلانی کی ساتہہ اگر بہشت مین بہیجیگا تو نجان گی کافر ہوا یا کہی اگر اللہ تعالی
فلانونکی سبب سی بہشت ہمین دیگا تو وہ بہشت ہمین ضرور نہین تو کافر ہوا یا کہی ہم بہشت نہین چاہتی دیدار
چاہتی ہین تو بہی کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی نی دیدار اپنی کا مکان بہشت فرمایا ہی اسی اگر خواہش بہشت کی نہتی
تو دیدار کے وعدہ کی جگہہ دیتی تہی کفران نعمت کری **مسئلہ** جو کوئی پیالہ پانی کا ہاتہہ مین لیکر پیتا ہوا کہی
وکاسا دہاقا یا ہنڈیا مین کچہہ کچہہ ڈال سالن باقی رہ گیا ہو اور کہی والباقیات الصالحات کافر ہوا **مسئلہ**
جو کوئی قرآن کی معنی نہہی تہین ڈال کر کہی تو بہی کافر ہوا جیسی کوئی اکیلا نماز پڑہتا ہو اور دوسرا کہی کہ تو
نماز جماعت کی کیون نہین پڑہتا وہ بہلا کہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الصلوۃ تنہی یعنے نماز اکیلی ہی کافر ہوا
یا کلمہ بدل دی جیسی عصی آدم کو عصی موسی پڑہی یا خر موسی کو خر عیسی پڑہی یا بی نماز کہی مین نماز خدا
کی کہی سی چہوڑ دی یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ یعنی ای ایمان والو نزدیک نہو تم نماز کی آگی اللہ تعالی
نی فرمایا ہی وانتم سکاری یعنی جب تم مست ہو تب نہ پڑہو یہہ نکہا یا قرآن کی عربی لغت ہندی یا فارسی
لغت بنا کر کہی اللہ تعالی نی یون کہا ہی جیسی بعضی جاہل ہندی عین کو الف اور قاف کو خی پڑہتی ہین اور
کہتی ہین کہ اللہ تعالی نی کہا ہی کہ ان مالہ اخلدہ یعنی جسکی آن مال ہو اوسی دس اخلین آتی ہین یا ڈاڑہی
منڈا کہی کلا سوف تعلمون کی معنی مین کلا یا صاف رکہو اور بعضی کہتی ہین کہ قالوا بلی کی معنی یہہ ہین کہ کال اور بلا
شامت بدعملونکی ہی اگرچہ نیت خیر ہو یعنے لوگونکو بری بات سی روکتی کی یا کہی الف کو الف کہو تو بہی
کفر ہی یعنی جو کسی قرات مین بہی نہو وہ کہی کہ پڑہو یا کوئی نماز کی نصیحت کری دوسرا کہی کہ ہمنی نماز بہی پڑہی
کچہہ بہی حاصل نہوا یا کہی تو نی نماز پڑہی تیری کیا ہاتہہ آیا کافر ہوا یا کوئی کسیکو کہی کہ کوئی دن نماز پڑہ دیکہہ
کہ کیا مزہ پاویگا وہ دوسرا کہی کہ کوئی دن نماز چہوڑ دیکہہ کہ کیا مزہ پاویگا کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کسی غلام کو
کہی کہ نماز پڑہا کر غلام کہی کہ مین تو نہین پڑہتا کیا جانین وہان ثواب میان بی بی نہ چہین لین کافر ہوا
مسئلہ جو کوئی جان بوجہ کر بی وضو نماز پڑہی تو اوسکی کفر مین اختلاف ہی **مسئلہ** جو کسیکو ازار ہی کہ جب
واسطی نماز کی بیٹہتا ہی جب گوز آجاوی اور رگ نسکی اور اسکا گوز نکل جاوی اور وہ ماری شرم کی
نماز ہی پڑہی جاتا تو بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ وہ کافر نہین کیونکہ اسنی ماری شرم کی یہہ کام کیا ہی اور
دل مین شرمندہ ہی اور دین کی مسئلہ کو ہلکا نہین جانا ولیکن جو ایسا معاملہ ہو جاتا تو چاہئی کہ دلمین

نیت

سجود مین بہری تو قصد رکوع و سجود کا نکری کافر نہین ہوتا مسئلہ جو کوئی کسیکو کہی کہ تو مال زکوۃ دی اگر مال
ظاہر کہر اد کہلائی دی اور اوسنی کہا کہ مین نہین دیتا تو کافر ہوا اور جو مال اوسکا چہپا ہوا و ظاہر نکرتا ہو وہ جو
کہی مین نہین دیتا تو بعضونکی نزدیک کافر ہوا کیونکہ شاید یہہ سمجہا ہو کہ مجہی نہین دینا اور دوسرون نی یہہ
سمجہا ہے کہ یہہ کافر نہین ہی کیونکہ اوسنی شاید یون نکہا ہو کہ مین ظاہر نہین دیتا جو دو آدمی لڑتی ہون ایک
کہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوسرا کہی کہ یہان لاحول کسیکام آتی نہین یا کہی لاحول کچہہ فائدہ نہین کرتی
تو کافر ہوا مسئلہ یا کوئی کہی سبحان اللہ یا کلمہ کہی دوسرا کہی کہ یہہ کیون کہتی ہو اتنی کیا پیٹ بہری یا کسی کلام
خدا کی پڑہنی والی کو کہی کہ ای فلانی تونے اس کلام کی جڑی اکہاڑ ڈالی تو بہی کافر ہوا کیونکہ کلام کی اہانت
کری مسئلہ جو کوئی حرام کی روزی کہاتی ہوئی بسم اللہ کہی اگر ذات اسکی حلال ہو جیسی چوری کی گائی یا بیل
بہینس کا گوشت یا دودہ اکثر علما کی نزدیک کافر ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین نہین ہوا اور جو شراب پیتی یا مردار
کا گوشت یا خوک یا اور حرام چیز جیسی کتا یا بلی کہا دی اور بسم اللہ کہی بالاتفاق کافر ہوا جو کوئی بہنگ پیتی
یا پاسا چوپڑ کا پہینکتی بسم اللہ کہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی سی مثلا دس روپی اپنی آتی مانگتا ہو اور ظالم
نہ دی مظلوم کہی کہ تو مجہی یہان نہین دیگا تو مین تجہ سی قیامت مین لونگا ظالم نہ دی اور کہی کہ عاقبت کی ہر
دس روپی اور دیجا قیامت مین اکہٹی بیس لیجیو تو اکثر مشایخ کی نزدیک کافر ہوا کیونکہ قیامت پر ایمان
نہین مسئلہ جو کوئی کسیکو کہی کہ میان دنیا کو عاقبت کی واسطی چہوڑ دو دوسرا کہی کہ نقد واسطی اودہار کی
نہین چہوڑتی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی فقیر لیتا ہوا مال حرام جانکر اوسی دعا دیتا جائی اور دینی والا آمین
کہتا جائی تو دونو کافر ہوئی مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ تو حلال کہا اور دوسرا کہی کہ ہمین حرام ہی اچہا لگتا ہی
یا کہی کہ ہمین حرام چاہئی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی پیسا چاہئی علم کس کام آتا ہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی
کہی کہ پلاو کی رکابی علم سی بہتر ہی تو کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ پلاو کی رکابی اچہی ہی اللہ تعالی سی تو کافر
نہین ہوتا کیونکہ اسکی معنی اور بہی ہو سکتی ہین کہ یہہ اللہ کی طرف سی اچہی ہی یا نعمتون اللہ سی ہے
اگر یہہ ارادہ نہو تو کافر مطلق ہوا مسئلہ جو کوئی کسی مسلمان کو کہی کہ ای کافر اس کہنی والی کی کفر مین
اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ کافر ہوا اور بعضی کہتی ہین نہین اور مختار فتوی اکثر علما کا اسی پر ہے کہ اگر اسنی
گالی کی طور پر کہا اور اعتقاد سی کافر نہین کہا تو کافر نہین ہوا اور جو اعتقاد سی کافر سمجہ کر کہتا ہی
تو کافر ہوا کیونکہ جب اسنی اعتقاد کیا کہ یہہ کافر ہی تو گویا دین مسلمانی کو کفر سمجہا اور دین اسلام کو کفر
سمجہنا کفر ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہم تو ملحد ہین تو بہی کافر ہوا یا کہی کہ ہم برہمن یا یہودی یا ترسا ہین

…ہی کافر ہوا یا کہی ہم داو دہتی ہیں یا چرند اسی ہین تو بہی کافر ہوا یا کہی مسلمانکوی
کافر وہ کہی کافری رہنی دی یا کہی کہ کافر نہوتا تو بہتہ تک کاہیکو آتا ان سب باتون مین کافر ہوا مسئلہ جو کوئی
کلمہ کفر کہکر دریافت کرکر کہی کہ مجہی معلوم تہا تو بہی کافر ہو کیونکہ کفر مین جہل عذر نہین مسئلہ جو کوئی عورت اپنی
خاوند کو کہی کافر ہونا بہتر ہی تیری پاس رہنی سی کافر ہو کیونکہ خاوند کی رہنا فرض ہی اسنی کفر کو فرض سے
اچہا کہا مسئلہ جو کوئی ہندو مسلمان ہوا اور مسلمان اوسی کچہہ مال اوگاہ دین کوئی مسلمان دیکہہ کر کہی یا روش
افسوس ہے کہ ہم کافر کیون نہوئی کہ جو آج مسلمان ہوتی تو اتنا مال ہاتہہ آتا تو کافر ہوا کیونکہ کفر کے
آرزو سی کافر ہوگیا جو کوئی بادشاہ کو سجدہ کری اگر اسکی ہیبت سی دیگر تسلیمات کی جگہہ سجدہ کیا تو
کافر نہین اور جو یون سمجہا کہ یہہ بہی دنیا مین چہوٹی خدا ہین یا کچہہ بہی نیت ہو تو کافر ہو مسئلہ جو کوئی
کچہہ گناہ کرتا ہو دوسرا کہی کہ توبہ کر اللہ تعالی کی آگی وہ کہی مینی کیا کیا ہی کہ توبہ کرون یا کہی کہ مینی کیا کیا ہے
کہ مجہی توبہ کرنی آوی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی مسلمان کو کفر کا کلمہ کہنا سکہا دی کہ یون کہا کر تو سکہلانیوالا
کافر ہوا اگرچہ ٹہٹہا یا مسخری کری ہو مسئلہ جو کوئی کسی عورت کو کہی کہ تو دین مسلمانی سی پہر جا تو خاوند
سی جدی ہو جاوگی تو اس عورت کو کہنی والا کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہم ثواب اور عذاب سی بیزار
ہین کافر ہوا مسئلہ جو کوئی ظالم کسیکو ماری وہ مظلوم کہی کہ مین مسلمان ہون مجہی مت مارو وہ ظالم کہی لعنت
خدا کی تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوا فصول عمادیہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی کفر کی کلمہ کہی اور دوسرا ہنسی تو
کافر ہوا مگر جو مسخرہ کہ ایسی باتین کہی کہ اوسی لاچار ہنسی آجاوی تو کافر نہین ہوتا مسئلہ جو کوئی
مسلمان کچہہ خیال کری اور کلمہ کفر کی اوسکی دلمین آوین پر اسکی اعتقاد نہین کیا تو کافر نہین ہوا مسئلہ
جو کسی کا مر جاوہ کہی یا اور کہی کہ اچہی اچہی آدمی اللہ تعالی کو بہی چاہئی ہین تو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کہی کہ [illegible] دی بہلی ہی جہوٹی بہلی تو کافر ہوا کیونکہ سوگند کہانی روا ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ فلانی کو
اللہ تعالی نی پیدا کرکر اپنی آگی سی نکال دیا ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کہی کہ اللہ تعالی تو مجہی بہول
گیا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی بادشاہ ظالم کو کہی کہ عادل ہی تو کافر ہو مسئلہ جو کوئی آیت
قران کی ٹہٹہی مین یاد ہو لک پر یا طنبورہ پر پڑہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی جان بوجہ کر خواہ مخواہ نماز
چہوڑدی اور قضا پڑہنی کی بہی نیت نہو اور اللہ تعالی کی غضب سی نہین ڈرتا ہو تو کافر ہوا جو کوئی
کافر مسلمان کو یون کہی کہ مجہی مسلمان کر لے وہ کہی کہ مین مسلمان کرتا نہین جانتا یا کہی فلانے
پاس جاوہ کرلیگا تو اوسکی کفر مین اختلاف ہی بہت علما اسپر ہین کہ کافر نہین ہوتا مسئلہ
جو کوئی کہی کہ پیٹ بہری پر کہانا حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی بلا غصہ کی

سکہ

کہی کہ یہانکی مسلمانوں سے کافر بہتر ہی کہ ملاؤ انکا حق نہیں کہتی کافر ہوا یہہ مسئلی دستور القضات سے مالابد مین مولوی محمد ثناء اللہ پانی پتی نی داخل کئے ہین جو کوئی یون کہی کہ خدا کا دیدار ہونا محال ہی یعنی ہوہی نہیں سکتا تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر حرام قطعی کو حرام نجانی یا حلال قطعی کو حرام جانی تو کافر ہوا **مسئلہ** قطعی اوسی کہتی ہین کہ اوسکا ہونا سب علماکی نزدیک چارون مذہبون مین ایک حکم ہو یا فرض کو فرض نجانی تو کافر ہوا ولیکن جو کوئی مردار کو بیچی اور کہی کہ مردار کا نہین حلال کا ہی تو کافر نہین ہوا اور جہوٹا ہی اور جو کوئی کہی ہمین سب مردار حلال ہے یا حرام حلال ہی یا حلال حرام ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی کہی کہ فلانا اگر خدا ہو جاتو اپنا حق نچہوڑین کافر ہو جا **مسئلہ** اگر کسی لڑکا کو کوئی کہی کہ تیری زبان سے تو اللہ بہی بڑہ آوی ہم تو کیا چیز ہین کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسی کا بیٹا مرجاوی اور وہ کہی کہ یہہ خدا کو چاہئے تہا یعنی کوئی کام خدا کا بی اسکی اٹک رہا ہی یا کہی ای فلانے خدانی تجہپر ظلم کیا ہی کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی کسیپر ظلم کری اور مظلوم کہی یا اللہ یہہ باتین انکی تو پسند نکر یا اور جو تجہی بہی یہہ بات پسند آئی تو ہمین تو یہہ بات پسند نہین یا کہی بس تجہی دیکہا تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی کہی کہ اوپر خدا ہی اور نیچی تم ہو تو کافر ہوا کیونکہ شریک کیا **مسئلہ** اگر کوئی کسی جانور کا سون لیکر کہی کہ اناج مہنگا ہوگا یا سستا ہوگا یا کہی اوجڑ ہوگا یا کال پڑیگا تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ رزق خدا سے ہی لیکن بندہ کی ڈہونڈہنی بنا نہین ہاتہہ آتا تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ فلانا پیغمبر ہو جا تو بہی اوسپر ایمان نلاؤن یا کہی کہ اگر خدا نماز کو کہی کہ تو بہی نپڑہون یا کہی جو اودہر قبلہ ہو تو نماز نپڑہون تو کافر ہوا اگر کسی پیغمبر کے اہانت کری تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کسیکو کہی کہ ناخن کترواني اور موچہین کتروانی اور ڈاڑہی رکہنی سنت ہی دوسرا کہی کہ پیغمبر خدا کی سنت ہی تو بہی ہم نہین مانتی کافر ہوا یا کہی میان شان بگڑ جاگی تو سنت کس کام آویگی تو کافر ہو کوئی کسیکو خدا کا نام سیکہاتا ہو اور دوسرا کہی کہ میان کیا شور مچایا ہی یعنی رد کیا کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی قرضدار کسی کو کہی کہ ہم تو قرض خدا بارسے ہہی نچہوڑین کافر ہوا **مسئلہ** اور جو کہی کہ پیغمبر پاس نچہوڑین تو کافر نہین ہوتا **مسئلہ** اگر کوئی کہی کہ میان یہہ مسئلہ حکم خدا کا ہی دوسرا کہی کہ مین حکم خدا کیا جانو تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی فتوی کا کاغذ دیکہے اور شریعت کو ہلکا جانی اور کہی کہ کیا چہٹیان لے لی آ دہو یا کہی ہم نہین مانتی کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ حکم شریعت کا یون ہی دوسرا ڈکار لیکر کہی کہ واہ تیری شریعت کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ قاضی کی چل **مسئلہ** سن آ دین اوسنی کہا کہ سیادہ لی آئیو تو بہی ہم نہین جاتے تو بہی کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی کسیکو کہی کہ فلانے سے صلح کرنی دوسرا کہی کہ بت کو سجدہ کرون اور صلح نکرون تو کافر نہین ہوتا کیونکہ نہ بت کو پوجون اور نہ صلح کرون کہتا ہی **مسئلہ** جو کوئی کچہ گنہ کا کام کرتا ہو اور دوسرا کسیکو کہی کہ او تمہین مسلمانی دیکہاؤن اور اوسی بلا کر وہ گناہ کرتی دکہاوی تو کافر ہوا

مسئلہ جو کوئی کہی کہ جو کوئی ہماری خوشی مین خوش ہووی خوش رہو تو کافر ہوا کیونکہ وہ رضا خدا کی ہے
کہ جسکی رضا مین سبکو راضی رہنا چاہیی جو کوئی بہنگ یا پوست یا شراب پیتی ہوئی یون کہے جو کوئی ہمارا گلا
کری اوسکی ہان گتی اور رباب پلایا کہی یہہ سبز سبز کیا ہی عاشقونکو مباح ہی تو کافر ہوا کیونکہ حرام کو حلال کہا
یا بہنگ کا پیالہ ہاتہہ مین لیکر کہی سقیہم ربہم شرابا طہورا کافر ہوا مسئلہ جو کوئی عورت کہی کہ اس خاوند عالم پر لعنت
ہی کافر ہوئی مسئلہ یا کوئی کہی کہ فلانا کام گناہ ہی نہ کر دوسرا کہی کہ میری بی بی نی کہا ہی حکم بی بی کا ہی بہ از حکم
خدا ہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جب تک ہمین حرام یاد ہوگا حلال کی گرد نہ پہرونگا تو کافر نہین ہوا کیونکہ
اپنی نفس کے چوری بیان کی ہی جو کوئی پیغمبر کی بالکو بالڑا یا بالٹا کہی وہ کافر ہے مسئلہ جو کوئی آزارے
کہی کہ اللہ تعالی تو مالک ہی چاہی مسلمان کرکے ماری اور چاہی کافر کرکی ماری کافر ہوا مسئلہ یا کہی اللہ تعالے
ہماری اوپر روزے فراخ کر ظلم مت کر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ غیب کا علم کسیکو نہین دوسرا کہی کہ مجہی ہے
کافر ہوا مسئلہ جو کوئی اذان کہی دوسرا کہے کہ جہوٹہہ کہتا ہی یا دوت کہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہمارے
کچہہ مال نہین دوسرا کہی کہ پیغمبر اور فرشتی بہی تیرے کنگالی کی شاہدی بہرین تو بہی نمانو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کسیکو کہی کہ کافر ہونا اچہا پر تیرے پاس رہنا اچہا نہین کافر نہین ہوتا کیونکہ اس سے دور
ڈہونڈہی ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ تو اس بات سی کافر ہوگیا دوسرا کہی کہ ہوا ہی سہی کافر ہوا مسئلہ جو
کوئی کسیکو کہی کہ فلانا مجہی خداسی زیادہ پیارا ہی کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ مین مسلمان ہوتا ہون مسلمانی
سیکہا دو دوسرا کہی کہ کل یا فلانی دن ہم درس کہین گے تو وہان مسلمان ہوجیو کافر ہوا کیونکہ شکوہ اپنے
کی واسطہ اتنی دن اوسکا کافر رہنا چاہا چاہتی ہی کہ کلمہ اوسیوقت پڑہا دلوی اور ظاہر ہونیکو کہین بہت جلدے
تو کچہہ ڈر نہین مسئلہ جو کوئی کسی پر غصہ ہوکر یا مسخری سے کہی کہ میان ہمین اس نماز روزہ نی گہری اوٹہا
مارا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جب سی یہہ نماز اور روزہ یا مسئلہ چلی ہین جب سی برکت رزق کی جاتی
رہی ہی یا کہی کہ ہمین سزاوار نہین یا کہی کہ ہمین سجتی نہین جب یہہ کام کرتی ہین کچہہ مال یا جان مین نقصان
آجاتا ہی تو کافر ہوا کیونکہ فرض خدا کو نحس اور برا سمجہا مسئلہ جو کوئی دعا مین کہی کہ الہی ہمسی حرمت
کسی یا مینہہ کے یا روزی کی بخیلی مت کر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی عالم فاضل کا سوانگ بہر کر یا وعظ کرنیوالونکا
بہر کر لوگونکو ہنساوی او لوگ ہنسین سب کافر ہوئی کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اس آیت مین ان الذین
اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون یعنی بتحقیق وہ جو کافر ہوئی ہین ایمان والونکو ہنستی ہین مسئلہ
جو کوئی ایک کام کری اور دوسرا اوسی پوچہی کہ یہہ کام تونی کیا ہی وہ پہلا کہی کہ خدا جانی ہی مینے
نہین کیا تو کافر ہوا کیونکہ خدا کو جہوٹی بات پر شاہد پکڑا کفر ہے مسئلہ اگر کسینی ہندو کی سی دہوتی

باندہے

باندہی یا جنیو ڈالا یا فرنگی کی ٹوپی پہن پہرا تو دیکہیں کیون نہین پہرا ہے اگر خوف دہشت کی جگہہ پہنی ہین کر نکل جاے
پہرا تو کچہہ ڈر نہین اگر واسطی خوشی فال کی یا سوداگرون مین ملکر سوداگری کیا کری تو کافر ہوا مسئلہ اگر کسینی گناہ صغیرہ
یا کبیرہ کیا دوسرینی کہا کہ توبہ کر وہ کہی کہ مینی کیا کیا ہی جو توبہ کرون کافر ہوا اگر تو جہنی کی واسطی کہا ہی تو کچہہ
ڈر نہین مسئلہ جو کوئی شراب پیتا ہو یا زنا کرتا ہو یا جوا کہیلتا ہو دوسرے دوست اوسکا اوسی آکر مبارکبادی
دی یا اوسپر پیسی وار وار کر پہینکی تو کافر ہوا مسئلہ حیض مین عورت سی جماع کرنا حلال سمجہی تو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کہی کہ چلو مسئلہ سنو دوسرا کہی کہ میان ہمین علم کی مجلس سے کیا کام ہی کافر ہوا مسئلہ یا کہی مسئلو نپر
کس سی چلا جاتا ہی کیا کرینگی سنکر کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی جہگڑی مین کہی قاضی کی چلو وہان فیصل کر لین
دوسرا کہی کہ ہم تو نہین چلتی اور پیادہ پکڑ لیجا تو لاچار ہین تو کافر ہوا یا کہی کہ ہم مسئلونکی قایل نہین یا کہی کہ علم
کے طور کی مسئلو نپر فیصل کرنا ہماری رسم نہین یا کہی کہ جسطرح ہماری باپ دادون سی ہوتی چلی آئی ہی
ویسی کرینگی یا کہی کہ مسئلونکا ہمین فیصلہ قبول نہین جسطرح پنچ ملکر ٹہراوینگی ہم قبول کرینگی ان سب باتون مین
کافر ہوا مسئلہ اگر رمضان کا چاند دیکہہ کر کہی کہ کیا بڑی آفت آتی ہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی سی کہی کہ فلانیکو
تم دین کی بات بتلاو دوسرا کہی کہ اسنی میرا کیا لیا ہی کہ مین اسکی پیچہی پڑون تو کافر ہوا مسئلہ اور آداب
کرنا بزرگون کا دینی ہون یا دنیائی جیسی آگی اونکی کہڑا ہونا یا دست بوسی کرنی یا وقت سلام کے
پیٹہہ جہکانی روا ہی مسئلہ جو کوئی بکرا یا بہینسا کسیکے نام کا یا کسی چیز پر جیسی کوئی پیر یا دریا پیر یا گہر پریا
گدہی پیر یا اور کہین خرچ کری اس ذبح کا کرنیوالا مشرک ہی اور وہ چیز حرام ہی اور ایسے بکرا تو بت
کا اور نشان کا ہی مسئلہ امام زاہدنی لکہا ہی کہ جو کوئی ہندونکی تہوار کی دن اپنی شادی کری جیسی ہولے
مین پہاگ کہیلی یا سانگ بہری یا دیوالی کی کنڈلی جیتی یا گوردہن بناوی یا پوجی یا روشنی کرے
یا دسہرے کو اونکی طرح کپڑی پہن کر یا چوپایونکی سینگ رنگ کر دسہرہ کو ہندوونکی طرح چالی یا گہوڑے
پر چڑہ کر باہر نکلی تو کافر ہوا غرض کہ کافرکی کفر مین متابعت کرنی کفر ہی مسلمان کیسا ہی گنہگار ہو کافر نہین
کہنا جو کوئی کہ اہل سنت وجماعت کو کافر کہی کافر ہی بحر المحیط مین ہی کہ جو کوئی جناب پیغمبر خدا کی مین
گالی دی یا بی ادبی کری یا اہانت کری وہ کافر مطلق ہی اور بے ادبی اور ہلکا پن پیغمبر خدا کا کفر ہے
خواہ اوسی وہ بہلا جانکر کری یا برا جانکر کری جیسی بعضے رافضے کہتی ہین کہ حضرت رسول اللہ نے
بعضی حکم بعضے اصحابون سی ڈر کی ظاہر نکئی وہ کافر ہی بعضونکی کہنی سی تہی یہہ کفر ہی مسئلہ
جو کوئی خوب عبارت آرائی کری اور کلمات کفر کی کہی جو کوئی اوسکو سراہی وہ کافر ہوا مسئلہ جو کوئی
کفر کی رسم کو سراہی وہ کافر ہی جیسی کہی کہ کیا خوب رسم ہی کہ دیوالی کو روشنی کرتی ہین اور باہولے

مین پہاگ کہیلتی ہین یا دسہرہ کو پوجتی ہین یا کچہہ کفر کی رسم کو سراہی یا بہلا کہی تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ یہہ جو علم دین کا ہی جیسی تفسیر یا حدیث یا فقہ پڑہتی ہین یہہ سب کہانی کمانی کی جیلی ہین اور ارادہ اسکا اس کہنے سی شریعت کی مسئلونکو ہلکا جاننا اور یا شریعت پر ٹہٹہا مارنا ہو تو کفر ہے **مسئلہ** جو کوئی مسئلہ کہی کہ طالب علم فرشتونکی پرونپر چلتی ہین دوسرا کہی کہ یہہ بات جہوٹہہ ہی جہوڑ کر کہی ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کلمہ کفر کا کہی اور اہی اوس اعتقاد سی نہ پہرا ہو اور بطور عادت کلمہ شہادت پڑہا ہو ایسی مسلمان نہین ہو جب تک دل سی اوس اعتقاد سی توبہ نکری کافر ہی **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ یہہ بادشاہ کا خزانہ بادشاہ کی ملک ہی اس اعتقاد سی کافر ہوا ایک حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ کہو تو ایسی بات بتاؤن کہ جسکے پڑہنی سی چہوٹا بڑا شرک دور ہو جا لوگون نے عرض کیا کہ فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرمایا کہ ہمیشہ تین مرتبہ یہہ دعا پڑہ لی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم بہ واستغفرک لما لا اعلم بہ تبت عنہ واسلمت واقول لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

سوال شرک خفی کیا ہوتا ہے **جواب** جیسی کوئی کہی کہ جو فلانہ ہوتا تو یون ہوتا یا فلانی بغیر تو فلانی چیز نہین ہو سکتی یہہ سب عقاید سنیہ سی لکہی گئی **بیت**

مستے مین کوئی کفر کا کلمہ کہی پکار + کچہہ ہی وہ بہکا کر و حکم کفر مت دار +

مستی اوسی کہتے ہین کہ ہوش نہو خواہ کیسی ہی کفر یا شرک کی باتین کری کافر نہو مستی اوسے کہتے ہین کہ شراب پیکر یا کسی آزار سی ایسا بیہوش ہو جاوے کہ کسیکو نہ پہچانی اور بات کہنی کی ہوش نہو خواہ کیسے ہے کفر و شرک کی باتین کری کافر نہو کیونکہ ہوش کی دم تک مسلمان جانئی اگر کوئی شراب پیکر اپنی عورت کو نشہ مین طلاق دیدی تو پڑ جاتی ہی **بیت**

عالم تو نہ سی ہوا جہوٹہہ ہیولا جان + منکر جو فلاسفہ ہی اماں جان + عدم دکہائی دی نہین اور چیز کچہہ ہی نہین ہو + اس سی سب پیدا کئی نہین کہین وہ نمود +

اس بیت کی معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی سب عالم عدم سی پیدا کیا اور عدم کچہہ چیز ہوتی نہین یعنی کچہہ نہتا اور کر لیا عالم کہتی ہین اوس چیز کو کہ جو سوای ذات او صفات اللہ تعالی کے ہو وہ اللہ تعالی پیدا کری ہی اور پیدا کری ہوئی دو طرح کی ہوتی ہی ایک عالم کا نام خلق ہی اور دوسرے کا نام عالم امر ہی خلق وہ ہوتا ہی کہ پیدائش جسکی مادہ ہو یعنی ایک چیز سے ایک چیز پیدا ہوئی ہو اور عالم ملک بہی کہتی ہین اسکی حد خدا کو معلوم ہی تحت الثری سی عرش تک اسکی بیچ مین سات زمین ہین ہر ہر زمین ایسی موٹی ہی کہ جو اوپر کی کنارہ سی نیچی کی تہہ تک ایک رسی لٹکاوین اور اوس رسی کو لمبے بچہا کر منزل بمنزل لی جاوین تو اس کنارہ سی دوسرے کنارہ تک پانسی برس مین

پہنچی اور ہر زمین سے دوسری زمین تک اتنا ہی بیچ ہی **سوال** کوئی پوچھی کہ ساتون زمین کا کیا نام ہے
جواب جواہر التفسیر مین لکہا ہی اس زمین پر کہ ہم بستی ہین نام اسکا دمکا ہی اس سے پہنچی دوسری زمین کا نام
خلد ہی جنات اور بری بری دیو پریت اوسمین بستی ہین اور تیسری زمین کا نام عرقی ہی اکثر وہان بچہو رہتی
ہین چوتہی زمین کا نام حیربا ہی اوسمین بری بری سانپ اژدہا رہتی ہین پانچوین زمین کا نام سوتبا ہی اوسمین جو پتہر
دوزخمین ہونگی کہ جنسے خودبخود آگ نکلا کری پہری ہین چہٹی زمین کا نام سجین ہی اوسمین بد زنخہونکی نامہ
اعمال دہری جاتی ہین اور ساتوین زمین کا نام عجیبا ہی اوسمین شیطان اور خاص لشکر شیطان رہتا ہے
اور ویسی ہی سات آسمان ہین ہر آسمان پانسی برس کی راہ برابر موٹا ہی اور اتنا ہی ہر آسمان مین فرق ہی
پہلا آسمان بخار کا ہی سبز رنگ نام اوسکا رفیعا ہی دوسریکا رنگ روپہری ہی نام اوسکا دفلون ہے
تیسری کا رنگ لوہی کا ہی نام اوسکا قیدوم ہی چوتہی آسمان کا رنگ کانسی کا ہے بعضی کہتی ہین موتیکا سا
ہی نام اوسکا جیعا ہی پانچوان آسمان سنہری ہی نام اوسکا دفتادان ہی چہٹا آسمان زرد یاقوت کا سا ہے
نام اوسکا ماغون ہی ساتوان آسمان [illegible] اوسکا سرنبا ہی ایک روایت ہی تفسیر سے جب اللہ تعالی نی زمین پیدا
کری تہی جب ایک فرشتی نی حکم خدا کی سے عرش کی تلی سے آکر اوسکی سر پر اور کندہی پر پہیلی ایک ہاتہہ
اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب مین ہی دونو ہاتہہ کہولکر دونو ہاتہہ سے پکڑے کہڑا ہی اور پانو فرشتے
کے ادہر رہی ایک فرشتہ ایک بیل لی آیا کہ جسکی چالیس ہزار سینگ ہین اور سینگ اوسکی زمین کی کنارون
سے نکل رہی ہین اور ناک اوسکی قعر دریا مین لگ رہی ہی جب وہ دم مارتا ہی تو دریا جوش کہاتا ہی اور
کف لاتا ہی اور جب وہ اوپر کو دم لیتا ہی تو دریا سمٹ جاتا ہی اور پانو اوسکی چالیس ہزار ہین وہ بیل فرشتے
کی پانو نیچی لاکر کہڑا کیا تب فرشتی کی پانو اوسکی کمر پر رکہی اور پانو فرشتی کی ٹہہری جب ایک فرشتہ
نے ایک زمرد کی سل کہ جس کا موٹاپا پانسی برس کی راہ کا ہی اور لنباڈا اور چوڑا او خدا جانی کہ کتنا ہے
اوس بیل کی پیٹہہ پر دہر دی جب فرشتہ نی پانو اوسپر ٹہرائی اب بیل کی پانو ادہر رہی اور کانپنی
لگا جب ایک پتہر لاکر جو وہ طبق برابر کم زیادہ موٹا نام اوسکا صخرہ ہی وہ بیل کی پانو نیچی دہر دیا اوسپر
بیل کے پانو ٹہر گئی جب اللہ تعالی نی ایک مچہلی پیدا کری اوسنی وہ صخرہ اپنی پیٹہہ پر رکہہ لیا باقی بدن اوسکا
باہر رہا وہ مچہلی دریا پر اور دریا ہوا پر ہی اور دریا کا نام بحر مسجور ہی اگر دریا حایل نہوتا تو زمین دوزخ کی گرمی سے
سب بگر جاتی اور ہوا اندہیری پر ہی اور اندہیرا دوزخ پر ہی اور دوزخ تحت الثری پر اور تحت الثری فرشتہ
پر ہی اور فرشتہ مچہلی پر ہی اور مچہلی مچہہ پر ہے واللہ اعلم بالصواب تفسیر خواہر مین ہی اور مشکوۃ مین ہی
کہ ساتوین آسمان کی اوپر ایک دریا ہی موٹائی اوسکی اتنی ہی جیسی زمین اور آسمان کا بیچ ہی اور اوسکی اوپر آٹہہ

سی ہین بجلی کی طرح ان سے شکل اونچی ایسی ہین کہ اونکی کہری سی ران تک فرق ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک ہی اور اونکی پیٹہہ پر عرش ہے اور تفسیر بحر الرایق مین ہی کہ ساتوین آسمان پر کرسی ہی اور اوسکی
اوپر عرش ہے ایک پہلی سی ایک دوسرا پاکیزہ اور صاف ہی اور عرش پر عالم ارواح ہی اور روح بہت
صاف ایسی چیز ہی کہ جسمین تفرقہ صورت کا ہی معلوم نہین ہوتا کیونکہ وہ عالم امری حکم سی ہی تو بہت
نزدیکی کا درجہ روح کا ہی اور بہت دور کا درجہ قالب کا ہی یہہ قدرت کمال ہیری خالق کے ہی کہ قالب
کے ساتہہ روح ملائی یہہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظاہر اسواسطی کری کہ کوئی کچہہ اور خیال
نکری اور اللہ تعالی کی تصرفات کو دیکہی اور قدرت رب کی جانی اور رسالہ عقاید سنیہ مین کشف الآخرۃ امام
غزالی سی لکہا ہی کہ ساتوین آسمان پر کہ جہان سدرۃ المنتہی ایک بیر کا درخت نہایت عظیم ہی اور جسمین ہزارہا
نور کی بہورونکی شکل کی جانور نکلی پڑتی ہین اوسپر دریا آگ کا ہی اوسپر ایک دریا نور کا ہی اوسپر ایک دریا
اندہیری کا اوسپر ایک دریا برف کا ہی اوسپر ایک دریا شہد کا ہی ہر دریا ہزار ہزار برس کی راہ ہی اوسکی اوپر عرش
تک ہزار پردہ ہین ہر ہر پردہ کی اسّی اسّی ہزار کنگوری ہین ہر ہر کنگوری پر ستر ستر ہزار چاند نور کے لگ رہی ہین وہ چاند
لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور سبحان الملک القدوس پڑہتا ہی اگر ایک چاند اونمین سی زمین پر گری تو زمین
بے پردہ ہوجا آدمی یون جانی کہ دیدار خدا کا ہی سجدہ کرنی لگی سب کچہہ اوسکا نور جلا دیوی اور شرح الشفا سے
عقاید سنیہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا نی معراج کی رات آسمانون پر کچہہ سوار ابلق گہوڑون پر ہتیارو نمین غرق دیکہی
کہ آگی پیچہی قطار باندہی ہوئی چلی جاتی تہی اور اول اور آخر اونہونکا کسیکو معلوم نتہا جب حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جبرئیل علیہ السلام سی پوچہا کہ بہائی یہہ کون ہین جب حضرت جبرئیل علیہ السلام
نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب سی مین اوترنی چڑہنی لگا ہون انہین ایسی ہی طرح دیکہتا ہون
خدا جانی کہ کہان سی آتی ہین اور کہان جاتی ہین اور تفسیر کبیر مین ہی جب جبرئیل نی اور جناب رسالت
مآب نی اونمین سی ایک سی پوچہا کہ تم کب کی ہوئی ہو جب اوسنی کہا کہ مین اور تو جانتا نہین ولیکن
چار لاکہہ برس مین ایک تارا پیدا ہوتا ہی اور جب سی کہ مین پیدا ہوا ہون ویسی چار سی تاری ہو چکی ہین ہو چکا
اور بعضی کتاب مین ابو الحسن زجاجی سی لکہا ہی کہ اللہ تعالی کی پیدایش مین ایک روایت ہی کہ اللہ تعالی
نی آسمان پر ایک دریا ریت کا پیدا کیا ہی اور وہ ایسی جلدی چلتا ہی جیسی ہوا تند زور کی چلتی ہے
جب سی کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئی ہین اور قیامت تک وہ رہیگا اور اوسکی حد معلوم نہین کہ کہان
سے آیا اور کہان جاتا ہی ہر ہر ذرہ کی اندر اوسکی ایسی دنیا بستی ہی جیسی دنیا مین تم بستی ہو اور ہر ہر
گہڑی رات دن یہان کی کی بہی اسمین قیامت ہوتی ہی ایک قوم پر اور ویسی اونمین عمل بہی تولی جاتی ہین

اور بلصراط بھی کھنچ رہی ہی کوئی بہشت مین داخل ہوتا ہی اور کوئی دوزخ مین آتا ہی اور دوزخ اور جنت سوا
اوسی بہشت کی ہی کہ جو آدمیونکی واسطی تیار کرکر رکہا ہی اسواسطی الله تعالی نی فرمایا ہی وما یعلم جنود ربک الا هو
یعنی کوئی نہین جانتا ہی لشکر رب تیریکو سوا اوسکی خدا کی قدرت سی ہزارون عالم بہری پڑی ہین سبکی اصل
حکم خدا کا ہی کہ الله تعالی نی فرمایا ہی کن یعنی ہو جا جبہی حکم سی ہو گیا اور جو چیز بی مادہ ہو اوسکا نام عالم
امر ہی کیونکہ اوسکا مادہ ارادہ اور قدرت حق کی اور لفظ کن کا کہ کلام حق کی ہی اسکا نام روح ہی بعضے
یہہ کہتی ہین کہ روح قدیم ہی اور یہہ عالم ارواح کہتی ہین یہہ نہین جانتی کہ کہین عالم بہی قدیم ہوا ہی البتہ الله کے
جاہی سی ظہور روح کا ہوا ہی وہ قدیم ہی اور روح سی سوا اور چیزین جو عالم مین ہین انکا مادہ بہی فنا ہی قدیم
نہین لیکن اسمین لغزش قدمون کی پڑی ہی بہت تکرار نکری اگر الله تعالے حال نصیب کری تو آپ ہے
معلوم ہو جایگا دلیکن اہل حال کو شریعت کی خلاف بولنا نہین اور شریعت کی خلاف بولا تو وہ مقبول نہین
اوسمین دو گروہ ہین ایک علماء ظاہر کا کہ تقریر اونکی الله تعالی کی پہچان مین ساتہہ دلیل پہچان خلق کی ہے
یعنی کہ فلانی چیز دیکہہ کر جانا یا زمین آسمان کی گردش کو دیکہہ کر جانا کہ بی ایک کی یہہ چیزین ہونی محال ہین اون
لوگون نی اس دلیل سی یہہ جو ظاہر ہی وہ ہید کہ جو باطن ہی اور دکہائی نہین دیتا اوسی دریافت کیا
کہ مقرر ہی اور زندہ ہی جو زندہ ہوتا تو مردہ کیونکر کرتا اور سمیع اور علیم ہی یعنی انجان ہوتا تو کیونکر نگہبانی کرتا
اور دریافت کرتا اور مرید نہوتا تو گہبرا جاتا اور جو قدیر نہوتا تو ایک حال سی دوسری حالت خلق کی کون پہیرتا
اور سمیع نہوتا تو حاجتین خلق کی کون سنتا اور جو بصیر نہوتا تو اندہا ایک کو دوسری سی کہان پہچانتا
اور جو گونگا ہوتا تو لفظ کن کا کون بولتا اور وہ عقل اور قیاس سی اونکا ہی اپنی معرفت ذات اور صفات
کی اور حکم اور رضا اپنی کی اور خطا بندہ کی کون بولتا اور بتلاتا تو خلق کو دیکہہ کر جیسی کہوجی کہوج لیتا ہی
پیڑ ہی پیڑ یعنی فلانی چیز فلانی چیز سی تو اوسکا سلسلہ اور جا پہونچتا ہی جیسی یہہ دنیا اربع عناصر
خاک باد پانی آتش سی بنی اور طبیعت تری خشکی ٹہنڈہ گرمی سی بنی اور وہ ستارونکی گردش اور برجونکی پہیر سے
بنی اور وی ستاری فرشتون کی ہاتہہ مین جہان دی لیجان وہان جا دین اور فرشتی تابع حکم الہی کے
ہین یہہ سب کاریگری میری خالق کی ہوئی تاری اور فرشتی نور محمدی سی بنی اور نور محمدی کا ظہور حکم خدا کے
سی ہوا سب یہہ تابعدار حکم کی ہین اور حکم سبکی جان ہی ہر وقت ہر آن جو چیز کہ ظہور پکڑتی ہے سب
تابع حکم کی ہی اور جس کسیکا عقیدہ حکم کو بہول کر جہان اوسکا اعتقاد اٹکا وہ کافر رہا وہ پہود اوسکی
موئی پر بہی نہ ٹوٹیگا ایت کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون اسکی حق مین ہی ابتدا بحث انکی معرفت کی شہادت
سی اور انتہا معرفت انکی کی بحث روح تک ہی اور روح کی حقیقت کا تکرار نہین اور دوسرا گروہ صوفیہ

گرام کا ہی انکو معرفت کشفی ہی **سوال** کیا ہوتا ہی **جواب** کشف کہتی ہین کہلنی کو اور کہلنا دو طرح کا ہوتا ہے
ایک کہلنا ظاہری ہی اور دوسرا کہلنا باطنی کہلنا ظاہر کا وہ ہی کہ جو ظاہر بدن پر ظاہر ہو جیسی آنکھہ
سی دیکھی یا کان سی سنی یا ناک سی سونگھی یا زبان سی چکھی یا بدن پر کہین گرم سرد یا نرم سخت چھو جاے
اور باطن وہ کہ جو دل پر باتین کہلین اور دل پر کہلنی کی کئی طور ہین ایک یہہ کہ محض علم ہی ہو جاوی جاننے
یقین کی ولیکن دل متردد رہی جیسی یہہ سنا ہی کہ رزق بندہ کا اللہ تعالی آپ ضامن ہی یہہ پہنچا دیگا
آسمان سی ولیکن طبیعت توکل پر نہین ٹہرتے خطرہ اور یقین دلمین آتا ہی کہ کہاں سی کہاوینگی یہہ علم منافقین کا ہی
کیونکہ یقین نہین اور بعضونکو یقین کے چاشنی ملجاتی ہی تو اونکا معاملہ ایسا ہو جاتا ہی کہ مثلا جیسی
کوئی مہمانی کسیکی کر جاوی کہ کل تمہاری ہماری ضیافت ہی اوسکی کہنی کا ایسا یقین ہو جا کہ خطرہ نہین
رہنے کا تو کیسا معنی بلکہ کوئی کیسا ہی پیار اوسکی اوسدن مہمانی کرو اوسکی قبول نکری یہہ ایمان مومنین
کا جنہین اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ وبالاخرۃ ہم یوقنون یعنی آخرت پر وی یقین رکہتی ہین اسطرح سے
اللہ تعالی کی ذات اور صفات کا ڈہب ہی یعنی اللہ تعالی اپنی بینائی سی دیکہتا ہی اور اپنی شنوائی سے
سنتا ہی اور اپنی علم سی جانتا ہی اور ہر آن ساتھہ شان بیچگونی کی آپ ساتھہ ہی اور جان سی نزدیک اور سوا ہے
اوسکی جو اوسکی صفت ہی کوئی بھی معطل نہین یعنی بیکار کبھی نہین رہتی اسکی دل پر بس جاتی ہی جب کوئی
متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالصاً محض واسطی رضامندی اللہ تعالی کی اختیار کری اور نور
صحبت کسی ولی اللہ کی سی پرتوہ ہو جا تو اللہ اسکی دل کو ساتھہ روشنی محبت اپنی کے پر کر دیتا ہی ابتدا
انکی معرفت کی بحث روح سی ہی کہ نسبت روح کی ساتھہ امر الہی کی کیا ہی تو جب دلکی آنکھہ کہلتی ہے
جیسی آدمی سو کر خواب دیکھی ویسی جب آنکھہ بند کر جس چیز کا خیال باندہی وہی صورت دکہائی دینی
لگ جاتی ہی جب تک کہ صورت کسیکی دکہلائی دی تب تک اپنی اس ظاہر بدن کی ہوش نہو اور
آنی کی اور حاضر کی دکہائی دیوی اور ذکر اللہ اور شغل جو کرتا ہو اوسکو سرت ہو تو وہ کشف الملکوت اور مثال
کہلاتا ہی اور عین الیقین بہی ہو گیا کیونکہ جو وعدہ اللہ تعالی کی سنتی تہی وہی دیکہہ لیے جیسا کہ اندر کے
بدن مین کی صورت سی مصور کی طرف ارادہ کیا کہ کہان سی آیا تب سنا کہ خلق الارواح قبل الاجساد
بالفی عام اول ما خلق اللہ نوری اسکا طالب ہوا جسکو جیسی توفیق حق کے پائی ہو سیر یہہ حالت آنی
کہ ذکر رب مین صورت اپنی اور غیر کی سُرت سی اور آنکھہ سی اوٹھہ گئی اور محض بیرنگی دکہائی دے
ولیکن اپنی اور اپنی کام کی سرت پوری ہے اس مقام سی آگی کچہہ اور بات نہی کہ سرت کہوئی جا
اور اور صورت ظاہر ہو جا تو اس سی معلوم ہوا کہ میرے یا کسی اور کے سوا میری کوئی صورت

نہین

نہین سوای ذات اللہ تعالی کی کہ میری علم مین ہی سو سمجہا اور دیکہا حق سمجہنے کا ہی یہی پہلی جانا پہر
دیکہا پہر پہرتا اب یہی دیکہی کہ اصل ہونا حق کا ہی کہ خوبی اور مین اور سب کچہہ کہ حکم رب کا ہی کہ اسکا
کچہہ مادہ نہین سوای ارادہ اور قدرت اور حکم رب کے کہ صفات ہی اور صفت ذات سی جدی نہین و بے
سمجہتی ہین کہ ایک ذات اللہ تعالی کی ہی کہ وہ اپنی ذات مین یعنی اپنی ہونی مین اور اپنی صفات مین کسیے
غیر کا محتاج نہین سب کا ہونا اور نہونا اللہ تعالی کی احتیاج کی اعتبار سی برابر ہی تو وہ ہونا اللہ تعالے
کا ہی اور دوسری خلق کی ہونی کو بہی ہونا کہتی ہین مگر وہ بغیر ملونی ارادہ قدیم کی اور کاریگری قدرت کے
اور اوزار حکم اللہ تعالی کی نہین ہوتا کبہی نری ملونی یہی ہی کی ظہور کی صورت ہی اوس ظہور کا نام عالم ام
ہے کبہی اس ظہور کی ہی ملونی مین اور صورت کردی ہی جیسی ملکوت کبہی اس صورت کی ملونی مین اور
صورت کردی جیسی شہادت تو ہزار دن دن تک ہر صورتین کوئی سی صورت ہو ظہور اوسکا بی ملونے
ارادہ قدیم اور کاریگری قدرت اور راز حکم الہی کی ساتہہ شان بیچگونی کے ظہور نہین پکڑتا اور اس بیچگونے
کو بیچ قیاس اپنی کے لایا تو اب ملونی کی ظہور مین چار اعتقاد جو کفر مین جا ہی کہ حاصل ہو جان ایک حلول
دوسری اتحاد اور تیسری الحاد اور چوتہی کلی طبعی حلول اوسی کہتی ہین کہ دو جسم تپلی آپسمین ایسی کہ ملجاوین
کہ جو کوئی ڈہونڈہی تو جدائی نپاوی آپسمین ایک کا دوسرا بس ہو جاتا ہی اللہ تعالی کے ذات کو ایسی
تپلی نہ سمجہی کہ ڈالی تو بہہ پڑی اس جسم سی پاک سمجہنا ہی جو کوئی لوں کہی کہ اللہ تعالی ہماری مین ایسا ہی
جیسی دودہ مین یا شربت مین شکر ہوتی ہی تو کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی جسم سی پاک ہی اور بعضی کوئی
سوال کرتے ہین کہ تمنی یہی تو ملونی کہی تو حلول کیون نہوا **جواب** حلول منع سمجہنا وہ ہی کہ جیسا
جسم تپلی کا ساتہہ جسم تپلی کی ہوتا ہی والا اللہ تعالی کی قرب اور معیت ساتہہ ہر ذرہ کی ذرات وجود
کے ساتہہ شان بیچگونی کی موجود ہی نسمجہی تو کافر ہوتا ہی مگر معلوم نہین کہ کسطرح سی ہی اور جو کسیطرح
کا سمجہو گی تو بیچون کہان رہا یہہ عقیدہ ہمارا ہی کہ اللہ تعالی کا قرب بندگی والون سی اور دوری
گنہگارون سی کچہہ کہلنی اور دوری کہ نہین بلکہ فرمان بردار اللہ سی نزدیک ہی ایسا کہ عقل اور قیاس
مین نہ آوی توصیف تنزیہ اور دوسرا شبہ اتحاد کا ہی کہ ایک سخت جسم دوسری سخت سی ملکر ایک ہو جا
جیسی آدمی مین منی ماں اور باپ کی یا جیسی دو درخت ملکر ایک ہو جاوین یہہ بہی سمجہنا کفر ہی کیونکہ
اتحاد ہوتا ہی اون دو چیزون مین کہ جو جسم رکہتی ہون اور جسم وہ ہوتا ہی کہ جسکی لنباؤ اور چوڑاؤ اور
گہراؤ ہو اللہ تعالی اس جسم سی پاک ہی اور تیسری الحاد ہی وہ ہوتا ہی کہ جیسی بعضی بیحیا کہا کرتے
ہین کہ سب چیزین اللہ تعالے ہین اور مین بہی اللہ ہون یہہ نکہا چاہیے اللہ تعالی اوسکا

چیزیہ

ہی کہ قدیم ہو اور دنیا سارے نئی ہوئی ہے اور اللہ وہ ذات ہوتی ہی کہ جسمین سب گن ہون
اور پورے ہون کہ کچھ نقصان نپایا جاسنی کسیکو سوا اللہ کی اللہ کہا سو کافر ہوا اور جو ہتی کلی طبعی وہ ہو
ہے جیسی کوئی کہی کہ ہم مین اللہ تعالی ایسا ہے کہ جیسی سب آدمیون مین ایک چیز ہی کہ اوسکا نام
انسان ہی کوئی آدمی ایسا نہین کہ جو انسان نہو اور وہ ذرہ برابر ہی کسیکی بدن نہین نہین کہ جسکا نام
انسان ہو تو جو کوئی اللہ تعالی کو ایسا کہی وہ کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ خدا نہین ہی اور ہہار کہا ہی کہ
ہی یا جیسی آئینہ مین صورت دکہائی دیتی ہی او نہین ہے اللہ تعالی پاک ذات موجود قدیم و دائم ہے
جو کوئی آپ کو بہول کر اللہ کو حاضر جانیگا ساتہہ شان بیچکونی کے وہ سب کچھ سمجھیگا **بیت تمام**
پیدا کرنا اور کیا دو مین ایک نہ جان ✦ شیخ امالی یون لکہا ہہ یہی شاخ ایمان ✦ **عقیدہ** یعنے
پیدا کرنا کام خدا کا ہی اور کیا ظہور اوسکا ہی پیدا کرنا اور کیا دو ہوئی کیونکہ پیدا کرنا کام خدا کا ہی جیسی تکوین
کہتی ہین اور صفت پیدا کرنی کی اوسکی ذات سی تعلق رکہتی ہی اللہ تعالی بہی قدیم ہی اور اوسکی صفتین
بہی قدیم ہین اور نتیجہ اوسکا یعنی ظہور کاریگری کا جو ہی یا تو بی مادہ ہو جو چیز کہ بی مادہ ہو اوسی عالم امر
کہتے ہین جیسی روح اور جو مادہ سی ہو تو اوسی عالم خلق کہتی ہین جیسی تمام ملک ہین پس کرنیکو اور اوسکی
کو عقاید اہل سنت اور جماعت کا ہی کہ دو کہا چاہیئی کیونکہ جو دو نہون تو پیغمبر خدا صلعم کو عبدہ و رسولہ نہ
نکہتے اب جو کوئی کہی کہ مین خدا کی کاریگری ہون تو کفر ہی اور جو یون کہی کہ خدا کی کاریگری سے ہوا ہون
تو روا ہی کیونکہ کاریگری کام حق کا ہی اور آدمی اوسکی کاریگری کا ظہور ہے اور اسکی رابطہ کی قیاس مین
جہگڑا ہی یعنے حکم اور روح کی ربط مین **بیت** ذرہ ہی جز خلق کی نسکی خبر نہین ہو ✦ قوم فلاسفہ یون
کہی کہ ذرہ کچھ ہی نہو **عقیدہ** اعتقاد اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی تو خلق مین ذری پیدا
کئی ہین ذرہ اوسی کہتی ہین کہ ایسا چہوٹا ہو کہ جسکی ٹکڑی نہو سکین ان ذرون کو اکہٹا کر جسم بنادیا
اور ایک قوم فلاسفہ یون ہی کہ ذرہ نہین اللہ تعالی نی ہیولی سی بدن سب چیز کا بنایا ہی اور ہیولے
نام ایک چیز لطیف کا ہی وہ بہی خدا کی طرح قدیم ہی اللہ تعالی اوس ہیولے سی صورت بنادیتا ہے
اور حالانکہ اللہ تعالی نی محض لفظ کن سی دنیا پیدا کری ہی جو کوئی سوای خدا کی اور کو قدیم جانی سو کافر
ہے فلاسفہ کی طرح **بیت** بنان اجل مرتا نہین کری جو چاہی کار ✦ اس مذہب سی جو ہیری گنہگار
بدکردار **عقیدہ** ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ آدمی بی اجل نہین مرتا جبکہ اجل پہونچتی
ہے جتنی بار مین کہ جینوتی کاٹتی ہی اوس سی نہ کم نہ زیادہ ہو سکی ہے خود بخود آدمی خواہ زہر
کہاوی یا کہیلا یا جاوی یا مار اجاوی ایک اور مذہب بدینونکا ہی وہ کہتای کہ بی موت ہی مرجاتا ہی

مثال دیتی ہین کہ یہہ آدمی مثال چراغ کی ہے اور عمر اسکی مثال تیل کیے ہی اور روشنی مثال زندگی کی ہی بعضے مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہی کہ ہوا سی چراغ بجہ جاتا ہی اور تیل رہ جاتا ہی اسیطرح آدمی بہی کبہی کسی حادثہ سے مرجاتا ہی اور کچہ عمر رہ جاتی ہی اس بات کہنی سی کافر ہوا کیونکہ اول تو یون نہ سمجہا کہ اجل کیا ہوتی ہی اجل اوسی کہتی ہین کہ جو حد علم قدیم سی اوسکی زندگی کی باندہ رکہی ہی جو اوس حد سی پہلی مرجاوی تو اللہ تعالی پر بہول ثابت ہوتی ہی اللہ تعالی پاک ہی عیب اور نقصان سی اسیواسطی فرمایا ہی اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلہم لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی بس جبکہ آوی اجل اونکی نہ ڈہیل کرینگی وہ ساعت اور نہ بڑہ سکین گے سوال اگر وہ اپنی اجل سی ہی مواہی تو مارنیوالا کیون گنہگار ہوا جواب وہ مرنیوالا تو مقرر اوسیوقت مرتا ولیکن اس مارنیوالے کو حکم شرع نتہا کہ اسی تو مار بلکہ اسی منع کیا تہا کہ ناحق خون نکر اسنی جو اپنی اختیار سی بیفرمانی مولی کی کری اسیواسطی مارا گیا بیت جیا رزق حلال ہی ویسا رزق حرام ٭ چلا سیپارہ بارہوان آیت پڑہ قران ٭ عقیدہ ایک عقیدہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ آدمی کی جیسی حلال چیز رزق ہوتی ہی ویسی ہی حرام بہی رزق ہوتا ہی ایک قوم بیدین ہین وہ کہتی ہین کہ رزق وہ ہی جو کسب حلال سی پیدا ہوا اور جو حرام سی ہو اسکا نام رزق نہین اس اعتقاد سی وہ کافر ہین کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی ایسی کوئی نہین جاندار سی زمین پر مگر جسکا رزق اللہ تعالی پر نہین اس آیت سی وہ اعتقاد والے پہر گیا کیونکہ رزق تو وہ ہوتا ہی کہ جو بندہ کی حلق سی تلی اوتر جاوے جو حرام حلق سی تلی اوترا وہ خدا پر رزق دینا اسی تہا وہ ٹہرا تو اوسکا رزاق حق کو نہ سمجہا کافر ہوا اگر کوئی کہی کہ یہہ حرام بہی رزق ہی ہی تو اسکا کہانیوالا کیون گنہگار ہوا جواب کہانیوالی نی اپنا رزق کہایا ولیکن جسطور سی کہ لیا یعنی جو مالک نے منع کیا تہا اپنی اختیار سی جو عمل بیفرمانی کا کیا گنہگار ہوا اسکی مثال ہی جیسی میان نی ایک اپنی ایک غلام کے واسطی دو روٹیان رکہی تہی اور چوری سی منع کیا تہا اس غلام نی وہی دو روٹیان چورا کر کہائی تو میان کا گنہگار ہوا کیونکہ روٹیان تو وہی کہائیان جو اسکی حصہ کی تہی ولیکن چورا کر کہائی چوری کے سبب سی الزام مین آگیا بیت اوٹہہ کر قرونین سبہی ہو توحید سوال ٭ سب شخصون کیا نیک بر حق کا کرین خیال ٭ گنہگار بعضون اوپر کافر سبہون عذاب ٭ قبر نہین بر حق ہی یون کر لکہا کتاب یعنی بندہ جبکہ قبر مین جاتا ہی اس سی مقرر سوال جواب ہوتا ہی سوال قبر کسی کہتی ہین جواب جہان اسکا بدن گلتا ہی اسکا نام قبر ہی خواہ زمین مین دیکر خواہ پانی مین ڈوب کر خواہ آگ مین جلنی سے خواہ جانور کی پہاڑ کہانی سی خواہ ہوا مین گلنی سی جب خدا چاہتا ہی اس سی معاملہ سوال جواب کا

طرف دو فرشتون کی کر دالیتاہی اور مولوی محمد ثناء اللہ پانی پتی نی کتاب اپنی تذکرہ القبور مین لکھاہی
کہ جو کسی میت کو زمین کو سونپ دیتی ہین جب وہ اقرار آتاہی تب سوال جواب ہوتاہی سوال جواب کیا
ہوتاہی **جواب** خداکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی ہی کہ جب میت کو قبر مین رکھتی ہین یا جہان کہ اوسکا
سوال جواب مقرر ہی وہان دو فرشتہ آتی ہین ایک منکر دوسرا نکیر وہ پوچھتی ہین مردہ سی کہ خدا تیرا
کون ہی اگر صاحب ایمان مردہ ہی تو جواب دیتاہی کہ رب میرا اللہ تعالی ہی کہ جسنی ہمین اور تمہین پیدا کیاہی
پہر پوچھتی ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہی کہ تو جسکی امت مین ہی بندہ مومن کہتاہی کہ پیغمبر میرا حضرت محمد الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پوچھتی ہین کہ دین تیرا کیاہی تب بندہ کہتاہی دین میرا وہ ہی کہ حضرت
محمد الرسول اللہ اللہ کی طرف سی لائی ہین وہ مینی قبول کیا جب وہ فرشتی اوس سی کہتی ہین
کہ اب خوشی سی سو جیسی دولہن سوتی ہی با فراغت روح اوسکی آسمان کو جاتی ہین اور قبر اوسکی بہشت
کا باغ ہو جاتی ہی اور یہہ مردہ کافر یا منافق ہو جب فرشتی اوس سی پوچھتی ہین کہ خدا تیرا کون ہے
جب وہ ماری ڈر کے بہک جاتاہی کہ ہماری خدا تم ہو جب فرشتی اوسکی اوپر گرز مارتی ہین روح
اوسکی کو دوزخمین لیجاتی ہین اور قبر اوسکی کو دوزخ کا گڑہا کر دیتی ہین اس خبر سی جو منکر ہو سو کافر ہوا
اور قبر کی سوال جواب بہی سب کافرونکو عذاب ہوتاہی اور ہمیشہ رہتاہی قیامت تلک اور مومنونکو بعضونکو
کو عذاب بسبب گناہون کی ہوگا اور بعضی مومنون پر فضل کا معاملہ ہو جاتو معاف بہی ہو جایگا و لیکن
قبر مین کئی طرح کی عذاب ہوتی ہین ایک عذاب افسوس کا دوسرا عذاب شرمندگی کا تیسرا مار کا افسوس
کا عذاب یہہ ہے کہ آدمی غور کری تو معلوم ہو کہ جیسی کسی مالدار کا مال جاتا رہتاہی یا ماباپ کا بیٹا بیٹے
مر جاتاہی یا پڑہی ہوئی کی کتاب جاتی رہتی ہی یا زمیندار کے زمین چہین جاتی ہی یا حاکم کی حکومت
جاتی رہتی ہی تو دیکہو اوسی کیا ایک چیز یا دو چیز جانی سی کیسی بیچینی ہوتی ہی اسکا کیا حال ہوگا کہ جسکی
ایک مرتبہ سب جاتی رہی اور پہر ملنی کا کچہہ حیلہ نرہا جب افسوس کی آگ مین جلتا رہے دنیا مین یہ
جو رنج اور غم ہوتاہی روح ہی پر ہوتاہی اسیطرح وہان بہی اوسیکو عذاب ہوتاہی اور جسم پر کچہہ جلن اور
عذاب نہین ہوتاہی اور دوسری شرمندگی کی ہوتی ہی وہ دو ہوتی ہین ایک شرمندگی ناامیدی
کے اور دوسرے گناہ کی جیسی کوئی دنیا مین کسی سردار یا امیر امراو یا بادشاہ کا مصاحب ہو وہ
اوسی امیدوار کرتا ہو کہ مین بہی ایسی خاندان مین بیاہون گا کہ وہانسی بہت جہیز آوی اور نعمتین
کہانیکو ملا کرینگی اور لباس خاصہ اور گہنی بی اندازہ ہاتہہ اونگی اور ہم نشین اور ہم صحبت اور ہم کلام ہمارا
رہیگا اوسی تہی اسی بات کی آرزو تہی اسمین کو ڑہین جلال خورے بہنگ پکر رات کو جا اڑا

اور

اور جانا کہ مینی سب کچہہ پایا اور اوسکی ساتہہ سو رہا ناگہان بادشاہ مع دربار سوار ہو کر اوسی آدمکی اور لوگ اوسی جگا دین
آنکہہ کہول کر جب ہوش مین آدمی تو بدن مین تو زخم نہین پڑتا و لیکن ہیبت سوا ہی نہین جاتا وہ ہی صورت حاضر ہی
کہ دنیا کی قدر بہی ظاہر ہوگئی اور گناہ کی شرمندگی کی یہہ مثال ہی کہ جو کسی امرا و سردار کی مصاحب ہوں اور بادشاہ
اوسکی ساتہہ بہت سلوک کرتا ہو بلکہ اوسکی پاس جو ہو اوسکا دیا ہوا ہو اور چانچکا اوسکی لونڈی سی محبت ہو جا
ایک روز ایسی ہو کہ یہہ اوسکی اوپر ہاتہہ ڈال رہا ہو اور ایک روشندان میں سی اوسنی دیکہہ لیا کہ بادشاہ مجہی
دیکہتا ہی اور غضب کرتا ہی تب دیکہو کہ اوسکی بدن پر تو زخم نہین پڑتا و لیکن جو حال اوس دنیا کا سارا عیش
اوسکی آگی سب جاتا رہتا ہی اور مرجانا غنیمت سمجہتا ہی وہ ہی وہان موجود ہی کہ اللہ تعالی اوسیواسطی اوسی
پوچہتا ہی کہ تو دنیا سی کیا لایا ہی اور اوسی اوسوقت دکہلائی دی گیا کہ میری کرتوت برائیون کی
اللہ تعالی نی سب دیکہہ لی اور مار ظاہر کی کا ڈر سنا ہو گا کہ کیا کیا خلق کی اوپر ظاہر ہوا ہی کسیکی قبر مین دہوان
اور کسیکی قبر مین سانپ اور کسیکی قبر مین بچہو کہ جو اوس دنیا کی اوپر ہو گئی ہین اور جن جنکو حقیر اور شریک سمجہتے
تہی وہ نعمتون مین پوری دیکہی یہہ سب دنیا کی لگاوٹ دلکا ہی اور بری خو بو لگا ڈر ہے خواہ دنیا مین دیکہین
یا نہ دیکہین یہہ عقاید اہل سنت و جماعت کا ہی کہ بغیر دیکہی غیب پر محض پیغمبر خدا کی ہی کہنی کو برحق جانکر
ایمان لاوی کافرون پر یہہ سب عذاب ہین کیونکہ نہ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی اور نہ اوسکی
حکم ادا کری اور نہ کفر شرک اور گناہ سی کبہی بچی اور دنیا ساتہہ چلی تو اوسواسطی ان پر ہمیشہ ہمیشہ عذاب رہیگا مگر
ساری رمضان مین اور دن رات جمعہ مین عذاب نہو گا اور آخون درویزہ نی لکہا ہی کہ دونو عیدون کی
راتو مین بہی عذاب نہین ہوتا جب یہہ دن گذر جاوین تو پہر مار شروع ہو جاتی ہی اور جو ایمان والی ہین
کہ مرتی وقت اللہ تعالی کو وحدہ لا شریک جانا سب شرکون سی توبہ کری اور اوسکی پیغمبر کو سچا جانا اور
اوسکی وعدہ پر یقین کیا اور اوسکی حکم قبول کئی اور اوسی حالتمین مر گئی تو بعضی اینین قبر کی بہتر ہو کر بخشی جاینگی
یعنی قبر سمیٹی گی اوسکی بہنچی کی واسطی اور فرشتی صورتین دیکہا وینگی تو بعضی مومنونکو قبر ایسی طرح بہنچی گی
کہ جیسی ما اپنی بیٹی کو گلی لگا کی بہنچتی ہی بعضونکو کم اور بعضونکو سوا اسی مومنون کو جمعرات تک عذاب
ہوتا ہی اور پہر قیامت تک نہین ہوتا و لیکن کفر یا شرک کا عذاب جبتک خدا چاہی رہی اور جمعرات سی
پہلی عید الضحی یا رمضان آجاتا تو اوٹہہ کہڑا ہوتا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ کافرونکی قبر مین
ننانوی اژدہا آتی ہین اور اوسکو لپٹ ڈستی ہین اور ڈنک ایسا سخت ہی کہ اگر پہاڑ پر ماریں تو موم
کی طرح گلی اور گرز ایسی ہین اگر پہاڑ پر ماریں تو ریت سا ہو جاوے وہ اوسکی سر پر مارینگی نعوذ باللہ منہا اللہ تعالی
جانی ہی حد ثوابون اور عذابون کی کو سوال سب بیان کیا تاکہ جو بیہودہ کام ہوگئی ہوں تو وہ حیلہ کری تو قبر میں

مخلصے ہو جواب تمہید عبد الشکور سلہٹی سے آخون درویزہ نے شرح قصیدہ امالی مین لکہا ہی کہ جو کوئی یہہ درود قبرستان مین ایک مرتبہ پڑہی اور بخشی تو دو سو برس تک اوس قبرستان کی مونہونکو عذاب نہو اور جو دو مرتبہ پڑہی تو چار سو برس تک کا اور جو بیس مرتبہ پڑہی تو اللہ تعالی اوسکی ماباپ کو بخشدی اور ماباپ کی سب حق سے گویا ادا ہوا اور دس ہزار فرشتے اوسکی ماباپ کی قبر پر آکر بخشش چاہین اور درود یہہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی محمد مادامت الصلوۃ اللہم صل علی محمد مادامت البرکات اللہم صل علی محمد مادامت الرحمۃ اللہم صل علی محمد فی الارواح وصل علی صورۃ محمد فی الصور الاوضاء وصل علی اسم روح محمد فی الاسماء وصل علی نفس محمد فی النفوس وصل علی قلب محمد فی القلوب وصلی علی قبر محمد فی القبور وصل علی روضۃ محمد فی الریاض وصل علی تربۃ محمد فی التراب وصل علی نور محمد فی الانوار وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی خصلات محمد فی الخصال وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہو چکی عبارت آخون درویزہ کی اور عقاید

حسنیہ مین منہاج الاعمال سے لکہا ہی کہ جس کا عمر مین آخر کلام لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہو وہ دوزخ مین نجاگا اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ جس کا مرتی وقت آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو اوس وقت سے پہلے کی سب گناہ جان انجان اوسکی بخشی گئی اور دیلمی نے حضرت انس سے یہہ حدیث روایت کی ہی کہ جب بندہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑہتا ہی جب ایک چیز اوسکی مونہہ سے نکل کر آسمان کی طرف جاتی ہی جبکہ حضور حق مین جاتی ہی حکم ہوتا ہی کہ ٹہر جا تو وہ چیز کہتی ہی کہ کیونکر ٹہرون کہ میرا پڑہنی والا تو بخشا نہین گیا جب اللہ تعالی اوسی فرماتا ہے کہ البتہ جسکی زبان پر یہہ لفظ جاری کرواتا ہون تو مقرر اوسے بخشتا ہون اور صحیحین مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایمان والہ آدمی پر جب موت ظاہر ہوتی ہی اور اللہ تعالی کی رضامندی کی اور بخشش کی اوسے خوشیان سنائی جاتی ہین کہ پہر اوسے ایسی کوئی چیز پیاری نہین لگتی ہی موت سے اللہ تعالی کا ملنا اوسے پیارا لگتا ہے اور اللہ تعالی کو اسکا جاننا پیارا لگتا ہی منہاج الاعمال مین ہی کہ مرتی وقت سورہ یسین پڑہو اور جنازہ پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی زیادتی کرو انس ابن مالک کہتی ہین کہ مرنیکی دن خیج مردہ کا لا الہ الا اللہ کرو اور جمع الجوامع مین لکہا ہی کہ مردہ کو بعد مرنیکی گہر مین پڑا نرکہو جلدی لیجاؤ اور دفن کرو اور دفن کے وقت سر اپنی قبر کی الم مفلحون تک پڑہو اور پائینتی کی طرف امن الرسول آخر سورہ بقر تک پڑہو اور بخشو وہ میت بخشا جاتا ہی جو کوئی کسی قبر کے زیارت کو جاوے روبرو جاکر اور قبر پر ہاتہہ رکہہ کر کہی السلام علیکم یا اہل الدیار من المومنین انا انشاء اللہ بکم للاحقون بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ یکمرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر یکمرتبہ پڑہکر اوسے بخشدی اور ہاتہہ اوٹہا لوی کیسے ہے انہیر مین وہ مردہ ہو باہر آجاتا ہی اور عقاید حسنیہ مین ہے اگر اوستاد اور شاگرد پڑہتے ہوئے درس کی کسی قبرستان مین ہو کر نکلین اللہ تعالی اون قبرستانی مین

چالیس دن تک عذاب دور کردیتا ہی **مسئلہ** جو کسی مسلمان پر سو آدمی مسلمان نماز پڑہین اور اوسکی بخشش کے
دعا چاہین اللہ تعالی اوس مردہ کو بخشدیتا ہی صحیح مسلم مین ہی اور منہاج الاعمال مین لکہا ہی جس کسیکی جنازہ پر چالیس
آدمی شرک سی توبہ کرنیوالی نماز پڑہین تو وہ مردہ بخشا جاتا ہی **مسئلہ** اور جنازہ کی نماز کی تین صفتین کرکر نماز
پڑہین تو بہی بخشش ہوجاتی ہی **مسئلہ** جو کوئی ہر جمعہ مین اپنی ماکی یا باپ کی قبر کی زیارت کری تو اللہ تعالی
اوسی بخشدیتا ہی اور نیکوکار لکہا جاتا ہی **مسئلہ** جو آدمی مرجاتا ہی اوسکی عمل تمام ہوجاتی ہین مگر تین چیزون
کا ثواب پیچہی بہی جاری رہتا ہی جو کسیکو پڑہا گیا ہو یا نیک بخت اولاد ہو جو دعا مانگین یا اپنی مال سی خیرات
مقرر کیا ہو جبتک اوسکی پڑہائی پڑہتی رہتی ہین تو ثواب اون سب پڑہنی پڑہانی والون کی برابر اوس
شخص کو بہی پہنچتا رہتا ہی اسی طرح خیرات جیسی کوئی اپنی ملک سی کچہہ بعد خیرات کر گیا جبتک وہ دیتی رہین
اوتناہی ثواب اوس پہلی کو پہنچتا رہتا ہی **مسئلہ** جو کوئی دو تہائی آیت قران شریف کی ہمیشہ تلاوت رکہی
وہ بندہ قبر مین ستایا جاتی قرابتی اور پاس والونکی شفاعت کریگا تو قبول ہوجاویگی اور اوسکی ماباپ سی بہی عذاب
ہلکا ہوجاوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی جب کوئی زندہ مردہ کی واسطی دعا مانگتا ہی یا خیرات
کرتا ہی تو اللہ تعالی فرشتون کی ہاتہہ نور کی طبق بہیجوا دیتا ہی اوس میت کی پاس **مسئلہ**
جو کسیکا ایک بیٹا یا بیٹی مری خواہ اوسی صبر ہوسکی یا نہو سکی تو بہی بہشتی ہوجاوی لیکن شرک تمانی اور کفر
کے باتین نکری جمع الجوامع مین لکہا ہی جب کہ کوئی مردہ تمہارا مرجاوی اور اوس پر قبر مین مٹی ڈالنی
لگین تو چاہیی کہ ایک آدمی اوسکی سرہنی کہڑا ہوکر کہی کہ ای فلانی فلانی کی بیٹی اور جو ماکا نام یاد نہو تو
حوا کی بیٹی کہدی تو وہ سنتا ہی اور جواب نہین دیتا پہر دوسری بار کہی کہ ای فلانی فلانی کے بیٹی تو وہ
اوٹہہ بیٹہتا ہی تیسرے بار پہر کہی ای فلانی فلانی کی بیٹی جب وہ کہتا ہی بتا کیا کہی ہی اللہ تعالی تجہپر رحمت
کری ولیکن تمہین نہین معلوم ہوتا پہر کہی کہ تو یاد کر کہ جسپر دنیا سی نکلا ہی وہ یہہ ہی شہادت ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وانک رضیت باللہ ربا وبمحمد نبیا وبالاسلام دینا وبالقران اماما [illegible]
فرشتی منکر نکیر جب یہہ بات سنتی ہین ایک دوسری کا ہاتہہ پکڑکر کہتا ہی کہ چلو چلین اسی تو پہلی سے
تلقین کردیا ہی عقاید سنیہ مین ہی کہ پیغمبر ونسی بہی سوال ہوتا ہی توحید کا اور امت کا کہ کیا حال ہے
تمہاری امت کا اور لڑکونسی کہ جو نابالغ مرتی ہین اونسی بہی سوال ہوتا ہی اگر وہ اولاد مسلمانون
کے ہین تو فرشتی اوس اسی سوال کر کر اوسی بتلادیتی ہین کہ یون کہو کہ اللہ تعالی میرا رب ہے
اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم میری پیغمبر ہین اور دین میرا مسلمانی ہی اور کافرونکی اولاد سی جو پوچہتی
ہین تو اوسمین حضرت امام اعظم نی توقف کیا ہی کہ کیا جانئی کیا حال ہوگا اور جنات سی بہی

سوال ہوتا ہی ترمن جنکو مالکیت بہشت کی نہین بہشتیون سی مانگ کر لیاوینگی اور کافر جن بچی
دوزخمین جاوینگی اور کافر اسلام کا انکار کرنیوالی ہی اوسی عذاب سوال سی پہلی ہی ہی اتنی آد
کو قبر مین سی بچا بہشت مین لیجاتی ہین ایک شہید دوسری جو راہ خدا کی مین کافرون کی
لڑائی مین ناکی روک کر کہڑی رہتی ہین یا جمعہ کی دن یا جمعہ کی رات مین مرے یا کوئی ہر رات سور
پڑہے یا جلندر سی یا پیٹ چلا یعنی دستون سی مری **سوال** قبر مین عذاب کا کیا کیا سب
جواب مومنونکو قیامت تک عذاب سی بچنا اور قیامت کو پاک پاک گناہونسی اوٹہنا اور گناہ
وبال سی کہ جو وہان سانپ اور بچہو ہین وہی مقرر سانپ اور بچہو ہین جیسی کوئی خواب دیکہتا
تو اوسکی تعبیر وہان بعضی چیز کی سانپ اور بچہو ہوتی ہین اسیطرح یہہ جو دنیا ہی یہان جو گناہ
تعبیر وہان ظاہر ہی اگرچہ یہہ نہین دکہلائی دیتی کیونکہ عالم ملکوت کی باتین ہر کوئی نہین معلوم کر
جنکی دل صاف ہین جیسی پیغمبر خدا صلعم اور بعضی اولیا بعضے وقت معلوم کرتے ہین دیکہو تو حضر
جبرئیل عم پیغمبر خدا صلعم کی پاس ظاہر آیا کرتے تہی اور سوای پیغمبر خدا کی اور کسیکو نہین دکہلائی دیتی
اور ہمین خدا کی او خدا کی رسول کی کہی پر ایمان رکہنا ہی خواہ کوئی خبر دیکہائی دے یا نہ دیکہائی دے
اللہ تعالی چاہی پہاڑ کو نظر سی چہپادے اور چاہی روح کو دیکہادی ہونیکو دیکہنا کچہ شرط نہ
مرنی پیچہی جیونا ہوئی حساب کتاب + کسیکو بائین ملی داہنی کسی شتاب + تولی عمل میز
پل پر سی ہی چال + دعائونمین تاثیر کا سچا کر خیال + ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت
ہے کہ قبر سی زندہ ہوکر اوٹہنا برحق سمجہنا ہی عرش کی تلی ایک ندی ہی نام اوسکا بحر الحیو
اوسکی پانیکی شکل مرد کی منی کی سی ہی وہ جب پانی برسیگا تب زمین کی گرد دب کر جکا تہ
جب ایک ہڈی ہی کہ نام اوسکا عجب الذنب ہی جلتی اور گلتی نہین ہی جہان وہ ہوگی جیو اونکا
مین سی اور مٹی مین سی اور پانی مین سی سبکو اکٹہا کر کر جسطرح سی دنیا مین تہا ایک بال
نہ پڑیگا بلکہ ختنہ کی چمڑی بہی وہین لگ جاوی گی کیونکہ جس گوشت چمڑی مین نفع نقصان
کیا ہی وہی ثواب عذاب بہگتیگا جبکی قیامت کو پہلی سب مخلوقات جو اللہ نی پیدا کر
مرجانگی کوئی تہوڑیسی بار کوئی بہت سی بار پہر بعد صور بجنے کی پہلی تو گہبرا جانگی پیچہی مرجا
چالیس برس پیچہی پہر صور بجیگی تو سب جیو اوٹہینگے اوسکا نام نفخ ہی جو کوئی اوس سی
بیشک کافر ہونگی کیونکہ یہہ سب قران سی ثابت ہوا ہی آیت یوم ینفخ فی الصور ففزع من فی ال
ومن فی الارض الا من شاء اللہ ترجمہ جسدن صور پہونکا جائیگا بیہوش ہوجائیگا جو کچہ

ادر

اور جو کچھہ زمین مین ہی مگر جو اللہ تعالی چاہی اور دوسرے آیت یوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض
الا من شاء اللہ ترجمہ یعنی جسدن کہ پہونکا جاویگا صور پہر بیہوش ہو جاویگا جو کچھہ آسمانمین ہے اور زمین مین ہے
مگر جسی اللہ تعالی چاہیگا اور تیسری آیت یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا ترجمہ یعنی جسدن بجایا جاویگا
یہ صور کی پہر آوگی تم فوجین فوجین **سوال** وہ صور کون بجاویگا **جواب** حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک
فرشتہ ہی کہ عرش کی تلی کہڑا ہی اوسکی کئی بازو ہین ایک بازو مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین
اور ایک بازو پر آپ ٹہر رہا ہی اور ایک بازو سی اپنا سر اور چہرہ دو خدا کی ڈرسی ڈہانپ لیا ہی اور عرش کے تہون کو مونڈہا لگای کہڑا ہی اور
عرش قدرت خدا کی سی کہڑا ہی اور اللہ تعالی کی ڈر کا مارا دبکتا جاتا ہی جیسی دبکا کری ہی اور
خدمت اونہین یہہ ہی جبکہ کچھہ حضور سی حکم نکلتا ہی تب وہ لوح محفوظ کی نزدیک ہو کر اوسی دیکہتا ہے
اور لوح محفوظ ایک تختہ موتی سفید کا ہی اور لنباو اوسکا اتنا ہی جیسی ساتوین آسمان اور زمین کے درمیان ہے
وہ عرش سی لٹک رہا ہی جو کچھہ کہ قیامت تک ہوتا ہی سب اوسمین لکہا ہی تو جتنا کچھہ عرش سی نزدیک
حضرت اسرافیل ہین وتنا اور کوئی فرشتہ نہین جبکہ وہ فرشتہ اللہ تعالی کی حکم کو جو کچھہ ہوا ہی اوسکا احوال
اپنی مونہہ سی پردہ دور کر کر لوح محفوظ پر دیکہتا ہی اور وہ حکم جس فرشتی کی تعلق کا کام ہو اوسی پہنچا دیتا ہی
اور حضرت اسرافیل کی اور عرش کی بیچ مین سات پردہ ہین ایک پردہ سی دوسری پردہ کی بیچ مین
پانسو برس کے راہ ہی اور حضرت جبرئیل کی اور حضرت اسرافیل کی بیچمین ستر پردہ ہین اور حضرت اسرافیل کہڑی
ہین اور دہنی ران پر صور دہرا ہی اور مونہہ اوسکا اپنی مونہہ سی لگا رہی ہین اور اللہ تعالی کی حکم کی انتظار کہڑی
ہین جسدن کہ حکم بجانی کو ہوگا دیر نہ لگنی دینگی اور چارون بازو ملا کر بجاوینگی اور ایک ہاتہہ ایسا مارینگی کہ جتنی
کچھہ روحین ہین سبکو لیجاوینگی اور صور مین داخل کر دینگی **سوال** صور کسطرح کی ہی **جواب** اوسکی چار شاخین ہین
ایک ساتوین زمین کی تلی اور ایک ساتوین آسمان کی اوپر اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور جتنی روحین
ہین وتنی ہی اوسمین سوراخ ہین ایک شاخ مین روحین فرشتون کی ہین دوسری شاخ مین روحین آدمی
اور جنات کی ہین اور تیسری شاخ مین روحین شیاطین کی ہین اور چوتہی شاخ مین روحین جانورون کے
ہین یہانتک کہ کیڑی مکوڑی اور ہاتہی اور پرند اور چرند اور خزند سبکی ارواحین اوسمین داخل ہین اور سب
جتنی روحین ہین وتنی ہی اوسمین چہید ہین ہر ہر سوراخ پر ہر روح بیٹہی ہوگی اور اسرافیل مونہہ اوسکا مونہہ اپنی
سی لگا کر انتظار ہی کہ حکم کب ہو جاتو دیر نہ لگی جب بجانیکا حکم ہوگا تو تین پہونکین ماریگا جیسا کہ چلکی
جسکی ہاتہہ نوالہ ہوگا وہ ہاتہہ مین ہی رہ جاویگا اور جسنی پانی مونہہ مین لیا ہوگا وہ مونہہ مین ہی رہ
جاویگا نیچی نہین اوتر سکیگا یہہ پہلی جب بجانا شروع ہوگا تو سب بیہوش ہو کر مونہہ کی بل گر پڑینگی

زمین و آسمان اور آدمی اور جنات سب شامل ہو جاینگی جیسی حضرت جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل اور

عرش کے اوٹھانے والی اور شہید اور حدیث مین ہی اللہ تعالی نی شہیدونکو پانچ بڑی بڑائیان

اول روح پیغمبرونکی حضرت ملک الموت قبض کرتی ہین اور روح شہیدونکی قدرت اللہ تعالی کی سی قبض

اور دوسری سب پیغمبرون کو غسل دیتی ہین اور شہیدون کو غسل نہین دیتی اور تیسری سب پیغمبرون کو کفن

اور شہیدون کو کفن نہین دیتی اور چوتھی پیغمبرون کو مردہ کہا ہی اور شہیدون کو زندہ کہا ہی آیت ولا تقولوا لمن

اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون اور پانچوین پیغمبرون کی شفاعت قیامت مین قبول ہی اور شہیدونکی

اور درجہ پیغمبرون کا بڑا ہی مسئلہ اور قیامت کو باہر کی جانور گہرونکو بہاگینگی اور گہرونکی بہاڑونکی کہو مین

اور اللہ تعالی نی ایک نمونہ ہر روز کر رکہا ہی کہ جب شام ہوتی ہی تو سب آدمی اور چارپائی شہر کے طرف آتی ہین

شہرونکی اپنی کوٹہری اور دالانونکی طرف جاتی ہین اور جانتک سب ملک مین اندہیر ہو کر سوناٹا جاتا ہی

گویا کہ مر گئی اور گہر کا مال پڑا رہا کوئی لی جائیو اونہین خبر نہین اسیمین جانتک فجر ہو جاتی سبکی آنکہہ کہلجاتی

اسیطرح قیامت کو پورا ہو جائیگا عقلمندونکو یہی نکتہ کفایت ہی شرح قصیدہ امالی مین آخون درویزہ

لکہا ہی مسئلہ اور حساب پر ایمان رکہنا ضروری ہی آدمی پاس آمدنی تین طرحکی ہی یا تو حلال ہی اوسکا حساب

کہ اللہ تعالی فرماویگا کہ یہہ نعمت ہمنی تمہین دی تہی یہہ تمنی کہائی پی تہی اوسکا کیا شکر ادا کیا اور اوسکی قوت

کیا کمائی کری ایک ذرہ تک کی خبر پوچہی جاویگی اور ذرہ چالیسوان حصہ خشخش کا اور ایکسو گیارہوان حصہ جو کا ہو

اور یا مال حرام کی آمدنی ہی تو ایک ذرہ بہر حرام کو حلال جانا تو کافر ہوا اور جو ذرہ بہر حرام کہایا عذاب اوسکی

ہوگا یا اللہ تعالی اپنی فضل سی بخشدیگا یا اپنی بندہ سی جسکا مال ہوگا بخشوا دیگا تب بہشت مین جاویگا حلال

کا حساب ہو جائیگا اور حرام پر عذاب ہوگا اور شبہہ کا غصہ ہوگا کہ تحقیق کیون نکیا چاطرحکی شخصونکو بہت

بہاری حساب ہے ایک تندرست جو دشمن نرکہی اور ٹہنڈی چہائی مین ہوتا اور ٹہنڈا پانی ہوتا اور اچہی مزہ دار

خوراک کہانی اور ایکبات بہر چاندی سونا کیسکا کہایا ہی ظلم تہی قیامت کو چار سو نمازین جو اللہ کی یہان قبول

ہین ظالم کی مظلوم کو دلوادینگی مسئلہ پرند اور چرند اور پکہیرو اور ہنڈیرو اور خزند جیسی زمین مین اور گہرون مین

بسی ہین یاد نہونگا یہی اسیمین ایکسی ایک کا حساب ہوگا بدلا دلوایا جائیگا جیسی شاخدار بکری

منڈی بکری کو سینگ مارا ہوگا اوسدن اوس منڈی بکری کی سینگ پیدا ہوگا وہ شاخدار کو مار لیگی

اور کیڑی کیڑی سی بدلا لیویگی اور جس آدمی کی جانور نی ایک مالک کو مارا وہ بہی بدلا لیگا جب حساب ہو چکیگا

تب سب جانورونکی خاک ہو جائینگی جو جانور راہ خدا کی مین ذبح ہوئی ہین خاک اعلی بہشت کی ہونگے

اور جو دنیا کی راہ مین ذبح ہوئی ہین وی ادنی بہشت کی خاک ہونگی اور جو مردار ہو گئی ہین وہ دوزخ

خاک ہونگی پہر جانوروں کا آدمیوں سی حساب ہوگا جس کسینی اپنی گہوڑی یا اونٹ یا بیل یا گای یا بکری
فایدہ دودہ کا یا اونکا یا سواریکا یا بچہ کا لیا ہوگا اور اوسکی کہانی پینی کا فکر نلیہا یا ناحق مارکا عذاب دیا تو اللہ تعالی
سی وہ جانور فریاد کریگا اوس بندہ پر عذاب یا غصہ ہوگا اور جو کوئی کسی جانور کو ناحق مردار کر ڈالے
یا واسطہ غذا کی یا واسطہ دوا کی اوسپر بہی غصہ ہوویگا اور مارنی مین بہی آسانی کرنی ہی جیسی موذی بلی یا کتا
ہو اوسی ایکبار تلوار یا اور چیز سی مارڈا[illegible] ملنے والا آگ مین جلایا یا گہیر گہونٹ کر ترسا کر مارنی سی گنہگار ہوتا ہے
نقل ہی پیغمبر خدانی فرمایا ہی کہ ایک عورت بڑی نیک بخت تہی اوسنی ایک بلی کو ہانڈی مین بند کر کر زمین کے
اندر گاڑ دی تہی وہ بلی اوسکی اندر رنج پاکر مر گئی وہ عورت اوسی گناہ سی دوزخ گئی پہر آدمیونکا حساب ہوگا کہ آپسمین
جس کسینی جیسا سلوک کسیکی ساتہہ کیا ہی یا معاملہ خدا کی مین جو عمل کیا ہی وہ عمل ظاہر ہو جاویگا اور جس جگہہ سے
اوٹہینگی اوسی جگہہ کئی برسوں کہڑے رہینگی وہین بعضونکو سر دیا ملیگی اور بعضونکو نامہربانی ہوگی اور پہر سب کو
محشر مین حاضر کرینگی وہ حساب کی لینی کی جگہہ ہے وہ بڑا میدان ہی پیغمبر خدانی فرمایا ہی کہ نام اوس میدان ساہرہ ہے
اور بعضی شخص قیامت کی منکر ہین وی کہتی ہین کہ کوئی پیچہی جیونا نہین اور بدن کی خاک ہو جا اوسکا آدمی کیونکر بنی
اس انکار سی وی کافر ہوتی ہین **سوال** اونکو کیا شبہ پڑا ہی **جواب** کئی طرحکی شبہ ہین ایک شبہ یہہ ہی کہ مردہ جب
مرجاتا ہی یہہ مٹی ہو جاتا ہی تو مٹی کا آدمی کیونکر بنی کہان ہڈیان ہون اور کہان گوشت ہو اور کہان رگین ہون
اور کیونکر جان پڑی ہماری عقل مین نہین آتی **جواب** جبکی دادا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو مٹی کا پتلا
بنایا تہا کہ بنا کر اوسمین جان ڈالی دیکہہ تو وہ کیونکر ہو گئی تہی ویسی ہی ساروں کو پہر کر دیگا اور دوسرا شبہہ یہہ ہی
کہ وی کہتی ہین کہ تم کہتی ہو کہ جونسی مٹی نی روح سی ملکی نیکی یا بدی کری تہی اوسی ٹہیٹہہ مٹی کا پتلا کیونکر بنے
اوسکا بننا ہماری خیال مین نہین آتا کیونکہ آدمی جب مرجاتا ہی تو مٹی ہو جاتا ہی گلگر یا راکہہ ہو جاتا ہی جلکر
یا پانی مین گہلکر پانی ہو جاتا ہی یا کوئی جاندار چیز کہا لیتی ہین اوسکا بدن بن جاتا ہی یا مٹی راکہہ اوسکو باد
اوڑا کر دریا مین ڈال دیتی ہی وہ مٹی راکہہ سمندر مین جا پڑتی ہی یا دوسری کنارہ جا لگتی ہی وہ قیامت مین
کیونکر اکہٹی ہو جاویگی **جواب** اللہ تعالی نی فرمایا ہی قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ ترجمہ یعنی جو کوئی
پوچہی کہ گلی ہڈیان اللہ تعالی کیونکر جلادیگا اوسی یون کہہ کہ ان ہڈیون کو وہ جلادیگا کہ جسنی زندہ کری تہین
یہہ ہڈیان پہلی مرتبہ دیکہو کہ اللہ تعالی نی یہہ آدمی پیدا کئی منی سی اور منی کری خوراک سی اور خوراک جابجا کہندرے
زمین مین ہر ولایت مین بعضی چیز دنکی اور کہانیوالی کی بیچ دریا و ٹاپو ہی جیسی ہندی لوگونکو دارچینی چین سے
آئی اور پکہان سیدہ روم سی آیا اور زعفران کشمیر سے آئی اور مینہہ آسمان سی برسا اور گرمی سورج کی لگی اور
ستارونکی تاثیر نی حکم خدا کسی اثر کیا اور جب تیار ہوا جس ملک مین مقدر تہا کہانا کہلانا کی جبہہ وہ رزق

الله تعالی نی حاضر کردیا که جب اوسکا وقت کیا تها کسیکو برغبت جیسی لولاو اور زردا اور کسیکو بلا چار
جیسی آزار کی گولیان الملتاس یا شربت یا پہنکی ضرور کہلائی اوسکی منی بنی اور اوس منی کو رحم ماکی مین صورت بانده کر
آدمی بنایا یہه خدا کو مشکل نہوا جسکی الله تعالی نی وعده کیا ہی کہ ہرنا اونکا کیا مشکل ہی اور تیسری ایک قوم ہی وه کہتی
ہے کہ روح ایک کی بدن سی نکلکر دوسری کی بدن مین کہ جون جا تو اوس روحکی لایق ہو اوسمین ڈالتی ہین اور جو
اوسمین دیکہہ دیکہی تہی وه اوسکی بدلے کا بار لائے اور جو اوسمین کہیہ پاوی تو وه اوسکی نیکی کا بہر لای جو پہلی بدن مین کیا تہا تو یہہ بات نہایت لوچ اونکی سمجہہ سے ہے
کہ یہہ نہین سمجہتی کہ بدی کا مزا تو پہلی بدن نی چکہا ہی اور مار بیگناه ہین پر پڑے نیکی بدن نی کری اور بدلا اور مٹے
کو ملا اور الله تعالی عادل ہی جسنی کیا ہی اوسیکو بدلا دیگا اور جو نیکی بدے کا مزا اور بدن چکہی جیسی آدمی
زنا کری اور مار اوس مٹے پر پڑی کہ جو کتی کی مٹی ہو تو بی انصافی ہو جا غرضکہ مرنی پیچہی جیونی کو برحق جاننا ایمان
ہے اور انکار اوسکا کفر ہی اور آدمی قبرون سی اوٹہہ کر جب کہڑی ہونگی تو بعضون کی باگین مین پہرائی جانگی اور
پیغمبرون مین پہلی حضرت ابراہیم خلیل علیه السلام کو پہر آوینگی کیونکہ خدا کی راه مین کپڑی اوتار کر دنیا مین آگ مین
۶۹ ڈالی گئی تہی اور اذان دینی والونکو بہی وہین کپڑی پہراوینگی اور فتوحات مکی مین محی الدین ابن عربی نی اونہتروین
باب مین قیامت کی احوال کی اندر یہہ احوال بروایت عبد الله ابن مسعود کی لکہا ہی کہ ایک روز حضرت علی کرم الله وجہہ
مجلس مین بیٹہی تہی اور وہان عبد الله ابن عباس اور مجلس اصحاب رسول الله کی بیٹہی تہی کہ حضرت علی رضی الله عنه
نی فرمایا کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا اور پچاس ہی اوسدن ٹہراوکی مکان ہونگی کہ جنکو موقف کہتی ہین
ہر موقف مین ہزار ہزار برس ٹہرینگی پہلی موقف کا نام بعث ہی کہ جہان قبرونسی اوٹہہ کہڑی ہونگی ہزار برس تک
وہین کہڑی رہینگی ننگی بدن اور بہوکی اور پیاسی اور ننگی پانو ولیکن جو کوئی قبر سی الله تعالی پر ایمان رکہتا ہوگا اور
اوسکی پیغمبر پر بہی ایمان رکہتا ہو اور الله تعالی کی تقدیر پر بہی اور اوسکی وعدون پر بہی ایمان رکہتا ہو اور جو کچہہ کہ خدا
کی رسول خدا سی لائی ہین وه بہی سچ ہہ جانتا ہو تو چہوٹتا اور چہوٹنا اوسکا مبارک ہوا اور جنکی دلمین شک کوئی بہی
باقی ہوگا یعنی الله تعالی کی ایک جانتی یا ماننی مین شک ہو یا پیغمبر کی پیغمبری مین شک ہو یا الله تعالی کی وعدون مین
شک ہو یا الله تعالی کی تقدیر مین شک ہو یا قران مین شک ہو اور اوسی شک مین مرگیا **سوال** شک کیا ہوتا ہے
جواب یعنی ان سب باتون کو بالکل سچ نمانی یعنی دل اوسکا نہ ٹہری اور کبہی یون ہی سمجہتی چلی آئی ہین
کون جانی سچ ہی اور کون جانی جہوٹہہ ہی یا کبہی الله تعالی جانی تو کوئی جو ایسی یقین پر مرا تو وہین یہہ کہ اور
پیاس مین گرفتار ہو جاویگا ہزار برس تک یہان کا لکہا جو کیا ہوگا بہگتیگا اور یہان سی چلاوینگی اگلی ٹہکانی
مین کہ اوسکا نام محشر ہی وہان جا کر کہڑی ہونگی ہزار برس تک دہوپ کے آگ کی پردو نہین کہ جنہون سے
آگی بہی اور پیچہی بہی دہوپ کی آگ اور داہنی بہی اور بانوین بہی دہوپ کے آگ ہوگی اور اوپر سی کوس سے

تلے

تلی اور نیزہ سی اوپر سورج سر پر آ جمکیگا وہان سایہ بنا عرش کی تلی کہین نپاویگا وہان وہ بچیگا کہ جو مرتی وقت
تلک شاہدی دلسی دیتا رہا ہو کہ اللہ تعالی مالک اور حاکم میرا ہی اور پیغمبر کے پیغمبری کا بہی ساتہہ اوسکی اقرار کرتا ہو
اور شرک کی اور کفر کی ساتہہ دل کی توبہ کرتا رہا ہو اور مسلمانونکی خونریزی کی توبہ کرتا رہا ہو خدا کی اور خدا کی رسول کے
حکم کو دلکی پیار سی ادا کرتا رہا ہو اور خدا کی اور خدا کی رسول کے فرمانبردارونکو دلسی چاہتا رہا ہو تو وہ شخص
عرش کی سایہ تلی کہڑا کردیا جاویگا اور وہان کے غم اور سوچ سی بچا اور جسنی دلسی شرک کی توبہ نکری اور
خدا کی توحید اور پیغمبر خدا کی رسالت پر ساتہہ دل کی اعتقاد نرکہا یا لوگون مین یا مسلمانون مین خونریزی کروائی
یا گنہ کو گنہ نسمجہا وہ ہزار برس تلک وہان ڈر مین اور سوچ مین اور فکر مین مبتلا رہیگا اتنی وہانکا سوال جواب ہوسکتا یا
جاویگا پہر اندہیری اور چاندنی کیطرف سب چلائی جانگی وہ اندہیرا بہی ہزار برس کے گہری رہنی کا ٹہکانا ہی مگر جو کوئی
مرتی وقت تلک اپنا ایمان والا ہوگیا ہوگا کہ سب شرکون سی اوسنی توبہ کرلی ہو اور اوسمین کچہہ منافقین کی نشانی نرہ
گئی ہو اور کچہہ دین کا کام دنیا کی ساجہی واسطہ نکرتا ہو اور کچہہ معاملہ اپنا رکہتا ہو اور انصاف مین اپنی اور پرائی مین فرق
نسمجہتا ہو اور اللہ تعالی کا حکم چہپا بہی اور ظاہر بہی یکسان دلسی مانتا ہو اور اللہ تعالی کی کئی پر اور جو اللہ تعالی نے
اوسی دیا ہی اوسپر اوسی سنتو کہہ ہو ایسی آدمی اوس اندہیری مین سی پلک مارتی نکل جاونگی اور جو ایسی نہونگے
وی اوس اندہیری مین ہزار برس اپنا حساب کتاب بہگتین گی اور اوس دکہہ مین مونہہ بہی کالی ہوجانگی جب تلک خدا
چاہیگا پہر حساب کی پردونکی طرف چلاوینگی انکی ہر ہر چوکی مین ہزار ہزار برس تلک ٹہر ٹہر بہگتایا جائیگا پہر دس چوکی
ہونگی پہلی پردہ مین حساب کتاب حرام چیزون کا ہوگا اگر حرام چیزون سی دنیا کی ثابت تہا تو دوسری پردہ مین من
کی چاہت کا سوالجواب ہوگا جو اپنی من کی چاہت کی مخالف اللہ تعالی کی رضا واسطہ کام کرنیوالا ہوگا تو تیسرے
پردہ مین مان اور باپ کی خدمت کا سوال جواب ہوگا اور جو مان باپ کا ستانیوالا نہوگا تو چوتہی پردہ مین
حساب کتاب فرض اللہ تعالی کی خواہش پر تہی اور قران کی تعلیم کی اور دین کی کامون کی اولونکی پوچہہ ہوگی
جسنی جسنی موافق تعلیم رسول اللہ کی ادا کرگیا ہوگا تو پانچوین چوکی مین ہانکی جانگی وہان لونڈی غلامون کے
حق پوچہی جانگی جو کسینی لونڈی غلامونکی ساتہہ بہلائی کری ہوگی تو اوسی چہٹی میدان مین چلاوینگی وہان حساب
بہائی برادریکی ساتہہ حقداریکی پوچہہ ہوگی جو اسنی حق انکا ادا کیا ہوگا تو اوسکو ساتوین میدان مین لیجانگی وہان پوچہہ
صلہ رحمی کی ہوگی کہ اپنی نزدیکونسی توڑرون رکہو تہی کہ جوڑرون جو کوئی اپنی نزدیکی بہائیون سی کسی حالتمین نتوڑین
تہی اور اپنی طرف سی جوڑرون رکہی تہین تو اونہین آٹہوین میدان مین ہانکی گی وہان پوچہہ پاچہہ حسد کی ہوگی
کہ جو کسیکو اللہ تعالی نی بڑائی دین اور دنیا کی دی ہوگی اور وہ شخص کسیکی بڑائی یا عزت کو دیکہہ کر نجلا ہوگا
اور اوسکی آبرو یا بات کی کہونیکی فکر مین نہ پڑا ہوگا تو اوسی نوین میدانمین لیجانگی وہان سوالجواب ہوگا

کہ تو مکر ہا یا تہا یا نرمل تہا یعنی چہپا تہا دیسا ہی اپنی تئین خلق مین دکہادی تہا یا باہر اور بہتیر اور دکہادی تہا
تہا تو اوسی دسوین میدانمین لیجاانگی وہان پوچہہ دغابازی کی ہی خرید مین اور فروخت مین یا اور معاملات
اگر نیک تہا اور کہرا تہا تو عرش رحمان کی تلی جا کہڑا کرینگی انکہیان کہلی اور من مین خوشی اور موںہہ پر ہنسی
اور جو کوئی ان پہلی کامون کی گرفتار مین ہوا تہا جونسی میدان کے پوچہہ کی کام پکڑا گیا اوسی میدان
ہزار برس تک رہیگا بہوکا پیاسا غمناک سوچہ مین کوئی کیسکی بات نہ پوچہیگا بیتا نفسی نفسی ہی پکارتا ہوگا مگر یہہ ہی جو کہ سو دی جا
کتاب + کسیکی داہنی بلی باوین کسی شتاب + وہان سی آگی چلکر نامۂ اعمال کی میدان مین جا کہڑ
سبکو کرینگی تب حکم خدا سی نامۂ اعمال اونکی کہ جو کراماً کاتبین نے لکہہ کر رکہا نسی اونکی عمل لیکی مین
جلدی جلدی برزی ہونگی مومن مسلمانونکو داہنی ہاتہہ مین دینگی اور وی پڑہینگی اگر نیکی پاوینگی تو دیکہ
بہت خوش ہونگی اور جو بری پاوینگی تو دیکہہ بہت ناخوش ہونگی اور کافرونکی بانوین ہاتہہ مین دینگی
چہاتی چیر کر ہاتہہ اندر جاک سینہ کی پہنچکر کمر کیطرف کاڈہ لینگی اور گردن اوسکی پیٹہہ کیطرف مروڑ کر پہیر
تسوی انہین دیکہہ دیکہہ کر اپنا کفر اور غیر خدا کو پوجنا یعنی سجدہ کرنا اپنی موںہہ پڑہتی جانگی اور ناخوش ہو
سوال لکہا دکہا دینگا کیا سبب ہے **جواب** اللہ تعالیٰ ظلم سی پاک ہی کہ اپنی موںہہ کہتی جاؤ جو کچہہ کرائی
اوسکا بدلا لیتی جاؤ اور آدمی کو کیا اپنا یاد نہین رہتا لکہا ہو تو دیکہہ کر سب یاد آجاتا ہی اور جس میدان
کہ حساب کتاب دینی کا ہوگا سبکو وہان لیجانگی اسکی بہی پندرہ چوک ہونگی ہر ہر چوک مین ہزار ہزار برس
رکہڑا ہی پہلی چوکمین حساب کتاب خیرات مال پر جو فرض یا واجب ہوئی ہی اوسکا کاغذ بہگتایا جائیگا
جسنی یہان دنیا مین پوری ادا کری سو بچا پہر دوسری ٹہکانی لیجانگی وہان سچ کی بول اور خلق سی
درگذر کا کاغذ سمجہایا جاگا پہر تیسری ٹہکانی مین جو اللہ تعالیٰ نی کرنیکو حکم کیا ہی وہ کیونکر خلق کو بتایا تہا
کا کاغذ سمجہایا جائیگا پہر چوتہی مکانمین لیجانگی جو اللہ تعالیٰ نی قرآن مین منع فرمایا ہی اوسسی خلق کو کیونکر
ٹہایا تہا اسکا کاغذ سمجہایا جائیگا پہر پانچوین ٹہکانی لیجانگی وہان خلق نیک کا کاغذ سمجہایا جائیگا جسمین
خلق نیک پایا وہ بچا پہر ٹہکانی لیجانگی کہ جہان دوستی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی جگہہ مین رکہنی
اور دشمنی بہی اللہ تعالیٰ کی واسطی جس کسیسی رکہنی کا حکم تہا اوسکی وہان پوچہہ ہوگی اوسکا وہان کاغذ
بہگتایا جاگا کسیکا جو اللہ تعالیٰ کی واسطہ پیار ہو رہا تہا اگلی ٹہکانیکی طرف چلاوینگی ساتوین میدانمین لیجانگی
کہ وہان پوچہہ ہی کہ مال حرام کا تمہاری ہاتہہ آیا تہا تمنی لیا کہ نہین اوسکا کاغذ بتایا جاگا جو یہان بچا
تو وہان بچا پہر آٹہوین مکانمین لیجاکی نشہ بازی کی پوچہہ کر کر اوسکا کاغذ سمجہایا جاگا جو یہان بچا سو
وہان بچا پہر نوین مکانمین لیجانگی کہ چلنی پہرنی پوچہہ ہوگی کہ حرام کی طرف جانا منع کیا تہا تم اور دسی
پہر دس

بٹھہ رہی تھی کہ نہیں اوسکا کاغذ سمجھایا جائیگا جو حرام کیطرف سے بچا سو بچا پھر دسوین مکانمین لیجائینگے کہ جہان
پوچھہ ہوگی کہ تمہین جھوٹھہ بولنا منع کیا تھا اوس سے بچا تھا یا نہین اسکی کاغذ بتائی جائیگی جو دنیا مین جھوٹھہ
بولنے سے بچا سو وہان بچا پھر وہان سے گیارہوین مکانمین لیجائینگے وہان پوچھہ ہوگی کہ جھوٹی قسم کہانے سے
منع کیا تھا تو بچا تھا یا نہین اوسکا کاغذ سمجھایا جائیگا جو یہان بچا سو وہان بچا پھر بارہوین مکانمین لیجائینگے
وہان پوچھہ ہی کہ بیاج کہانے سے بچا تھا کہ نہین اسکی کاغذ بہگتائی جائینگی پھر تیرہوین مکان مین لیجائینگے وہان
نیک بی بی کو گالی دینی یا حرامزادی یا مالزادی یا چارنی ایسی باتین جو منع کرین تہین اس سے بچا تھا
کہ نہین اسکا کاغذ بتایا جائگا پھر چودہوین مکان مین لیجائینگے وہان پوچھہ ہوگی کہ جھوٹی شاہدی دینی منع کی تھی
اوس سے بچا تھا کہ نہین جو یہان بچا تھا سو وہان بچا پھر پندرہوین مکان مین لیجائینگے وہان پوچھہ ہوگے
کہ یہمنی ہان ہوئی کسی پر تہمت رکھہ دینی منع کری تھی بچا تھا کہ نہین اسکا کاغذ سمجھایا جائیگا جو یہان بچا وہان
بچا اور وی نبی نیزہ الحمد للہ کی جا کھڑی ہونگی اونکی دہنی ہاتھہ کاغذ دئی جائینگی وی ہول اور غم نامہ اعمال
کیسی بچ جائنگی اور اونپر حساب بہی آسان ہو جائیگا اور جو کوئی ان پندرہ باتون مین دنیا مین تہہ لوٹہ ہوگیا اور
بنا تو یہ مرگیا تو وہ شخص ان پندرہ مکانون مین ہر ہر ٹھکانہ ہزار ہزار برس غم مین کہ کیون کیا تھا اور سوال مین
گرا کیسا ہوگا بہوکا اور پیاسا کھڑا رہیگا جبتک آدمی اپنی کتاب پڑہین گی جو کوئی دیندار دنیا مین سخی تھی
اور اسنی مال اپنا واسطی خدا کی دنیا مین خرچ کردیا تہا تو اوسپر چلنا بہی آسان ہو جائیگا اور بہشت
کے کپڑے بہی پہنائی جائنگی اور بہشت کا تاج اوسکی سر پر رکہا جائیگا اور عرش کے تلے جہان سے بٹھایا جائگا
اور جو بخیل ہین دنیا مین اور مال اپنا عاقبت کی واسطے اللہ نہین دیتی دنیا کی واسطی خرچ کرتی ہین اونکی بائین
ہاتھہ مین کتاب ہوگی وہ ہزار برس لگ فضیحتی اور رسوائی اور غم دنیا مین ندینی کی مین اور فکر دوزخ کی مین
روبرو سب خلق کی رہیگا پھر حکم ہوگا کہ سبکو میزان ترازو کی میدان مین لیجاوین کہ جہان عمل تولتی مین
وہان میزان پاس ہزار برس لگ کھڑی رہینگی جسکی میزان مین عمل بہاری پڑی وہ پلک مارتی وہانسے
پار ہو جائیگا اور جسکی بدیان بہاری پڑین تو وہ ہزار برس لگ سوچ اور غم اور بہوکہ اور پیاس مین وہان
رہیگا جبتک اللہ تعالی وہان قضا کریگا پھر وہان بارہ میدان ہین ہر ہر میدان مین ہزار ہزار برس کھڑے
رہینگی پہلی میدان مین غلامونکی آزاد دیکا تکرار ہوگا جسنی غلام آزاد کردیا ہوگا اللہ تعالی اوسکی گردن چھوڑا دیگا
پھر دوسرے میدان مین چلینگی وہان تکرار حساب قران کا ہوگا جسنی قران کو اچھی طرح قرات اور ادب سے
پڑہا ہوگا تو بچیگا نہین تو جب لگ خدا چاہیگا وہان رہیگا پھر تیسرا ٹھکانا ہی کہ جسمین پوچھہ جہاد کے
ہی جسنی اللہ واسطہ ثواب آخرت کی جہاد کیا ہوگا تو وہ بچا اور جسپر جہاد فرض ہوگیا تہا اوسنی

جانیگا

تقصیر کری تو ہزار برس لگ وہان رہیگا اور چوتہی میدان مین غیبت گلہ کا پوچہہ ہوگا جو ناحق گلہ سی یہان
بچا سو بچا ورنہ وہان ہزار برس لگ بہگتیگا پہر پانچوین میدان مین حساب لاؤ لشکر کا ہوگا جو ناحق
چغلی اور لاؤ لشکر سی بچا سو بچا پہر چہٹی میدان مین حساب جہوٹہہ کا ہوگا جو ناحق جہوٹہہ سی یہان بچا سو بچا
نہین تو مارا گیا پہر ساتوین میدان مین سوال طالب علم کا ہوگا جسنی طلب علم کی عمل کی واسطی کری ہو بچا
نہین تو وہان مارا گیا پہر آٹہوین میدان مین پوچہہ ہونگی لگا ہوگا جیسی اور دین کی کام مین عاجز ہو رہا
اور ہونگر انہین سو بچا نہین تو وہان مارا گیا پہر نوین میدان مین پوچہہ ناحق تکبر کی ہی کہ ماری غرور کے
اور کسیکو خاطر مین نہ لایا اور آپ کو اور ونسی اچہا سمجہی تو وہان مارا گیا پہر دسوین میدان مین پوچہہ اللہ تعالی
کی رحمت سی جو نا امید ہوگیا ہوگا اوسکی حساب کی جگہہ ہے جو رحمت سی نا امید نہوا سو بچا نہین تو مارا گ
گیارہوین میدان مین اللہ تعالی کی مکر سی نڈر ہوجانیکی پوچہہ کی جگہہ ہی جو اللہ تعالی کی بہی پی پر ڈرا ہی سے
یہان ڈرتا رہا تہا سو بچا نہین تو وہان مارا گیا اور بارہوین میدان مین پڑوسیونکی حق مین کی پوچہہ ہوگے
جس کسینی اچہی طرحسی حق ادا کیا ہوگا تو حساب کی جگہہ مین اونہین بڑی نزدیکی ہوگی دل اونکی
خوش ہونگی اور چہرہ اونکی چمکتی ہونگی ہر ہر میدان مین ہزار ہزار برسکا جہگڑا ہی جو بچا سو بچا اور جو یہان
چوک گیا سو وہان مارا گیا پہر سبکو پلصراط پر لیجانیگی کہ جو وہ دوزخ پر ایک جسر تلوار سی تیز اور بال سی
پتلی کہنچ رکہی ہی اسکی سات پل ہین ہر ہر پل کی ہزار برس کی راہ کی چڑہائی اور ہزار برسکی راہ ہموار
اور ہزار برسکی راہ اوترائی ہی اور ہر ہر پل پر ایک ایک عمل کی پوچہہ ہوگی ایک پل پر ایمان کی پوچہہ ہوگی
کہ تجہی اللہ تعالی کی باتونکا یقین تہا کہ شک تہا اور ایک اللہ تعالی کو مانا کری تہا کہ شرک مٹایا کری تہا
جسکا ایمان پورا ہوگا سو بچا نہین وہان مارا گیا اور دوسری پل پر نماز کی پوچہہ ہوگی جو پورا اوترا سو بچا او
تیسری پل پر روزہ کی پوچہہ ہوگی جو پورا پایا تو بچا نہین تو وہان مارا گیا اور چوتہی پل پر پوچہہ حج کی ہوگی
جسپر حج فرض ہوا تہا اور ادا کیا تو بچا نہین مارا گیا پانچوین پل پوچہہ پاکی کی ہوگی کہ جسطرح حکم نہانی
یا دہونیکا تہا موافق حکم کی ادا کیا یا نکیا اسکا کاغذ وہان بہگتا یا جاگا اور چہٹی پل پر کاغذ ظلم کا
پوچہا جائیگا جو کوئی یہان ظلم سی بچا تو بچا یا مظلوم سی بخشا گیا سو بچا اسکا کاغذ وہان بہگتا یا جائیگا
اور ساتوین پل پر خدمت ماباپ کی اور خوشی رکہنی اونہونکا کاغذ بہگتا یا جاگا جو حکم کی موافق
یہان معاملہ کیا ہوگا سو بچا نہین ہر ہر پل پر موافق ہزار ہزار برس کے قید رہیگا جب وہان سی اوترکر بہشت
سکو آوینگی جب اللہ تعالی سی سنین گی السلام علیکم یا عبادی ایک عقاید اہل سنت اور جماعت سے
یہہ ہی کہ جیسی مرنی پیچہی جیونی پر ایمان لاونا فرض ہے ویسی ہی حساب اور کتاب پر کہ نامہ اعمال

فرشتون

فرشتون کراماً کاتبین نے رات اور دن مین جو آدمیون نے دنیا مین کیا ہی وہ سب اونہون کا لکہا ہوا ہی اور
وہی جلدی ہر ذرہ نیکی اور بدی کی سب کی ہاتہہ مین دینگی ایمان والونکی داہنی ہاتہہ مین دینگی اور کافرونکی
اور بی ایمانونکی بائین ہاتہہ مین دینگی اسطرحسی کہ چہاتی اونہونکی چیر کر بائوان ہاتہہ اوس شگاف مین کر
پیٹہہ کیطرف پیچہی کاڑہ لینگی جب اوسکی ہاتہہ پر وہ پرزہ رکہدینگی اور گردن اوسکی مروڑ کر کہینگے کہ اپنی کرتوت
پڑہ اور اسکا بدلا ہمسی لی اگر ایمان والا اپنی نیکی دیکہیگا تو بہت خوش ہوگا اور مومن گنہگار بدی کا بدلا
دیکی پیچہی داہنی ہاتہہ مین دینگی یہہ تکمیل الایمان مین ہی اور کافر اپنا نامہ اعمال دیکہتی ہی تہر تہر کانپنی لگ
جاینگی ایمان کی عزت اور کفر کی رسوائی ظاہر ہوجائیگی اور سوال جو اللہ تعالی بندون سی کریگا وہ بہی برحق
ہی اور پوچہہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سی بہی ہوگی کہ تمنی وحی کی امانت جو تمہاری ہاتہہ بہیجی تہی پوری پہونچائی
تہی کہ نہین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ پہلی حساب نوح سی ہوگا اوس محکمہ مین اوسی حاضر لاوینگی
اور نوح ماری ہیبت کی کانپنی لگی اوسی حکم ہوگا کہ بتا تونی علم جبرئیل کا پہونچایا تہا تیرا شاہد کون ہی وہ کہینگی شاہد
میرا اسرافیل ہی جب اسرافیل کو حاضر کرینگی جب حضرت اسرافیل سوال الہی کی ہیبت سی کانپنی لگیگا اور
شاہدی دیگا پہر اللہ تعالی پیغمبرونکو پوچہیگا کہ ہماری امانت قاصدی کی جو کچہہ کہ تمنی ہمکو کہا بہیجا تہا تمنے
اپنی امتونکو پہونچایا تہا یا نہین جب امتونپر سوال ہوگا کہ تمہاری پیغمبرونکی ہاتہہ جو تمکو کہا بہیجا تہا وہ حکم
تمنی ادا کیا تہا کہ نہین جو ادا کیا تو بچا نہین تو مشکل ہوگی نیکیونمین عبادات سی پہلی پوچہہ نماز کی ہوگی اور معاملات
مین ظالم نی جو مظلوم کو ستایا ہوگا تو مظلوم کو ظالم کی نیکیان دیدینگی ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک ادہیلہ
کی بدلی سات سو نماز ان ظالم کی جو قبول ہوئی ہین مظلوم کو دیدینگی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی
ستر پیغمبر برابر ثواب رکہتا ہو اور جو کسی سی ایک دمڑیکا الجہیڑا پڑجایگا تب تک وہ جہگڑی والا راضی نہوگا
وہ بہشت مین نپڑ سکیگا اگر کوئی نامہ اعمال سی یا حساب کی دن سی منکر ہوگا تو کافر ہوا اب سن کہ اللہ تعالی
مالک ہی جسطرح چاہی اوس سی اوس طرح معاملہ کری اگر چاہی فضل کا معاملہ کری تو رحمت اوسکی بہی
نہایت ہی ایمان والا جو دنیا سی ایمان لیکر گیا ہی گنہگار ہو اپنی رحمت سی اوسکا پردہ ایسا ڈہکیگا کہ اوسکی
نامہ سی بہی وہ جو لکہی ہوئی مٹ جائیگی کہ کبہی بندہ پڑہتا ہوا شرمندہ نہو اور کسیکو ایسا نزدیک عرش
کے نیچی بلالیونگی کہ وہ سب سی دور ہوکر عرش کی تلی کہڑا ہوکر اپنا نامہ اعمال پڑہی کہ کوئی اوسکا قول نسنی
جو نیکی بولی تو حکم ہو کہ سب قبول ہوا اور وہ سجدہ کری جو بدی پڑہی حکم ہو کہ فلانی عمل کی سبب سے
یا اپنی فضل سی تجہی بخشا پہر وہ سجدہ کریگا تو سب جاتین گی اسنی کچہہ بہی بدی نہین کری ستار
ستر پوش ایسا پردہ ڈہک دیگا اور جو کسی بندہ کا حق اوسکی سر رہ گیا ہوگا تو اوسی ایسا راضی

کر دیگا کہ اوس مانگنی والی کو بہشت کا گہر دیگا کہین یہہ گہر بیچتا ہون جو تو مول لیوی تو وہ لیگا میرے پاس اسکا تو
کہان ہی حکم ہوگا کہ تو خرید سکی ہی اسکا مول یہی ہی جو تو فلانی پاس دعوا کہتا ہی اوسی بخشدی یہہ گہر مین
تجہی دونگا وہ راضی ہوکر بخشدیگا بیت یک ذرہ عنایت تو ای بندہ نواز + بہتر ز ہزار سال تسبیح
و نماز + جو فضل کری کسی ساتہہ تو یون ستار پوشی کری شیخ سعدی کہتی ہین بیت اگر در دہد یک
صلائی کرم + عزازیل گوید نصیبی برم + اور جو کسی سی عدل کا معاملہ کری تو اوسکا کوئی والی بیلی نہین
خدا کی رسول حضرت محمد صلعم رسول اللہ یہی یہہ دعا مانگتی ہین دعا اللہم اعوذ بک برضاک من سخطک و بمعافاتک
عن عقوبتک ترجمہ یعنی الہی مین اوٹ چاہتا ہون ساتہہ رضا تیری کی غصہ تیری سی اور ساتہہ معافیون
تیری کی عذابون تیری سی اور جو ظالم کی نیکی نہون اور یا تہی کچہہ ولیکن آگی آونی والی لیگئی ہون اور یا مظلوم کے
کام نیکیان نہون جیسی وہ مظلوم کافر ہو تو مظلوم کی بدیان ظالم کو دیدینگی چاہو اللہ تعالی بخشو اور چاہو انکی لیے
دوزخ مین ڈالا جاوے اور معتزلہ اور جہمیہ یہہ دونون فرقہ اس سی منکر ہین محاسب اسکا نام ہی کہ جو کچہہ بندونے بہلا
برا کیا ہی سب سی واقف کرینگی ولیکن اسمین کہ اللہ تعالی آپ ہر بندہ سی پوچہیگا یا فرشتونکو حساب سمجہہ لینے
کا حکم ہو جاگا اختلاف ہی معتمد توربشتی والہ کہتا ہی کہ معنی آیت اسرع الحاسبین کے یہہ ہین کہ اللہ تعالی
بہت جلد لینی والا ہی حساب والونکا یعنی ایک مرتبہ سب سی ایک بول ایسا بولیگا کہ ہر ہر جدا اکیلا تبہ یون سمجہ
جان گی اور جواب سچا دینگی جیسی ایک آدمی سی پوچہہ لیتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ حکم خدا کی سی ہر ہر شخص
کی ساتہہ فرشتونکو حکم حساب کا ہو جاگا کہ ہر ہر سی جدا جدا پوچہہ لینگی اور بعضی کہتی ہین گی کہ بعضی بندہ
ایسی ہی ہین کہ جن سی قران مین وعدہ کیا ہی کہ اللہ تعالی ان سے بات نکریگا اوپر اللہ تعالی کا کمال غصہ
شاید کہ انپر فرشتون کو حکم حساب لینیکا ہو جاوے اور باقی سب سی اللہ تعالی آپ حساب لیویگا ان سب
باتون مین ایک کو نہ پکڑ بیٹہی سب طرح کی حساب کو برحق جانی جو کوئی حساب سی منکر ہو وہ کافر ہوا اور
حساب کی کئی طور ہونگی بعضی بیحساب بہشت مین جانگی جنہونکا اللہ تعالی پر بہروسا پورا یہان ہیگا اور بعضون
سی حساب لیوینگی اور آسانی کرینگی اور بعضونکو حساب بڑا لگا دینگی انمین دو قول ہونگی ایک مومن گنہگار
ہونگی وی کبہی چہوٹینگی اور دوسرے کفار ہونگی وی کبہی نچہوٹینگی اب جو کوئی کہی کہ آگی کون پوچہی ہی کافر
ہوا اور جو کوئی کہی کہ آخر کو ساری کافر یا کوئی کافر کہ جو بی ایمان موا ہی بخشا جاکر بہشت مین جایگا تو بہی
کافر ہوا بیت تولین عمل میزان مین پل پہ سچ ہی جان + دعا دینی تاثیر کا سچا کر و خیال + ایک
عقیدہ مذہب سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ میزان ہندوی اسکی ترازو ہی رکہی جاگی قیامت کی دن کہ
اسمین سبکی عمل تولینگی برحق ہی اسکا منکر کافر ہی سوال وہ کیا چیز ہے اور کیسی ہے

جواب

جواب تورپشتی والہ کہتاہی کہ پیغمبر خدانی فرمایاہی کہ اسکی دو پلڑی ہونگی ایک چاندنا اور دوسرا اندہیرا کالا اجالی
مین نیکیان رکہی جانگی اور اندہیری کالیمین بدیان رکہین جانگی عرش کی سیدہی اوسکی حضرت جبریل کی ہاتہہ مین
ہوگی تذکرۃ المعاد مین ہی سوال وہ نیکی بدی جو دون پلڑون مین رکہی جاگی اونکی کیا صورت ہوگی جواب تورپشتی
والہ کہتاہی کہ اسکی دو وجہہ ہوگی ایک یہہ ہی کہ اسکی نیکی یا بدی کی کچہہ صورت اللہ تعالی کردیگا کہ جس سی تول
اسکا ہلکا بہاری معلوم ہوجاگا اور دوسری یہہ وجہہ ہی وی نامہ اعمال کہ فرشتون نی دنیا مین لکہی تہے
وی عرصات مین جبکی اتہی اونکی ہاتہہ مین دئی ہتی وی چٹہیان لاکر اوس ترازو کی پلڑمین رکہدینگی اس
سی ہلکا بہاری معلوم ہوجاگا حدیث مین آیاہی کہ ایک شخص کی قیامت کی دن ننانوین چٹہیان ایک
پلڑمین رکہین گی اور ایک چہوٹی سی چٹہی کہ جسمین اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ
لکہا ہوگا وہ دوسری پلڑمین رکہہ کر تولینگی تو یہہ کلمہ والی چٹہی بہاری پڑیگی جیسی کہ ہی ہمین اسپر ایمان لاونا
یعنی برحق سمجہہ جاننا واجب ہی خواہ اسکی صورت کسیکی یاد ہو یا نہو سوال یہہ کہان سی ثابت ہوا ہی جواب
قرآن شریف مین اللہ تعالی نی فرمایاہی آیت فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ترجمہ یعنی جسکی بہاری
نیکی کی میزان مین تول ہوگا وی بخشی جانگی اور جو کوئی کہ ترازو اونہون کی ساری چیز سی خالی ہوگی وی ہمیشہ
دوزخمین رہینگی آیت ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون ترجمہ جو کوئی
کہ ہلکا ہوجاکی ترازو اوسکی وی وی شخص ہین کہ جنہون نی اپنی تن کو ٹوٹا کیا ہی وی دوزخمین ہمیشہ رہینگی تو انکی
تین بہانت ہوئی ایک وی کہ جنکی بدی بنیائی اور نیکی ہی تولی اور دوسری وی کہ جنکی نیکی نرہی اور بدیان
ہی رہی یا تو اونسی نیکی ہوئی ہی نہتی یا تہی تو حقدار لیگئی ہونگی غرض کہ تول کی وقت نیکی انکی نپائی اور
تیسری وی کہ انکی نیکیان بہی ہین اور بدیان بہی ہین حال انہونکا اللہ کی چاہت پر چاہو بخشو اور چاہو نہ بخشو
یعنی پکڑ کرو سوال جنکی نیکیان نرہین تہین اور رحمت سی بی نصیب تہا اوسکی واسطی میزان کی کیا حاجت تہی جواب
تورپشتی نی بہی معتمد مین لکہاہی کہ کافر کو بہی بعضی عملونکا بہروسا ہی جو مسلمان کرتاہی تو اوسی ثواب ہوتاہی
ہمین بہی ہوگا جیسی بہوکونکو کہلانا اور ننگونکو پہنانا یا بہائی برادریکا پالنا یا کوا باغ یا سڑی یا مسجد بنادنی
اور بہتی چیزین بہلائی کرتی ہین دن قیامت کی اونکی ثواب کی امیدوار ہونگی تو صورت اس عمل کے
یعنی نامہ اعمال مین لکہا تو موجود ہی اور اللہ تعالی کسیکی مزدوری بہی ضایع نہین کرتا اور جبکہ نیکی اسکی ترازو مین
رکہہ کر دوسری پلڑی مین کفر رکہا گیا تب معلوم ہوجاگا کہ دکہاوی ہی تہی اور ذرہ برابر بہی وزن نپایا اوسوقت
کہل جاگا اور نیکی بہی ایمان کی ساتہہ قبول ہین اور ایمان نہو تو نیکی قبول نہین جیسی نمازی بنا وضو کیسی ہی
نماز پڑہو مقبول نہو مردار گوشت کی کتنی ہی پولاؤ پکاؤ قبول نہو اور من بہر چاول کی دیگ مین ایک تولہ

...کی خوبی نہین ہوتا اسیطرح کفر تھوڑا ہی اور نیکیون کی کہیلیا مین آگ اور بارود کا معاملہ رکہتی ہی
سوال کافرون مین سبکو ایک طرحکا عذاب ہوگا یا فرقون فرقی **جواب** فرقون فرقی ہی اول تو منافق لوگ
دوزخ مین سب سی نیچی والی ہونگی اور کفر والی دو بہانت ہونگی ایک شخص اللہ تعالی کو ایک کر جانتی ہین اور
کفر جیسی اللہ تعالی کی باتان جہوٹا دی ہی ایک کافر غریب ہی ایک ظالم ہی کفر مین نیکیان مٹا دینی مین برابر
ہین ولیکن عذاب مین فرقون فرقی ہی اور ایمان والونکی عملونکا بوجہ موافق صورت اس عمل کی نہین ولیکن موافق
رضامندی اللہ تعالی کی ہوگا جیسی کوئی ایک شخص نیک عمل بی پروا ہی سی کرتا ہی اور دوسرا کوئی وہی
کام ساتہہ آداب اور سنت کی ادا کرتا ہی البتہ یہہ دوسرا ثواب مین باوزن ہوگا کیونکہ ایک کو نماز مین بڑے
حضور ملتی ہی اور دوسرا نماز کو بحضور پڑہتا ہی البتہ فرق ہی ثواب مین بہی شاہدی اسبات کی حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اصحاب رسول اللہ کی آدہ سیر جو خیرات کرین اور اسکی لوگ احد پہاڑ کی برابر
سونا خیرات کرین تو برابری اور جیسی ایک شخص گہر مین نماز پڑہی اور دوسرا مسجد مین پڑہی جو بیس درجہ زیادہ
اس دوسری کو ثواب ہوا اور مسلمانون کو مذہب اہل سنت وجماعت مین پلصراط پر چڑہنی کا یقین لانا فرض
ہی جو کوئی نامہ اعمال سی یا پلصراط سی منکر ہو کافر ہوا پلصراط نام ایک پل کا ہی کہ دوزخ کی اوپر بال سی باریک
اور تلوار سی تیز آدمیونکی گذرنی ہونگی جگہہ سی بہشت تک کہینچ رکہا ہی جبکہ اللہ تعالی چاہیگا کہ بندونکو بہشت
مین داخل کری تب حکم ہوگا نیک اور بد کو کہ بہشت کو چلو بہشت اور آدمیون کی بیچ مین دوزخ پڑا ہی اور دوزخ کی
اوپر ایک بال سا کہنچا دکہائی دیگا حکم ہوگا کہ راہ بہشت کی یہی ہی اسپر چڑہہ کر چلو جب یہہ دیکہین گے
کہ دوزخ ایسی گہری اور عمیق ہی کہ اگر اوسمین کچہہ ڈالین تو ستر برس مین تہہ کو پہنچی سب آدمی گہٹنون کے
بل جا پڑینگی اور نفسی نفسی پوکارین گی ایک ہماری حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی کہینگے
اور دیکہین گے کہ ایک بال سا اوسکی اوپر کہینچ رکہا ہی نیچی کا سرا اوسکا زمین سی لگ رہا ہی اور اوپر والا سرا
بہشت کیطرف جا لگا ہاسہے اور جو معاذ اللہ اس سی گر پڑی تو دوزخ مین جا پڑی اور وہی لوگ چلین گے
کہ اونکو کچہہ بہی اوسکا دکہہ نہوگا موافق عملونکی چلین گی بعضی بجلی کی طرح چمک جانگی اور بعضی ہوا کی مانند اور
بعضی تیز رو گہوڑی کی چال اور بعضی چالاک آدمی کی چال اور بعضی گرتی پڑتی چلین گی اور بعضی اس سے
دوزخ مین گر پڑینگی اور بعضی ٹہرتی چلینگی دوزخ سی آواز آویگی چل ای مومن کہ تیری نور سی میری گرمی
بجہی جاتی ہی اس کا یقین کرنا فرض ہی اس کا منکر کافر ہی اور مومن جو دعا کسیکو کرتا ہی اسمین
تاثیر ہی اور منکر اسکا گمراہ ہی اور دعا کی تاثیر قبولیت دعا کی ہی یعنی جو کوئی مسلمان دین یا دنیا کے
دعا اپنی واسطہ یا غیر کی واسطی نفع یا ضرر کی اللہ سی مانگی اللہ تعالی وہ دعا قبول کرتا ہی نیک دعا کرنے

بہتھوڑے

بچہوڑی جیسی کوئی مسلمان موئی مسلمان کی حق مین دعا کری یا صدقہ دی اللہ تعالی اوسی دو نا دیتا ہے
ایک کرنیوالیکو اور ایک مرنیوالیکو یہہ آخون درویزہ نی شرح امالی مین لکہا ہی ایک قوم گمراہ ہین وی دعا قبول
ہونی سی منکر ہین وہ جیتی مردونکی حق مین دعا نہین کرتی اور مردون کے حق مین صدقہ نہین دیتی یہہ یقین
اونکا مردود ہی اگر کافر بہی دعا دنیا مین کرتا ہی کبہی قبول ہو جاتی ہی جیسی شیطان نی دعا کری کہ اللہ تعالے
مجہی قیامت تک جیتا رکہہ تو قبول ہو گئی اور جو کوئی بی ایمان موا ہو اوسکی حق مین پچہلونکا صدقہ اور دعا قبول
نہین جیسی حضرت پیغمبر خدا نی ابو طالب کی حق مین دعا مانگی تو قبول نہوئی **مسئلہ** مومنون کے قبرستان مین جو
عالم اور پرہیزگار دفن ہوتی ہین تو چالیس دن اون قبرستانکی مردون سی عذاب اوٹہا لیتی ہین **مسئلہ** جس مسلمان کے
جنازہ پر سو آدمی مسلمان نماز جنازہ کی پڑہین اونکی دعا اسکی حق مین قبول ہو کر وہ مردہ بخشا جاتا ہی **مسئلہ**
حضرت سعد بن عبد اللہ کی ما مر گئی تہی اونہون نی پیغمبر خدا سی پوچہا کہ یا حضرت سب سے اچہی خیرات مردون
کی بخشانی کی حق مین کیا ہی جب آپنی فرمایا کہ پیاسونکو پانی پلانا جب حضرت سعد نی ایک کنوا کہدوایا اور
کہا کہ اسکا ثواب میری ماکی حق مین پہنچی اور حضرت شاہ عبد الحق نی تکمیل الایمان مین لکہا ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی
کہ دعا بلاؤنکو رد کرتی ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنی اللہ تعالی کی غضب کی آگ بجہاتی ہی یعنی زندون سے
بہی اور مردون سی بہی **مسئلہ** اللہ تعالی دعا بندونکی قبول کرتا ہی کسیکی دنیا مین اور کسیکی آخرت مین اسکی قبولیت
کی شرطین ہین دل کو حاضر کرکر اور حلال روزی کہا کر جو اللہ تعالی کی وعدہ پر صدق رکہکر دعا مانگی تو البتہ قبول
ہوتی ہی اور سب سی بڑی دعا کی قبولیت کا اٹکاو ہی وہ یہہ ہی کہ دعا مانگتی جو قبولیت مین دیر لگی گہبرا کر موقوف
کری اور کہی کہ ہم تو بہتیری دعا کر رہی ہماری قبول نہین ہوتی اوسکی رحمت سی نا امید ہونا اچہا نہین اگر چہ
سر سی پانو تک گنہگار ہین اور ایک شرط یہی قبولیت کی نرکہتا ہو تو بہی اوسکی فضل سی امید نچہوڑے
کہ ایک ہی مالک ہی کہ اوس سی دعا موقوف کرین تو کہان جاین حدیث الدعا مخ العبادات ترجمہ دعا
مغز بندگی کا ہی جیسی بندگی کا وقت خاص ہی یعنی وقت کی سبب سی بعضی بندگی فرض ہوتی ہی اور ایسی ہی
بلاکی نزول کی وقت یا دکہ پانیکی وقت یہہ دعا بہی لازم ہو جاتی ہی کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے
آیت ادعونی استجب لکم ترجمہ یعنی دعا کرو مجہسی قبول کرونگا مین دعا تمہاری تو اوسکا حکم بجالانا واجب ہی
مسئلہ اگر کوئی کسان بادشاہ سی گہوڑا تازی مانگی اور بادشاہ اوسکا حال دیکہہ کر ایک جوڑی بیلون کی
اوسی بخشی جو اوسی گہوڑا دیتی تو اوسکا گردن موہرا توڑتا اوسکا ندینا ہی احسان ہے اور جو بیل دیا تو
اوس سی کہیتی کما کہاوی یہہ دینا بہی احسان ہی جیسی اللہ کا حکم سچا جانا اوسکی لینی پر بہی اور اوسکی
دینی پر بہی قربان ہی جیسی مولوی روم کہتی ہین **بیت** عاشقم بر لطف بر قہرش بجد + بو العجب من

عاشقم این شرده صد + مسئلہ کام عافیت خبر کی ہین دعا کافر کی اللہ تعالی قبول نہین فرماتا آیہ

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ترجمہ یعنی نہین دعا کافرونکی مگر گمراہی مین مگر کافر کی دعا دنیا مین قبول

ہی مسئلہ اگر کافر مظلوم ظالم کا مارا دعا کری تو قبول ہوتی ہی غرض جو کوئی کہتا ہی کہ دعا کیا مانگین

قبول نہین ہوتی تو کہی کہ معجزہ پیغمبر خدا کا ہی دعا ہی اور کرامت اولیا کی یہہ ہی دعا ہی قبولیت دعا کا

قران کا منکر ہی بیت نبی و ولی اور مومنان کرین شفاعت جان + گنہگار چہوٹی بڑی حکم خ

مان + ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی ہی کہ حکم خدا سی شفاعت یعنی سفارش کے

پیغمبرونکی اور اولیاؤنکی اور علماؤنکی اور پرہیزگارونکی اور شہیدونکی کہ یہہ سب گنہکارونکی اگرچہ

کرنوالی ہون یا صغیرہ کرنوالی ہون سبکی کرینگی مسئلہ اور جو کوئی شفاعت سی منکر ہو سو کا

اور قیامت کی دن جس سی کہ شفاعت کا دروازہ کہلیگا وی حضرت محمد الرسول اللہ ہین کہ او

قدر اور منزلت جناب محمد الرسول اللہ کی دریافت ہوگی اللہم بحق محمد اغفر لنا ذنوبنا ترجمہ یا الہی تو

اور حرمت حضرت محمد الرسول اللہ کی بخشدی میری واسطی گناہ میری جب ساری خلق موقف کی ہول کی

سی گہبراوینگی تو کسیکی طاقت نہوگی کہ کوئی دم ماری اور اوس دکہہ کی دارو کہین نہ ملیگی اس سبب

کچہہ آدمی اکہٹی ہوکر حضرت آدم صفی اللہ کی پاس جاوینگی اور کہینگی کہ دادا صاحب تم ایسی ہو کہ سب آدمیونکی

باپ ہو اور تمہین اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی پیدا کیا ہی اور تمہارا ٹہکانا بہشت کیا ہی اور فرشتون سی تمہ

سجدہ کروایا ہی اور سب ناموں کا تمہین علم سکہایا ہی ہمارے جناب پاک مین سفارش کرو کہ ہم

کا دن بہاری آیا ہی حضرت آدم علیہ السلام جواب دینگی کہ اس کام پر کہڑا ہونا اور یہہ بات کرنی میر

طاقت نہین کیونکہ مینی وہ پہل درخت کا جو کہایا تہا اوسکی شرمندگی اب تک نہین گئی مجہی

تو حکم مین خطا ہوئی یہہ کام حضرت نوح سی نکلیگا جب حضرت نوح پاس جاوینگی تو وی حضرت ا

پر ڈالینگی اور حضرت ابراہیم حضرت موسی پر اور حضرت موسی حضرت عیسی پر تمام پیغمبر اسیطرح اپنی

ذلت کی خطا سی شرمندگی ظاہر کرینگی یہان تک کہ دروازہ حضرت محمد الرسول اللہ پر جاوینگی اور

اپنا اور کلام پیغمبرونکی اظہار کرینگی جناب ہماری پیغمبر شفیع روز محشر کہ جنکو آیت لیغفر لک اللہ ما تقد

من ذنبک وما تاخر ترجمہ یعنی مقرر بخشیگا تجہی اللہ تعالی وہ جو پہلی ہو چکی ہین تقصیرین تیر

اور جو پیچہی ہونگی خطاب ہوا ہی وی اوٹہینگی ایک جگہ ہے کہ جسکا نام ہی مقام محمود کہ جسکا

قرآن مین ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ترجمہ یعنی نزدیک ہی یہہ کہ اوٹہاویگا تجہی ر

تیرا مقام محمود مین اور جناب حضرت احمد کے کی سوا کوئی کہڑا ہو سکیگا وہان جاکر سجدہ مین

جاوینگی

جاوینگی جبہی حکم ہوگا کہ سر سجدہ سی اوٹہا جس زبان مین کہ اللہ تعالی اونہین اوسدن سمجہا ویگا
اپنی اللہ تعالی کے حمد و ثنا کرینگی کچہ گنہگار بخشی جانگی پہر سجدہ مین جاوینگی اور کچہ گنہگار بخشی جانگی
پہر تیسرا سجدہ کرکر جب سر اوٹہاوینگی سب امت کی گنہ بخشی جانگی بعضی پیغمبر خدا کی شفاعت سی او بعضی
اور شخصونکی شفاعت سی غرضکہ سبکی سفارش کا دروازہ کہل جاگا عام لوگ خاصونسی کہینگی اور
خاص پیغمبر خدا سی سب گنہگارونکا یون ہین بہلا ہوجاگا ایک حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا کی شفاعت
سے بہی کوئی گنہگار دوزخی نرہیگا مگر جسکی نامۂ اعمال مین سوائے لا الہ الا اللہ کی ایک نیکی بہی نہوگی اور زانر
گنہگار رہی ہونگی پہر پیغمبر خدا اونکی شفاعت کا بہی اذن مانگی گی اللہ تعالی کا حکم ہوگا کہ ای محمد یہہ
شخص خاص بخشی ہوئی ہین انکو آپ اپنی شفاعت سی آپ ہی دوزخ سی نکالو نکالا زہی شان محبوب
رب العالمین مقصود خلق کونین اور محمود دارین کی کہ وہ دن قیامت کا دن اوسکا ہی اور دیکہنا دیکہین
تو پورا اوسیکا ہی اور بات دیکہین تو اوسیکی بات ہی اور مہمان دیکہین تو وہی مہمان ہی اور سب اسکی
طفیلی ہین اللہ تعالی نی قران مجید مین فرمایا ہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ترجمہ ای میرے
پیارے محمد تجہی ایسی نعمتین دونگا اور رحمت کرونگا کہ تو مجہسی ایسا راضی ہوجاگا کہ تیری دل مین کسی چیز
کا ارمان نرہیگا دیکہہ تو اپنی وسیلہ کا درجہ کہ سب تو اللہ تعالی کی رضامندی ڈہونڈہتی ہین کہ کسیطرح
اللہ ہم سی راضی ہوجا اور اللہ تعالی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہی کہ میری پیاری تو
مجہسی راضی رہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ جبتک میری امت کا ایک
بہی بندہ بخشا جاگا تب تک مین راضی نہونگا اور ونکی ساتہہ عدل سی معاملہ ہوگا جیسی حضرت نوح
علیہ السلام کو حکم ہوا تہا یغفر لکم من ذنوبکم اگر تم ہمارا حکم مانونگی تو ہم تمہاری کچہہ گناہ بخشینگی اور
حضرت محمد الرسول اللہ کی امت کو یہہ خطاب ہوا لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً
ای محمد الرسول اللہ کی امت کی گنہگارو اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید مت ہوجیو اللہ تعالی تمہارے
ساری گناہ بخشیگا امۃ مذنبۃ و رب غفور یہہ امت گنہگار اسکا بخشنی والا مولی پروردگار یہہ بشارت
محمد کے گنہگارونکو ہی بہت ہی جسکا پیارا مہمان ہو اوسکا طفیلی کہان محروم ہو ای محمد لو امت
محمد کی ہوکر رہو اپنی تئین اونہین سونپ دو سب مشکلین اللہ تعالی آسان کریگا جس سینی یہہ لاگ
درست کرلی ہی اوسکی سب مشکلین آسان ہین کیونکہ لاکہون گناہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی ایمان کے
آگی ایک گہانس کی تنکی کی برابر بہی وزن نہین رکہتی جسکی دلمین نور ایمان محمد چمکیگا کچہ اندہیرا
گناہ کا وہان بنا دیگا سب چیز سی زیادہ غم ایمان کا کہانا چاہئی ایمان آیا پہر کچہہ غم نہین

نقل ہی

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تمام رات دن رویا کرتی تہی لوگون نی کہا تم کیون روتی ہو تمہاری ذمہ تو کچہ
گناہ ثابت نہین جب فرمایا کہ گناہ تو اگرچہ پہاڑ کی برابر ہون اوسکی رحمت کی آگی ایک گہاس کی
تنکی برابر نہین لیکن مین یون روتا ہون کہ دیکہی مرنیکی وقت تک ایمان قایم رہیگا کہ نہین اور شفاعت
کی یہ جگہ ہوگی ایک جبکہ قبرون سی اوٹہ کر عرصات پر کہڑے ہونگی تب آدمی زیادتی ازدحام سی اور دہشت
اوس مقام سی گہبرا کر جگر پہٹنی لگین گی تب شفاعت سی دل کو تسلی ہوجاگی دوسرے وقت سوال جواب
حساب کے طرح طرح کی خرابیان نکالنی لگین گی کہ فلانا کام فلانی طرح کیون کیا تہا لیکا ایک نکی حق مین شفاعت
ہوجاگی کہ جیسی کیسی اپنی فضل سی اکی عمل قبول کرلو تو آسانی اوسپر ہوجاگی تیسری کسیکو دوزخمین
ڈالنی کا حکم ہوگا کوئی اوسی راہ مین دیکہ کر اوسکی حق مین دعا کردیگا وہ بچ جاگا چوتہی دوزخمین پڑے
ہوئی شفاعت سی نکالی جانیگی پانچوین بہشت نیچی کی درجہ سی اوپر والہ بہشت کا درجہ کسیکی سفارش
سی پاوینگی جیسی دنیا مین کوئی گنہگار یا محاسبہ والا درگاہ بادشاہی مین پکڑا جاتاہی اول آتی ہی بعضا
گہبرا جاتاہی اور کانپنی لگ جاتاہی بعضے کو شفاعت کسی کیسی تسلی کردیتی ہین تو وہ دہشت کا عذاب
جاتا رہتاہی بعضی کو حساب لیتی وقت بہت سخت گیری کرتی ہین وہان کوئی سفارش اوسکا ہوجاتاہی
تو بہت فردین حساب کی قلم انداز ہوجاتی ہین اور آسانی سی بہگت جاتاہی بعضی کی ذمہ محاسبہ نکل آتاہی
بعد ثبوت کی اوسی جیلخانہ مین بہیجتی ہین کوئی دوست اوسکا اوسکی حال پر اطلاع پاکر سفارشی اوسکا حضور
بادشاہ مین ہوجاتاہی اور اوسکا چہٹکارا کروادیتاہی اور بعضونکو محاسبہ مین پورا اوترنا ہوجاتاہی
اور اوسی کچہ کام ملجاتاہی غرضکہ شفاعت وہان برحق ہی **نقل ہی** کہ چہوٹی لڑکی ایمان دارون کی
جو مرجاتی ہین اور ایمان سی اونکی ماباپ بڑے ہونگی مگر بابت بعضی گناہونکی عذاب مین گرفتار ہونگی تو وہ
لڑکی قیامت کی روز بہشت کی دروازہ پر کہڑی ہوکر کہین گے کہ یا الہی ہماری ماباپ صاحب ایمان ہین جو
اونہین بخشیگا تو ہم اورونکو بہشت مین جانی دینگی تب اللہ تعالے فرماویگا ہمارا اونسی حساب ہی
تب وہ لڑکی کہین گی کہ یا الہی ہمارا بہی تجہسی حساب ہی اللہ تعالی فرماویگا وہ کیاہی جب لڑکے
کہین گے کہ یا الہی تو نی ہمکو ماکی پیٹ مین رکہکر دنیا مین بہیجا اور ہمنے دنیا دیکہی اور اوسکا مزا نچکہا
ہمین اس ارمان کی بدلی ہماری ماباپ کو بخشدی تب اللہ تعالی اونکی سفارش قبول کریگا اور
اونکی ماباپ کو بخشدیگا یہہ احوال آخون درویزہ نی شرح امالی مین لکہاہی **بیت** دوزخ اور
بہشت دو ہین موجود قرار * دی اور اوسکی بیچ جو رہین سدا ہوش دار * ایک عقیدہ
اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ بہشت اور دوزخ دونو موجود ہین جب سی کہ اللہ تعالے

نی

نے پیدا کئے ہین بر قرار ہین ایک بدمذہب کہتے ہین کہ بہشت اور دوزخ اب موجود نہین ہے پیدا قیامت کو کرلینگی یہہ کلمہ کفر کا ہے کیونکہ اس مسئلہ کا شاہد حضرت آدم کا قصہ ہے اگر بہشت نہوتا تو حضرت آدم کہان سے نکلے تہے جو منکر حضرت آدم کی بہشت سے نکلنے کا ہے سو کافر ہے اور دوسرا یہہ مسئلہ ہے کہ بہشت اور دوزخ دونو اور جو اونکے بیچ مین ہوگا ہمیشہ رہین گے اور فنا نہونگے ایک گمراہ فرقہ کہتا ہے کہ بہشتی بہشت مین اور دوزخے دوزخ مین داخل ہوئے بعد سب فنا ہوجاینگے یہہ اعتقاد اونکا کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی قرآن مین خبر دیتا ہے کہ بہشتی صاحب ایمان اور بہشت مین ہمیشہ رہین گے اور کافر بے ایمان اور دوزخ مین ہمیشہ رہین گے اور لنبا او چوڑا او بہشت اور دوزخ کا سوای اللہ تعالی کی کوئی نہین جانتا **بیت** جو کوئی چلا جہان سے لیکر وہ ایمان + کیسا ہی بدکار سو جاے بہشت ندان + جو کوئی مرنیکی وقت سے پہلی اللہ تعالی پر ایمان لایا اور آخر وقت تک اوسی ایمان پر رہا تو وہ بہشت مین مقرر جاویگا اور جو بہشت مین جاگا وہ بہشت سے کبھی نہ نکلیگا **سوال** ایمان گہٹتا بڑہتا ہے **جواب** نہین کیونکہ ایمان اللہ تعالی کی سب حکم قبول کرکر زبان سے اونہین قبول کرنیکا نام ہے اور اصل ایمان دل مین اللہ تعالی کی حکمونکا سچ جاننے کا نام ہے اور زبان سے اقرار اوسکا شاہد ہے زبان کا کہنا بہی شرط ہے مگر جو گونگا ہو یا کو سے زبردستی سے کلمہ کفر کا کسی سے کہلا دے یا دلسے تو حکم خدا کا برحق جانا اور زبان سے برحق کہنے کے فرصت نپائی اور مرگیا ان تینون حالت مین زبان سے کہنا ایک شرط نہین اور سب چیزون کی جو اللہ تعالی نے خبر دی ہے اگر برحق جانا تو مومن ہے اگر ایک بات کا بہی جو انکار کیا تو سارا کافر ہوگیا یون نسمجہے کہ اللہ تعالی کی آدہی حکم مانے اور آدہی نمانے تو آدہا مومن ہوا اور آدہا کافر رہا ہر ہنگ وقت مرنیکی جو کوئی پورا ایمان لائے ہوا تہا جب فرشتہ جان لینی والا آیا وہ صاحب ایمان اوٹہا اگرچہ پہلی کیسا ہی گنہگار بدکار رہا اللہ تعالی فضل کر کی گناہ اوسکی بخشدے اور جو عدل کرے تو موافق گناہون کی سزا دیوے آخر بہشت مین جاکر رہیگا کیونکہ ایمان جو کوئی اللہ تعالی پر لادے اور اللہ تعالی کی کہی کو یقین سے اختیار کرے تو اوسے سات چیزین اللہ تعالی کی طرف سے ملتی ہین ایک جان اوسکی اور دوسرے مال اوسکا اور تیسری اولاد اوسکی چوتہی خاطر اوسکی یہہ چارون چیز اللہ تعالی کی امان مین آجاتی ہین اور پانچوین اسپر بڑا گمان بہی نہین کرنا چاہئے اور چہٹی دوزخ مین ہمیشہ نرہیگا اور ساتوین بہشت مین مقرر جاویگا **عقیدہ** اصل ایمان مین اور اللہ تعالی کی ایک جاننے مین سب مسلمان برابر ہین اور عملون مین متفاوت ہین **عقیدہ** اسلام اپنے تئین حکم خدا پر سونپنے اور قبولیت اوسکی حکم کو کہتے ہین ایمان اور اسلام مین بہت فرق نہین ایسا ہی کہ آپسمین ایک دوسرے سے جدا نہین ہوسکتا جیسے پیٹ اور پیٹہہ عقاید نظامیہ مین ہے **عقیدہ** دین ایمان اور اسلام سب شریعت کی کامون کو کہتے ہین ہم اللہ تعالی کو اپنی مقدور

اور طاقت کی موافق پہچانتی ہین جیسا کہ اوسنی کہا ہی کہ مین ایسا ہون اور ایسا نہین ہون جیسی اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ مین ایک ہون اور پاک بی نیاز ہون اور دیکہتا ہون اور سنتا ہون اور کہا ہی کہ کوئی مجہسا نہین اور مین کسیکا
باپ نہین اور مین کسیکا بیٹا نہین اور کوئی میرا ساجہی شریک نہین اورسا کہا ہی نہین **عقیدہ** جیسا کہ اللہ تعالی نی ہمین حکم
کیا ہی کسی بندہ کی طاقت نہین کہ اوسی پورا ادا کری بندہ عاجز ہی کب ادا ہو سکتا ہی **عقیدہ** ایمان کا مومنین
سب مسلمان برابر ہین سبکو ایک حاکم ہی ایک اللہ تعالی کی پہچان اور دین کی کام پر یقین اور اللہ تعالی پر توکل اور
خدا اور خدا کی رسول کی محبت اور اللہ تعالی کی قضا اور قدر پر رضا اور غضب الہی سی ڈرنا اور عذاب اوسکی
سی ڈرنا اور رحمت سی امیدوار ہونا اور اوسی برحق جاننا اور اوسکی صفتین تحقیق جاننی **عقیدہ** اور سوای
ایمان کی آپسمین مومنونکی فرقہ متفرق ہین **عقیدہ** اللہ تعالی اپنی بعضی بندون پر فضل کرتا ہی اور بعضون پر معاملہ
عدل کا کرتا ہی بعضی بندون کو بعضی عملون کا بدلا دوہرا اوس عمل کی ثواب سی اپنی فضل سی بخشتا ہی کبہی
عدل سی تہوڑا گناہ جسی لوگ سمجہین وہ جتنا عذاب چاہی کری اور کبہی کیسا ہی گناہ ہوا ہو اپنی رحمت سی بخشدی
خواہ بواسطہ شفاعت کسیکے خواہ بیواسطہ محض فضل سی **عقیدہ** حوض کوثر حضرت محمد الرسول اللہ کا برحق ہی
عقیدہ اللہ تعالی کا ثواب اور عذاب بعد قیامت کی فنا نہوگا **عقیدہ** اللہ تعالی راہ بندگی اور ایمان کا جسی
کہ چاہتا ہی دکہاتا ہی اپنی فضل سی اور جسی چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی یعنی راہ بہولا دیتا ہی کفر اور گناہ کی طرف
اپنی عدل سی جسی کہ چاہتا ہی **سوال** اللہ تعالی کا گمراہ کرنا یعنی راہ بہولانا کسی کہتی ہین **جواب** بی مدد کو
کہتی ہین کہ جس بات پر اللہ تعالی راضی تہا اوس کام کی اوسی توفیق نہ بخشی گئی کہ وہ توفیق نہ ملنی
عدل سی ایسی ہی جیسی توفیق نملی تہی اوسی مار پڑی عدل ہی **مسئلہ** اس بات کی ہم قایل نہین
کہ شیطان زبردست ہوکر کسیکا ایمان کہو سکی ولیکن یہہ جانتی ہین کہ بندہ آپ شیطان کی بہکانی سی یا اپنی
نفس کی آرزو سی اپنی اختیار سی جب کہ وہ چہوڑ دیتا ہی تب شیطان بہی اوس سی وہ نور ایمان کا کہینچ
لیتا ہی شیطان مومن پر زبردستی نہین کر سکتا ہی سوای حیلہ اور مکر کی **مسئلہ** کسی مسلمان کو بسبب
کسی گناہ کی اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو کافر نکہی جبتک کہ حرام قطعی کو حلال نکہی اگر حرام قطعی کو حلال کہی
اور حلال قطعی کو حرام کہی تب کافر ہوجا **مسئلہ** مسلمان سی گناہ کبیرہ کے سبب نام ایمان کا نہین جاتا
اور نہین مسلمان جانی جیسی معتزلہ کہتی ہین و بانجانئی بلکہ حقیقی مسلمان جانی **مسئلہ** یہہ نکہی
کہ مومن کو مسلمان ہوئی بہی کسی گناہ کی بدلہ عذاب دوزخ کا نہوگا **مسئلہ** یہہ بہی نکہی کہ عام نیکیان
جو کوئی کری وہ سب مقبول ہین اور یہہ بہی نکہی کہ جو بدیان ہمنی کرین ساری بخشی گئی ہین یہہ دونون
مسئلہ ایک بیدین قوم کی ہی مرجیہ اونکا مذہب ہی بیان اسکا ابہی ہوچکا ولیکن مذہب اہل سنت

اور جماعت

اور جماعت کا یہہ ہی کہ یون سمجھی کہ جو کوئی نیکی کا کام بغیر ظاہر کے عیب کی کہ جس سے وہ جاتا ہی اور بغیر باطن کی عیب کی جیسی کفر ڈالا کرے کری یا نیکی کا کام کر کرنی دلمین غرور کری کہ مین ایسا ہون یا کسی آدمی کی ستانیکو کری ایسا نہو اور زندگی تک ایسا ہی رہی تو وہ محنت اوسکی ضایع نہوگی اور مقرر اللہ تعالی اپنی اس بندہ کا کا عمل قبول کریگا اور اوسکا ثواب بہی دیگا موافق اپنی وعدہ کی **مسئلہ** جو کوئی کفر اور شرک کی سوا اور گناہ کری اور بی توبہ مر گیا سو وہ اللہ تعالی کی ارادہ پر ہی چاہی فضل کر کر بخشدی اور چاہی عدل کر کر موافق گناہونکی عذاب دی لیکن ہمیشہ دوزخ مین نرکھیگا **مسئلہ** ریا دیکہاوی کو کہتی ہین اور عجب غرور کو کہتی ہین یہہ ریا اور عجب دونو ثواب عمل کی کو بگاڑ دیتی ہین **مسئلہ** موزون پر مسح درست ہی مسافر کو چوبیس پہر تک اور مقیم کو آٹھہ پہر تک **مسئلہ** تراویح رمضان کی راتونمین پڑہنی سنت ہی **مسئلہ** نماز بہلے مومن کی پیچہی اور بدکار مومن کی سبکے روا ہی **مسئلہ** جو کسیکو کسی مسئلہ مین شبہہ پڑی اور وہان کوئی عالم نہین پاتا تو جہان تک ثواب کی باتین یاد ہون اونپر عمل کری اور جب عالم اچہا ملی جبہی سب مسئلہ کہول کر پوچہہ لی شرم نکری اور دیر نکری **عقیدہ** مولوی فخر الدین نے عقاید نظامیہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بی شبہہ دنیا سے ساتہہ ایمان کی تشریف لیگئی اور چچا آپکا ابو طالب کافر موا اور ماباپ حضرت محمد الرسول اللہ کی کفر پر موئی **عقیدہ** قیامت مین اور بہشت مین بندونکو ساتہہ خدا کے شان بیچگونی اور بیکیفی کی روبرو ہونا ہوگا فقط تمام شد

اغلاط عقاید اعظم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	تیرا	تیرا
۳	۱۶	وپہچان سے	پہچان کے
۵	۱	شکر	سنکر
〃	۴	علیم کیا ہی	علیم کہا ہے
۶	۱۵	نئی غیر مین	نئی چیز مین
〃	۱۷	کہ اللہ	کہہ اللہ
〃	۱۸	اور دو نو	اور جو دو نو
۸	۱۶	جیسی نماز	جیسی نماز
〃	۲۱	کرنیوالالی کو	کرنیوالی کو
〃	برحاشیہ خط	قدیم	نہ قدیم
۹	۲	اللہ تعالے کی نہین	اللہ تعالے کی حد نہین
〃	۹	اور آخر ہی	اور آخر کی ہی
〃	۱۰	زندگی کی نہین	زندگی کی حد نہین
۱۰	۵	لایغرب	لایعزب
〃	〃	وما فی الارض	ولا فی الارض
۱۱	۶	گنا	گناہ
〃	〃	کہ البتہ	یعنی کہ البتہ
۱۲	〃	قدریہ	قدریہ
〃	۱۵	اور خدا کی دوستی	تابعداری خدا کی اور خدا کی دوستی کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۱۴	یہہ دونو صفتین	دونو قضا اور قدر
۱۵	۲۱	کیونکہ سے کہی	کیونکہ کوئی کہی
〃	۳۱	کیونکہ کہے	کیونکہ کوئی کہے
۱۶	۱	ایک جانو	ایک جاتو
۱۷	۲۰	کہ بتائی ہین	کہ بنائی ہین
۱۸	۱۷	رتن کو	تن کو
۲۲	۱۵	پائی سے گئے	پائی سے گئے ہین
〃	۲۵	بسوطان	بسوطتان
۲۵	۹	قریب	قرب
۲۸	۲	منافی دالنکو	منافی والونکو
۳۳	۱۹	خدا سجھا	خدا سمجھنا
۳۴	۱	ارادہ	ارادہ اور چاہت
۳۸	۲۲	بسبب ہمسہ	بسبب ہمنشینی
〃	۲۴	جیسی	جیتی
۴۴	۲۰	ورسولہ	ورسلہ
۴۵	۱۴	اور دجا	اور دنیا کے
〃	۱۵	کرنی کر راہ	کرنی کر یا راہ
۴۷	۱۲	اپنی طرف سے کہتی ہو	اپنی طرف سے کہتی ہو یا
۴۹	۱	یہ سچ سمجہنا	یہ سچ سمجہنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱	جو کوئی پیغمبر کی	جو کوئی ایک پیغمبر کے
۵۰	۶	خواہ کسی طرف ہی	خواہ کسی طرف سی
〃	۲۰	شمال دولت	شمال ذلت
۵۱	۱۵	اونکی سلیقہ	اونکی سلیقہ
۵۲	۱۶	جو کو کہی	جو کوئی کہی
〃	۲۵	جانکر نہیں	جانکر
۵۴	۱۲	خاص اسے ارجب	خاص اسی درخت سی
۵۵	۹	ہذا اللہ	ہذا اللہ
۶۷	۱۸	یون نہین	یوں ہین
۶۸	۲۳	نخر	خبر
〃	۲۴	نخیال	خیال
۷۱	۴	اوٹہر	اوٹہا
〃	۱۰	بولا	بولاوا
〃	۱۹	سوا ٹہا	سور ٹہا
۹۴	۲۳	اور آخر شب جمعرات	اور اول شب جمعرات
۹۶	۳	رغبت	رعیت
〃	۴	خلافہ	خلافت
۹۸	۹	گلاب	کلاب
〃	۲۰	دینگی	دیکی
۹۹	۱۳	جیوبے	جیوتے
۱۰۰	۲۰	ہوتا	نہوتا
۱۰۱	۱۰	سمجھین	نہ سمجھین
۱۰۲	۲۴	او	اور
۱۰۶	۹	بہرین	بہرین
۱۰۸	۲۴	یعنے کہ	یعنے سر
〃	〃	قد بنہ ماعزت م	مدینہ ماعزت الواعیات
۱۱۴	۶	جو لہنا	جو مہینا
۱۱۸	۴	استغفرت	استغفرت
۱۱۹	۱۹	[illegible]	مغیرہ
۱۲۰	۳	یراجہکڑا اس	جیرا جہگڑا کسی
۱۲۸	۸	فینفیک	فسیکفیک
۱۳۰	۳۰	انت شئی	انت سمنے
۱۳۱	۳	انت شئی	انت سمتے
〃	۹	سینے	معنے
۱۴۳	۲۴	جانے	جاسے
۱۴۴	۲	اوس	اوسکے
〃	۷	جناب	جنات
۱۴۵	۲۱	جیسے	جیسے
〃	۲۵	ہرا	برا
۱۴۶	۶	نہات	نہایت
۱۴۷	۱۹	بر	مر
۱۴۸	۵	کہاہی	کیا ہے

مسلمان سے بڑا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۹	۲۱	کہانیون	کہانون
〃	۲۴	بادی کو	باری کو
۱۴۲	۱۱	مہان	جہان
۱۴۳	۲۳	بہچانتے	پہچانتے
۱۴۴	۴	ہنین	تہین
۱۵۵	۲	دنکا	دلکا
۱۵۶	۴	گاہے	گانے ہے
۱۵۷	۶	بورے	برے
۱۵۸	۱۲	ہو	ہو
۱۶۰	۱	جوہی	جہوٹہی
〃	۲۱	دیا	دینا
۱۶۲	۲	خصاب	خضاب
〃	۱۹	حکم کرے	حکم ہے
۱۶۳	۲	خبر سے	روا خبر سے
〃	۶	نہون	ہون
۱۶۴	۱۱	کہا	کہان
۱۶۵	۲	جاکا ہے	پچاہے گا
۱۶۸	۱۹	پچہوہے اوبہلی	نہ چہوہی بہلی
〃	〃	کہانی روا ہے	سے پہلے کہانے روا ہے
۱۷۱	۱۸	پچو باونگی	بچو بچہ لونگے
۱۷۵	۱۳	ہوتا	نہوتا
〃	۲۳	پردر	پردہ
۱۷۷	۷	اوزار	اور راز
۱۷۸	۱۶	ق	تکلے
۱۷۹	۶	پس	پس
〃	۱۰	آدمی کی جیسے	ادمی جیسی
۱۸۲	۳	تو چار برس	تو چار سو برس
۱۸۴	۲۳	بعث	بعثت
۱۸۶	۳	لک الموت	ملک الموت
〃	۱۲۵	رادلے	ادنی
۱۸۷	۲	نکہا	نکلیا
۱۸۸	۴	اور جو	اور جو
〃	۶	بدہی	بدلا ہی
〃	۷	نار	طار
〃	۱۸	نا جانتا	جانتا
〃	۲۳	بہلکا	بہنکیگا
۱۸۹	۲	لگ	تک
۱۹۰	۲۰	پہر	پہر چڑھے
۱۹۲	۲	لاؤ لری	لاؤ لڑے
۱۹۴	۶	اللہم	اللہم استے
〃	۷	عن عقوبتک	امن عقوبتک